

مَكْنُونُ الْفَرَّاسِ

بسم الله الرحمن الرحيم

بَابُ الْمَلِكِ وَالْأَمِينِ

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبِّكَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ

بسم الله الرحمن الرحيم

الترجمة للفظية والحقائق المفيدة والتركيب الضرورية
وحمل المطالب في الشان العربية والفارسية والهندية

للمحقق الموفق الأديب الفاضل الكامل فخر المراتب
مولانا محمد طاهر من الله المتخلص بشيد الساجدين نزيل فضل الحنفى والحاجى

بأمر الفاضل لا ينفق العالم الوديعى جوارح العقول المنفولة حوى
الفرع والأصول جناب خان بهادر شمس العلماء مولانا
محمد بهاريت حيد صاحب پي ايچ دى نيتون سرعاليه كلمته

لازالت شتوترا واصا تلمذها العبد دافنا لاولادهم طبع

طبع في المطبع القيسى الواقع في بلد كان پو

مقدمہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِلْحَمْدِ لَوْلِيهِهِ وَالصَّلَاةِ عَلَى وَلِيِّهَا

اما بعد

لقد دیوان حماد سہ کی مختلف زبانوں میں متعدد شرحیں لکھی گئی ہیں لیکن میرے خیال میں اس کی کوئی ایسی شرح نہیں تھی جس سے ہر قسم کے طلبہ کو فائدہ پہنچ سکتا۔ ان دنوں میں "بَابُ لَدَلِ الْكَلِمَةِ وَالْاَضْيَاءِ" کے داخل نصاب ہو جانے کی وجہ سے ہر امر کی سخت ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کی ایک نہایت مکمل اور مفصل شرح لکھی جائے تاکہ سرکاری امتحان دینے والے طلبہ اس سے اچھی طرح متنبہ ہو سکیں بناؤ علیہ جناب علیہ القاب پر نسل صاحب مدرسہ عالیہ کلاکتہ دارالعلوم کی ہدایت میں نے عربی، فارسی، اردو، سنہون زبانوں میں اس کی شرح لکھی اور بغرض اطمینان نظر ثانی کچھ اجراء اسکے سیدی و مطابعی و استاذ الکمال شمس العلماء مولانا عثمان علی صاحب المدین مدرسہ اذاکو مشفقہ اور کچھ اجراء تاج المفسرین فی التفسیر مولانا اسماعیل حسین صاحب مدرس مدرسہ اذاکو کی بزرگ محکمات کی خدمت بابرکت میں پیش کئے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ حضرات موصوفین نے اسکو پسند فرما کر میری ہمت افزائی فرمائی اور فرمایا "البتہ یہ چیز طلبہ کے حق میں بہت مفید ثابت ہوگی" خداے برتر سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مقبول خاص و عام کرے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

خاکسار

محمد رفیع الرحمن

مخزن الفراسة

في شرح

بالمدايح والأضياء

من

ديوان الحماسة

المشتمل على

الترجمة اللفظية والتحقيقات والتراكيب الضرورية
وحل المطالب في اللسان العربية والفارسية والهندية

للمحقق الدقيق الأديب الأريب فخر المحدثين مولانا محمد

ميرزا الله المتخلص بشيدا السِّلْمَتِي لا زال أقبالة

مقبلا إليه بفضل الله العلي

قد طبع في المطبع القوي الواقع في كانبورا

بَابُ الْأَصْيَافِ وَالْمَدَائِحِ

وقال عتیبہ بن یحییٰ لما زنی من بنی الحارث بن کعب

وَمُسْتَلِمٍ بَاتِ الصَّدَى يَسْتَيْهِمُ ۱ | إِلَى كُلِّ صَوْتٍ فَهُوَ فِي الرَّحْلِ جَانِبِ

(حل لغات) آواز یعنی رب المستلم الطالب یبلغ الکلب بنباحہ کان من عادتہم انہ اذا ضل مسافر الطريق فی لیل مظلوم ولم یہتد الی سبیل کان ینبحہ کالکلب یسبحہ کلاب القریۃ القریۃ منہ فیجبوہ فیصل الیہ ثم توسع فیہ فیقال کل طارق یل۔ وبات فعل ناقص یقال بات بیتا و مبیثا فی المكان اذا اقام فیہ اللیل۔ والصدی ما یرد علی المصوت من الطرف المقابل (آواز کی گونج) یستقیم استثناء الرجل اذا ضل وتحیر شدیداً وهو لازم والضمیر المنصوب فیہ بمنزوع الخافض ای یستقیم بہ والباء للتعدیۃ۔ الی کل صوت متعلق بیدستیضہ۔ فی بمعنى الی الرجل بالغتم مرکب للبعیر والذئب والمردبہ ہناک المعنی الثانی۔ واللام فی الرجل للعہد ای رحلی۔ الجانح المائل (اگرچی)، رب طارق ضال تاء فی طریقہ۔ متحیر فیہ تحیر شدیداً یلقت سرتہ الی الصوت وکرتہ الی صوت آخر یمعہ بعد صوتہ کالکلب یرد فی الطرف المقابل ثم یقصد فی ویطلب قرائ۔ الحاصل رب طارق یل ضل عن الطريق واستلم الکلاب لہتدی بہ فبات الصدی یمیلہ الی کل صوت فبعد تحیرہ قصد نحو منزلی یطلب قرائ فانی رجل کریم اطعم الاضیاف۔

(فارسی) بسا آواز کنندہ سگال با و از خود کہ آواز باز گفت دے را در شب تاریک ہر سو پریشان میگردد اند پس بجانب فروگاہ من مائل شود و از من طلب ضیافت کند۔ محمل اینکه بسا سفر و شب تاریک رہہ کر دہ آخرتو خانہ ام رہہ گیر و من بہانہ ریش کنم۔

(اردو) بہت سے کتوں کے بھونکانے والے راستہ گم کرنے والے مسافر کہ آواز کی گونج انکورات کے وقت ہر کہیں آواز کی طرف حیران و پریشان کرتی ہے آخر وہ میری فروگاہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ شاعر اپنی مہمان نوازی کو بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں بڑا مہمان دوست ہوں۔ اندھیری رات میں بہت سے مسافر راستہ بھول کر کتوں کے مانند آواز دیتے ہیں تاکہ راستہ کا پتہ لگے اس وقت میرا آواز سن کر بھونکتا ہے سو وہ اُس کے

سہارے میرے گھر آ بیو گئے ہیں اور میں ان کو کھانا پانا ہوں۔

فَقُلْتُ (اَهْلِي مَا بَقِيَ مِمَّ مَطْبُوعِي) ۲
سو میں نے اپنے گھر والے سے کہا کہ اوٹنی کی آواز کیسی

(حل) (اھلی اتباعی او عشرتی و زوجتی۔ البغام بالضم صوت الظبية جمعة بغم والمراد به هنا مطلق الصوت بقرينة اضافته الى لساری المطيئة الناقية يستوی فيه المذكر والمؤنث المطايا والمطيح ج۔ ساری في الاصل الساری الطائف في الليل۔ اضافته اجابته كانها اضافته بالاجابة۔ النواجع جمع النابحة والنباح صوت الكلب۔

(عربی) لما سمعت صوت المطيئة ومسا فر الليل سألت اھلی عن حقيقة لاقف علیها فقلت لاهلی ما هذا البغام الذي اسمع اخبروني عنه لعله صوت طارق لیل اضافته الكلاب النابحات۔

(ف) گفتم ہاں غریب کہ میں آواز ناقد و مسافر حبیت کہ سگان آواز کنندگان اور انبیان خواندہ اند یعنی آوازش شنیدہ اہل خود اگر گفتم کہ دریافت کنید کہ آل کیست و تحقیق حبیت شاید ہمان ست۔
(ا ر و و) سو میں نے اہل خانہ سے کہا کہ یہ اوٹنی کے بیلانے کی آواز نیز اس مسافر کی آہٹ جسکی مینا بیونگنے والے کتوں نے کی ہے کیسی ہے دریافت کرو اور مجھے خبر دو کہ کون ہے؟

فَقَالُوا غَرِيبٌ طَارِقٌ طَوَّحَتْ بِهِ ۳
سو انھوں نے کہا کہ یہ ایک ایسا مسافر ہے جسکی یاد ہو کر

(حل) (غریب ای هو غریب۔ الغریب المسافر الطارق الاتی لیلًا۔ طوحت طرحت وقد فت ورمت والباء للتعدية۔ المتون جمع متن الصلب من الارض۔ الفیافي جمع الفیفا المفازة والصحراء المخطوب جمع المخطب لحوادث۔ الطوارج جمع الطارعة من الطرح وهو الرمي والابعاد۔
(عربی) فاخبرني اھلی انه مسافر لیل ضال عن الطريق قد فته الفیافي وکروب الزمان الى ساحتنا فاراد ان یصیر ضیعا لنا۔ والمراد بقوله طوحت به الخزانة قطع متنون الصحراء واشتدت به کروب الزمان فقصد منزلی یطلب قرائ۔

(ف) گفند کہ مسافر شب روست انداختہ است وے راست زمیناے بیاباں و حوادث دور سازند یعنی مسافر شب ست کہ بیا بماناے نو و نیز خفیا ہواشتہ ہمان ماشدہ است۔
(ا ر و و) میرے گھر والوں نے کہا کہ وہ ایک رات کو آئے والا مسافر ہے جسکو جنگلوں کی سخت زمین اور حوادث

نے جو لوگوں کو ایک سرزمین سے دوسری سرزمین میں پھینکتے ہیں ہماری طرف پھینک دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بہت دور دور تک تکلیفیں جمیل کر آیا اب ہمارا سہانہ ہونا چاہتا ہے۔

فَقُمْتُ وَلَمْ أَجِدْ مَكَانِي وَلَمْ تَقُمْ مَعَ النَّفْسِ عِلَاتُ الْبَغْيِ لِلْفَوَاحِشِ
سوسن اٹھ کھڑا ہوا اور اپنی جگہ پکڑے نہ پا۔ اور نہ اٹھیں میرے نفس کے ساتھ بغیل کی وہ بیماریاں جو رسوا کرتی ہیں

(حل) اجتماعتہ فیقال جثم مكانه اذا الزمه - اللام في النفس للعهد اى نفسى - العلات جمع العلة - الفواحش جمع الفاحشة من الفضح والفضيحة وهى كشف المساوى - قوله الفواحش نعت لعلات -

(عربی) لما سمعت انه غریب قمت تارکاً لمکانی واسرعت الی اکرامہ وطمینت نفسی لاضافتہ ولم تقم معہ ما عیوب البغیل الی تقضیہ بین الناس المحاصل اى قمت لاکرامہ کالسخی دون البغیل (ف) چون شنیدم کہ مسافرست، بشتابی از جای خود برخاستم و با من یکے از امراض و عیوب بغل کہ بغیل را رسوا کنند برنخواست۔ خلاصہ انیکہ سخی اسابہ استقبال اور قوم۔

(ارو) سو یہ سنتے ہی میں اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا اور میری طبیعت کے ساتھ بغیل کی وہ بیماریاں جو اسے لوگوں میں رسوا کرتی ہیں نہ اٹھیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری طبیعت میں بغل کی وہ بیماریاں ہیں جن سے میں ہوں لہذا سہانہ کے استقبال کو سخی کے مانند آگے بڑھا۔

وَنَادَيْتُ شَيْبَلًا فَاسْتَجَابَ وَرَبِّمَا
اور پکارا میں نے شبل کو سوسن نے جواب دیا اور وہاں اوقات ہم نہان ہو جاتے ہیں اس کی میناف کا ایسے شخص کیلئے جس نے میناف نہ کیا۔

(حل) الشبل بالكسر ولد الأسد والمراد به هنا ابن الشاعر يجوز ان يكون استعاره بمعنى انه كشبل ضمتنا وحبينا في ذمتنا من الضمن القرى بالكه الضيافة عشرا بالضم عشر لئال ١٠ وبالفقره عشرا لئال لمن لم نضاه كناية عن الاجنبى المحض فان المصاحفة اعاننا تكون باللقاء ولا لقاء بالاجنبى -

(عربی) انی فادیت ابنی الامر الضیف الوارد فہض واوریکا سل ولابد عندنا من ضیافۃ عشر لئال للاضیاف الذین لا نعرفہم فنضاه المصاحف الحاصل ان عادتنا المستقرۃ ہى ان نوجب فی ذمتنا ضیافۃ الاجانب عشر لئال او من عشر مالى -

(ف) ہر دم رکہ نامش شبل ست (یا مثل شیر بچہ) است (یا نگ زوم پس جواب داد و برائے خدمت ہمراہ آما و شد و ہوا اوقات نزد من ناگزیر ست ضیافت وہ شبانہ برائے کسیانیکہ مصافحہ نکند و ام با و شال حاصل انیکہ من جو گراں کم کہ مر مسافران بیگناہ و ہمینی کہ با دے روزے ملاقات من ضیافت وہ شبانہ میکنم عادت من ہمیشہ چنان است

(ارو) میں نے اپنے لڑکے شبل کو جو شیر بچہ کی طرح ہے) پکارا تو وہ خدمت کیلئے طیار ہو گیا اور میں تو بسا اوقات اس دس دس شیشے روز کی ضیافت کا منتظر رہتا تھا اور اجنبی مہمانوں کے لئے ہوجاتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمیشہ سے مہمان نوازی کی محکمہ عادت ہے جس شخص سے عمر بھر ملاقات نہیں ایسے شخص کو دس دس رات مہمان نکھتا ہوں بھلا مہمانوں کی بابت کہیں میں کم ہمت رہا۔ یا بولوں کہ کو کہ اپنے مال کا دسواں حصہ انہی خدمت میں صرف کر دیتا ہوں

فَقَسَامَ أَبُو ضَيْفٍ كَرِيمٍ كَانَتْ ۶ وَقَدْ جَدَّ مِنْ قَرْطِ الْفَكَاهَةِ مَا زِلْمُ
سومہان کا کریم باپ کھڑا ہوا۔ گویا وہ کثرت خوش طبعی کی وجہ سے مذاق کرینوالا ہے حالانکہ اسے بول کیا

(رحل) ابو ضیف یرید افسہ لانہ یرقی الاضیاف کا بہم کریم مرفوع نفعت ابو ضیف۔ الجبد ضد اللہزل۔ الفکاہة بالضم الظرافة وحسن المحادثة وبالفتح طیب النفس ومن متعلق بما نزع۔ والمانع خبر کان والضیاد اسمہ۔

(ع) فقیمت واشتغلت لخدمته کافی مانع لما اسریتہ من الموانسة وحسن المحادثة والظرافة معہ والحال ان کل ذلک جہد غیر للہزل الحاصل ان مقصودی ہذا لک ارضاء و عادی کذا بالاضیاف کلہم۔

(ف) پس بایں ابو ضیف نختہ گوا کثرت خوش طبعی و مواسست با مہمان مزاج کنندہ است حالانکہ در حقیقت مزاج نبود بلکہ ایں ہمہ از تہ دل او بود یعنی بظاہر معلوم می شد کہ مزاج ست لیکن امر واقعی یہ ظرافت آں نبود زیرا کہ برائے تفریح خاطر مہمان و کثرت محبت آ پنہاں میکرد۔

(ارو) سو کھڑا ہو گیا مہمان کا کریم باپ (میں) گویا سبتھاؤ میں بیاعت کثرت خوش طبعی اور ظرافت کو ہنسی اور ٹٹھا کر لے والا ہے اور حقیقت میں یہ خوش اخلاقی تھی۔ ہاں مہمان کے دل بھلانے کو ضرورت سے زیادہ ظرافت کی وجہ سے بظاہر متعجب معلوم ہوتی تھی خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کو خوش کرنے کی غرض سے میں ایسی باتیں کرتا ہوں جو بادی النظر میں مسخر اور مذاق معلوم ہوتی ہیں لیکن حقیقت میں مذاق سے ان باتوں کا کچھ تعلق ہی نہیں ہے۔

لِلْجَزْمِ مَالٍ قَدْ تَهَكَّنَا سَوَامَهُ ۷ وَأَعْرَضْنَا فِيهِ بَوَاقِي صَحَائِهِ
طون اہل مال کے یعنی شعر بیک ہلاک کر دیا ہم نے اس کی چرے والوں کو اور ہماری آہدہ میں باقی اور صحیح ہے

(رحل) الی متعلق بقام فی البیت قبلہ۔ الجزم بالکسر الاصل۔ المال الایل فانہ الغالب فی عرفہم النہاک المہلک۔ یقال تہکک المریض اذا ضروبہ السوام یا الفخر الایل الراعیۃ۔ الاعراض جمع عرض العرة۔ البواقی جمع الباقیۃ والصحائہ جمع الصحیحة۔

(ع) بقول فقہام البوصیف الی اصل مال ای الاہل المالی قد اهلك السائمة منها فی ضیافت
الاضنیات وعلی الدیات ولا یبالی بما لا کھالان اعراضہ باقیۃ صحیحۃ سالمۃ عن العیوب
وان لم تکن الاہل باقیۃ وما یشیق خیر مما لا یشیق۔

(ف) پس برخاست پد رہمان برائے فروغ سوے اصل مال یعنی شتر کہ چرندہ اش را (سامۃ) در ضیافت
واداے دیت ہلاک کردہ است و حال اینکه آبروے ما زانل صحیح و باقی ست حاصل امین ست کہ سناوت
وہمان نوازی از من امر نادر نیست بلکہ قبل ازیں بسا شتر را در ضیافت وغیرہ ہلاک کردہ ام دآبروے خود را
از تنگ و عار نگاہ داشتہ ام۔

(اردو) اب البوصیف (میں) ان شتروں کی طرف کسی ایک کو فروغ کرنے کی غرض سے چلا جنہیں کو چرنے والے
شتروں کو سابق مہالوں کی ضیافت اور لوگوں کے تاوان میں فنا کر دیا ہے۔ اور ہماری عزت اس میں باقی اور
صحیح رہی۔ خلاصہ یہ ہے کہ مجھے ان شتروں کے فنا ہونے پر افسوس نہیں ہے۔ کیونکہ اسی سے اپنی عزت کو بحال خود
باقی رکھا اور اس پر کسی قسم کا وہمہ لگنے نہ دیا لہذا انکی ہلاکت میری عزت بچانے کا اچھا ذریعہ ہے۔

وَجَعَلْنَا دُونَ الذِّمِّ حَقًّا سَكَاتًا	۸	اِذَا مَا عَبْدًا مَالًا الْمَكْثَرَيْنِ الْمَنَاعِ
اور ہم نے اس مال کو آڑ کیا بدنامی کی یہاں تک کہ وہ		جب گئے ہاتے ہیں شتر بخیلوں کے مناع ہے

(حل) الضمیر المنصوب فی جعلناہ راجع الی جزم المال فی الہیت قبلہ۔ ای جعلنا الاہل السائمة
الغایۃ فی الضیافۃ كما لا بیننا و بین الذم بان لا ید منا احد۔ المکثرین البخلۃ۔ المناع
جمع منیعة وھی الناقۃ الی الی الحدیث تدفع الی الجار لیتمتع بلبسها ما دام فیہا اللہن فاذا انقطع
اللہن ردتھا۔ وہی خبر کان والضمیر اسمہ۔ قولہ اذا ما انظر لک کانہ وما زائدۃ۔

(ع) نحن جعلنا الاصل من المال وقایۃ بیننا و بین الذم فکانہ المناع اذا عدت اموال البخلۃ
المکثرین۔ المحاصل ان ابلی المصورۃ للضیافۃ کاملتا تحلانہ کما ان المنیعة ترد بعد التمتع
بلبسها الی مالکھا فکذا لک ابلی وان فنیۃ لکن الذکر الجمیل وثواب الاخرۃ جاء فی یدک
فکانہا لم تفن ومعذ لک قد قضیت بها حوائج المحتاجین کما تقض بالمناع حاجات
المحیران۔ فعلی هذا اذا عد مال المکثرین فالجلی کاملتا۔

(ف) من آں شترال را کہ لہنیافت ہماناں ہلاک کردہ ام میان من ونگوہش من حامل ساختہ ام کہ
کسے نہ متم نہ کند۔ پس گویا شترال بوقت شمار شدن مال بخیلاں مناع اند کہ برائے نوشیدن شیر بہمسایہ وادہ
شوند و پس از تخم شدن شیر ہلاک واپس کردہ شوند حاصل اینکه اگرچہ آں شترال ہلاک شدہ اند اما چوں آبرو دینی

از انہا محفوظ ست گویا ہنوز در ملک من اند و حاجت ان را سو و نیز رسید۔

(ارو) ہم نے ان شتروں کو جو ضیافت وغیرہ میں فنا کر دیے گئے ہیں در حقیقت اپنی بدنامی کی آڑ کیا۔ کیونکہ ہم نے ان کے صرف کرنے کو ایسا ہی سمجھا جیسا کہ شیردہ اور ٹٹیاں دودھ پینے کی غرض سے مسایہ میں دجائی او بعد القطاع دودھ کے واپس لے آئی جاتی ہیں۔ سو جس وقت بخیلوں کے شر گئے جاتے ہیں تو سیری وہ اور ٹٹیاں منع ثابت ہوتی ہیں۔ اگر بخیل کے پاس مال کثرت ہے تو میرے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ کیونکہ عزت کی حالت کے علاوہ محتاجوں کی حاجت روائی ہمارے مال سے ہوتی۔

لَنَا حَمْدٌ أَوْ بَابُ الْمُشْكِينِ وَلَا يَكُونُ	۹	اَللّٰهُ اَبَيْتَنَا مَا لَمْ يَمَعِ اللَّيْلُ سِرًّا
ہم کو سوساؤنٹ والوں کی تعریف حاصل ہے حالانکہ		نہیں دیکھا جاتا ہے کہ گھر کی طرف کوئی اور شام کو میرا

(حل) المراد بابا بآب المشرقين الاغنياء المكثرون اى من كان عنده مائة مائة من الابل مع الليل اى مع اتيان الليل - الزاخر الما للمراجع الى البيت آخر النهار عند السراج - لا يرى مجهول - الى بيتنا متعلق براحه۔

(ع) لنا حمد ارباب المشكين واصحاب الابل الكثيرة لكرمنا وجودنا لاننا فعل افعال الكرام كثير الاموال مع قلة ما في ايدينا حيث لا يرى مال يروح الى بيتنا مع اتيان الليل المحاصل اى مع اننا معشر من مقتولون في الاموال لكن يحصل لنا حمد باب الابل الكثيرة لكرمنا۔

(ف) باوجودیکہ کم مایہ ام تا آنکہ بوقت شام شتر بے بخانہ ام نیا لیکن مراتب ارباب مدد و صدقہ شترال حاصل ست۔ یعنی کم مانگی مثل مالداران سخاوت کیلئے در سائش برابر شام اگر ایشان از ہزار دہ بہ بخشدند من از صد سنت بہ ہم پس چا سائش نکرده باشم۔

(ارو) باوجودیکہ ہم اس قدر غفل ہیں کہ بوقت شام ہمارے گھر کی طرف کوئی اور شام کو آنے والا نہیں ہے تا ہم جاری ایسی ہی تعریف ہوتی ہے جیسی ہزار ہا شتر والوں کی ہوتی ہے۔ اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ ہم بحالت افلاس بھی سخاوت میں ان کے برابر ہیں۔ پھر تعریف میں مساوات کیوں نہ ہو۔ حاصل یہ ہے کہ میں دل کا فتنی ہوں لہذا اکثر وقت مال کا مجھ سے اتنا تعلق نہیں ہے۔ تو اگر میری بدل ست نہ مال۔

وقال مرة بن محكان التميمي

يَا رَبَّةَ الْبَيْتِ قُوْ فِي عَيْنِ صَاغِرَةٍ	۱۰	ضَمِّي إِلَيْكَ حَالُ الْفَقْرِ وَالْقُرْبَا
اے گھر کی مالک (بی بی) گھڑی ہو جا و قار کے ساتھ		مماؤں کے کماؤ اور ہتھیار کو اپنی طرف لالے

(حل) ربة البيت صاحبة۔ یعنی بھانجی الزوجة۔ صاغرة ذليلة۔ القرب ضمتین جمع قریب۔

کجراپ وهو ما یوضع فیہ السیف بعدہ والمراد بها الاسلحة الرجال جمع رجل۔ والمراد بالقوم الاضياف۔

(ع) یا مروتجہ فیقول یا صاحبۃ البیت قومی غیر ذلیلۃ وصتی الیک رجال الاضياف واسلحتهم للحفظ فانهم قد نزلوا بکان الا من فلا حاجة لہم بالاسلحة ونحن کاف لحفظها وفي الشعر اشارۃ الی مداۃ الاضياف۔

(ف) زن خود را بفرماید کہ اے صاحب خانہ برخیز یا شرف و غرت نہ بدلت واسباب وآلات حرب ہمارے را بکو الٹو نہ دے و حفاظت کن۔ اکتوں ایسا نہ ضرورت آں نیست چہ درجائے پناہ آمہ اند۔ لا جرم چیز ہمارا بھفاظت مایا بد آورد۔

(اردو) (بی بی کو حکم کرتا ہوا کہتا ہے) کہ اے گھر کی مالک بی بی غرت و وقار کے ساتھ اٹھ اور مہمان کے کچاؤ اور ان کے ہتھیار اپنے ذمہ گھر میں حفاظت سے رکھ۔ خلاصہ یہ ہے کہ اب تو یہ لوگ ہمارے مہمان ہیں لہذا ان کے اسباب کی نگرانی کے لیے ہم کافی ہیں علاوہ بریں یہاں ان کو کسی قسم کا خوف نہیں ہے کہ ہتھیار اپنے پاس رکھیں۔

فَی لَیْلَۃٍ مِّنْ جُمَادَى ذَاتِ اَنْدِیَۃٍ ۝۱۱ لَا یَبْصُرُ الْکَلْبُ مِنْ ظُلْمَا یَبْہَا الظُّلْمَا
راۃ جمادی الاولی یا جمادی الاخریٰ کی سید قدر یا شریٰ نہیں لکھا اس بات کی اندیشہ کیوں نہ کیے کی یہاں نہیں دیکھ سکتا ہے

(حل) فی لیلۃ متعلق بقولہ السابق قومی او صتی قولہ من جمادی خص جمادی لانہم یجملونہا شہر البدر وان تخلت عنها البرد کا قصہ وضعوا الاسماء فی الاصل مقسمۃ علی عوارض الزمان کا لفظ والبرد وغیرہ۔ الاندیۃ جمع ندی وهو الببل والمطر القلیل۔ الظلم جمع ظناب جبل البیت (خیمہ کی رسی) الظلماء ذہاب النور۔ واول للیل یقال لیلۃ ظلماء ای شدیدۃ الظلام۔

(ع) قومی فی لیلۃ من جمادی الاولیٰ والاخریٰ ذات اندیۃ وامطار قلیلۃ ذات ظلماء بحیث لا یبصر الکلب فیہا جبل البیت لشدۃ ظلامہا مع انہ قوی البصر باللیل الحاصل انہ یا مروتجہ لخدمۃ الاضياف فی لیلۃ کذا وکذا۔

(ف) برخیز بہت مہماناں در شب ماہ جمادی الاولیٰ یا اخریٰ (موسم سرما) کہ در اں قدرے بارش میآید (چنان تاروتیرہ است) کہ سگ با وجودیکہ در شب تیز نگاہ می باشد در سن خیر را نہ بیند حاصل اینکہ در شب چنین ہم از خدمت مہمان بازمانیم۔

(اردو) تو مہمانوں کی خدمت کو ایسی رات میں کھڑی ہو جا کہ وہ رات موسم سرما کی ہے (جمادی اولیٰ یا اخریٰ)

جس میں سردی کے علاوہ تھوڑا تھوڑا پانی بھی برس رہا تھا، اور تاریکی تو اس قدر تھی کہ گنا باوجودیکہ رات کو تیز نظر ہوتا ہے، دور کی چیز کا دیکھنا تو بالاسے طاق رہا خیچے کی رسیاں بھی دیکھ نہیں سکتا تھا، یعنی ایسی ایسی راتوں میں جب بہت تکلیف اٹھائے ہوئے لوگ ہمارے ہاں آتے ہیں تو ہم اچھی طرح ملکی خدمت کرتے

لَا يَكْفِي الْكَلْبُ فِيهَا غَيْرَ وَاحِدَةٍ	۱۳	حَتَّى يَلْقَى عَلَى خَلِيشٍ وَمِ الدُّنْيَا
---	----	--

گنا نہیں بھونک سکتا ہے اس رات میں ایک تیرے کا
یاں تک کہ اپنے تھکے کو دم سے بند کرے

(حل) يلف من اللف يسج (نيا) الخيشوم ثقبه لانت (نقحنا) قوله غير واحدة اى غير مرة واحدة
(ع) يصف الشاعر شدته ببرودة الهواء في تلك الليلة فيقول لا يقدر الكلب على البهاق مرة ثانية بعد نباحه مرة اولى حتى يلف الذئب على ثقبه لاند فم البرد۔

(ف) سردی آل شب چنال ہو کر سگ پس از آنکہ بارے آواز داد تا وقتیکہ چلے دف سردی دیش سولانچ بینی خود نہ سچد طاقت آواز دیکر نہ داشت، یعنی دریں شب سردی سچد بود۔

(ا اردو) شدت ٹھنڈک کے سبب سے گنا اُس رات میں ایک مرتبہ بھونک کر دوسری دفعہ بھونک نہیں سکتا تھا تا وقتیکہ اپنی دم سے تھکے کو بند نہ کرے۔ حاصل یہ ہے کہ بڑے زور کی سردی تھی گنا جیسا جانور بھی آواز کرنے سے عاجز آگیا تھا کہ نہ ٹھنڈی ہوا اُس کی ناک سے داخل ہو کر اُس کی آواز بھٹا دیتی تھی، لہذا تا وقتیکہ دم سے تھکے کو بند نہ کرے آواز کر نہیں سکتا تھا۔

هَذَا التَّوْنِ اسْتَدْنِيهِمْ لَا نَرْحَلْنَا	۱۳	فِي جَانِبِ الْبَيْتِ أَمْ نَبْنِي لَهُمْ قُبَا
--	----	---

تم کیا رہے دینی ہو کہا ان کو بچک خانے میں
۱۴ مَنْ كَانَ يَكُونُهُ دَمًا وَيَقْنِي حَسْبَا
جو شخص ذمت کو بڑا جانتا اور غرت کی حفاظت کرتا ہے

(حل) الارحل جمع رحل هو المسكن. قيب جمع قبة (خيمة) المرمل من ارمل الرجل اذا قعد زاده
المعنى اسم مفعول من عناء اذا قصده - او من عناء الامراء الاحمه وجعله مغرمًا والمواذبه هنا
المعنى الثانى - يق من الوقاية - قوله لمرمل الخ متعلق بقرين - بدل من قوله لهم فى البيت قبله
او اذا الشاعر لقوله لمرمل الزاد الخ نفسه۔

(ع) يخاطب زوجته ويشاورها فى باب اسرا الاضياف فيقول انى شئى ترين فى امرهم انقرهم
منازلنا فى جانب البيت امرينى لهم قبا على هذه - فانهم مرمل الزاد محققون بحاجتهم كارهون
ذم الناس صائرون لشرفهم وانى مستعد لا انتظامهم فى اى شئ من الشقين لهم قبة حجة

واللعن لومل الزاویہم بجاہہ من یقی الذم یمشی حسبہ فہل الاول فاعل معنی ومن کان ہم الاضیاف وعلی الثانی الشاعر۔

(ف) تو دریں باب چہے گوئی کہ ان مہمانان را توشہ راہ شال ختم گشت و بسبب محتاجی خود منوم اند و از نگویث مروم پرہیز کنند و عزت و حسب خود را نگہدارند آیا نزدیک خانہا چاہے شال کم یا بے شال جدا گاہ خیر نریم۔ من در انتظام کمر بستہ ایم لیکن راے تو درال چیست و آرام شال در کدام صورت ہے مینی۔

(اردو) تم کیا مصلحت دیتی ہو کیا ان مہمانوں کو جن کے توشہ سفر ختم ہو چکے، اور اپنی محتاجی کی وجہ سے منوم ہیں، اور وہ لوگ ایسے تنگ ہیں کہ لوگوں کی خدمت سے پرہیز کرتے اور اپنی عزت و شرافت کی خطا کرتے ہیں، بیٹھک خانے میں گھر کے پاس لے آؤں یا علیحدہ ان کے لیے ڈیرے کھڑے کر دوں حاصل یہ ہو کہ میں صورت میں ان کو آرام ہوگا اسی کا انتظام کروں گا۔ (دوسرا مطلب یہ ہے) کہ ان کے متعلق تم ایسے شخص کو کیا مصلحت دیتی ہو جو لوگوں کی خدمت سے بچتا اور اپنی شرافت کی حفاظت کرتا ہے۔ اور مہمانوں کی حاجت روائی کے لیے سخت منوم ہے، یعنی جھک کر کیا مصلحت دیتی ہو؟

وَقَمْتُ مُسْتَبْطِنًا سَيْفِي وَأَعْرَضَ لِي أَمْثَلُ الْجَادِلِ كَوْمًا يَزُكُّ عَصَبًا
اور میں تلوار کو چھپا ہے کمر اچو گیا، اور غماہ چوئی میرے سامنے کھڑکے
مانند فرہ بار اور چوچند اوشی جو کسی جماعت گھٹنوں کے بل ٹٹلی ہوئی تھی

(حل) مستبطناً مستحقاً ای قمت متخذاً سيفی صاحباً کاتہ بطانۃ لی۔ اعرض ظہر و عرض و فاعلہ الکوم ذکر للمفاصلۃ۔ الجادل جمع محدل و هو القصر۔ الکوم جمع کوم ما وہی الناقۃ العظیمة السناور بרכת مشددة من التبدیث ای قعدت علی ہیئۃ جلوسھا و فاعلہ ضمیرہ يرجع الی الکوم العصب جمع عصبۃ وھی الجماعۃ۔

(ع) قلت لزوجتی ما قلت وقت بارادۃ غرا لایل للاضیاف مستحقاً سيفی لثلاث تنفرع الایل فحضرت لی منها فرق مثل القصر فی ضحامتھا و عظم سناتھا قعدت علی ہیئۃ جلوسھا لاجل شدۃ الورد وھن جماعات۔

(ف) برائے فوج شتر کشی را پوشیدہ و نہاں ساختہ استادم تا شترال از دیدن شتر کشی ترس نخورند پس تا آنہ چند فرہ کہ در بلندی بقری ماتند و بوجہ شدت سرما برپاے غولیش نشستہ بودند و آل یک دونیت بلکہ ملکہ جماعت انہ پیش من ہویدا شدند و برآہنا نگاہ من افتاد۔

(اردو) بعد ازاں میں اونٹ کے فوج کرنے کی غرض سے تلوار چھپا ہے ہوئے چلا تا کہ شتر نہ بھڑکیں سو فرہ

وسین مثل کوٹھوں کے اونچی (کلاں) چند تھیں۔ سانسے آئیں ایسے حال میں کہ اُن کی جماعت کی جہات شدت سر کے سب سے گھٹنوں کے بل ٹٹھی ہوئی تھی۔ سانسے اُٹنے سے مراد یہ ہے کہ اُن پر میری نگاہ پڑی اُن میں سے جس کو چاہوں یہولت فریج کر سکتا ہوں۔

فَصَادَتْ الْمَثَلَةُ سَاقَ مَثَلِيَّةٍ	۱۶	جَلَسَ قَصَادَتٍ وَمِنْهُ سَاقُهَا عَطِبَا
سو لگی تلوار اُن میں سے ایک پر دار اونٹنی کی ساق میں		جو موٹی تھی سو سے اُسی ساق ہلاکت کر پہونچ گئی

(حل) صادوت وصل ولفی۔ المثلیۃ الناقة التي لها ولد يتلوها۔ المجلس بالقوم في الاصل المكان المرتفع الصلب سميت به الناقة لصلابتها وقوتها العظيمة لهلاك۔ قوله فصادوت منه الخ الفمور للضيف وفاعل صادوت الساق۔ والعطيب مفعولہ

(ع) فلفی سیف من تلك النوق ساق ناقة هي من اعظم النوق وثيقه الخلق عظمه للبعثة مثلية۔ فلفی ساقها لهلاك (العقر) من السيف الحاصل ان الناقة لوتكن جديرة ان تنصر لكلامتها لكنت لهما ايل بها اكرا لالضيف۔

(ف) ايس ٹیمبرم پیا سے وساق کیے اذنا تمنا کہ فریہ وسین نیز پچوہ پور سید و اذل ساقش ہلاکت پرست۔ اسی مذبح گشت یعنی اگر چہ اُن ناکہ بسبب اوصاف خود و دروغ فریج نبود لیکن برائے تنظیم همان اور ہم فریج کردم۔ یہیں کہ ہمان نوازی من چگونہ است۔

(اردو) سو اس جماعت میں سے ایک ایسی ناکہ کی ساق میں میری تلوار لگی اور اس سے اُسی ساق ہلاکت کو پہونچ گئی جو پچوہ دار اور محیم یعنی سیم کی ہٹی کٹی تھی۔ اپنے اوصاف کے لحاظ سے ہرگز فریج کے قابل نہ تھی لیکن میں تو ہمان کی خاطر جان لڑا دینے والا ہوں عیلا ایک اونٹنی کی کیا ہستی ہے۔ جو اُسکو اوصاف کے لحاظ سے فریج نہ کروں۔

لَمَّا كَوَّهَهَا لِرَاعِي سَرَّحْنَاهَا انْتَحَبَا	۱۷	لَمَّا كَوَّهَهَا لِرَاعِي سَرَّحْنَاهَا انْتَحَبَا
ناندے چلنے والے بیٹے ناندے چلنے والے کی زکے ماند تھی		جب اُسکے مرنے کی خبر چوہا کو پہونچی تو زار زار رونے لگا

(حل) الزيافة الناقة المتبخترة في مشيتها۔ بنت زيات اي من نسل حمل زيات۔ مذكرة اي متبخترة بالحمل في القوة۔ كَوَّهَهَا اخبروا و اخبرها من النعي وهو خبر الموت السرح الابل الرامية۔ الانتحاب رفع الصوت بالبكاء۔

(ع) يصف الشاعر ناقة المتبخترة بنت الزيات شبيهة بالحمل في القوة كما هنا من اقوى النوق كلها۔ وان الراعي بكى عليها بكاء شديدا رافعا صوته حين اخبره بالهولاء بمفرها۔ لانها كانت

من حیار لابل عندہ فحبہ لها حملہ علی البکاء۔

(ف) آن ناکہ بناؤ خرامندہ واز نسل شتر ز بناؤ خرامندہ بود کہ در قوت و طاقت بہ شتر نر میانہ ہر گاہ مرثیہ شتر چرندہ ام خبر مرگش رسانندہ شد دست بر سر زدہ آواز بلند گیر لیت۔ زیرا کہ اس عزیز ترین شتر زود او بود علامہ اینکه بر اسے مہمان ناکہ چھین دے کر دم کہ از ہمتہ تا تہا سفید تر بود تا آنکہ بہ شنیدن خبر ہلاکتش شبانہ زار زار بنا لید۔

(اردو) ایسی ناکہ کہ اپنے کو بناٹنا کر چلتی تھی اور اس کا باپ بھی ایسا ہی تھا۔ وہ ناکہ قوت و طاقت نیز اونچی موٹی ہونے میں نرا دانت کی مانند تھی۔ اس کی نجابت کی دلیل تو یہ ہے کہ جس وقت رکھولے کو اس کی موت کی خبر لگی (یعنی لوگوں نے خبر کی) تو اس کی محبت میں اس نے دھڑلے مار کر رونا شروع کیا کیونکہ نفاس میں وہ ناکہ اپنا جراب نہ رکھتی تھی۔ اور قاعدے کی بات ہے کہ ایسی چیز کو ضرور رکھو الا یہ کہ کرتا ہے۔

اَمْطَيْتُ جَارِزَنَا اَعْلَى سَتَا سِيْنَهَا	فَصَا صَحَابِ رُؤَا مِنْ قَوْفِهَا قَتَبَا
میں نے سوار کردیا اپنے قصاب کو اس کے کوہان کے جانب اعلیٰ پر	سو وہ قصاب اس پر چوب پالان کے مانند ہو گیا

(حل) امطیت جازنا الکیتہ مطاھا ای ظہرها۔ السنا سن جمع سنسنۃ الحاج من فقار الظہن المجاز للذابج۔ القتب خشب الرحل۔

(ع) یصف الناقة فیقول انھا املوھا الکیت المجاز علی ظہرها المصل یدہ الی اعلیٰ سناھا فہو لکوبہ فوق ظہرها صار بکان القتب من الرحل۔ الما صلی ان الناقة المنحورۃ عظیمۃ عالیۃ جدًا۔

(ف) بسبب بلند می آن ناکہ فرج کندہ را جانب بالاسے کو ہاتش سوار کرنا یدم تا در فرج وقت نہ شود پس اس کس بر اس شل چوب پالان میانہ حاصل ایکہ اس ناکہ چندل بلند ست کہ بدون سوار شدن برہ کجش دشوار ست لاجرم پر پشت سے ذلیج را سوار کر دم۔

(اردو) وہ ناکہ اس قدر اونچی تھی کہ قصاب کو اس کے فرج کرنے میں وقت نہ ہونے کے خیال سے اس کے کوہان کی جانب اعلیٰ پر اسے سوار کر دیا اب وہ اس پر چوب پالان کے مانند ہو گیا حاصل یہ ہے کہ وہ ناکہ سب سے اونچی تھی وہ سری کوئی ناکہ اس کے اوصاف کو پہنچ نہیں سکتی تھی ایسی ناکہ بہت کم ہوا کرتی ہے

يَنْشَنُ اللَّحْمَ عَنْهَا وَهِيَ بَارِكَةٌ	لَمَّا كُنْشَنُ كَفًا فَتَابِلَ سَلْبَا
اگ کرتا تھا گوشت کو اس کے اس حال یہ کہ وہ پیشی ہوتی تھی	جیسا اگ کرتے ہیں قائل کے دونوں ہاتھ دال سلوکے

(حل) ينشش يفرق ينشش السلب يأخذہ۔ کفا اصلہ کفان حذف النون للاصافۃ۔ قائل و

فی نفعه قاتل بالغاء من القتل۔ السلب هو ما يسلب القاتل من المقتول والسالب من السلب
وهذا المعنى على قوله قاتل بالغاء اماصل قاتل بالغاء فالسلب هو فخر يداق ويقتد منه الغلبا
والهنيان ما يناسب المقامر انما قال وهي باركة لان العرب كانت تزعم ان جزير الناقة حال
كوبها باركة خير من جزرها وهي مضطجعة على جنب۔

(ع) ان الجازر كان يفرق اللحم ويقطعه عنها وهي باركة قطعة قطعة مع السرعة لكثرة
الحصص كما يأخذ القاتل السالب سلبه او المعنى ان الجازر يكشف اللحم عن جلدها بسرعة
قائمة كما يفعل القاتل بكفءه عند قتله السلب جبلاً۔

(ف) پس جازر (ذابح) گوشت را از ان تاقه جدا ميكرد چنانكه هر دو دست قاتل مال سلوب را جدا كنند
در حاليكه اس تاقه نشسته بود خلاصه اش اينكه درين تاقه گوشت بسيار بود و لا جرم ذابح بسرعت تمام
اس گوشت را پاره پاره ميكرد چنانكه هر دو دست قاتل سلوب را بزدوي ميكرد۔

(اردو) اس اونٹنی کے گوشت کو اس حال میں کہ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوئی تھی ذابح ایسا ہی جلد
جلد جدا کرتا تھا جیسا کہ قاتل کے دونوں ہاتھ مقتول کے اسباب کو جلدی سے پکڑتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے
کہ گوشت کی کثرت کی وجہ سے تنابی کے ساتھ اور پھرتی سے گوشت الگ کر رہا تھا۔ دوسرا مطلب یہ ہے
کہ سلب سے (ایک قسم کا درست ہے جس سے رسی بنتی ہے) رسی تیار کرتے وقت جس طرح پر رسی کے بل
دینے والوں کے دونوں ہاتھ خوب پھرتی سے چلتے ہیں، اسی طرح سے وہ بھی گوشت کو کاٹ رہا تھا۔ سرعت
حرکت میں ہی معنی زیادہ مناسب ہیں۔

وَقُلْتُ لِمَا عَدَدًا أَوْ حِينًا قَبِيلًا نَبَا	۲۰	عَدَى فِي بَيْتِكَ فَلَمْ تَلْقِهِمْ حَقْبًا
اور میں نے کہا کہ کبھی یا کبھی تو کوئی خبر آئے گی		میرے گھر میں آئے تو میں نے ان کو نہ ملایا۔

(رحل) عد و اصبحوا ای القوم۔ اوصی من الاضياع باب افعال۔ قوله اوصی قبيد تنافي موضع
الحال۔ القبيدة الزوجة۔ عدی صيغة المؤنث من التفعيل والجملة مفعول قلت۔ ای قلت
لها عدی ای اعطى طعام العداة۔ الحقب والاحقاب جمع حقبه وهي مدة من الزمان
لا وقت لها قال تعالى لَا يَزْنِيَنَّ يَهْمًا آخِثًا بَا۔

(ع) يقول لما اصبحوا امرت زوجتي فقلت لها اعطيني الاضياع طعام الصبوة وهم بنو
وانت امهم وانا ابهم فلن تلقهم بعد اليوم مدة من الزمان فليكن بعد امهم اليوم
كل الخدمة۔

(ف) وقتیکہ آن مہماناں صبح کروند زخم یا گتھم کہ طعام صبح مرزاں مہماناں را کہ سپر ایل تواند بدہ زیکہ بعد ازاں تہتے و راز ملاقات شان خواہی یافت لاجرم ہر استہامیکہ مادر بوقت وداع فرزندان خود یا او شاہ میکند تونیز چہاں کن۔

(اردو) جب مہمانوں نے صبح کی تو میں نے اپنی بی بی کو حکم کیا اور کہا اور حال یہ ہے کہ میں بی بی کو ان کے متعلق وصیت کر رہا تھا، کہ مہمانوں کو جو تیرے بیٹے میں صبح کا کھانا استہام سے کھلا دے کیونکہ کچ کے بعد مدت تک پھر ان سے ملاقات نہ ہوگی لہذا اچھی طرح آج ان کی خدمت کر۔
(چونکہ اس کا لقب ابو الاضیاف تھا لہذا اپنی بی بی کو ام الاضیاف لقب دیا۔ شعر مذکور میں حد سے زیادہ مہمانوں کی خاطر داری کی طرف اشارہ ہے۔)

اَدْعِ اَبَاہُمْ وَلَمْ اَقْذِفْ بِاَحْتِہِم	۲۱	قَدْ تَحْمَرْتُ وَلَمْ اَعْرِفْ لَہُمْ نَسَبًا
میں انکا باپ پکارا جاتا ہوں حالانکہ انکی ماؤں سے حققت دیا گیا ہوں		ایک نے راز مدت زندہ رہا اور ان کے نسب کو جانتا نہیں ہوں

(ح) ادعی صیغۃ المتکلم المجهول من الدعوة۔ لم اقدت مجهول من القذف القمۃ۔ عمرت اسی عشت مدۃ يقال عمر الرجل اذا عاش زماناً طویلاً۔ قوله ولم اقدت فی موضع الحال (ع) انی ادعی ابا للاضیاف حال کوئی لم اقدت قط با مہاتھم وماتر وحبھا ولا اعرفھا وقد عشت زماناً طویلاً لم اعرف لہم نسباً الحاصل انی مع ما ذکر ادعی کذا لان الابوة وکذا الا مية ليست من جانب النسب فقط بل من حیث العناية والرافة بالناس الصنف فلما کنت کریماً لہم وقائماً بشانہم دعیت ابا لہم واللہ اعلم۔

(ف) من پدر مہماناں خواندہ شوم حالانکہ گاہے مادر شاں تنہم نہ شدہ ام یعنی ہرگز ایشاں را نشانم وزمانے و راز زندہ ماندہ مگر از حسب و نسب شان خبر سے ندارم۔ خلاصہ این ست کہ پدری و مادری فقط پر نسب موقوف نے بسا اوقات از محبت و مدارات۔ لطف و عنایات رشتہ مادری و پدری مستحکم نہ شود۔ چنانچہ من وزن من بہ سبب کثرت محبت مہماناں را مادر و پدر شاں گشتیم۔

(اردو) یوں تو میں مہمانوں کا باپ پکارا جاتا ہوں، حالانکہ ان کی ماؤں سے کبھی مجھ پر کسی قسم کی تحت لگائی نہیں گئی، یعنی میں ان کو جانتا ہی نہیں ہوں کہ کون ہیں کہاں ہیں۔ اور نہ اس طویل مدت کے اندر کہ میں زندہ رہا کسی کے حسب نسب نام و نشان سے مجھ کو واقفیت حاصل ہے۔ پھر بھی ہم انکے ماں باپ اور وہ ہمارے بیٹے کے جاتے ہیں کیونکہ باپ ماں صرف حقیقی باپ ماں پر منحصر نہیں ہے جو شخص کسی کے ساتھ اس کے باپ ماں کی طرح برتاؤ اور محبت رکھے وہی شخص اس کا باپ ماں ہے۔

أَتَمَّى إِلَيْهِمْ وَكَانُوا مَعَشَرَ ثَمَبًا
۲۲ میں اُنکی طرف منسوب ہوں اور وہ نجیب گروہ تھے

أَنَا بَنُ مَحْكَنَ أَخَوَاتِي بَنُو مَطِيرٍ
میں محکان کا لڑکا ہوں۔ میرے ماموں بنو مطیر ہیں

(حل) الاخوال جمع الخال وهو اخ الام بنو مطير بن شيبان رهط معن بن زائدة - انحنى انتسب من النحو - النجب جمع نجيب وهو الكريم -

(ع) يبين نسبه فيقول انا بن محكان التميمي المشهور بالجمود المعروف بالكروان اخو بنو مطير بن شيبان الذين هم رهط معن بن زائدة اجدوا الناس في العالم وانا انتسب اليهم من جانب الام وهم معشر كرام غباء المحاصل افي كريم الطرفين كريم بن الكريم -

(ف) من پسر محكان تميمي ام وكا كان من قبيلة بنو مطير بن شيبان كهرو معروف بجود سخا ائد من انه طرط مادم سوسه شال منسوبه شوم - واليشال گروه گرامی تیار بودند الحاصل من كريم الطرفين تيم (اردو) میں محکان تميمی کا لڑکا ہوں جو سخاوت میں بہت بڑا نامور تھا۔ میرے ماموں بنو مطیر سے ہیں۔ میں ماں کی طرف سے اُن کی طرف منسوب ہوں اور وہ لوگ نجیب اور سخا گروہ تھے۔ لہذا میں شریف الطرفين ہوں سخاوت وغیرہ نیک کاموں میں اُن کی یادگار ہوں۔

وقال آخر

حَصَّاتُ لَهُ نَارًا لَهَا حَطَبٌ جَزَلٌ
۲۳ ہیں نے روشن کی آگ اُن کے لیے جلی کی کڑی مٹی مٹی تھی

وَمُسْتَنْجٍ قَالَ الصَّدَى مِثْلَ قَوْلِهِ
ہرے کتھ کی طرح آواز کرے کہ گنج غائی کی آواز جیسی آواز دی

(حل) الواو بمعنى رب - حصّات - اوقدت يقال حصّات النار اذا اوقدها وفتحها التلمب هو جواب رب - المحطب بالفتح ما أُعِدَّ من الخشب وقوداً للنار احطاب جمعه - الجزل الغليظ العظيم يقال جزل الشيء اذا عظم وغلظ - جزال جمعه - والجزل من المحطب ما عظم ويبس منه -

(ع) رب طارق ليل مستنجم ليهتدي به الى السبيل قال الصدى من الطرف المقابل مثل ما قال وهو كان يتردد الى كل صوت يسمعه فاني اوقدت له ناراً لها حطب عظام مضافاً الى السبيل ليهتدي بها الى مكانه ويصير ضيقاً -

(ف) ہما طلب کنندگان آواز سرگال یا آواز خود اندک گشت آواز باز گشت مثل گشتش - روشن کردم برائے او آتشے کہ ہنرمش سترگ دیر سوزست - تا ازاں آتش رہے مکان دریاختہ بہرمانی من در آید

(اردو) اپنی آواز سے کتوں کی آواز طلب کرنے والے بہت سے مسافر کہ اُس کو آواز کی گونج نے اسی طرح جواب دے دیکر ریشان کر رکھا تھا اُن کی رہنمائی کے لیے میں نے سوئی سوئی لکڑیوں سے دھدھائی ہوئی آگ روشن کر رکھی تاکہ وہ لوگ اُس کی روشنی کے سہارے میرے فرود گاہ کی طرف بڑھیں اور میرے ہمان نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنے یہاں ہمان پہنچنے کی ہر قسم کی سہولت میں نے پیدا کر دی تاکہ کثرت سے ہمان میرے یہاں پہنچیں۔

فَقَمْتُ إِلَيْهِ مُسْرِعًا فَغَضِبْتُ	۲۲	مَخَافَةَ قَوْمِي أَنْ يَفْزُوا بِهِ قَبْلَ
سویں کی طرف جلدی اسکے پرکار مال غنیمت کو رکھنے کے لیے		اس دسے کہ میری قوم فائز ہو جائے اس سے پہلے

(حاصل) غصہ اسی اخذ تہ کا لغتہ اسی فزت بہ۔ مخافة منصوب علی المفعول له یفزو۔ یفزو یظفروا۔ بہ الضمیر للمستقیم۔ قوله قبل بعد ذلک یا اء المتکلم لضرورة الشعر ای قبل۔ وفی الشعر ایدان لان قومه استخفاء۔

(ع) لما رأیتہ متوجهاً الی لاجل ضوء النار الموقودة فمت الیہ مسرعاً واخذتہ کالغنیمة مخافة ان یفوزوا قومی قبل ان اظفر بہ لانهم ایضاً اهل کرم فنبقت قومی وغزت بہ قبلہم فصار ضیفی۔

(ف) چوں دیدم کہ اُس کس بروشنی آتش ہیں سو بخ کردہ است دو ال سوے او بر خاتمہ و اورا بچوں مال غنیمت شمر دم۔ و آل شتائی من ازال بود کہ گروہ من پیش از من بدو فائز نہ شوند چہ ہر یکے از اسمان نواز ست فاکم شد کہ بر قوم خود گوسے سبقت بردم و اورا بر مکان ہمان آوردم۔ (اردو) جب آگ دیکھ کر مسافر نے اُدھر رخ کیا تو میں اس خوف سے کہ مباد امیری قوم مجھ سے پیشتر اُس کو اپنا ہمان بنا لے۔ بہت جلد اسکے استقبال کو دوڑا اور اُسے بطور مال غنیمت کے لے لیا اور اپنی قوم پر سبقت حاصل کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری قوم کے سب لوگ ہمان نوازیں۔ چنانچہ اسی سبب سے مجھ کو دوڑنا پڑا کہ میں دوسرا اُسے ہمان بنا کر مجھے محروم نہ رکھے۔ مگر سب سے زیادہ ہمان دوست میں ہی ہوں لہذا اس بارے میں مجھ کوئی سبقت نہیں لے جا سکتا۔

فَاَوْسَعَنِي حَمْدًا وَاَوْسَعْتُهُ قُرْبًى	۲۳	وَأَرْحَضَ يَحْمَدُ كَانْ كَاسِبُهُ الْأَكْلَ
سواں غنیمت کی قربت کی اور بڑھانگی دینا دوست کی		اور کیا ہی سستی تعریف چہ کما کمانے والا کھانا ہو

(حاصل) اوسعنی اوفرنی۔ ارخص یجھ من افعال التعجب معناه ما ارخص حمداً۔ الرخص حندا العلوی الاکل من مصدر اكله الشئ اذا اطعمه ایاہ وهو اسم کان وكاسبه ضمیر

(ع) حمد فی الضیف حمداً وافراً کثیراً واسعاً وانی او غوت قیراء - حل هو فی القصر
 وحللت انا فی الجهد وما ارفض حمداً قد کسبه اطعام الطعام - المحاصل انی احصت
 الیه احساناً تاماً فاوغرتنی حمداً وافراً فانه هل جزاء الاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ -
 (ف) مہمان مرا بسیار بستود و من منیا فتش خوب کردم و آن ستایش چه قدر ارزان ست کہ
 حاصل کنندہ اش طعام خورائیدن ست . حاصل اینکہ اگر از اطعام طعام چنان ستایش دست
 دہد آن را ارزان باید غمزد و ہمیشہ چنین باید کہ شعر

بیک لقمہ دل و ہم جاں خریدم | بجز اللہ نہ ہے ارزان خریدم

(اردو) مہمان نے میری بہت کچھ تعریف کی اور میں نے بھی خوب دوست اور اہتمام سے
 اُس کی منیافت کی اور پر شکم کھلایا . جو تعریف بہ سبب کھانا کھلانے کے حاصل ہو وہ کیا ہی
 سستی ہے ۔ ایسی سستی تعریف کہی چھوٹی نہ چلیے۔

وقال آخر

تَرَكْتُ صَنَائِي تَوَدُّ الذَّنْبُ رَاعِيَهَا | وَأَنْهَا لَا تَرَانِي إِخْرَا الْأَبَدِ
 چھوڑا میں اپنی کبریاں کہ وہ دوست کئی تیں بیٹھ کر کو اپنا پڑا | اور وہ نہ دیکھیں مجھے ہمیشہ یا عمر صبر

(حل) الضان من الغنم ضد المعز قوله تود تعدي الى مفعولين الاول الذنوب الثاني
 راعيها قوله وانها لاتراني الخ عطفت على الذنوب اي تود انها لاتراني الخ قوله لاتراني
 الخ خبران والضمير اسمه .

(ع) يصف الشاعر نفسه بكثرة ذنبه اغنامه الاضياف فيقول ان اغنامي
 تمتت ان يكون الذنوب راعيها وتعب ان لاتراني ابداً لا يباد - لان الذنوب لا ياحداً
 الا واحداً واثنتين وانا اذ بجهها كل يوم فالذنوب راعيها لها احب اليها مني -

(ف) گد اُشتم نہ رہے مرا میں حال کہ گرگ را ہر شبانی خویش دوست میدارند و مراد روتقہ
 از عذہ العمرہ بینندہ حاصل اینکہ چوں بہارا بہ کثرت فرج میکنم لا جرم ہر چشم آہنا گرگ از من محبوب ترست
 و ہر اش در بیت آیندہ خواہد آمد۔

(اردو) میں نے اپنی کبریاں کو ایسے حال میں چھوڑا کہ وہ بیٹھ کر کو اپنا چرواہا ہونے لگتا کرتی ہیں
 اور وہ اس بات کی بھی آرزو مند ہیں کہ میری صورت کسی نہ دیکھیں کیونکہ روز میں ان کو ضیافت

میں فوج کرتا رہتا ہوں اور بیٹھ یا شاؤنا در کبھی کبھار لیا کرتا ہے۔ لہذا میری صورت اُن کی آنکھوں میں بدنام معلوم ہوتی ہے۔

وَكُلَّ يَوْمٍ تَرَانِي مُدْبِئَةً بِمَيْدِي	الذَّئِبُ يَطْرُقُهَا فِي الدَّهْرِ وَاحِدَةً
اور ہر روز مجھکو ہاتھ میں پھری لیے دیکھتی ہیں	بیٹھ یا اُن کے پاس رات کو مدت میں ایکہ خود آتا ہے۔

(حل) هذا البيت علة للبيت السابق. يطرق من الطرق هو الاتيان والاخذ في الليل كل يوم منصوب على الظرفية. قوله تراني ضمير التكلم في الحال. المدية السكين مبتدأ بيدي خبره والجملة الاسمية في موضع الحال. قوله واحدة اى مرة واحدة. او بدل من الضمير المنصوب في بطرقها اى يأخذ واحدة۔

(ع) اما تحب اغنامي الذئب لان يقوم يشاها لان الذئب ياتي عندها ليلا في الدهر مرة واحدة او ياخذ واحدة منها امانى فتراى كل يوم اطرق عليها وبيدي مدية لنجها فكيف لا يكون الذئب احب اليهم منى۔

(ف) ذرا کہ گرگ گامے ملے ہو وقت شب آمدو کے را از آنہامی درو و حال انکہ من ہر روز چا تو بہت گرفتہ برائے فوج گرد آنا گردم لاجرم من از گرگ چشم انہا سیغوض گشتم۔ و گرگ نثر و آہنا از من محبوب تر شد۔

(اردو) میری بکریوں کی یہ آرزو کہ بیٹھ یا اُن کا چرواہے اور مجھے کبھی نہ دیکھیں اسلئے ہے کہ بیٹھ یا مدت میں شاؤنا در کہیں رات کو اُس کے ایک دو بکریوں کو بھاڑ لیتا ہے پس قصہ تمام شد اور مجھ وہ ہر روز بلا ناہ فوج کے لیے ہاتھ میں پھری لیے ہوئے اپنے پاس جکر لگاتے دیکھتی ہیں پھر بیٹھ یا اُن کے نزدیک مجھ سے کیوں محبوب نہ ہو۔

وقال آخر

مَا أَنَا يَا سَاعِي إِلَى أَمْرٍ عَاصِمٍ	لَا ضَرْبَهَا إِلَيَّ إِذَا لَجَّهَوُكُ
میں بڑھنے والا نہیں ہوں اپنی بی بی ام عاصم کی طرف	اُسکو مارنے کی غرض سے نہ دیکھوں گا تو ت اگر چاہاں ہوں

(حل) الساعي من السعي العدو والاقدام. اللام في لاجهوا لام كي ليست بلام الجحوظ لان لام الجحوظ تقع بعد كان. الجحوظ مبالغة الجاهل۔

(ع) ليس من شأنى ان اسعى الى امر عاصم (زوجتى) لا ضربها رما يفعل البغيض يمنعها

عن تدبیر البیت (فانی) اذا لجھول البتہ فان زوجتی کرمۃ مختارۃ فی تدابیر البیت
تفعل ما تشاء وکيف تشاء۔

(فارسی) من سوے زن خود (ام عاصم) برے زونش بنی دوم اگر چنان کم ہر کینہ سخت نادان
ہستم حاصل اینکه زخم را در امور خانگی اختیار است کہ ہر ہر خواہد کند من از سخاوت و نیک خوئی خود
اختیارش داده ام بہ نیک نیم کہ اورا بزخم و از تدبیر خانہ باز دارم۔

(اُردو) میں اپنی بی بی (ام عاصم) کی طرف اُسکو مارنے کے ارادے سے کبھی آگے نہیں بڑھتا ہوں
اگر میں ایسا کروں تو بے شک اکثر حامل ہوں غلامیہ ہے کہ جیسا نیکل اپنی بی بی کے ہاتھ میں امور
خانگی کا اختیار سپرد نہیں کرتا اور خج وغیرہ میں ذرا سی زیادتی ہونے سے اُس کو دے مارتا ہے میں
بھی ایسا کروں؟ معاذ اللہ یہ حق تو بی بی کے اختیار میں خانگی امور کو چھوڑ دیا ہے وہ جیسا چاہے بندہ ہو

اِذَا حَانَ مِنْ ضَنْفٍ عَلَى نَزُولٍ
جب کسی مہمان کی بھر پور آمد ہوتی ہے۔

لَا تَبْشُرُ إِلَّا فِتْنَةً تَحْسِنُهَا
تیرا ہی گھر ہے مگر اس وقت کہ تو امان کرتی ہے اس میں

(احل) لك البیت ای لك تدبیر البیت۔ الفتنۃ الوقت۔ قوله تحسینھا بمعنی فیہ
الوجه ان یكون خبیر لکما هو وان یكون الخبیر بمعنی الامرا ای احسن فیھا قوله اذا حان
بدال من الفتنۃ۔ قوله علی متعلق بنزول۔ ومعنی قوله تحسینھا ای تحسین۔ فیھا
والضمیر راجع الی الفتنۃ۔

(عربی) يقول ان تدابیر البیت مفوضۃ الیک وامرک نافع فیھا فی جمیع الاوقات الا
وقت نزول الاضیاف علی فان لا ارحینک دارہم فیحب علیک ان تحسب فیہ الی الاضیاف
وتکرمی لہم وفیہ اشارۃ الی اہتمام امر الاضیاف عندہ۔ ویجوز ان یكون المعنی۔ لك
البیت فی الاوقات کلھا الا وقت نزول الاضیاف علی وهو الوقت الذی انت تحسب فیہ الیہم
فان البیت حینئذ بیت لہم لا لك وهذا المعنی یظنی اولی الخروج عن التکلف۔

(فارسی) زن خود را میگوید کہ تدبیر خانہ تو سپرد دست ہر چہ خواہی کن۔ مگر وقتیکہ مہمان تشریف آورد
دران ہنگام برو تو واجب و لازم است کہ در نظم و انضباط تمام تدبیر خانہ را انجام دہی و مہمان را شادمان
کنی۔ (یا چنین گوید) مگر وقتیکہ ہر مہماناں احسان سبقتی قابل وقت آمدن مہمانان است۔ درینو لافانہ
مرا نشان است نہ ترا۔

(اُردو) گھر کا سارا کاروبار تیرے سپرد ہے۔ خاص تیرا ہی گھر ہے، ہاں جس وقت کوئی مہمان آئے

اور تم اس پر احسان کرتی ہو یعنی خدمت کے لیے طیار رہتی ہو۔ البتہ اس وقت وہ گھرتی انہیں بلکہ مہمان کا گھر ہے۔ حاصل یہ ہے کہ مہمانوں کو میں اس قدر عزیز سمجھتا ہوں کہ میرا گھر ان کا گھر ہے جیسے چاہے ویسے ہی رہیں ان کی خوشی پر موقوف ہے۔ میں تو اس وقت اپنے کو پاسے گھر میں سمجھتا ہوں کہ ان کے اشاروں پر چلتا ہوں۔

وقال بعض بنی اسد

وَسَوْدَاءُ لَا تَكْسَى الرِّقَاعَ نَيْدِيكَةً
لَهَا عِنْدَ قَرَاتِ الْعَشِيَّاتِ أَزْمَلُ

بہت سی سیاہ بڑی دیکیں صافی ڈالی نہیں جاتی ہیں
انکے لیے بوقت اخیر روز ایام سرا کے کہ کھانا کھانے کی دانہ

(حل) الواد بمعنی رب والمراد بالسوداء القدر التي يطبخ فيها۔ تکسی مجھول من کسا ایکسو الثوب فلانما لبسه اياه۔ کسا شعراً مدحه یہ۔ کسی ثوباً لبسه۔ الرقاع جمع رقعة وهي قطعة من الثوب انما جمع الرقاع للدلالة على عظم القدر بان لا تغطيها قطعة او قطعاً منصوب على المفعولية۔ نبيلة اى عظيمة بالجورعت سوداء۔ القرات جمع قررة بالضم هي البرد۔ العشيّات جمع عشيّة وهي ما بعد الزوال وانما خص هذا الوقت لان الاضياف تكثر في هذا الوقت۔ الا زملا الصوت الشدید۔

(عربی) رب قدر من قدرنا سوداء (لکثرة الطبخ) عظيمة وسبعة لها صوت شديد عند الوفر لا تکسی الرقاع لکثرة الاضياف النازلين وقت برد العشيّات وزمن التخط الغد يد والشدّة۔ الحاصل ان القدر تطبخ دائماً فلا تکسی الرقاع اى لا تغطي بالرقاع فان القدر ايضا تغطي بالرقاع عند عدم الطبخ۔ یصفت الشاعر یہ نفسه انه كثير الضیافة۔ (فارسی) بسا دیگہاے سیاہ فام کلال اندک صافی برآہنا انداختہ نہ شود و مرآہنا را آواز جوشیدن ست بوقت سروی شام کہ بہنگام نزول مہمان باشد یعنی پوچہ آمد شد مہماناں و مشغول مانند آن آں دیگہا برآہنا صافی انداختہ نہ شود۔ حاصل انکہ آں دیگہاے بزرگ را بوقت نزول مہماناں کہ سر شام ست آواز جوشش ست کہ طعام برآے شال بہیم بختہ شود گاہے فرصت نہ شود کہ آں صافی انداختہ شود واضح باد کہ از قرات العشیّات ایام قحط نیز مراد توائل شد پس بریں تقدیر منخیش اینکہ در زمان قحط نیز آں دیگہاے سترگ ہمیشہ بطبخ مشغول مانند۔ نزد من قحط و فراخ کیسان ست۔

(اُردو) بہت سی سیاہ فام بڑی بڑی دیکیں ایسی ہیں کہ ایام قحط میں یا آخر روز میں (سرگرم)

جب بکثرت مہمانوں کی آمد شروع ہوتی ہے تو ان دیگوں پر صافی نہیں ڈالی جاتی ہے۔ کیونکہ ہر وقت ان میں کھانا پکنا رہتا ہے۔ اور ان میں سے کھانا کھا کر مہمانوں کو کھلایا جاتا ہے۔ لہذا ان میں صافی ڈالنے کی فرصت نہیں ملتی۔ ایسے وقت میں ان میں اُٹھنے اور کھد کھد اہٹ کی بڑی آواز ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے مکان میں ہر وقت مہمانوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ ویسے چوتھے پر ہمیشہ بڑھی رہتی ہیں بھلا ان پر صافی ڈالنے کا موقع کب ملتا ہے۔

اِذَا مَا قَرَيْتُمْ هَآؤَ اَھَا لَظَمْتُمْ	قَرِیْ مِنْ عَرَانَا اَوْ تَزِيْدُ فَتَفْضُلُ
جب اکٹو کی ضیافت چہرے ہیں تو دم دار ہو جاتی ہیں	قریبی من عرانا او تزید فتفضل

(حل) قرینا ہمارے ملا ناھا بالعم۔ استعید القری لطرح اللحم فی القدر عرنا لبقال عراہ
بیر وہ اذا غشیہ طائبا معروفة معنی من عرانا من اتانا سائلا والبيت جواب رب البيت
(معنا) اذا طرحنافى القدر اللحم وملأناھا اھا اضممت ضیافۃ من اتانا سائلا معروفي
من الاضیاف وربما تزید فتفضل علی غیرہم وذ لك لعظامہا۔

(ف) چوں اذ گوشت دیگ را پز کرد پس مضیافت آں مہماناں کہ بطلب معروف آمدہ اند ضامن گشت
و بسا وقت اذان زاید کرد بر دیگرال افزوں شود خلاصہ اینکه آں دیگ بوجہ کلانیش گاہے طعام مہماناں
کم نہ کند بگذرد اکثر اوقات زاید می گردد پس بر دیگرال مثل غریب مسکین مہسایہ آن باقی ماندہ طعام عطا کردہ
(اردو) شاعر اپنی دیگ کی کلانی اور اپنی دریا دلی کو دکھلاتا ہوا کہتا ہے کہ جب ان دیگوں میں گوشت
اور شور بہ ڈال دیا جاتا ہے (جو ان کی ضیافت ہے) تو وہ دیکھیں اپنی کلانی کے سبب ان مہمانوں کی
ضیافت کی ضامن یعنی ذمہ دار ہو جاتی ہیں جو ہمارے یہاں سوال کی غرض سے آتے ہیں۔ اور بسا اوقات
اس سے بھی زاید ہو جاتی ہیں اور دوسرے لوگوں کے واسطے کھانا فاضل بچ جاتا ہے۔ غرضیکہ کبھی اس
میں کمی نہیں ہوتی ہے۔

وقال آخر وهو حاتم وقيل عروة بن الورد

سَلِ الطَّارِقَ الْمُعْتَرِيَا أَمَّ مَا لَيْتَ	اِذَا مَا آتَانِي يَنْتَقِدِرِي رَجْعِي
پوچھے اسے ام مالک رات کو آنے والے محتاج سے	جب میرے پاس پہنچے اور باوچی غلغلے کے درمیان آئے

(حل) سَلِ مِنَ السَّوَالِ - الطارق الاق ليلا۔ المعتري المعتري من الذي لا يسأل۔ المجزوم ضم
الذي جلا الشاة ولا يل۔ المراد بقوله بين قدری ومجزری۔ اسی بین المطبخ والمذبح۔

(معنا) یہ قول امرًا زوجتہ یا امر مالک سلی الطارق المعترض الذی لہ ضرورتہ السؤل ولا یسأل لشرافتہ اذا اتانی بین مطبخی ومذبحی۔ یا اُن ذکر المسؤل عنہ فی البیت القابل (فارسی) اے ام مالک (زنش) تو از مہمان شب آئندہ محتاج کہ پوچھ شرافت غرض سوال نہ کنہ و تکیہ در مہمان مطبخ و مذبح من در آید و باب من پرس، کہ یا او سلوک چگونہ دارم چنانکہ در بیت آئندہ بیانش می آید۔

(اردو) اے میری بی بی ام مالک تو شب آئندہ مہمان محتاج سے جبکہ وہ میرے مطبخ اور مذبح کے درمیان آجائے میری بابت پوچھ لے کہ میں کیسا ہوں، اور کیا ہوں وہ تجھے صاف صاف بتا دیگا کہ میں کس پایہ کا آدمی ہوں۔

وَأَيْدِلْ مَعْرُوفِي لَهُ دُونَ مُنْكَرِي	اے معرفت! میری آغوش میں اس کو دے دوں منکر کے
بیرا چہ ہشاش ہوتا ہے بیشک وہی پہلی ضیافت ہے	اور بخشتا ہوں اپنی بیوائی اس کو نہ اپنی برائی

(حاصل) ایسفر و جی ہذا فی موضع المفعول التانی لقولہ سلی۔ وفي الكلام حذف ای ایسفر و جی امرا انما حذف لدلالة القرينة عليه لفظا ومعنى قوله يسفر اي يتحمل وهو ال القرى ای لبشاشة الوجه اول علامة الضيافة۔ فان طلاقة الوجه عنوا الضيف۔ المنكر عند المعروف۔

(معنا) سلی عن الضيف ای تحمل و جی بالبشاشة عند نزوله امرا۔

والبشاشة اول الضيافة وعنوانها وانی ابدل للضيف معروفی واجتنب عما یوحشه الحاصل انی اتخلق معه بالخلق الحسن دون القبيح۔

(فارسی) پرس ازو سے کہ من بوقت آمدنش خندہ روئے باشم یا تر شرورے۔ و در حقیقت خندہ روئی و بیاض چہا تھا تدریست۔ و من یا او احسان میکنم نہ منکر را مثل عتاب و ترش روئی و غیرہ کہ زیبا باشد حاصل اینکہ من با مہمانان نیک سلوک دارم و سلوک بد ندانم۔

(اردو) پوچھ لے اس سے کہ وہ جب میرے پاس آتا ہے تو کیا میرا چہرہ ہشاش لبشاش ہوتا ہے یا تیرا چہرہ ہلے رہتا ہوں۔ کیونکہ چہرہ کی لبشاشت اول ضیافت ہے یعنی (اس کا عنوان ہے) اور کیا میں اس کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آتا ہوں یا بد سلوکی سے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کے ساتھ خندہ روئی کے ساتھ پیش آتا ہوں ہرگز مجھ سے بد سلوکی صادر نہیں ہوتی۔

وقال آخر وهو الفزدق

وَلَا تَأْمَلْ شَأْنًا بَيْنَ رَحَايَا
اور بیشک ہم اپنی فرود گاہوں میں آگے بڑھتے ہیں

إِلَى الضَّيْفِ مِمَّا لَا حِفْظَ وَمَسِينٍ
مہمان کی طرف۔ ہم میں کاہن کاٹھن کاٹھن اور بعض سلاٹا

(حل) منالاحت الاحت من لفظ الضيف بالاحت۔ قوله ومسين اي ومنامسين اي المحدث مع الضيف حتى ينار۔ من الانامة باب افعال۔ قوله الى الضيف متعلق بمشاؤن (معناه) نحن قوم لنا حسن العناية بالاضيف لا تقصر في خدمته قط۔ فاننا مشاؤون بين رحا لنا اليهم بعضنا يلحفه وبعضنا يحدته وليس هو حتى ينار۔

(فارسی) ما در خدمت مہمانان جاں بازم چنانکہ ما در فرود گاہ سوے مہمان می رویم پس بعضی از ما محافض می پوشاند و بعضی باوے گفتگو کردہ می خوانند۔ یعنی ہر یکے از ما آرام دہ مہمان ست۔ (اردو) اور بیشک ہم اپنی فرود گاہوں میں مہمانوں کی طرف بڑھکر جائے والے ہیں اور کما حقہ انکی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ ہم میں سے کوئی تو ان کو کھان دیتا ہے اور کوئی قریب بیٹھے خوش گپ کرتا ہوا انہیں سلاتا ہے غرضیکہ ان کے ساتھ ہمارا سلوک بہت عمدہ رہتا ہے۔

فَذُ وَالْجَاهِلُ مِمَّا جَاهِلٌ دُونَ حَبِيبٍ
سو ہم میں کا حلیم جابل ہے مہمان سے دوسے

وَدُّ وَالْجَاهِلُ مِمَّا عَنْ أَذَاهُ حَلِيمٍ
اور ہم میں کا آن پڑا اس کی اذیت سے حلیم ہے

(معناه) اذا اتانا الضيف فذوالحلم والحليم منا الجاهل عنده حيث يقا تل عنه ولا يبالي بنفسه اكراماً له ودفعاً عنه اذى الغير۔ فكانه جاهل لا حلم له وكذا الجاهل منا حلیم دونه حيث يحتل ما يذيه الضيف من لسانه ويدا فتن بلغنا في اكرامه غاية ما بعد ها غاية۔

(فارسی) مرد حلیم و پروہار از ما نزد مہمان مثل نادان ست یعنی اگر کسی یہ انداز سانی مہمان در آید۔ اس مرد حلیم مجھوں نادان باو سے پکار کند و پروا سے خود نہ کند۔ تا مہمان در امن باشد۔ چنان نادان از ما مثل حلیم ست کہ بر انداز سانی مہمان مانند حلیم تحمل باشد غرضیکہ در نظم و تدبیر مہمانان بجائے رسیدا کہ کسی فرسیدہ۔

(اردو) یعنی مہمان کو دوسرا کوئی سنا چاہے تو ہم میں کا حلیم شخص اس وقت اکل جابل بنکر اسے لٹ پڑتا ہے۔ مہمان کی عزت کی خاطر اپنی جان پر کھیل جاتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس ہم میں کا جابل مہمان

کے سامنے ملیم ہو جاتا ہے گو مہمان اسکو لاکھ ساوے مگر وہ مہمان کی خدمت کو اچھی طرح انجام دیتا ہے اور مہمان سے تکلیف اٹھانے میں بروہاری سے کام لیتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کی خاطر داری میں ہم کیٹا بنے ہوئے ہیں۔

وقال ابن ہرمۃ

وَأَحْلُ فِي نَشْرِ الرَّبِّي فَاصْتِمْ

اور اونچی جگہوں پر چڑھ کر تپ کرنا ہوں

اغشى الطريقَ بقبَّتِي وَرَوَّاقِهَا

میں راستے کو اپنے غم سے اور اُس کے گنبد کو ڈانپ لیتا ہوں

(حل) القبة بناء سقفه مستديراً مقعراً قباب وقب ج اغشى الطريق اغطيه - الرواق ما يكون حول القبة - النشوا المكان المرتفع - وكذا الزبوة - والجمع ربى -

(معنا) انی اغشى الطريق واغطيه بالخم ونسطاطها - واصل بنفسی فی المكانا المرتفعة فاقم هناك - انما قال كذلك لانه كانت من عادة اجدادهم ان يضربوا الخيم فی الطريق للاضياف وهم يقيمون فی البيوت المرتفعة وليوقدون النار علیها لئلا لها المسافر من بعيد فباتوا یصنعونها الى منازلهم والی هذا اشار الشاعر وقال انی من الاجواد -

(فارسی) من راہ را از گنبد و خیمائے آل پر شاختم۔ و خود بر بجائے بلند اقامت می کنم چالش اینکه خیمائے بر را و برائے مہمانان زد و بجائے بلند اقامت کنم و در اینجا آتش روشن کنم تا مہمانان بوقت شب از دور درخشش دیدہ سوئے مابین اندر۔ وآں از عادات مہمان نوازان است۔

(اردو) میں راستے کو غم سے اور اُس کے گنبد سے چھپا لیتا ہوں اور خود اونچی جگہ پر قیام کرتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اونچی جگہوں پر آگ جلا کر حسبِ ستور عرب مہمانوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں اور راستوں میں خیمہ ڈال رکھتا ہوں تاکہ کوئی مہمان راستہ گم نہ کرے اور میرے ہی خیمے میں آئے۔

طَلَبًا وَاشْكُرْ حَقَّهُ لِلَّيْمِ

گاڑیں اور اُس کا حق ادا کیا وہ کینہ ہے

اِنَّ امْرَأَاجَعَلَ الطَّرِيقَ لِیَبِيتَہ

بے شک جس شخص نے راستے پر اپنے گھر کیے رسیاں

(حل) الطنب جمع طناب وهو جبل البيت - الطريق منصوب بنزع الخافض ای علی الطريق قوله انکر حقہ فاعلم ان انکار حق الطريق کنایۃ عن عدم قرى الاضياف - اللثیم الغنیل الدانی (معنا) یقول المرء الذی جعل علی الطريق خیمہ و لم یؤد حق ذ - لك الطريق من قرى الاضياف فانه لثیم غنیل حبداء۔

(فارسی) ہر کہ در راہ خمیرہ زو حق راہ کہ عبارت از ضیافت مسافران است ادا کرد ہماثل غیل و دودست ماصل اینکہ غیل حق راہ ادا نہ کند و سنی ادا کند لاجرم من بر راہ خمیرہ زو حق راہ خوب ادا نام کہ سنی و مہمان نواز م۔

(اردو) بے شک وہ شخص سخت کمینہ اور غیل ہے جس نے رستے میں اپنے نیچے کی رسیاں گاڑیں یعنی خمیرہ زن ہوا اور حقوق راہ کو ادا نہ کیا۔ یعنی مہمان نوازی نہ کی۔ کیونکہ رستے میں نیچہ لگائے سے راستے کا حق بھی ادا کرنا ہوتا ہے جیسے میں ادا کرتا ہوں۔

وقال آخر

لَيَسْقُطَ عَنْهُ وَهُوَ بِالْثَوْبِ مُعْصَمٌ
تاکہ اس گرہ لے اور وہ کپڑے کو منت کپڑے والا ہے۔
لَيَبْجُو كَلْبٌ أَوْ لَيَفْزَعُ نَوْمٌ
تاکہ کوئی کتا بھونکے یا سونے والے جاگیں

وَمُسْتَلِيمٌ تَسْكِينُ الطَّرِيقِ ثَوْبُهُ
بہت کتوں کا منت بھونکنے والے کپڑا اسکا کپڑا کھولتی ہے
عَوَى فِي سَوَادِ اللَّيْلِ بَعْدَ اغْتِسَافِهِ
آواز دی رات کی اندھیری میں راہ بھونکنے کے بعد

(احل) قوله تسكتط اى تكتشف كشط واستكشط بمعنى هو السطو - المعصم المستمسك عوى صاح - والبيت الثانى جواب دب - الاعتساف الضلالة عن الطريق - قوله ليقزع نوم اى سينتبه النائم - التورم يشد يد الواد جمع نائم

(معنا) (دب صال عن الطريق مستلم شلح الريح الشديدة ثوبه ليقسط عنه ثوبه وهو مستمسك به مخافة السقوط - عوى وصاح في سواد الليل بعد ما سلك في الطريق على غير هداية فضل - وانما صاح ليخبر كلب في جواب صيحته او ينتبه نائم من نومه فيتلقاه او يرفعه له نار الضيافة -

(فارسی) لباس آواز نہ کنندہ سگاں یا آواز نہ کنندہ باواز سگ اند کہ باوند جامہ اش را می کشود تا از بدنش بینند - و او جامہ اش را بخون افتاد ن بخت گیرد - و در تاریکی شب بعد از کم کردن راہ آواز میکند تا سگے در جوالش آواز دہد یا خواندہ از جوالش بیدار شدہ آتش بر لے دود و مہمان می افروزد و یعنی در چمن شب مصیبت زدہ نشسته پریشان می گردد -

(اردو) اور بہت سے کتوں کی طرح بھونکنے والے میں کہ ہوا اپنے زور سے اُن کے کپڑے کو کھول دیتی ہے تاکہ اُن کے بدن سے گر پڑے اور وہ لباس کو تمام ہر بہن بھورات کی اندھیری میں راستہ بھٹک کر کتے کی

مانند اس غرض سے آواز دیتے ہیں تاکہ کسی بستی کا دوسرا کوئی گناہ اُس کی آواز سن کر بھرنے یا کوئی سونے والا اپنی بیٹی نیند سے چونک اُٹھے اور ضیافت کی آگ جلاوے اور وہ لوگ اُس کی روشنی سے تپ نہ لگائیں

فَجَاوِبُهُ مُنْتَسِمٌ الصَّوْتِ الْقَرْمَلِي	لَهُ عِنْدَ أَتْيَانِ الْمُضَيَّفِينَ مَطْعَمٌ
سو جواب دیا اُسکی آواز کا سننے والے نے دیکھنے کی ضیافت کیلئے	اُس کو جو کھانے والوں کے آنے کے وقت کھانا ملتا ہے

(حل) جاریہ اجاب سرالہ من المجاوبۃ باب مفاعلة یقال جاوبہ مجاوبۃ اذا اجاب سوالہ و جاوبہ والمراد یستمع الصوت الکلب - المضيفين الموقظین - من اصابه اذا ايقظه والمراد بالمضيفین هم الاضياف لانهم یوقظون النوم عند نزولهم - المطعم الطعام -

(معنا) (معاوی) و صاحب اجابہ کلب یدعوہ الی القری والضیافۃ لان له عند حضور المضيفین مطعماً ما یخرج لهم من الابل والغنم فلذا لک اجابہ ودعاہ الی القری -

(فارسی) پس از شنیدن آواز ش سگ من جوابش گفت و اورا سوسے ضیافت من دعوت کرد - زیرا کہ بوقت آمدن بیدار کنندگان (مہمانان) برائے او طعام است کہ از گوشت شتر مذبح خوب میخورد حاصل اینکه سگ من بطعم خوردن خود مہمانان را ضیافت میکند چو میدانم کہ از ورود مہمان ضرورت شتر ذبح کرده شود و او شکم پر خوراک کرد -

(اردو) سو کھنے لے اُس کی آواز سن کر اُسے ضیافت کی طرف بلایا یعنی بھونکا تاکہ اُسکا بھونکنا سن کر مہمان لوگ ادھر آ پونگیں - کیونکہ مہمانوں کے آنے کے وقت اُس کو کثرت کھانا ملتا ہے - بسبب ذبح ہونے شتر کے - خلاصہ یہ ہے کہ کھنے لے آواز دی اور وہ لوگ اُسکو سن کر میرے اہل آ پونچے - اور کتے کا بھونکنا بے وجہ نہ تھا بلکہ اس لیے تھا کہ وہ جانتا ہے کہ مہمان کے آنے سے اونٹ ذبح کیا جائیگا اور اسلئے اُسکو صرہ بیگا -

يَكَادُ إِذَا مَا أَنْجَوَ الضَّيْفَ مَقْبَلًا	يَكَلِّمُهُ مِنْ حَيْثُ وَهُوَ آخِظٌ
قریب ہے کہ جب مہمان کو آنا دیکھتا ہے -	اُس کو بول پڑے اپنی محبت سے حالانکہ وہ بے زبان ہے

(حل) اعجم وهو الذي لا يتكلم ولا يقدر على التكلم - المقبل من الاقبال (باب افعال) (معنا) (یصفت الشاعر بهذا البيت شدة حبل کلب للضيف فيقول اذا ما بصره الحلب یقبل الی یکاد یکلمه من حبه له مع انه اعجم لا يتكلم -

(فارسی) ہر گاہ سگ من مہمان را سوسے خانام متوجہ بیند قریب بود کہ باوے سخن گوید یا وجود یک بے زبان است زیرا کہ سگ مہمان را دوست می دارد لهذا باوے سخن گفتن می خواهد -

(اردو) دو گنا اس قدر مہمان دوست ہے کہ جب مہمان کو آنا دیکھتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دفر محبت

کی وجہ سے اس سے بات کر لگیا۔ باوجودیکہ وہ بے زبان ہے، بات کر نیکی ملاکت نہیں رکھتا۔ حال یہ ہے کہ بکثرت سمانوں کے آنے جانے کی وجہ سے میرا کتاب بھی مہمان دوست ہو گیا ہے۔

وقال سالم بن محطان الغبیری

ومن حدیث هذه الامیاء ان سالم بن محطان جاء اليه اخوا امرأته زائراً فاعطاه بعيراً من ابله وقال لزوجه هاق حبلاً یقرن به ما اعطيناه الی بعیره ثم اعطاه بعیراً اخر فقال لها مثل ما قال اول مرة ثم اعطاه اخر فقال ما بقی عندی حبلاً - فقال علی الجبال وعلی الجبال فرمت الیه بخارها وقالت اجعل الخمار حبلاً لبعضها فانشد یقولی -

لَا تَعْدِلْنِي فِي الْعَطَاءِ وَكَيْتِيرِي	لِكُلِّ بَعِيرٍ جَاءَ طَالِبُهُ حَبْلًا
---	---

محکم ملامت کر بخشش کی بابت اور لیاری کر ہر اس شکر کے لئے رسی جسکا چاہنے والا آوے

(حکل) قوله لا تعدلیني ای لا تلمیني - لیسری من التیسیر معنا ھیتی - قوله حبلاً منصوب علی المفعولیة لقوله لیسری - لكل بعیر متعلق بیسوی - قوله جاء طالبه صفة بعیر حبلاً مفعول یسری -

(معنا) لا تعدلیني علی ما اھت واعطی من جمالی بل ھیتی لكل بعیر اھبہ للطالب حبلاً یقادیہ فانی لست ببخل فیؤثر فی لومک -

(فارسی) مرا بہ بخشیدن مال خود ملامت مکن بلکہ برائے ہر اس شکر کہ طالبش نزد من درآید رسنے آمادہ کن تا ازل کشیدہ شود خلاصہ اش اینکہ مرا ملامت مکن بلکہ با من موافق شدہ مدھے بن بر سال (اردو) اپنی بی بی سے کہتا ہے کہ تو مجھے بخشش کے معاملے میں ملامت نہ کر بلکہ جس شکر کا طالب ہے پاس آوے اس کے لیے رسی تیار کرے جس سے وہ اونٹ باندھا جاوے خلاصہ مطلب کا یہ ہے کہ میں تو برا بر سخاوت کرتا رہتا ہوں میری موافقت کر اور ملامت سے باز آ -

فَانِي لَا تَبْكِي عَلَيَّ اِنَّا لَهَا	اِذَا شَبَعَتْ مِنْ رَوْحِ اَوْطَارِهَا بَقْلًا
---	---

جبکہ وہ پیٹ بہر لے گئے باغ وطن کی گھاس سے

کہو نہ کہ نہیں روئیں گے مجھ پر ان کے بچے

(حکل) الا فال جمع اقبل وهو الصغیر من اولاد الابل - الروض جمع روضة - بقلاً منصوب علی نزع الحافض ای من بقل یقال شبع لمحا ومن لحم قوله فانی الخ لیبیان علة السخاوة اولیبیان عدم ملامة الزوجة له فی العطاء -

(معنا) بقول لا تعد یعنی الخ لات صفارا ولاد الا بل (الافعال) لا تهم بی ولا یتکی علی اذا
اتامثلا ضایعہا تم لا تعقل الحزن ولا الفرح۔ بل اذا انامت فھی ترتع وتشیع من بقول
رومن واطانها۔ فموتنا وموت من لم یخیرھا سواء عندھا۔

(فارسی) مراد او دودش عتاب کن زیرا کہ بعد از وفات من بچگان شتر نہ بر من غم خواہند خورد و نہ
گریہ خواہند کرد۔ ہر گاہ از سبزہ زار وطن شکم پر کردہ از آب و گیاه سیر شوند۔ آنہا نہ شعور غم است و نہ خیال
فرحت۔ پس چرا از آہنا دست بردارم و فوج کردہ لقمہ همان نہ سازم۔

(ارو) تم اس لیے مجھ بخشش کی بابت ملامت نہ کرو کہ میرے مرنے پر وہ بچے شتر کے نہ تو غم کھائیں گے
اور نہ ماتم منائیں گے۔ جب ان کو پٹ بھر مکاؤں کی گھاس بچائیگی اور وہ اس سے آسودہ ہو جائیں گے
اب ایسی حالت میں ان پر رحم کرنا اور نہ کرنا دونوں برابر ہیں۔ اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ میرے مرنے سے
تو دہ خوش ہو گئے کہ ظالم کے ہاتھ سے بچ گئے۔ لہذا جیتک دم میں وہم ہے اپنا کام کر لوں۔

وَلَا تَمِثْلُ الْإِبِلِ مَا لَا يَفْقَهُنَّ

اور نہ مانند ایام حقوق کے کوئی اچھی راہ

فَلَمْ أَرِ مِثْلَ الْإِبِلِ مَا لَا يَفْقَهُنَّ

کیونکہ میں نے نہیں دیکھا شتر کے مانند کوئی مال مقنن کے لیے

(حل) المقنن من یدخل المال والذکر الجمیل۔ والمراد بالحقوق هنا ما یخوف فی ضیافتہ الاضیاف
ويعطى فی الدیات والدیون وغیرھا۔ قولہ ولا تمثل ایام الخ معطوف علی مثل الاول سبیل
منصوب مفعول لم أر۔ (معنا) ان الابل احسن من کل مال یدخل و یقتل وان
یخیرھا للاضیاف ودفعھا فی الدیات والدیون سبیل احسن من کل سبیل تنفق فیہ
فلاخیر فی ادخارھا اذالم تنفق فی الدیات ولم تغفل للاضیاف۔

(فارسی) ندیم سچوں شتر ملے برے ذخیرہ کنندہ ذکر جمیل و نیک نامی۔ نیز ندیم ناہے مانند
روز ہرے حقوق۔ یعنی برے حصول ذکر جمیل مثل شتر ملے نیز مثل آل روز ہا کہ درال حقوق مردان مثلاً
ضیافت مہماناں۔ وادائے دین و قرض وغیرہ ادا کردہ شوند ناہے نیک ندیم۔ الحاصل شتر بہترین اموال
ست و باعث حصول نیک نامی۔

(ارو) کیونکہ میں نے شتر سے بڑھ کر کوئی دوسرا مال ذکر جمیل کے ذخیرہ کے لیے نہ پایا اور نہ ایسا کسی
دوسرے مال کو دیکھا۔ اور مثل ان دنوں کے جن میں حقوق ادا کیے جاتے ہیں مرنے کی کوئی اچھی سبیل
اور عمدہ راہ نہیں دیکھی اس لیے میں بہترین مال کو بہترین راہ میں صرف کرتا ہوں۔ حقوق سے مراد مہمانوں
کی ضیافت تاوان وغیرہ کا ادا کرنا ہے۔ یعنی مال مرنے کے کا یہی عمدہ راستہ ہے۔

فاجبہ امراۃ

حَلَقْتُ بِمِثْنًا يَا ابْنَ تَحَطَّاتٍ بِالَّذِي
میں نے قسم کھائی ہے اے قطان کے بیٹا اس کی
تَزَالُ حَيًّا مُحْصَدَاتُ أَعْدَا هَا
ہمیشہ مضبوط رسیاں تیار کروں گی

تَكْفُلُ بِالْأَرْضِاقِ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ
جو روزیوں کا کفیل ہے میدان اور پہاڑ میں
لَهَا مَا مَشَى مِنْهَا عَلَى خَطِّهِمْ جَمَلُ
شتر کے لیے جب تک چلے اپنے موزے پر کوئی نراہٹ

(رحل) تکفل ای تضمین و صاف کفیلہ۔ السهل ضد الجبل۔ المحصداۃ جمع محصد وهو الجبل
الشدید القتل۔ قولہ تزال بجذات لا النافیۃ ای لا تزال۔ لہا ماشی۔ متعلق بقولہ
اعد۔ قولہ ماشی منها الخ مصداق الدوام۔ اعد من الاعداد باب افعال والجرود فی حفظ
(معناہما) اجابہ امراۃ وقالت انی حلفت حلفاً باللہ الذی ہو کفیل یرزق مخلوقاته
فی السهل والجبل۔ علی انہ لا تزال الجبال الوثیقۃ الشدیدۃ القتل عندی اعدھا لا ایل
تقاد بہا مادامت قمشی علی احفائها ولا اقصو بہذا الخ خدمۃ قطیل استعد لما تأمرنی
فی باب السخاۃ والعطاء۔

(فارسی) سو گندہ میوزم بخداے غرض کہ در بحر و بر کوہ و دشت متکفل رزقہای مخلوقات خودست
بریں کہ رسنہای مضبوط برائے شتراں ہمیشہ طیار کرتیم تا آنکہ شتر پر تم خود پرود۔ حاصل این ست کہ
تا زندہ ام گاہے دریں کار غفلت نورزم مگر از جان و دل در سخاوت یار توام۔

(ارو) میں اس خدائے پاک کی قسم کھا کے کہتی ہوں جو دشت و کوہ میدانوں اور پہاڑوں میں
اپنی مخلوق کے رزق کا ضامن اور کفیل ہے کہ جب تک اونٹ اپنے موزے پر چلے تب تک یعنی ہمیشہ
اونٹوں کے لیے مضبوط رسیاں طیار کروں گی اور جب تک زندہ رہوں گی بخشش کے معاملہ میں آپ کی مدد
کرتی رہوں گی۔

فَاعْطِ وَلَا تَجْعَلْ لِمَنْ جَاءَ طَالِبًا
سو دینا رہ اور نہ بن کر اس شخص کے ساتھ جو تجھے مانگے

يُعْنِدُ لِي لَهَا خَطْمٌ وَقَدْ زَا حَتَّ الْعِلْ
کیونکہ یہ میری ہے اس کی ہمارے لیے اور نہ کرے کہ وہ جوئی ہیں

(رحل) قولہ طالباً ای طالباً معروفاً۔ فعندی لہا۔ الضمیر يرجع الی الایل بیدل علی ذالک
القرائن۔ الخطم جمع خطام یا قیاد بہ البعیر۔ زاحت زالت و بعدت۔ العلل جمع علبة ای
الموانع من السخاۃ والإعطاء۔

(معنا) قالت - فاعط كما تشاء ولا تبخل فان المراتع قد زالت (وہی عدم اتخاذی الجبال)
فالان تجد الخلم موجودہ تہ مہیاء عندی بلا ديب لكل بعير تعطى للطالبين السائلين - عطيہ
السائلين ولا تبخل بهم۔

(فارسی) پس بخش و بخل کن ہر آئینہ موانع از درمیان بر فاستند۔ و برائے ہر شتر نزد من
رسے موجود است۔ پس کسیکہ بطلب عطیہ ات درآید باوئی بخل نہ کردہ چنانکہ خواہی بخش۔
(اردو) جو شخص تجھ سے اونٹ مانگے تو ان کو دیتا رہ اور بخل سے پرہیز کر کیونکہ اونٹوں کی رسیاں
ان کی مہاریں میرے پاس موجود ہیں تمہارے بھانے سے میں اس کی تیاری میں کوتاہاں ہو گئی لہذا
اب موانع درمیان سے ہٹ گئے۔ تمہاری طبیعت جیسا چاہے ویسا ہی وان خیرات کرو میں دل جان
سے مدد کروں گی۔

وقال آخر

مَا ذَا مِنْ الْبُعْدِ بَيْنَ الْبُخْلِ وَالْجُودِ	الْأَتَرَيْنِ وَقَدْ قَطَعْتَنِي عَذْلًا
کس قدر فرق ہے درمیان بخوشی اور سخاوت کے	کیا کھیتی نہیں؟ اور بیشک تو نے میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے لاکھ

(حل) الاداء التنبيه - قطعيتي اوجعتني - العذل اللوم - ماذا الاستفهام على طريق التوبيخ
وكانت زوجته تلومني على الجود فقال كيف تلومني ولا تترين ماذا الخ - قوله وقد قطعيتي
الجملة حالية معترضة والاصل الاترين ماذا من البعد الخ وقد قطعيتي عذلاً۔
(معنا) (ا) ات نظرین۔ (خطاب لزوجتہ) اتی البعد والفرق البین بین السخا والبخل
کیف تلومنی علی الجود وانہ لیس لک ان تفعلی کذا لان الفرق بیہما مکالمہ سترہ فیہ
ولا شک ان السخا افضل من البخل۔

(فارسی) آیا نہ بینی و مال این ست کہ مرا از ملامت و گوبش پارہ پارہ ساختی۔ کہ در میان بخل
و سخاوت چه فرق است یعنی بر نش خطاب کردہ بگوید۔ تو کہ مرا در باب سخاوت و گوبش میکنی آیا فرق
ظاہر و سافت عیاں را کہ در میان آں ہر دوست نہ بینی۔ خلاصہ اش اینکه سخاوت بدرجہا از بخل
افضل ست۔ ہر شدہ را کہ گاہے مرا بر سخاوت ملامت نہ کنی۔

(اردو) کیا تو کھیتی نہیں اور بے شک تو نے میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے کہ
سخاوت اور بخل میں کتنا بعد فاصل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ اپنی بی بی سے کہتا ہے۔ تم جو مجھے میری سخاوت

اور سہان قوازی کی بابت ملامت کرتی ہو کیا تم ان دونوں میں فرق نہیں پاتی؟ ان دونوں کے درمیان تو عیاں وہاں فاصلہ ہے ع چونکہ نسبت خاک ربا عالم پاک، خبردار ہرگز ایسا نہ کرنا بلکہ سخاوت میں مجھے مطلق العنان رکھنا تجھ پر ضروری ہے۔

اَلَا يَكُنْ وَرَقِي غَضًا اُرَاحَ بِهِ	لِلْمُعْتَقِينَ فَاِنِّي لَيِّنُ الْعُودَ
اگر نہ ہو میرا مال ایسا تیار کہ راحت پاؤں	سالموں کے لیے تو بے شک میں شاخ نرم ہوں

(حلی) اَلَا اصلہ ان کا الورق کنایہ عن المال۔ العن الطری الرطب۔ اراح اسی ارتاح المعترفون الطالبون للمعروف۔ لین العود کنایہ عن الذلۃ۔ العود الاصل والغصن قوله غصنا مضروب خبر کان وقوله اراح بہ الجملة نعت غصنا۔

(معنا کا) ان لم یکن مالی معروفاً طریاً غصناً بحيث ارتاح بہ السائلین للمعروف الطالبین له فانی اذا اضعیفت وذلیل۔ المحاصل۔ ان لم یکن مالی موافقاً للسائلین بحيث ارتاح برؤیتهم فانی اذا ذوالهوان والذل لا محالة۔

(فارسی) اگر مال میں برے سوال کنندگان چناں نہ باشد کہ از دیار شاں راحت یاب شوم پس وراں وقت ہمانا بدبختراوم۔ یعنی مال میں مال سوال کنندگان ست مرا باید کہ از دین شاں خوش و شادان باشم نہ کہ ناشاد و مثل بخیل۔

(اردو) اگر میرا مال سالموں کے لیے ایسا موافق نہ ہو کہ اُن کو دیکھنے سے میں راحت پاؤں بلکہ اُل دل میں رنجش ہو تو اس صورت میں میں واقعی ذلیل و خوار ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں سختی و کرم ہوں۔ میرا مال درحقیقت سالموں کا مال ہے اُن کو دیکھ کر میں دل ہی دل میں راحت پاتا ہوں بخیل کی طرح صدمے سے دل چور چور نہیں ہوتا ہے۔

وقال قیس بن عاصم المنقری

وہو صحابی معروف۔ وہو شاعر فارس شجاع حلیم کثیر الغزوات مظفر فی غزواتہ ادبک الجاہلیۃ ولاسلام۔ اسلم وحسن اسلامہ واتی الی النبی علیہ السلام وصحبہ فی حیاتہ وعمر بعدہ زماناً۔

اِنِّیْ اَمْرٌ وَّلَا یُتَرَمَّیْ خُلُقِیْ	وَلَنْتِیْ یَفْسِدُہُ وَلَا اَفْسَدُ
بیشک میں وہ شخص ہوں کہ لاحق نہیں ہوتی میری عادت	میری بات جو سرور احم کی عادت اسکو منسوب کرے اور نہ کم عقلی

(حل) الاعتراء الاصابة - اللدس مايشين الانسان ويعيبه - يفتده يفتحه - الا فن صنعت العقل ونفته -

(معنا) انی امرؤ شریف المفضل لا یصیب خصالی ما یشینہا ویعیبہا ولا یعتری اخلاق خفة العقل یعنی انی رجل کریم شریف المفضل صحیح العقل -

(فارسی) من مردی نیکویم گا ہے بہ اخلاق و عادات من جہاں چیز ہا لاحق نشوند کہ ازاں خیم معیوب و بد نما گرد و نہ ضعیف العقل ہستم - (حاصل) این ست کہ من از خاندان شرفا م و حضالم برگزیدہ و پاک از چیز ہائے کہ اخلاق را چرک آلودہ سازند نیز ثابت العقل و صحیح الفہم ہستم -

(اردو) میں ایسا مرد ہوں کہ میری خصلت کو ایسی نیلی چیزیں پیش نہیں آتی ہیں جن سے میری خصلت معیوب ہو اور مجھ کو بھی کسی طرف لے چلیں - میں تو شریف المفضل اور ثابت العقل ہوں خلاصہ یہ ہے کہ میں شریف خاندان سے ہوں لہذا میری خصلتیں بھی معیوب یا کمل پاک صاف ہیں -

الْفَصْنُ يَنْبِتُ حَوْلَهُ الْغَصْنُ

مِنْ مَنْقَرَةٍ فِي بَيْتٍ مَكْرُمَةٍ

ڈالی کے پس پراس قسم کی ڈالی جمتی ہے -

بنی منقر سے بزرگی کے گھر میں

(حل) منقر ابویطن من قیم - المکرمة فعل الکرم - قوله الغصن ينبت الخ مثل فی ان الطیب ينشأ عنه الطیب - اور وہ دلیل اعلیٰ غایتہ - ای اصلی من منقر فی بیت الخ اوانا من منقر الخ

(معنا) انا من قوم ابی بطن من قیم ولدت فی بیت کریم و ہم قوم کرام خانا ایضا کریم نجیب لان الغصن ينبت حوله غصن اخر مثله - وکل انا یتزشع بما فیہ وکل شئی یرجع الی اصلہ -

(فارسی) من از قبیلہ بنی منقر خاند غرت و شرافتم - لاجرام خود و شریف و کریم ہستم زیرا کہ گرد شاخ شاخ برویدہ خلاصہ اش اینکہ بزرگانم ہمہ شریف و کریم اند لاجرم من نیز شرافت را بارش یافتہم زیرا کہ گندم از گندم برویدہ جوڑو - الولد سر لاہیہ -

(اردو) میں بنی منقر سے غرت اور شرافت کے گھرانے میں ہوں کہونکہ شاخ کے گرد اسی قسم کی شاخ جمتی ہے - حاصل مطلب یہ ہے کہ میں نجیب الاصل اور شریف النسل ہوں میرے باپ و ادا

سب شریف تھے - اب باپ جیسا بیٹا تھا ہوں - شرافت میری موروثی چیز ہے کوئی انوکھی چیز نہیں ہے جو تکلف سے حاصل کروں - بلکہ الولد سر لاہیہ کا ایک زندہ نمونہ ہوں -

بِئْسَ الرَّجُولُ مَصَاقِقُ لَسُنِّ

سفید چہرے والے بلیغ اور قادر الکلام ہیں

خُطَبَاءُ حِينَ يَقُومُ قَائِلُهُمْ

بڑے کچھڑیں جبکہ کھڑا ہوتا ہے اُن میں کا کھڑے والے

(حل) خطباء جمع خطیب ای ہم خطباء۔ بیض جمع ایض المراد بقوله بیض الوجوه السادات ای ہم السادات۔ مصاقع جمع مصقع يقال خطب مصقع ای بلیغ عالی الصوت اللسان جمع لسان وهو المتناهی فی الفصاحة والبلاغة۔

(معنا) کل واحد منهم خطیب بلیغ عالی الصوت سادات۔ متکلم بالفصاحة والبلاغة المتناهیة فی المجالس۔ لا یماتلهم احد ولا یدانیه فی الرتبة۔ بیض الوجوه ای اشراف کرام (فارسی) ایشان چون در بزم بایستند ہر یکے از ایشان سالار قوم نیز خطیب بلیغ فصاحت بیان بلند آواز باشد یعنی در اوصاف بے مثل اند و من از ایشان نم۔

(اردو) میں ایسے خاندان سے ہوں جن کا ہر شخص بڑا گویا ہے۔ جب کسی محفل میں کوئی اپنا سفید رنگ یعنی سرداروں کا سا چہرہ لیکر کھڑا ہوتا ہے فصیح اور بلیغ سمجھا جاتا ہے یعنی لسنہ حسب و علم و لیاقت غرضیکہ جمیع اوصاف کے وہ لوگ جامع ہیں۔

وَهُمْ لِحِفْظِ جَوَارِهِمْ فُطُنُّ

اور وہ لوگ حق ہمسائی کی حفاظت کیلئے ہشیار ہیں

لَا يَفْطِنُونَ لِعَيْبِ جَارِهِمْ

خبر نہیں رکھتے ہیں اپنے ہمسایہ کے عیب کی

(حل) لا یفطنون لا یدرکون۔ فطن جمع فطن الحاذق الذکی۔ قوله هم ملہد اذ فطن خبرہ والمراد بحفظ الجوار حفظ حق الجوار۔

(معنا) ہم لکرم اخلاقہم لا یتفحصون عن مخفیات امور الجیران بل یدابسونھا علی ظاہر امرہم۔ وہم لحفظ جوارہم ذکی حاذق بذلوا انفسہم دوہم حمیة علیہم (فارسی) ایشان را از عیوب ہمسایہ خبرے نباشد و برائے حفاظت حق ہمسایہ ہشیار اند یعنی عیب جوئی شیوہ ایشان نیست بلکہ برائے نگہداشتی ہمسایہ جاں پرہند و باو مدارات کنند۔ نزد شاں معاملہ ع باشد اندر جتن عیب کساں نیست۔

(اردو) وہ لوگ اپنے ہمسایہ کے عیوب کی خبر تک انہیں رکھتے یعنی اُن کی عیب جوئی میں نہیں لگے رہتے ہیں۔ وہ تو اپنے ہمسایہ کی حفاظت کے واسطے بڑے ہوشیار و خبردار ہیں۔ یعنی ہمسایہ کے حقوق کی تحت رعایت کرنے والے ہیں۔ اگر کبھی ہمسایہ کے عیوب پر نظر پڑ جاتی ہے تو اُسے پھپھا ڈالتے ہیں۔ لوگوں کی عیب جوئی اُن کا شیوہ نہیں ہے، وہ خطا پوش میں نہ کہ خطائیں۔

وقال ابن عنقاء الفزاري

ومن حديث هذه الآيات ان عميلة الفزاري مرّ على ابن عنقاء وهو يحتش لغنمه . فقال مالك صرت الى هذه الحالة فقال ابن عنقاء تغير الزمان وتعدّ رالاخوان وضن امثالك بما معكم فقال عميلة لاجرم والله لا قطع الشمس غداً الا وانت كاحدنا وكان عميلة غلاماً حين بقل وجهه فبات ابن عنقاء يتملّ على فراشه ياخذ النور اشتغالا بما قال له عميلة . فقالت له امرأته ما شانك فاخيرها فقالت قد خرقت وذهب عقلك حتى نعلت نفسك بسلام غلام حديث السن فبينها هي تراجم الكلام اذا قبل عليهم كالليل من ابل وغنم وخيل واذا عميلة قد وقعت عليه فقال با ابن عنقاء اخرج الى فخرج اليه فقال هذا مالي اجمع هلقة نفقسه فقام خيله وابله وغنمه وجارية جارية غلاماً غلاماً فقال ابن عنقاء يمدحه .

إلى ماله حالي أسرّ كما جهّر
لنفي مال من يري حاله كالبطن من كلبا ظاهراً من كلبا

سرّ في عمليّة كما شكى
دیکھا ہجو عمیلہ نے اس حال پر جو مجھ پر بتی ہی سو کر دیا

(محل) قوله على ما بي أي الذي بي من الكلبة والعاقبة والا حيتاج . قوله اشتكى الى ماله الخ مجاز يريد به انه رجع الى اصلاح حاله . قوله أسرّ كما جهّر أي فعل كما قال . (معناه) ان عميلة لما رأى مغموماً محتاجاً مصاباً فعزم على ان يمدّ في ماله ويخفف عني حزني وهو م معيشتي فكانه اشتكى الى ماله حالي . ونعل كما قال فوافني ظاهره ويا (فارسي) چون عمیلہ مرادو حالت زار پہ قرار دید سوے مال خود شکایت حال من کرد و آخر خزانہ ظاہراً گفتہ بود و دریا من بکرد حاصل این ست کہ از دیدن حال زارم وعدہ املاش کردہ بود پس در حقیقت وفا سے عہد کرد کہ خود با مال فراوان حاضر خدمت من گردید . دوروی و اتفاق را درال دخل نہاد .

(اردو) عمیلہ نے میری مصیبت اور احتیاج کو دیکھا تو اپنے مال سے میرے حال کا شکوہ کیا یعنی مال سے میری امداد کو رجوع کیا اور اُس کا رجوع کرنا منافقانہ نہ تھا کہ ظاہر میں اور ہوا اور باطن میں اور یکجہ جیسا کہ تھا ویسا ہی کر کے دکھلا دیا . اور بہت کچھ مال لیکر میرے پاس پہنچا .

عَلَى حَيْنٍ لَا يَدُّ وَيَرْبِي وَلَا حَصْرَ
ایسے وقت میں جبکہ نہ کسی دیہاتی سے امید کی جاتی اور نہ شہری

دَعَانِي فَأَسْأَلُنِي وَلَوْ صَنَعْتُ لَمْ أَلْحُ
تھکے بیٹا یا اور غمخواری کی اور اگر بھل کر یا تو میں ملامت کرتا

(حاصل) قولہ دعانی اشارۃ الی انہ لما کان وقف علی بابہ ودعاہ۔ ولو صُنِعَ اِی بھل۔ قولہ
علی متعلق بھنن۔ المحضری المصنوع۔ والبدؤ صدہ۔ لَمْ اَلْحُ صیغۃ تنکیم علی وزن لَمْ اَقْل
من اللوم۔

(معنا) جاء بما له الی داری فدعانی واعطانی ما استعین به علی دفع احتیاجی و
قع بئس۔ فلوم یعطی ما اعطاه وبھل علی لَمْ اَلْحُ لاجل القحط الشدید الذی
حینئذ لا بدئی یرجی فیہ ولا حضری یؤمل۔

(فارسی) مرا جو اند و غم ساری من کرد یعنی چندال مال داد کہ حاجتم از درو شد و از دست غلبی
نجات یافت۔ درال مہنگام کہ نہ از باشندہ شہر امیدے بود نہ از باشندہ قریہ توقع۔ پس درچہال
قحط اگر مایع نمادے ہذا گلہ اش نہ کردے۔ غلامہ اش این ست در وقت چہنیں مرا بہ بخشید
نہ پر کہ او سختی ست۔

(اردو) اُس نے مجھے بلا کر میری مدد کی اور غم و اندوہ سے مجھے نجات دلائی۔ اگر ایسی قحط سال
میں وہ بھل سے کچھ بھی تھکے نہ دیتا تو ہرگز میں اُسکو ملامت نہ کرتا کیونکہ وہ وقت ایسا کھن تھا کہ نہ
کسی دیہاتی سے کچھ ملنے کی امید کی جاتی تھی اور نہ کسی شہری سے غرضیکہ قحط نے ہر طرف کھرام
بجھا رکھا تھا پھر بھی اُس نے اپنی دریا دلی سے کام لیا۔

لَهُ سَيِّمَاءٌ لَا تَشْقَى عَلَى الْبَصِيرِ
اُس کا جمال گراں نہیں معلوم ہوتا ہے آنکہ پر

غَلَامٌ رَمَاهُ اللَّهُ بِالْخَيْرِ يَا فَعَا
وہ جو ان جوانی ہی میں خدا نے اُسکو خیر و برکت عطا فرمائی ہو

(حاصل) قولہ هو غلام رماہ اللہ بالخیر اِی اعطاه خیراً۔ الغلام الشاب الذی ظہر شبابہ
الیاغ الشاب الناعم۔ اما انصب یا فعاً لانه حال من الضہیر المصوب فی رماہ۔ السیماء
الحسن والبهجة۔ قولہ لا تشق علی البصر اِی لا یکرہ التطو لیل۔ یل یسوا لنا ظہرین
یقال شق علیہ اخا تکل۔

(معنا) ان اللہ تعالیٰ اعطاه خیراً کثیراً فی زمن شبابہ واعطاه من الحسن والجمال
ما یسوا لنا ظہرین الیہ من غیر ملل ولا سامة۔

(فارسی) نو جوانی ست کہ دریں وقت خداے کار ساز خیر و برکت بدو رسانیدہ است حسن و جمال

(فارسی) پس خیر گفتش و مرکار او ستودم۔ ای مخاطب تو پر کسے ہرچہ از نیک و بد پیش کردہ او نیز ترا ہماں قدر پاداش و سہ می و بد حاصل این ست کہ حسب رابطہ معروف کردہ خویش آید پیش چو عیلمہ را مد کرد من نیز ہرے او کلمہ خیر و برکت گفتم و مرا احسان اورا استایش کردم۔
(اردو) سو میں نے اُس کے احسانات کے عوض اُس کو کلمہ خیر کہا اور اُس کے فعل کی تعریف کی اور دہشت لے مخاطب جس نے تیری تعریف یا خدمت کی تو سمجھ کہ اُس نے تیری چیز کا عوض دیا جو تو نے اُس تک آج سے بیشتر پوچھا کھی تھی۔ لہذا میں نے عیلمہ کی جو کچھ تعریف کی سو وہ اُس کے احسانات کا عوض ہے۔ کیونکہ مثل مشہور ہے جیسا کرنا ویسا بھرنا۔

وقال آخر

وهو عبد الله بن الزبير الاسدي يمدح عمرو بن عثمان بن عفان رضى الله تعالى عنه
وقيل غيره والله اعلم۔

سَأَشْكُرُ عَمْرًا لَّنْ تَرَكَتْ مِتِّي	اَيَادِي كَمْ مُنَنَ وَإِنْ هِيَ جَلَّتْ
عمر میں شکر ادا کرے گا اگر ہمت ہی میری موت نے	اُن احسانوں کی نعمتیں احسان جتلائے گیا باوجود بڑے ہو سکے

(احل) ایاد می جمع اید و هو جمع ید النعمة۔ لم تمنن من المن معناه (احسان جتلا)، قال تعالى انك
تبتليهم اصدًا ما يكلمهم بالحق والا ذلٰی۔ ۱۔ والمعنى لم تقطع والمن بمعنى القطع وعلى الاول بمعنى المننة
(معناه) يقول ان تَرَكَتْ عَنِّي مِتِّي فاشكر عمروًا اياديه واحساناته التي لم تمنن عليّ و
ان كانت تلك النعم عظيمة جليلة۔ المحاصل انه لم يمنن على بها مع جلالها وعظمتها
فوجب على الشكر ما دمك حيا۔

(فارسی) اگر مرگ بہتم واد پس آدم آخر شکر آل احسانات و نعمتہای عمر و گفتارم کہ باوجود ویسالی و
عظیم شدن آنہا من منت نہ نماہ است یا آل نعمتہا باوجود ویساری و زادانی گاہے از من منقطع نشدہ
بلکہ ہمیشہ یک روش ازال مخلوق شدم و دیگر ہم خواہ شد یعنی من در فکر نہ نما معرفت باشم اگرچہ
بہ سبب عظامت آل نعمتہا شکر ممکن نیست۔

(اردو) اگر میری حیات باقی رہی اور موت نے مجھے ہمت دی تو غریب میں عمر و کی اُن نعمتوں کا شکر
ادا کرے گا جیسا کہ وہ بڑی بڑی ہونے کے کسی مجھ پر ان کا احسان نہ جتلائے گا بلکہ برابر محکوم ایک روش پر ملتی
رہی کیونکہ اُس میں ایک ساتھ فکر کے دو سبب جمع ہو گئے۔ ایک تو نفس احسان دوسرا احسان نہ جتلائے

وَلَا مَظْهَرُ الشُّكُوَى إِذَا النُّعْلُ زَلَّتْ

اور نہ شکوے کا ظاہر کرنا والا ہے جبکہ پاؤں نعش کھا جاوے

فَتَى غَيْرُ مَحْبُوبٍ لَعْنَى عَنِ صَدِيقٍ

وہ ایسا جوان ہے جسکی تو نگری اپنے دوست پوشیدہ کی نہیں جاتی

(حل) قوله اذ النعل زلت فاعلم ان زلة النعل كناية عن اليأس وتغير الحال من الخصب الى الشدة - قوله محبوب لغنى اى لا يحجب عنه عن صديقه كالنعل -

(معنا) (ہو فتی کریم عیمل صدیقہ شریکاً ق غناہ فلا یحبہ عنہ - ولا یظہر الشکوٰی اذا تغير حالہ بل یصبر ویقبلہ الحاصل انہ کریم جواد یعطى من غناہ لاجبائہ ولا یجمل علیہم - وکذا مضبوط القلب صابر متقبل لا یجزع عند تغير الحال -

(فارسی) جوانے ست کہ تو نگریں را از دوستان خود نہاں نہ کند و نہ دولت نعش پا او را بنش شکایت اگر بر دل شود - خلاصہ اش اینکہ مثل نعل از دوستان خود مال مخفی نہ داند بلکہ او را از داد و دہش والا مال کردہ مثل خود تو نگری سازد نیز در ہنگام بلا و مصیبت از صبر کار گیر و جزع و فزع گلا و شکایت کار آویش (اردو) وہ ایسا جوان سخی ہے کہ اپنی دولت کو دوستوں سے چھپائیں رکھتا بلکہ بخشش سے انکو بھی اپنا سامنی بنا لیتا ہے - اگر خدا نخواستہ کہیں اُسکی دولت مندی میدل یا فلاس ہوگی تو کسی کے پاس شکوہ و شکایت کا اظہار نہیں کرتا ہے کہ نہ صابر اور عالی مرتبہ ہے -

فَكَانَتْ قَذَى عَيْنَيْهِ حَتَّى تَجَلَّتْ

سو وہ حاجت اُسکی آنکھوں کی کھٹک بگئی یہاں تک کہ وہ دور ہو گئی

وَأَرَى خَلَّتْ مِنْ حَيْثُ يَطْعَى مَكَانَهَا

دیکھا میری حاجت کو اُس جگہ سے جہاں اسکا ہونا مخفی تھا

(حل) الخلة بالفقر الحاجة والفقر - فجئت مكانها اى كونه - فكانت القذى عينا رجع الى الخلة اى فكانت خلتى قذى عينيه الخ - فجئت انكشفت قذى (انکھ کی کھٹک) منصوب خبر كانت

(معنا) (كانت خلتى وحاجتى مخفية حيث لا ترى ولا يطعم عليها - فمع ذلک هو الملع علیہا ورأها - فكانت خلتى قذى عينيه بحيث لم ينكشف الا بعد ما زالت خلتى وخصيت حاجتى واندفع ما كان بى من الفقر واليأس - الحاصل انہ کریم جواد سخی تتبع عن احوال الفقراء فيعطى -

(فارسی) (مدوح فقر و احتیاج مرا از جاے دید کہ وجوش و مانجماں ہوا - پس مرثمہ او خاشاک شد تا اگر صاف گشت (حاصل) حاجت و غربت من پوشیدہ و پنهان بود تا ہم کیلامی صورت برو مطلع گشت ست چنان مضطرب الحال شد کہ حاجتم در چشم او خاشاک و ارا قنما - اما چرا داد و دہش مرا از دست افلاس رہا نشد اورا ہم راحت رسید و از چشمش خاشاک دور شد -

(اردو) اُس نے میری احتیاج کو اُس جگہ سے دیکھ لیا جہاں اُسکا ہونا پوشیدہ تھا کیونکہ میری حاجت پوشیدہ تھی۔ پس وہ حاجت اُس کی آنکھوں کی ٹھٹھکی بگنی بیاں تک کہ میری حاجت پوری کرنے سے اُسکو آرام پہنچا اور میں حاصل ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ وہ شخص دوسروں کی مصیبت کو اپنی مصیبت کی طرح جانتا ہے۔ اور فوراً اُس کے دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

قصہ اس کا یہ ہے کہ ایک دفعہ شاعر اپنے مدوح سے گفتگو کر رہا تھا۔ اُس کے کہنے کی آستین دوسرے کپڑوں کے تلے دریدہ تھی۔ یکایک مدوح کی نگاہ اُس پر پڑی اور بہت قطع کلام کے جب وہ شخص گھر چلا آیا تو مدوح نے ہزار درہم اُسکے لیے بھیج دیے۔ اسی بات کی طرف شاعر اشارہ کر کے کہتا ہے کہ دریدہ آستین میری او کپڑوں سے پوشیدہ ہونے کے باوجود اُس نے اُس کو دیکھ لیا اور فوراً میرے گھر پر ہزار درہم بھیج دیے

وقال رجل من بھراء واسمہ فدی

ومن حدیث ہذہ الاشیاء ان الفدیٰ ہذا کان مجاوراً لبقی عتاب فاغار علی ابلہ خنث بن معبد التغلی۔ وكان علقمة بن سیف العتابی عاتياً فنعى علقمة فی ان یرد ابلہ خنث فلما لم یتسر له ذلك سباب اهل الفدیٰ مائة بعیر من ماله وقال خذها فاحذر وانشد

اَنْ اَجْزِيَنَّ بِلَاؤِ يَوْمٍ وَاحِدٍ
بِلَاؤِ دَوْنِ مِائَةِ بَعِيرٍ مِنْ مَالِهِ

اَنْ اَجْزِيَنَّ بِلَاؤِ يَوْمٍ وَاحِدٍ
بِلَاؤِ دَوْنِ مِائَةِ بَعِيرٍ مِنْ مَالِهِ

(احل) اجز من الجزاء۔ البلاؤ الاحسان۔ قوله سعيه اشارة الى ما سعي علقمة في ان یرد خنث ابل الفدیٰ۔ وقوله بلاؤ يوم واحد اشارة الى اعطائه مائة بعیر من ماله۔

(معنا) ان اید ان اکافی واجازی علقمة بن سیف العتابی علی سعيه لرد ابل فلا اقد علیہ۔ وکذا الا اقدر علی مجازاة بلاؤ يوم واحد فانه قد اعطانی مائة بعیر من ماله۔ فکیف امکن ان احبوه علی هذا الا والله هذا منی محال جداً۔

(فارسی) اگر خواہم کہ مر کوشش علقم بن سیف پاداش دہم نتوانم داد پاداش احسان یکروزہ اش نتوانم داد یعنی آنکس برائے واپس کردن شرم چنان مید و جہد کردہ ہر گاہ تا کام مانند مال خود صد تیرہ بن اندانی فرمود پس چگونه مرا آل احسان جزیل از من پاداشے خواہد شدہ ہرگز نہ۔ چہ ہائیکہ عوض احسان ہمد عمر نتوانم داد۔

(اردو) اگر میں علقم بن سیف عتابی کی کوششوں کا بدلہ دینا چاہوں تو اُسکے ایک روز کے احسان

کا بدلہ مجھ سے نہ ہو سکے گا چہ جائیکہ عمر میرے تمام احسانوں کا۔ اس کے احسانات میرے اوپر یہ شمار اور ان گنت ہیں۔ ایک ہی دن کے احسان کا بدلہ ساری عمر میں بین دے نہیں سکوں گا وہ میرے اونٹوں کو بچھڑالائے کن کو شش میں جب کامیاب ہو سکا تو اپنی طرف سے سواونٹ چھکودے دیے بھلا اس کا بدلہ ممکن ہے؟

لَا كِبَآئِيَّ حَبِّ الصَّبِيِّ وَرَمْنِي	رَمْنِي الصَّبِيُّ إِلَى الْغَنِيِّ الْوَاحِدِ
خدا کی قسم اس نے مجھ کو بچہ یا نہ پڑا کر کے بچے اور اصلاح کی میری	مثل اصلاح کرنے خود کی جو تو اگر والد کے پاس بچے جاتے ہیں

(حل) الام جواب قسم مقدامی واللہ لا حبیبی۔ رمنی اصلحنی۔ المهدی العروس تزفت الی زوجھا۔ اوکل ما یهدی بہ (بہرہ و نیاز) الواحد ذوالسعة والغنی۔ قولہ حب الصبی منصوب بقرع الخافض ای کھیل الصبی۔

(معنا) واللہ لا حبیبی علقۃ مثل حب الصبی۔ وانہ اصلحنی کما یصلح المهدی المهدی بہ الی الرجل الغنی الواحد اہتماماً بشارتہ۔ والغنی انہ اصلح حالی اہتماماً بشارتی کما یصلح اہل العروس فی تمہیذھا اذ از توھا الی زوجھا الغنی الواحد لئلا یصیب الناس۔ الحاصل انہ اصلح حالی اصلاحاً تاتاً۔

(فارسی) بخدا مارجون طفل خود محبت کرو و عالم را چنان اصلاح داد۔ کہ تمہ و نیاز را پیش مر و فرزند حال و تو اگر با اصلاح تمام و اہتمام بالا کلام پیش کردہ شود یا عروس نوزاد نیکو نہ بکان شوہر شش فرستہ شود حاصل اینکہ با اہتمام کامل اصلاح عالم کرو و مرا بچہ پسر خود دید۔

(اُردو) اُس نے مجھ کو ایسا پیار کیا جیسا مان باپ اپنی اولاد کو پلاد۔ لا کرے ہیں اور میرے حال کی اصلاح ایسی کی جیسے دھن والے کسی غنی سے بیاہ کر کے رخصت کے وقت اس دھن کو نہایت اعلیٰ درجہ کے اہتمام سے چیز کے شعلق ساری چیزوں کو دیکھ بھال کے ساتھ دیکر روانہ کرتے ہیں۔ تاکہ اس غنی شخص کے اہل مکان اس میں کچھ عیب نہ نکال سکیں۔ یا یوں کہو کہ جیسے کسی بڑے مالدار امیر کچھ شخص کے پاس ہوتے وغیرہ کو بنا سنوار کر بھیجا جاتا ہے غرضیکہ اس نے نہایت ہی تکلف سے میری حالت زار کی اصلاح کی۔

أَجَابَنِي يَوْمَ الصُّلُوحِ بِجَهْمَةٍ	مِائَةِ ثَلَاثِينَ ثَمَلِي الصَّبِيُّ الْوَاحِدِ
مجھ کو جواب دیا بروز داغ خرابی چند شعر کے ساتھ	چالیس سو شعر تھے کہ غالب آدمین جو بدعتی پر جلا بنو ان کے

(حل) ایدم الصراخ وقت الفزع والد عمر والصراخ صوت الاستغاثة (فریاد خواہ کی آواز) الجہمۃ من الابل ما بین السجین الی المائۃ۔ قولہ مائۃ تفسیر بقولہ جہمۃ۔ الذوائد جمع الذوائد السائق ای من یدفع الابل عن المحوض۔ والمراد بقولہ ثلثی علی عصب الذوائد

ہو ان تِلْكَ الْاَبِلِ کانت قوية عظام - تشق بمعنى تغلب - العصی بالكسر جمع عصی -

(معنا) احبابی و اعانتی بوم الفزع والدعر الذی یعلو فيه صوت المستغثین بمائة من الابل تشق و تطلب علی عصی السائق حین یسوقها عن المحوض لانها قوية عظيمة - الحاصل انه اعانتی فی وقت کذا بمائة من الابل السمينة العظيمة -

(فارسی) رونے کے آواز فریاد خرابی بلند شود (یعنی در وقت قحط) مروج مرا یحنین صد شتر مدو کر دے کہ بر چوب شتر بان بوقت راندنش آہارا از چشمہ غالب آیند۔ الحاصل ہر وقت قحط و تنگی کہ کسے مدو گارو یا رنہو از ہر سو آواز فریاد خواہاں قیامت پر پائی کر دے۔ بعد شتر فریاد قحط کہ بر چوب راندند آہا غالب می آمدند۔ مدو رسانند و حال زار را اصلاح داد۔ و ہر جائہ صد پادہ عالم از صد شتر بوندند۔

(اردو) اُس نے اُس وقت میں کہ چاروں طرف سے فریاد خواہوں کی صدائے الفیاض اُٹھتی تھی میری فریاد خواہی کی اور آواز کا جواب سواؤنٹ سے دیا۔ ایسے سواؤنٹ کہ حوض سے روکنے والوں کی چوب دستیوں پر بسبب اپنی کثرت اور قوت کے غالب آدین اور روکنے سے نہ رکین۔ حاصل یہ ہے کہ ایسے نادک وقت میں اُس نے میری مدد کی جس سے میری حالت درست ہو گئی اور غربت و تنگدستی کے ساتھ سے مجھے نجات مل گئی۔

عَنْ اِلِ عَتَابٍ بِمَاءٍ بَارِدٍ
ٹھنڈے پانی سے آل عتاب کے

وَلَقَدْ نَفَحْتُ مَلِيحَتِي فَمَيِّتَتْ
خدا کی تتم میں نے حرارت کو بھجایا سو وہ بھج گئی

(حاصل) الواو للقسم - نفحتم بردت و سکنتم یقال نفح العطش اذا سکنه - الملیحة الحرارة المستکنة فی العظام ای شدة العطش - مئیت بردت و ذابت من التمیمت یقال مئیت الشئ من الماء اذا ذاب فيه - تمیت الارض اذا مطرت - تمیت الرجل اذا دخل و طهره اذا بردت بردت و ذابت -

(معنا) واللہ قد سکنتم عطشی بالماء البارد عن آل عتاب فبردت - الحاصل ان الحاجة والفقر لما عن اعطاءهم ایانا فاصرت کم لا فقر له -

(فارسی) بخدا تشنه لبی خود را از آب سرد کہ منجا ب آل عتاب عنایت شدہ بود تشکین و اداوم پس تشنگی دور گشت - الحاصل فقرا و افلاس کہ دامنگیر حال زہونم بود از داد و دوش آل عتاب بنماؤ تو نگری مبدل شد۔

(اردو) بخدا میں نے اپنی حرارت باطنی کو اُس ٹھنڈے پانی سے جو آل عتاب سے ملا تھا بجھا دیا اور

وہ یوں کچھ کر رہ گئی۔ حاصل یہ ہے کہ فحاکت و اخلاص جو جان پر آجاتا اُن کی بخشش سے دور ہو گیا۔
اور میری حالت اچھی ہو گئی، کیونکہ میری طلب حسب و خواہ پوری ہوئی۔

وقال ابو زیاد الاعرابی الکلابی

اِذَا النَّيْرَانِ اُلْيَسَتْ الْقِتَاعَا

جس وقت آگین پنا دی جاوین قناع (سرپند)

لَهُ نَارٌ تَشْبُّ عَلَى يَفَاعِ

اُنکی ایسی آگ ہے جو جلائی جاتی ہے اونچے مکان پر

(حل) قولہ له نارا الضمیر الممدوح - تشبہ بمعنی توقد - الیفاع المكان المرتفع - قوله
اِذَا النَّيْرَانِ اُلْيَسَتْ اَلْهَذَا كِتَابَةٌ عَنْ اشْتِدَادِ الزَّمَانِ اِذَا لَا يُوقِدُونَ النَّاسَ بِج نَارِ
الضیافۃ القناع بالکسر مجهول مایستراس المرأة -

(معاذہ) ان ممدوحی رجل جواد کرم یوقد النار علی المكان المرتفع رکما هو من عاداتهم للضیافۃ
وہذا فی وقت البشدة والقحط حیث اطغیت النیران ولم یبق احد یستعد علی الکرام
الاضیاف واطعامہ ایاہم -

(فارسی) مراد آتش باشد کہ وقت قحط شدید کہ ہمہ آتشبار و پوشش شوند - ہر ہائے بلند درختان
میاندا حاصل مہر و جم چنان کرم و جوادست کہ در ایام قحط ہم سلسلہ ضیافت ہمانان جاری دارد - بغیر
او کسے نباشد کہ آتش روشن کردہ ہمانان را سوسے خود بخواند کہ ہمہ آتشبار و نوا فر و شوند -

(اردو) ممدوح کی آگ اُس وقت میں بھی اونچے مکانوں پر مسافروں کو دُور سے بلانے کی غرض سے
شعلہ زن رہتی ہے جبکہ قحط کی وجہ سے دنیا بھر کی آگین رو پوش ہو جاتی یعنی بچھا دی جاتی ہیں - خلاصہ
یہ ہے کہ ایسا ہمان نواز اور سخی مزاج ہے کہ اُس کے نزدیک فراخ حالی اور قحط سالی دونوں برابر ہیں -
کبھی اُس کے مکان سے آگ غائب نہیں رہتی ہے -

وَلَكِنْ كَانَ اَرْجَهُمْ ذُرَاعَا

لیکن اُن سے دراز دست ہے -

وَلَكِنْ كَثُرَ الْفِتْيَانُ مَالَا

اور نین ہے زیادہ مال والا اور جوانوں سے

(حل) الفتیان جمع فتی - ارجہم و اسعہم الرحیل لسعة الذراع الید - قوله مالاً
وذراعاً منصوبان علی التمییز - والمراد بقوله ارجہم ذراعاً او سعم عطاء -

(معاذہ) ہر لیکن کثیر المال کثیرہ من الفتیان لکن کان اوسع الذراع فی العطاء
منہم مع قلة ما عنده -

(فارسی) ادا و جوان دیگر مال و دولت فراوان نہداشت مگر در داد و دہش از ایشان درازست
 یوں حاصل این ست کہ اگرچہ از دیگران کم مایہ بود لیکن در باب سخاوت ہر ایشان بہت ہرود۔
 (ارو) اور وہ سے وہ شخص مال و دولت میں بڑھا ہوا نہیں ہے لیکن سخاوت میں ان سے دراز
 یعنی کثیر السخا ہے۔ یعنی مال و دولت کو اس کے پاس بہت زیادہ نہ تھی لیکن سخاوت میں بڑے بڑے
 مالداروں پر غالب تھا۔

وقال العرندس

وهو كلابي يمدح قومًا كان قد نزل بهم وهم بنو عمر والخثون وكان ابو عبدة اذا انشد هاتين
 هذات والله محال كلابي يمدح غنويًا۔

هَيِّنُونَ لَيْنُونَ أَيْسَرُ دُؤُوكَرَمٌ	سَوَاسٌ مَكْرُمَةٌ أَبْنَاءُ أَيْسَارٍ
وہ لوگ نرم مزاج نیک خصلت سخی صاحب کرم ہیں	درست کر نیلے اچھے کاموں کے بیٹوں کی اولاد ہیں۔

(احل) قولہ ہینون ای ہم ہینون الخ۔ الہین مخفف الہین من الہون دون الہوان
 والہین مخفف اللہین۔ ایساں جمع لہروہم الذین یحیلون القداح والعرب تملح بذلک
 لآلہ من علامات الکرم عندہم۔ وایضاً یقال لمن یوفی الخیر۔ والسواس جمع ساش بمعنی
 راقص الخیل۔ المکرمة الافعال الحسان (کار خیر)

(معنا) ہم قوم لین اخلاق تھیں طباہم معدن الخیر والکرم والجود والسفا۔
 سواس مکرمة وابناء ایساری قوم کراہ (الحاصل) انہم قوم کثیر الجود والکرم لین
 الاخلاق وھین الطباہ اھل المکرمة ومصالحہا۔ من اولاد اھل الکرم والسفا۔
 (فارسی) ان قوم نرم مزاج نیک خاند۔ گردانندہ کا سہا و صاحب کرم۔ اصلاح کنندہ کار خیر پس
 سخا مند۔ یعنی بہ سبب شرافت و نجابت گوہر در ایشان نرم مزاجی و نیکوئی جا گرفت۔ در سخاوت و بخشش
 خط وافر دارند۔ کار بے خیر از ایشان اصلاح پذیر شوند۔ و ہمیشہ در کار خیر مشغول مانند۔ زیرا کہ از گوہر
 بیش بہا اصل ایشان ست یعنی ازا اولاد سخا مند۔

(ارو) وہ لوگ نرم مزاج نیک خصال۔ پیالوں کے دور کرانے والے یعنی سخی اور صاحب کرم۔ کار خیر
 کے مصلح بیٹوں کی اولاد ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ان کے فرجون میں گرمی بالکل نہ اربے بلکہ مزاج کے نرم
 اور خصلت کے نیک بخشش و کرم میں کیتائے زمان ہیں۔ کار خیر ان کے گھر میں دن پرورش پاتا ہے

یہ نہ سمجھنا کہ اُن کو یہ اوصاف بہ تکلف حاصل ہوئے بلکہ حقیقت میں وہ لوگ شریف خاندان کے لوگ اور بڑے بڑے نامور بخون کی اولاد ہیں۔

إِنَّ يَسْأَلُوا الْحَقَّ يُعْطَوْهُ وَإِنْ حَبَرُوا	فِي الْجَهْدِ أَدْرِكَ مِنْهُمْ طَيْبُ الْخَبَرِ
--	--

اگر سوال کیا جائے کہ حق کے توہیتے ہیں اور اگر آڑے جائیں

سمتی میں تو اُن سے ابھی خبری سنی جاتی ہیں

(حل) قولہ یسألوا الجہد - الحق کتابیۃ عن الضیافۃ واداء الدیات وغیرہا خبر وای اختبروا وامتحنوا - الجہد بالفقر الشدة - قولہ طیب اخبار اضیفت الصفة الی الموصوف (ای اخبار طیب -

معنا) ہم اہل الجود والکرم اذا سئلوا عن الحق یعطوه ولا یبخلون بہ وان امتحنوا الشدة فادرك منهم اخبار طیب - الحاصل - اذا سئلوا عن الضیافۃ واداء الدیات وغیرہا ما اوجبہ علی انفسہم من مالہم فیعطوه - واذا امتحنوا فی الشدائد والمصائب فثبتون علی اقدامہم۔

(فارسی) اگر اراستہ سوال کر دے شونہی و ہند اگر در مصائب و شدائد گرفتہ شوند ثابت قدم مانند و خبر نیک از ایشان شنیدہ شود۔ حاصل این است کہ اگر کسی نزدشان بیابست ضیافت و مہمانی دے دے دیات و تاوانات سوال کنند بے چون و چرا سوالش را رداسازند و مردوش بکف و ہند بچنان وقت تنگی و شدت حال اگر کسی سوال کنند تا ہم خبر نیک یعنی روئے سوال شنیدہ شود و غرضیکہ بکدامی حالت چہ در فراخی و چہ در تنگی ایشان بازار بخشش را گرم دارند۔

اے رو اگر اُن سے حق کا سوال کیا جاوے تو اُسکو پورا کرتے ہیں۔ اگر تنگ حالی میں آڑے جائیں تو اُن سے ابھی خبری سنی جاتی ہیں۔ یعنی ضیافت و مہمانداری۔ اولے دیات و تاوان وغیرہ کے متعلق اُن کے پاس سوال کرنے سے بے دریغ بخشش کرتے ہوئے سائل کے سوال کو پورا کرتے ہیں۔ شدت اور سختی میں اگر اُن کا امتحان لیا جاوے تو بھی وہ اپنے پاؤں پر ثابت نکلے یعنی ایسے وقتوں میں بھی بخشش سے دست برداشتہ نہیں ہوتے ہیں۔

وَإِنْ تَوَدَّ ذَنْبُهُمْ فَلَا تَأْوِيْنَهُمْ إِنَّ شَهْمًا	كَشَفْتَ أَذْ مَا شَرٌّ غَيْرَ أَشْرَارِ
--	--

اگر اُن کو توہی دہی ملے کہ وہ توہی نہ کرے توہی نہ کرے اگر اُن کو توہی ملے

(حل) توہی دہی ای طلبت مودتہم - لا تومن اللین - شہموا مبتی للمفعول من شہمہ اذا افترعہ - کشف من التکشیف یقال کشف الشئ ای کشفہ وکشف فلان عن الامر

اذکر علیہ۔ الاذما رجع ذمہوا لجرى الشجاع۔ الشرف والخیبر وهو فی عرفہم یعنی
الحرب۔ اشوار جمع شمر علی غیر قیاس۔

(معنا) انک (یا مخاطب) اذا قربت الیہم بالمودة وطلبت مودتہم لا توالک ولا تجتو
حبا لجنات ما اذا حکمکھم علی سبیل الاحافۃ والافزع۔ نکا نک کشف شجاع حرب
جریامع انہم اختیار لا اشوار المحاصل ای مکا انہم اهل الکرم والجود کذا لک شجاع
جری یعقون الجرم۔

(فارسی) اگر با ایشان الفت داری و طلب محبت و مودت کنی برائے تو نرم شوند۔ اگر خوف زود
شوند یعنی کسے با او شان جنگجو شود۔ شجاع و بہادر مانند کہ شتر نیستند۔ حاصل این ست کہ درشتی
و نرمی ہر دو صفت درویشان موجود است۔ اگر کسے بہت پیش آید۔ یا دوبری آمیزند اگر کسے ارادہ
جنگ و پیکار کردہ پیش آید۔ بہادران می نمایند لیکن شتر نیستند یعنی طالب عفو و رماحت نمایند و جرم
و خطایش بخشنند۔

(اُرو) اگر تو ان گولن سے دوستی کا طالب ہو تو وہ لوگ تجھ سے نرمی کا برتاؤ کریں گے۔ اگر ڈلسے جاؤ
تو ان کو بہادران جنگ غیر شتر پر خوب ظاہر کیے گا۔ یعنی مزاج کے نرم اور گرم بھی ہیں، جس سے نرمی کی
اُس کے ساتھ نرمی سے پیش آتے ہیں۔ اور جس نے اُن سے لڑنے کا ارادہ کیا تو سمجھ لو کہ بہادران جنگ
ہیں۔ لیکن شتر نہیں یعنی طالب عفو کا تصور رماحت کر دیتے ہیں ڈھیٹہ نہیں ہیں۔

فِيهِمْ وَمِنْهُمْ يُعَدُّ الْجِدُّ مُتْلَدًا	وَلَا يُعَدُّ نَتَا حَزْرِي وَلَا عَاد
انہیں میں اور انہیں سے شمار کی جاتی ہے بزرگی پرانی	اور شمار نہیں کی جاتی ہے بزرگوں کی اور ننگ و عار کی

(حل) المتلد القديم۔ النماذج خبر بہ عن الرجل من حسن ادبی الخزی الذل۔ وفی
تقدیم قولہ فیہم ومنہم فائدۃ التخصیص کما لا یغنی۔

(معنا) ان لہم قدم صدق فی الجہد والشرف بعد الجہد قدیم فیہم ومنہم۔ ولا یعد
فیہم خبر للذل ونما الخزی والعاد بل بعد فیہم کل جمیل۔ المحاصل انہم اهل الجود والکرم۔
ذوالجہد والشرف وان ہذاہ الاوصاف قدیمۃ فیہم جاءت من اباءہم الاولین۔ فلا
یصد رمنہم الا کل جمیل۔ وانہم ہوئین عن العاد والخزی۔

(فارسی) بزرگی و دلشایان و ازیشان قدیم شمرہ شود۔ پھر یکہ از اختیار ننگ عار ذلت و غواری دریا
شان نہ شمرہ شود۔ یعنی بزرگی و شرافت از قدیم الایام میراث و ملک شان ست۔ بزرگان شان

یکنام ہونے بعد ازان آن بزرگی سوے شان منقل شد۔ لاجرم ایشان از تنگ و عار با نظیر پاک ہستند (ارو) حمد و بزرگی قدیم ان میں اور انھیں سے شمار کی جاتی ہے۔ عار اور رسوائی کی کوئی خبر ان میں اور ان سے شمار نہیں کی جاتی۔ حاصل یہ ہے کہ ان کے آباء اجداد سب کے سب بزرگ تھے۔ بزرگی کوئی نئی چیز ان کے حق میں نہیں ہے۔ ہمیشہ نیک کاموں میں مصروف رہا کرتے ہیں۔ تنگ و بدنامی سے ان کی ذات بالکل بری ہے۔ سوائے حمد و بزرگی کے کسی قسم کی معیوب اور شرمناک چیز ان کے پاس پہنچ نہیں سکتی۔

وَلَا يَمَادُونَ لِأَنَّهُمْ مَادُّوا بِأَكْثَارٍ
اور نہیں جھگڑتے ہیں بوقت جھگڑا بسیار کوئی سے

لَا يَنْطَقُونَ عَنِ الْفُتُوَا انْ نَطَقُوا
نہیں کہتے ہیں واپسی تباہی اگر گفتگو کرتے ہیں

(حل) یاروں یجادوں من المرء الحدال۔ الا کثاومصد رباب افعال من الکثرة ای لیکثر
الکلام فی امر لا طائل تحتہ۔

(معنا) ان نطقوا الجالس فہم لا ینتقلون عن الفضاویل ینطقون عن الکلام الطیب الجید۔ ولو جادوا فیما بینہم فلا یجادون باکثار ولا یکترون الکلام فی امر لا طائل تحتہ۔ (فارسی) اچوں دریمہا گفتگو کنند سخنان برگزیدہ و پاک می گویند از غش کلامی پرہیزند۔ اگر در آپس تکرار کنند پس بسیار گوئی نہ کنند۔ یعنی سخنان بے سود از زبان بروں نہ شوند ہر جہ گویند سودمند گویند۔ چنانکہ عادت اثرات ست۔

(ارو) اگر وہ لوگ کسی مغل میں گفتگو کرتے ہیں تو بڑی باتوں سے پرہیز کرتے ہیں صرف مفید اور کارآمد باتیں کہتے ہیں۔ اور جب کبھی آپس میں اپنے ہمسروں سے جھگڑتے ہیں (تکرار کرتے ہیں) تو بکواس نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ لوگ بڑے شریف ہیں اور شریفوں کی یہی عادت ہو ا کرتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ اچھے گویا ہیں اور لطیف ہیں۔

مِثْلُ الْجُوعِ السَّيِّئِ يَبْهَى السَّيِّئِ
مانند آن سداول کے جکی روشنی سے رات کا سدا چلتا ہے

مَتَى تَلَقَى مِنْهُمْ تَقْلُ كَقَيْتِ سَيِّدَهُمْ
جب ملے ان سے کسی سے تو کہہ کہنے کے سوا سے ملا ہوں

(حل) قوله مثل الجوع ای مثلها فی الاھتداء بها۔ السَّيِّئِ الماشی لیلًا۔
(معنا) کل واحد منهم سید فانك متى تلقى احدا منهم تقل فی نفسك قد لا قیت سیدہم۔ وھم كالجوع التي مشی بها السادی لیلًا فی الاھتداء بهم یاہم اقتدیہم اھتدیہم (فارسی) ہر گاہ باکسے ازیشان ملاقات کنی گوئی کہ باسروا نشان ملاقات کروم۔ ایشان مانند آن ستارگانند کہ شب رُو در روشنی آنها سیر کنند یعنی در بزرگی و مرواری ہر یک درجہ کمال وارد۔ در باب

اقتدار و پیروی چنانکہ باہر کسے طرفہ اقتدار و اداری دے پئے نشان قدس روی بہ منزل مقصود
برسی گویا مثل آن ستارگانند کہ برائے اہتدائیں روز کیستند۔

(اردو) جب کہ تو ان میں سے کسی سے ملے تو تو یہ کہے گا کہ وہ میں تو اس قوم کے سردار سے طاہون
وہ لوگ ان ستاروں کے مانند ہیں جو رات کے وقت سفر کرنے والا ان کی روشنی کے سہارے چلتا ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ ان میں کا ہر شخص اپنی ریافت و قابلیت میں نرا الہ ہے۔ ان میں سے جس کسی کا اقتدار کوئی
شخص کرے تو وہ اپنے مطلب کو بخوبی ایسا ہی پونچ جائیگا جیسے مات کا مسافر چمکنے والے ستاروں کی
روشنی سے منزل مقصود تک پہنچ کر رہ جاتا ہے۔

وقال آخر

وَمَا فَوْقَ شُكْرِي لِلشُّكْرِ مَزِيدٌ

حالانکہ میں ہے اور میرے شکر کے گناہوں سے زیادہ

رَهْنَتْ يَدِي بِالْعِزِّ عَنْ شُكْرِ يَدِي

میں نے ہن کو اپنا ہاتھ مجھ کے شکر کے احسان کے شکر سے

(حل) الشکور مبالغۃ الشاکر۔ قولہ برہ الضعیف يعود الی المدوح۔ والمراد بالمصباح الاول
انی عجزت عن اداء شکر احساناتہ۔

(معنا) انی عجزت عن شکر برہ واحسانہ فکافی رهنٔ یدي بالعجز عنه۔ وما فوق شکر
مزید، للشکور ای لا شکر فوق شکر مع ذلک قد عجزت عن شکر احسان مدوحی
فاقدر وان ایادیہ الی کثیرۃ جداً۔

(فارسی) من از شکر مدوح عاجز آمدہ دست خود را نزد عجز رہن داشتم۔ حالانکہ بالا سے شکر من پر
شکر گناہان شکر سے نیست تاہم از وقاصر آدم زیرا کہ احسانات او بر من بے شمار اند حاصل اینکه چند ان
احسان کردہ کہ شکر آنها از من نامکن است۔ ع یک شکر تو از ہزار نتواہم کرد۔

(اردو) میں مدوح کے احسانات کے شکر سے قاصر رہ کر اپنا ہاتھ مجھ کے پاس بیٹھنے کے لیے رہن رکھ دیا
حالانکہ مجھ سے بڑھ کر کوئی شکر گناہ شکر دانہ نہیں کر سکتا ہے۔ مگر بایں ہمہ میں اس کے احسانات کے شکر
سے عاجز آ گیا اب خیال کر لیجئے کہ اس کا احسان مجھ پر کس قدر ہے۔

وَلَكِنْ مَا لَا يُسْتَطَاعُ شَدِيدٌ

مگر جو چیز دائمی مشکل ہے

وَلَوْ أَنَّ شَيْئًا يُسْتَطَاعُ اسْتَظَعْتُ

اگر کوئی چیز قدرت و قابو کی ہوتی تو اس پر میں قابو پاتا

(معنا) لو کہان شئی بقدر علیہ لقدرت علیہ لا محالۃ ولكن ملا بقدر علیہ فخر شد

الحاصل لو کنت اقد رعلی اداء شکر و ایفاء عوض النعمه فعلت ذلک لکن لما لم اقد رعلیه
فما فعل سوی الجیز واللہ اعلم۔

(ف) اگر تیرے در قدرت بودے برو قبضہ کر دے مگر اتکہ از طاقت بیرون ست ناگزیر حصول
مشکل باشد یعنی شکر مدح اگر ممکن بودے ہر آئندہ ادا کر دے مگر چونکہ از طاقت بیرون ست لما جرم
عاجز و قاصر۔

(اردو) اگر وہ شکر گزاری میرے بس کی چیز ہوتی تو ضرور اس پر قابو پا کر شکر ادا کرتا۔ لیکن کرواں کیا
جو چیز قدرت سے باہر ہو اس پر قبضہ کیسے ہو سکتا ہے۔ خلاصہ یہ سمجھ لو کہ اس شخص کے احسانات کا شکر
مجھ سے ہرگز ہو نہیں سکتا معذورم والسلام۔

وقال الحسین بن مطیر الاسدی

وَيَوْمَ نَعِيْفُ فِيهِ لِلنَّاسِ آفُئْمُ
اور ایک دن بخشش کا ہے حسین وستون کیلئے نعمتیں ہیں

لَهُ يَوْمَ يُؤْتِي فِيهِ لِلنَّاسِ آفُئْسُ
اسکے لیے ایک دن نعمتی کا ہے جو زمین شمنوں کے لیے مصیبتیں ہیں

(حل) البؤس ضد النعم البؤس جمع البؤس۔ البؤس لانہ جمع نعیم۔ قوله الضمیر يعود الی الحمد
وهو المهدی من الخلفاء العباسیة۔

(معنا) ان ایام خدا الممدوح منقسمہ بین العام و انتقام الاول للاصدقاء تصدق بما
والثانی للاعداء تشق بہا۔ فیقول للممدوح یوم یؤس فیہ لاعدائہ البؤس ولہ یوم نعیم
فیہ لاصدقائہ انعم۔ الحاصل انہ رحمۃ للاحیاء و غضب للاعداء۔

(ف) روزِ ایش بد و صدمہ منقسم ست کیے روز بلا و مصیبت کہ دران برائے دشمنان نش و صا
و سختیا اند۔ دوم روز العام و بخشش ست کہ دران برائے دوستان نعمتاست۔ حاصل
این ست کہ ممدوح برائے دوستان باعث رحمت ست کہ برایشان بخشش کند و برائے دشمنان رحمت
کہ از ایشان انتقام میگیرد و صدمہ ہا را تیغ کند۔

(اردو) ممدوح کے لیے ایک دن ایسا جس میں دشمنوں پر ہزاروں مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور دوسرا
روز ایسا ہے کہ بس دوستوں کے لیے نعمتوں کی لوٹ ہوتی ہے یعنی دوستوں پر رحمت اور دشمنوں
پر سخت گیر ہے۔

وَمِطْرُ يَوْمِ الْبَاسِ مِنْ كَيْفِهِ الدَّمَ

اور برستی ہے برزخاوت اُس کی تھیلی سے غن

مِطْرُ يَوْمِ الْجُودِ مِنْ كَيْفِهِ النَّدَى

سورستی ہے برزخاوت اُس کی تھیلی سے بخشش

(حل) مِطْرُ الْخَمَلِ هَذَا الْبَيْتِ تَفْسِيرُ الْبَيْتِ السَّابِقِ - الْبَاسُ وَالْيُسُ وَاحِدٌ مَعْنَى وَفِيهِ لَفٌ وَنَشْرٌ غَيْرُ مَرْتَبٍ - النَّدَى الْجُودُ - أَمَّا قَالِ مِطْرُ لَيْدِلْ عَلَى كَثْرَةِ الْجُودِ وَالْيُسُ عَلَى كَثْرَةِ الْبَاسِ (معناه) اما یوم الجود فمطر من كفه فيه الجود والكرم واما یوم الباس فمطر فيه دم الاعداء من كفه - الحاصل انه اذا جاء على احد قائه فجوده يعنيه بالمطر في الكثرة كذلك يوم الحرب يرق دم اعدائه كالطر -

(ف) بروز جو بخشش از کف دست او میبارد و بجهان بروز جنگ خون دشمنان چون بارش از آسمان ریخته شود - حاصل این است که در وجود و سخاوت چنانکه به مثل است در جنگ و پیکار نیز یکسان روزگار است -

(ا و و) بروز بخشش اُس کی تھیلی سے بخشش پانی کے مانند برتی ہے - اور بروز جنگ دشمنوں کا خون بھی ایسا ہی بہایا جاتا ہے یعنی سخاوت کا ہاتھ اس قدر کشا دہ ہے کہ جب کھلتا ہے - تو بخشش کی بارش برستی رہتی ہے - علیٰ ہذا القیاس دست انتقام جب میدان کارزار کی طرف تشریف لے کر جاتا ہے تو خون کا دریا بہ جاتا ہے -

عَلَى النَّاسِ لَمْ يَصْبِحْ عَلَى الْأَرْضِ مَحْبُورٌ

لوگوں پر نہیں رہی کار زمین پر کوئی گنہگار

وَلَوْ أَنَّ يَوْمَ الْبَاسِ حُلَّ عِقَابِهِ

اگر بروز جنگ وہ اپنے عذاب کو چھوڑ دے

(حل) وَلَوْ أَنَّ يَوْمَ الْبَاسِ الْحَافِ بِهِ مَزِيدُ الشَّرِّ يَوْمَ الْبَاسِ - قَوْلُهُ لَمْ يَصْبِحْ عَلَى الْأَرْضِ مَحْبُورٌ - وَهُوَ جَوَابُ لَوْ -

(معناه) لو خُلَّ عِقَابُهُ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَرْبِ لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْجَرَمِينَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ حَيًّا - الْحَافِ بِهِ أَنَّهُ شَيْخٌ عَجُوزٌ بَلَغَ فِي شَيْخَاةِهِ مَبْلَغًا لَمْ يَبْلُغْهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتَّى أَنَّهُ لَوْ خُلَّ عِقَابُهُ عَلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَرْبِ لَقُتِلَ الْجَرَمِينَ كُلُّهُمْ -

(ف) اگر بروز سختی عذابش را بر مردمان بگذارد - بر روی زمین کسے از گنہگار ان باقی نماند مگر در کار ہلے کے کارزار چنان مہر آزمودہ کا رست - کہ اگر یہ کمال شجاعتش کا گرفتہ دست عقاب بر زمین گنہگار ان کشاید بیچ یکے رازندہ گذارد - بلکہ ہر را شربت مرگ بخشاند -

(ا و و) اگر وہ مدوح بروز جنگ دشمنوں پر اپنے عقاب کو چھوڑ دے تو روئے زمین پر گنہگاروں میں سے

ایک ہی باقی نہ رہے۔ بلکہ سب اپنی اپنی جگہ آرام سے سو رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ بہت بڑا شجاع اور لڑاکو ہے۔

وَلَوْ أَنَّ تَوْمَ الْجُودِ خَلَّ يَمِينُهُ	اگر کہ تیرے بھائی کے ہاتھ کے پیر سے
عَلَى النَّاسِ لَمْ يَصِمْ عَلَى الْأَرْضِ مَعْدُومٌ	لوگوں پر تو تین روزہ بھوکا دنیا میں کوئی محتاج

(احل) ولو ان يوم الجود الخ هذا البيت الصافي مزيد التفضيل ليوم الجود - قوله يمينه اي يده اليمى وهذا كناية عن الجود - المعدم المفلس الفقير -

(معناه) انه كثير الجود حتى انه لو حل يمينه في يوم الجود على الناس لم يبق مفلس فقير على ظهر الارض بل صاروا اغنياء -

(فارسی) اگر بروز سخاوت و بخشش دست راست خود را بکشتاید بر روی زمین تھیرے باقی نماند یعنی ہر فقرا و ازاد و دہش او تو نگہ نشوند -

(اردو) اور اگر بروز عطا اپنے دو ستون پر دست راست چھوڑ دے تو پھر روئے زمین پر کوئی تادار و غیر باقی نہ رہے۔ بلکہ سب کی محتاجی سے بد چلاوے۔ یعنی بہت بڑا سخی ہے جسکو دیتا ہے مالدار بنا ڈالتا ہے۔ واضح رہے کہ اس شعر میں (الناس) سے دوست و آشنا ملے گئے ہیں کیونکہ شریعت کی میت میں وہی ترجمہ کیا گیا ہے۔ لیکن عام لوگ بھی مراد ہو سکتے ہیں۔ مثال -

وقال ابو الطحان القيني واسمه شرفي بن حنظلة

وَاصْبِرْ يَوْمًا لَا تَوَارَى كَوَاكِبُهُ	اذا قيل آئى الناس خير قبيلة
اور زیادہ صبر کرنا اس روز میں جسکے ستارے پوشیدہ ہیں	جب کہا جاوے کہ کون لوگ بہترین قبیلہ کی رو سے

(احل) اصبر اسم تفضيل من الصبر اي اجلد - قوله لا توارى كواكب - بمعنى غيب كواكب جمع كوكب - بمعنى قوله لا توارى كواكب - اي تظهر كواكب فاعلموا ان ظهور الكواكب في اليوم كناية عن الشدة - اي تظهر الكواكب في ذلك اليوم كما تظهر في الليلة لان اليوم بصير كانه ليل لاجل النفع المرتفع من حقرة الخيل - يوماً وقبيلة منصوب على التمييز كواكب الضمير يعود الى اليوم -

(معناه) يقول مدح قبيلة بني لام - انه اذا قيل آئى الناس خيراً وقبيلة واجلد على الشدايد والمصائب يوم الحرب الذي لا توارى فيه الكواكب - فيقال في جوابه انهم بنو لام

کما یاتی فی البیت القابل۔

(فارسی) اگر گفتہ شود کہ از روی خاندان یا گروه از مردمان بہتر کیست و بر مصائب روزیکہ ستارگان دران پوشیدہ نہ مانند صبر کنندہ ترکدام است۔ یعنی اگر کسی پرسد کہ از قبائل ہان کدام قبیلہ از روی شرف و بزرگی افضل است وہاں کیستند کہ بروز جنگ کہ از غبار پای اسپان بہ شب میانہ بر مصائب صابر باشند پس در جواب آن نام قبیلہ بنی لام بردہ شود۔

(اردو) جبکہ یہ کہا جائے کہ قبیلہ کی رو سے کون لوگ بہتر ہیں، اور ان لوگوں سے اس روز میں میں کے ستارے پوشیدہ نہیں ہوتے، تختیوں پر زیادہ صابرین تو اس کے جواب میں کیا کہا جاوے گا۔ (جواب آئندہ شعر میں آ رہا ہے) واضح ہو کہ دن میں ستاروں کو غائب نہونے کے یہ معنی ہیں کہ بروز جنگ جب گھوڑوں کے سمون سے غبار کثرت اٹھے اور آفتاب روپوش ہو جاوے تو اندھیری کی دہرے ستارے نظر آنے لگتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس جملہ سے عموماً سختی اور مصیبت مراد لیا جاتی ہے کیونکہ مصیبت کو اہل الکلام اکثر شب تاریک سے تشبیہ دیا کرتے ہیں۔

فَإِنَّ بَنِي لَامٍ بَيْنَ عَمْرٍو وَآسَرٍ وَمَسْتَبْرَأٍ	سَمَتْ قَوْقُ صَعْبٍ لَا تَسَالُ مَوَاتِقُهُ
سو بے شک بنی لام بن عمرو نجیب الاصل ہیں	وہ لوگ ایسے ہاڑ پر چڑھ گئے ہیں جسکی ہندی پر پوچھ نہیں جاتا

(حاصل) (الرومۃ الاصل۔ سمت من السمور هو العلو۔ صعب جبل۔ مراقب جمع مرتقب وهو موقع التطور ویکون مرتفعاً لا محالۃ۔

(معنا) اسی يقال فی الجواب ہم بنو لام بن عمرو فان بنی لام بن عمرو قوم نجیب الاصل سعد وامن المجد والشرف مکالمہ کو کہ یقصد۔ فلا ینال قال منزلہم۔

(فارسی) در جواب گفتہ شود کہ بنو لام بن عمرو اند۔ زیرا کہ ایشان نجیب الاصل و شریف النسل اند۔ در حصول شرف و بزرگی بچپن چلے بلند رسیدند کہ ہر ہندیش رسیدہ نشو و بین چنان بزرگی و شرافت حاصل کر دند کہ کسی راجل نشد و نہ کسی در خواب و خیال آن را دید۔

(اردو) کہا جائیگا کہ وہ لوگ بنی لام بن عمرو ہیں کیونکہ وہ لوگ شریف الاصل ہیں۔ بزرگی و شرافت کے لیے ہاڑ پر وہ لوگ چڑھ گئے ہیں جسکی ہندی پر پوچھنا نہیں جاسکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ بزرگی میں اپنا جواب نہیں رکھتے ہیں وہ سب سے اشراف ہیں۔

أَصْنَاءٌ لَهُمْ أَحْسَنُ إِلَهُهُمْ وَوَجْهُهُمْ	دَجَى اللَّيْلِ حَتَّى نَظَمَ الْجَمْعَ نَاقِبُهُ
روشن کر دیا ہم انکے لیے ان کے اصحاب اور چہروں کے	راگی اندھیری کو یا تک کہ پہلایا نئی تہ تیغ نہ ہوئے تھے انکے

(حل) قوله اضلعت لم الخ ای انارت لم احسابهم وجوهم مرفوع علی الفاعلیۃ۔ وحی اللیل منصوب علی المفعولیۃ۔ الذی الظلۃ نظما یم جمع فی سلك المجزع الحوز الیانی فیہ البیاض واسود تشبیه بہ العین غالباً۔ الثاقب من ثقب اذا حرق یحرق نافذ۔ والضیور فی ثاقبه یعود الی المجزع۔
(صحنہ) ان احسابهم وجوہم اضاعت لم ظلمۃ اللیل حتی نظم المجزع ثاقبه فیفی سلك۔ المحال انھم ذوالجہاء والحسب۔

(فارسی) روشن ساخت کار ہائے خیر و ہر ہائے شان تاریکی شب یسار آنگہ پرویدہ و یانی درین روشنی ایشان در رشتہ پرویدہ است یعنی کار ہائے نمایان بکثرت ایشان بوقوعی آمدند لاہم گنگہ بدنامی کہ چون شب یکسان داشت دور شد و روشنی آن کار ہائے نمایان آنرا دور کرد پس ایک چو وریانی پر شبے روزگار خود تاباں بہشت کے نباشد کہ در سرداری و شرافت لاف بہری زندہ حاصل ایکلہ و شان نیکے او شرافت آباد و درگی و مجد لا جواب ہستند۔
(ارو) انکے اچے کاموں اور روشن چہروں نے انکی تاریکی کو روز روشن کے مانند کر دیا تاکہ کہانی پوتوں کے بیندھنے والوں نے اسی روشنی میں انکو اڑی میں پرو لیا ہے۔ حامل یہ کہ اُنے اپنے اور عمرہ کام ہمیشہ وقوع میں آتے ہیں۔ ننگہ ہار اُنے کو سون دور ٹا ہوا ہے۔ سرداروں کا ہر وہی اور بزرگی و شرافت اس میں نمایان۔ شرافت و نجابت میں بے مثل ہیں۔ یا یوں کہو کہ انکی رات بھی روز روشن کی طرح ہے۔

لَهُمْ مَجْلِسٌ لَا يَحْصُرُونَ عَنِ النَّدَى	اِذَا طَالِبُ الْمَعْرُوفِ اجْتَدَبَ رَاكِبَهُ
ان کے لیے ایک مجلس ہے جس میں غش سے کئے نہیں ہیں	جبکہ احسان کا طلبگار غلط میں مبتلا ہو جائے اس کا راکب

(حل) لا یحصرون لا یمتنعون۔ الندی الجود۔ وفی الكلام محذوف ای لا یحصرون فیہ عن الندی اجذب الرجل اذا اصابه القحط۔ راکب تابعہ والذاهب علی اقراء۔ قوله راکبہ الضیور یعود الی طالب المعروف۔

(صحنہ) لهم مجلس لا یمتنعون فیہ عن الجود والسفا اذا کان طالب الاحسان محتاجاً مجدباً مصاباً بالقحط فقیراً۔ فافهم یعطونه۔ المحاصل انھم یجودون ایا م القحط والشدة العیناً (فارسی) ہرے آنما بر میت کہ دوران از سخاوت و بخشش باز نیامند و فقیرانہ غراہندہ بخشش و احسان و قحط مبتلا گرد۔ حاصل انکہ در ایام قحط و تنگسالی ہم وادودیش شان بروش خود جاری باند۔

(ارو) انکی ایک مجلس ہے جس میں وادودیش ہو رکتے نہیں ہیں جبکہ احسان و عنیافت کا طالب مصیبت قحط میں مبتلا ہو جائے حامل یہ کہ فرخ حالی کے وقت میں جیسا دست بخشش اُنکا کشادہ رہتا ہے قحط سالی میں بھی انکی وادودیش جاری رہتی ہے اُنکے نزدیک قحط و فراخی دونوں برابر ہیں۔

وَمَا زَالَ مِنْهُمْ حَيْثُ كَانَ مُسَوِّدًا
 ہمیشہ رہتا ہوں اس میں کا سردار جہاں پر ہوں اس طور پر

(محل) وما زال الخ مسودای سید مرفوع لانه اسم وما زال۔ وکان تامر۔ قوله فتسير
 المنايا الخ الجملة خبر ما زال۔ مواكب جمع مواكب الجماعة ركباً كانت او مشاة المنايا جمع منية وهي الدلو
 (معناه) وما زال منهم سید حيث كان ووجهه بحيث تسير المنايا حيث سارت افواجا اسے
 يقتل الاعلاء حيث سار۔ الحاصل انهم جواد کرم وایضاً شجاع جری۔

(دفع) سردار آہنا ہر کجا ہمیشہ چنان ماند کہ لشکرش ہر جا کہ رود موت ہمراہ شان می رود۔ حاصل ابن است
 کہ سردار شان ہر کجا کہ رود از کشت و خون دشمنان موت را شادمان کنند یعنی بسیار جنگجو است برای دشمنان مجسم موت۔
 (ارو) اور ان میں کا سردار جہاں کہیں ہو ہمیشہ اس طرح رہتا ہے کہ اُسکی فوج میں جس جگہ جاتی ہیں تو دشمنوں کی
 موتیں اُن کے ہمراہ جاتی ہیں یعنی ان میں کا سردار اپنی فوج سے ہمیشہ دشمنوں کو قتل کرتا رہتا ہے۔ حاصل یہ
 ہے کہ بڑے پایہ کا شخص ہے اور زبردست لڑاکو۔

وقال آخر

يَا أَيُّهَا الْمُتَمَتِّي أَنْ تَكُونَ قَتْلًا
 ای آرزو کرنے والے اس بات کی کہ جو امجد بن جادو

(محل) السبل جمع سبيل۔ قوله لقد خلت لك السبل ای ترك لك الطرق في الكنا ب مناقب
 الفتوة۔ قوله مثل ابن زيد۔ وفي نسخة مثل ابن ليل۔ وهو سليمان بن الحصين۔
 (معنا) یا من متمتی ان یکون مثل ابن زید (او ابن لیل) فی مناقبہ۔ فکن فانه قد ترك
 لك الطرق فی کتاب المناقب فامش انت ایضاً علی تلك الطرق الحاصل انه قد اكتسب
 المناقب والمعالی فان كنت متمتیاً لکتابها فکن مثله واکتسب کما اکتسب ولكن لم تقل علی هذا کما
 یبین فی الامایات لانیة۔

(دفع) اے آرزو مند آنکہ شوی مانند ابن زید یا ابن لیلے پس بشویر کہ ان کسی برای تو را با فرو گذارتنه است اصل
 اگر ترا آند و باشد کہ در بزرگی و نیکنای شل مدوح من شوی پس ترا برین راه با بید رفت کہ در کتب معالی فرو گذارتنه است
 تو بی نشان قدمش برو مناقب حاصل کن۔

(ارو) و اے شخص جو اس بات کی تمنا رکھتا ہے کہ ابن زید کے مانند جو امجد بنی نجاف سے تو تو ان راستوں پر چل کر اُس نے
 حصول نیکنائی کے لیے تیرے لیے چھوڑ دیں۔ اس نے تو راستہ صاف کر رکھا ہے اب تجھے صرف سید چاہنے کی ضرورت ہے

گر تھاری یہ تمنا جب پوری ہوگی جب تم بھی اُسکے مانند گھر و ایوان کرو۔ ذرا چل کر دیکھو تو معلوم ہو جائیگا کہ اُس نے کیا کیا کر رکھا ہے۔

ابتدائے عشق ہے رونا ہے کیا | اُسکے اُسکے دیکھتا ہوتا ہے کیا
اَعْدَدْنَا لَكُمْ اخْلَاقًا عَزُوتًا لَكُمْ | اهل سب من احل او سب او نجس لا
اگر خلائق کی جو اس میں شمار کیے جاتے ہیں | کیا کسی کو گالی دی یا دہ گالی دی گئی یا بخوسہ کی،

(حل) اعداد صیغۃ الامر من العدد (شمار کرنا لانا) عدل نہ الضمیر يعود الی ابن زید۔ سب من احد ای سب احداً یقال سببت احداً ومن احل او سببت من المفعول علی سبب احد ولا لفظ فی محال لاشیاء (معنا کہ) اذم تعنی ان تكون مثله فعلیك ان تعد فیک مثل اخلاق کریمۃ وخصال شریفۃ عدت له فانه صاحب الخصال الکریمۃ والاخلاق الحمیدۃ۔ معناه من ماسب احداً من الناس قط و کذا لم یسبه احد ولم یجلی علی السائلین۔ هل توجد فیک تلك الاوصاف۔

(دفع) اگر آندو داری کہ چمنش بشوی۔ پس بشر ذرا مثال آن خصلتیا کہ در شمرده خندہ آیا کہے را دشنام داد یا اور کہے یا گاہے بخل کرد۔ یعنی بہ سبب شرافتش اوصاف مذکورہ بالا در وی موجود بود و نہ گاہے کسی را خست و رفت گفت کہ آن از اخلاق کریمان بعیدست و نہ کہے اورا دشنام داد کہ بیش از ان بلع بود و نہ گاہے مسائل را از بخل خود براند و مرادش روا کرد و بلکہ غی و کریم شریف الفضائل بود۔ تو نیز آن اوصاف را شمرده بہرین کہ حاصل کردہ یا نہ۔ (از کرد) جو جو خصلتیں اس میں تھیں تم نے میں گن گن کے دیکھو کہ کوئی خصلت تم میں ای اور کوئی نہیں، کیا اُس نے کبھی کسی کو سخت و درشت کہا۔ یا کسی نے اُس کو گالی مگلوچ دی۔ یا کبھی بخل کیا۔ یعنی یوں تو ہزاروں نیک خصلتوں میں موجود تھیں بجز ان خصلتوں کے نہ کبھی کسی کو گالی بکتا تھا اور نہ کوئی اُس کو ملکہ اسکی ہیبت سے لوگ بھرتے تھے یا یوں کہو کہ داد و دہش سے تمام دنیا کو غلام بنا لکھا تھا بھلا کوئی اُسکے سامنے منہ کھول سکتا تھا علاوہ برین بخل کیا چیز ہے جانتا ہی نہ تھا۔ پہلے دیکھ لو کہ تم میں کیا کیا موجود ہے پھر آرزو کرو۔

شعر

قیس کی شہرت بہ جل کر کیوں کیاب ہوئی ہوگی
دشت پرانی میں اُسکا سا جگر ہوئے تو دو

اِنْ تَتَّقِ الْمَالَ اَوْ تَكَلِّفْ مَسَاعِيْدَ | يَصْعَبُ عَلَيْكَ وَتَفْعَلُ دُونَ مَا فَعَلَا
اگر تم لوگوں کے نام مال کو یا تم کو تکلیف دے گی ای کو خوشنوی
دشوار اور دشمن ہو گئے یہ دونوں تم پر کر دیا کہ تم نے نہیں

(حل) تکلف بمنی المفعول من الکافہ بمعنی کلفہ۔ مساعیہ مفعول ثانٍ تکلف۔ یصعب یشکل ویعسر دون بمعنی اقل۔

(معنا) لو انفق المآل كله وسعيت كل السعي لتكون مثله في الجود والكرم والمجد والشرف
يعسر ويصعب عليك وما استطعت الى ذلک سبيلا۔ بل مع ذلک ايتت باقل مما اتى به
فالخاص ان تمنى مساواته مما لا طائل تفتحه۔

(دفع) اگرچہ مال را صرف کنی یا در سیمہائش بکلیت دادہ شوی پس بر تو دشوار خواهد شد و کنی کم از آنچه کرده
است۔ حاصل این است کہ اگر برای حصول نیکنامی ہمہ مال و دولت خود را صرف کنی در جان و دل در سیمہائش
سامی باشی تا ہم نزد نیکنامیش نتوانی رفت بلکہ با وجود این ہمہ را فدا کرده است کرده تو کم و اندک بود۔
(اردو) اگر تو اپنا تمام مال خرچ کر ڈالے گا یا تحصیلِ حُسنات میں اُسکی سی کوششوں کی بکلیت تجھے دی جائیگی تو تجھ پر
گراں بار ہوگا۔ اہمچہ بھی اُسکے نیک کاموں کے سامنے کم ہوگا۔ لیکن ہزار کوششیں کر دے اور مال لٹا دے پھر بھی اُس
سے زیادہ ہونا تو ممکن ہی نہیں اُسکے مانند نہ باہمی شکل ہے اب جان تک تم سے بن پڑے اتنا ہی کرو۔
باقی اُس کی مساوات کی تمنا چھوڑ دو۔

لَوْ بَعِثْتُ النَّاسَ اَذْنَاهُمْ وَابْعَدَهُمْ اگر بھیجے جاوین سب لوگ قریب اور بعید کے کی بظاہر اَعُوذَ ظَهْرُ الْأَرْضِ لَمْ يَجِدْهَا تا کہ تلاش کریں روئے زمین پر نہ پاوین گے	فِي سَاحَةِ الْأَرْضِ حَتَّى يَخْرُجُوا إِلَّا سِلَاحًا زمین کی کشادگی میں ہتھیار کے علاوہ کچھ شے نہ مِثْلَ الَّذِي عُثِرُوا فِي بَطْنِهِ عَرَجًا لَا شل اُس شخص کے بجز کتے زمین پر غالب کر دیا ہی کوئی مرد
---	--

(حل) قوله لو يبعث فيه وجهان معروف ومجهول فعلى الاول ادناهم وابعدهم منصوب
على المفعولية۔ والناس فاعل يبعث۔ وعلى الثاني ادناهم وابعدهم بدل من الناس
يخرون لا بل۔ يهملونها بالاسفار۔ قوله رجلا مفعول لم يجدوا۔ وقوله غيبوا مفعول عند غيبوا
معناها لو يبعث الناس كلهم ادناهم وابعدهم في ساحة الارض لکی يصاد فواعليلها رجلا مماثل
المخرج الذي استودعوه في بطن الارض ودفعوه فيها۔ لم يجدوا مثله ونظيره ولو يبعثوا
الابل بكثر الاسفار وشدة الطواف بالارض۔ الحاصل انه رجل لا مثل له في الجود والشفقة۔
(دفع) اگر ہمہ مردمان نزدیک و دور برای تلاش کے شل محروم گشتہ شوند و ایشان بکثرت گردش و سفر
شتران خود را نجیب و لاغر گردانند تا ہم بر روئے زمین چرند کسے نیاند۔ اُن را کہ مردم زیر خاک پوشیدہ کردہ
اند۔ او نظیر خویش نگذاشتہ کہ از تلاش دست برد۔

(اردو) اگر تمام آدمی نزدیک اور دور کے سطح زمین پر اس غرض سے بھیجے جاوین کہ اُس شخص کے مانند بجز زیر
خاک دفن نہ کر رکھا ہے۔ دوسرے کسی کو ڈھونڈنے کا بین تو ہر چند وہ لوگ چھان بین کریں اور سفر کرتے کرتے

اپنے اوٹوں کو ضعیف کر ڈالیں مگر مروج کی نظیر نہیں مل سکتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ لاکھ تلاش کیجئے مگر مروج کا سا
دوسرا نہیں مل سکتا ہے

وقال آخر

تَلَقَّوْهُمُ التَّهَامِيُّمُ وَالنَّجِيُّ
جن کو حج کرتے ہیں کھادر اور بانگر۔

لَمْ أَرِ مَعْتَرَأَ كَبْتَنِي صَرِيح
میں نے نہیں دیکھا کوئی گروہ بنی صریح کے مانند

حل تلَقَّوْهُمُ تَجْمَعُهُمُ مِنَ اللَّفِّ التَّهَامِيُّمُ جَمْعُ التَّهَامَةِ وَهِيَ الْأَرْضُ الْمُنْفَعَةُ وَالنَّجِيُّ جَمْعُ نَجْدٍ وَهُوَ
ضِدُّ التَّهَامَةِ أَيْ الْأَرْضُ الْمُرْتَفَعَةُ مِثْلُ الْجَبَلِ۔

(معنا) انی لما رَقِوْنَا مِثْلَ بَنِي صَرِيحٍ وَلَا مَعْتَرَأَ مِثْلَهُمْ حَيْثُ تَجْمَعُهُمُ الْأَرْضُ كَلَّهَا
مَرْتَفَعُهَا وَمُنْفَعُهَا فَإِنَّهُمْ مَنُشَرُونَ فِي الْأَفَاقِ لَمْ تَبْقَ جِهَةٌ مِنَ الْجِهَاتِ وَهُمْ لَا يَكُونُونَ
هُنَاكَ يَصْغُهُمُ الشَّاعِرُ بِالْكَثَرَةِ قَدَادًا۔

(ف) اگر وہ بچوں بنی صریح چنان مدیدہ ام کہ در ہمہ جا ہاے روی زمین فراز و تنیب پست و بالا موجود
باشند۔ حاصل اس است کہ ایشان بہ سبب کثرت تعداد در ہمہ جای موجودہ اند۔
(اگر وہ) میں نے بنی صریح کے مانند کسی دوسرے گروہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ ہر قسم کی زمین کھادر اور بانگر
بوجہ کثرت تعداد کے انکو اکٹھا کرتی ہو۔ یعنی وہ لوگ ہر جگہ موجود ہیں۔

وَأَقْطَعُ لِلْحَقُوقِ وَهُمْ قُعُودٌ

أَجَلَ جَلَالَةٍ وَأَعَزُّ فَقْدًا

اور پورا کرنے والے حقوق کے خالاکر دہ بیٹھے ہوں ہیں

بڑے ہوں شان و شوکت میں عزیز فقدان

يَعِينُ عَلَى السَّادَاتِ أَوْ يَسُودُ

وَأَكْثَرُنَا يَنْشَأُ مِنْ حَرْبٍ

مدد کرتے ہیں دوسرے سرداروں کی یا خود سرداری کرتے ہیں

اور زیادہ ہونگے جو ان جو امر و جنگ میں تجربہ کار ہوں ہیں

حل الْجَلَالَةُ الشَّانُ وَالْجَاهُ۔ اعَزُّ مَعْنَى اشَقَّ۔ وَهُمْ قُعُودٌ أَيْ فِي مَجَاسِمِهِمُ النَّاشِئُ مِنْ نَشَأِ

الْفَلَاحِ إِذَا اشْتَبَحَ خِرَاقُ الْحَرْبِ صَاحِبَهَا الْمُتَصَرِّفُ فِي أُمُورِهِ بِإِقَالِ الْمُتَصَرِّفِ فِي أُمُورِهِ وَخِرَاقُ

(مَعْنَاهُمَا) وَلَمْ أَرِ أَيْضًا قَوْمًا عَظِيمَ شَأْنًا وَاشَقَّ فَقْدًا تَأْخُذُ النَّاسَ۔ وَلَا أَقْطَعُ لِلْحَقُوقِ

مِثْلَ الضَّيَافَةِ وَادَاءِ الدِّيَاتِ قَضَاءِ الدَّيُونِ۔ وَهُمْ فِي مَجَاسِمِهِمُ قُعُودٌ وَلَا أَكْثَرُنَا شَيْئًا مُتَصَرِّفًا

فِي أُمُورِ الْحَرْبِ يَعْنِي السَّلَاطَةَ عَلَى سَيَادَتِهِمْ وَبِسُودِ النَّاسِ بِنَفْسِهِمْ۔ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهِ اعَزُّ

فَقْدًا أَمْ وَانْهَضُوا لِجَلِّ كَثَرَةِ جُودِهِمْ وَفَضْلِهِمْ عَلَى النَّاسِ صَارُوا بِإِيجِثِ شَيْءٍ عَلَيْهِمْ فَقْدًا لِقُعُودِهِمْ

(ف) وَنَدِيدُهُمْ أَمْ گروہے راشل بنی صریح بزرگ تر در بزرگی و عزیز تر در گرم شدن یعنی گم شدن ایشان بر دومان

مثل قیامت است۔ و نہ روا کنندہ مر حقوق ضیافت و ادای دیات و قرضہا وغیرہ دھالت جلوس در مجالس نیز نہ اندہ ام چنین جو ان مردان و ماہر فن جنگ کہ بر سر داران اعانت کنندہ یا خود سرداری کنندہ اند۔ حاصل اینست کہ این ہمہ اوصاف بحر ایشان در کسے یافتہ نشوند۔

(ارو) میں کسی دوسرے گروہ کو بھی صریح کے مانند نہیں دیکھا کہ ان دشان میں بڑے ہون لوگوں پر کھکا غائب ہونا اگر ان بار ہو مجلس میں بیٹھے ہوئے حقداروں کے حقوق مثل ضیافت و ادای دیات وغیرہ کے کما حقہ ادا کرتے ہوں۔ جنگ کے واقع کار سرداران اُنکے زیادہ ہوں۔ دوسرے سرداروں کو ان سے مدد و اعانت پچھنے یا تو خود لوگوں پر سرداری کرے۔ لینے اوصاف مذکورہ بالا سوائے اُن لوگوں کے اور کسی قوم میں پائے نہیں جاتے ہیں گویا ان لوگوں نے ان اوصاف کو اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے کہ دوسرے میں مل نہیں سکتے۔

وقال شقران مولیٰ سلمان من قضاعة

فَلَيْتَنِي مَوْلَى قَيْسِ عِيلَانَ لَمْ يَجِدْ

تَلَيْ لَيْسَانٍ مِّنَ النَّاسِ دِرْهَمًا

اگر میں غلام آزاد کردہ ہوتا قیس عیلان کا تو نہ پاتا تو

بھیر کسی آدمی کا لوگوں میں سے ایک درہم

(محل) قولہ درہم مفعول اول و علی مفعول ثان لجد۔ قیس عیلان امی قیس بن عیلان المولے المالك والسيد والعبد المحتق والمنعم والمنعم عليه بالكسر والفقر المحبب الصاحب الخليف والمبارک الابن وابن العم موالی ج۔

(معنا) بقول لوکان ولای فی قیس بن عیلان لا قدایت بھم فی الخلف والامساك لئلا یرکبنی دین فلم یجد درہم علی لایسان صحافتہ ان لایوڈہ عنی۔

(فارسی) اگر از غلامان آزاد کردہ شدہ قیس بن عیلان بودم بر من درہمی قرضہ کسی نیافتی یعنی ایشان بصر بخیل از جانب غلامان قرض ادا نمی کنند۔

(ارو) اگر میں قیس بن عیلان کا آزاد کردہ غلام ہوتا۔ تو ای مخاطب بھیر کسی کا ایک درہم بھی پاؤنا و قرض نہ دیکھتا (یادہ لوگ نہ دیکھتے) کیونکہ وہ لوگ اپنے مولی کی طرف سے قرض ادا نہیں کرتے بھلا اس صورت میں میں کسی سے قرض لیتا؟

فَلَيْتَنِي مَوْلَى قَيْسِ عِيلَانَ لَمْ يَجِدْ

تَلَيْ لَيْسَانٍ مِّنَ النَّاسِ دِرْهَمًا

اگر میں غلام آزاد ہوں سائے نبی قضاء کا

لہذا پر و انہیں کرتا مہون کہ قرض ہل دودہ ادا کریں

محل قولہ قرض ما معطوف علی ادین۔ (معنا) لکن ولای فی قضاعة و ہما اهل الجود والكرم یودون دین مولانا ہر فلست ابالی ان اقترض و ادین لا اتفاق فی البر۔

(فارسی) لیکن من غلام تقیہ امیں پرواد باکے درام کہ قرض دارد برین شوم و ایشان از من ادایش کنند
چہ ایشان را عادت است کہ از غایت جود و کرم از جانب غلام خود قرض ادای نمایند۔

(اردو) میں تو سائے بنی تھا، عکاس کا آزاد غلام ہوں اب مجھے اس بات کی پرواہی نہیں کہ میں مقروض ہوں
 دور وہ میری طرف سے ادا کرین کیونکہ وہ لوگ تو اپنے بندہ آزاد کو دہ کی طرف سے قرض ادا کرتے رہتے ہیں۔

أُولَئِكَ قَوْمٌ بَارَكَ اللَّهُ فِيهِمْ

وہی لوگ میری قوم ہے برکت دے اللہ پاک آمین

حل قوله على كل حال متعلق ببارك الله . ما عطف واكرام على الاستيناف افعلى العجب اي ما اعظمهم واكرمهم . ولا عطف من العفا يتقل عفو عفته وعفا فاعذا كف وامتنع عما يحل اولاً
يجل فهو غفيف وعف عفته واعفلوا عفون جمعهم -

(صغلاً) اولئك قومي وانا منهم على كل حال بآرك الله فيهم ما اعفهم واكرهم اي انهم موصوفون بالعفة والكرمه

(د) ایشاند قوم من خداے پاک بہر حال یعنی ہمیشہ برایشان رحمت کند و برکت و بدرجہ قدر عظیم و کرم مستند (اردو) وہی لوگ میری قوم ہے اللہ ہمیشہ ان لوگوں پر رحمت برساوے اور برکت دیوے۔ واہ کستعلیٰ عظیم (بے عیب) اور نبی ہوں جیسا بیان ممکن نہیں۔

تَقَالِ الْجَفَانِ وَالْمَلُومِ وَرَحَاهُمْ
بھاری کٹھری اور عقل واسے ہیں لگی چکیاں

رحل) الجفان جمع جفنة وهي القدر الكبير، فما قال رحا الماء لأنها أكثر طيناً من رحا اليد العذم ذم الكيل الجزاف (أكل) الخلوم جمع الخلم بالضم وهو العقل.

(مختالا) هم قوم كرام ثقال الجفان (مملوءة من الطعام) (زان العقول كثير الطعام) واهم
رجال الماء يكتلون كيل اجزا فالا تقد يرلر - وهذا من علامات الجود والكرم -

(ف) کاسہای ایشان کہ از ان مہمانان را طعام می دهند گران و معبود اند نیز عقول شان از مشائخ بزرگتر استی
رحائے شان مثل آب جی راحت۔ چیز بار اوقات سخاوت بے حساب و بے دزن می دهند یعنی از حد می اند۔

اور دو ہائے کھڑے یعنی ظروف طعام کھانوں سے (جو مہمانوں کو کھلاتے ہیں) پُر اور بجاری ہیں۔ اور انکی عقلیں منانے سے مالا مال۔ انکے ہاتھ چکیاں بن چکیں جیسی ہیں۔ یعنی بڑے سخی ہیں اور ان کو کھانے کی چیزیں انکل سے مفت دیتے رہتے ہیں یہی کچھ حساب و کتاب نہیں ہے۔

وَلَا يَأْكُلُونَ اللَّحْمَ إِلَّا خَضًا

اور کھاتے نہیں گوشت مگر چھری سے کاٹ کر

جَفَاءَ الْحَرِيِّ لَا يُصِيبُونَ مَفْصَلًا

دور پہنے والے ہیں گوشت کاٹنے سے پتھریں کسی جڑ کو

حل قلم جفافة يقال جفاعة اذا بعد المحن انقطع هو والخسواء - التحزم تقطع اللحم بالسكين (معنًا) هم قوم بعيدون عن قطع اللحم لكثرة خلافهم ولا يصيبون مفصلاً من مفصل المذبح بايديهم واذا ياكلون اللحم ياكلونه قاطعاً بالسكين كما هو من عادة الاشراف المحاصل انهم شرفاء كثير الخدام - او المعنى انهم اذا ارادوا اللحم تناولوا ما سهل منه ولا يمتنعون ما يكون ملصقاً بالظلم كما هو عادة الفقراء -

(ف) ایشان بسبب کثرت خدمت گزاران از بریدن گوشت و جدا ساختن مفصل و پیوند مذبح دوری مانند دیگران این همه کار انجام بدینند - و از شرف خود گوشت را از دندان نمی خورد بلکه از چاقو تراشیده تناول می فرمایند چنانکه از تکلفات شرفاست -

(ارو) وہ لوگ بسبب کثرت خدام کے گوشت کاٹنے اور مذبح کے جوڑوں کو جدا کرنے سے علمہ اور دور ہستے ہیں - دسترخوان پر گوشت پھریں سے کاٹ کاٹ کر تکلف کے ساتھ کھاتے ہیں نہ دانتوں سے کیونکہ وہ شرفاء کا قاعدہ نہیں ہے - یا یوں کہو کہ کھاتے وقت اوپر اوپر سے ہڈی والا گوشت کھاتے ہیں لنگھانوں کے مانند گوشت اور ہڈیاں بکھا نہیں جاتے -

وقال ابو هبل النخعي يمدح النبي صلعم وقيل يمدح عبد الله بن عبد الرحمن

ذَهَبٌ وَكُلُّ بَيْتٍ صَخْمٌ

سونا ہے اور اُس کے تمام خاندان بڑے ہیں

إِنَّ الْبَيْتَ مَعَادِي فَيُنْأَرُ

بے شک خاندان کا نہیں ہیں سوا اُسکی اصل

المراد بالبیت هنا قبائل العرب - المعاون جمع معدن وهو منبت الجواهر من ذهب غلبه النجار بالکسر کتاب الاصل صخم شریف -

(معنا) ان القبائل متفاوتتی الشرف - والمجد کا نفا معادن توجد فیها اشیاء متفاوتة فی القيمة - فاصل محمد معدن ذهب او کذب وکل بیت من بیوت الاحوال الامم شریف و صخم (ف) خاندان نامے مردم بشتابہ کا نام ہے زر و سیم می مانند پس خاندان محمد ص و صل اوصل کان زیر اشل زرت نیز ہمہ خاندانے احوال و اعلا م او شرف ریز است - ع این خانہ ہمہ آفتاب است -

(ارو) لوگوں کے خاندان سونے چاندی کی کاؤن کی طرح ہیں جن میں بلی بڑی قسم کی چیزیں رہتی ہیں سیر و سیم کی اصل گڑھ ہوئی کان کے مانند اور اُس کے اداری و پندی خاندان تمام بڑے اور بزرگ ہیں خلاصہ یہ کہ خیب الطریقین اور تری

إِنَّ النِّسَاءَ عِزٌّ لَهُمْ عَقْمٌ

بے شک عورتیں انکے شل کے غنے سے بانی ہیں

عَقْمُ النِّسَاءِ فَمَا يَلِدْنَ شَبِيهَهُ

عورتیں بانجھ ہو گئیں سو نہیں جنٹیں اُس کا مثل

ح (عقم النساء ای مثله لحدف لذلالة ما بعدا عليه والعقم جمع عقمه وهي التي لا تلد يقال عقرت المرأة اذا صارت عقيمة - والشبيه هو المثل الموافق -

(معنا لا) ان النساء منعن ان ياتی بمثل الممدوح فلا یلدن مثله فلا شایان النساء عقیما مثله
(اف) زمان از زمین مردے چین بزرگ و شریف یعنی ممدوح عقیم گشتند لذا بچہ نش نر نہیں پند پس
بے شک ان زمان از زمین شل او عقیم ہتند۔

(ار دو) تمام عورتیں بانجھ ہو گئیں سو ایسا بزرگ اور شریف شخص نہیں جنٹیں اسین شک و شبہ نہیں ہو کہ ای شخص
کی مثال غنے سے عورتیں عقیم اور بانجھ ہیں یعنی ممدوح کے مانند آج تک کوئی دوسرا پیدا نہوا۔

وَسَيِّئَاتٍ يُنْفِقْنَ مِنْهُ الْوَفْرُ وَالْعُدْمُ

اور برابر ہیں اُس کے پاس مال کی کثرت اور قلت

مُتَهَيِّلٌ يَنْعَمُ بِمَا مُتَبَاعِدٌ

خوش ہے اُن کے ساتھ اور دور ہیں کئے سے

(ح) متهمل من قتل تبسم و فرح - متباعد بعيد - سيئات المثلان الوفرة المال الكثرة العدم
بالضم قلة المال - والباع في بلا مجيء عن اى متباعد عن قول لا -

(معنا لا) انجب الا عطاء وميل اليه فيقر بنعم ويحجب النفع فيبعد عن لا وانه يعطي عند
صوتك العيش كما يعطي عند الرخاء والسعة فالرخاء والسعة سيئات عند لا - كما انشد المنشد في
الحج النبي عليه السلام ما قال لا قط الا في تشبهه ولو لا التشبه كانت لا وة نعم -

(فارسی) ابوقت سوال سائل بہ نفع نعم خوش می باشد و از لفظ لا دور فراموشی و تنگی ہر دو نزد و کیسان ست بہر دو
حالت بیک روش سخاوت میکند نہ زفت کلمہ لا زبان اور ہرگز ہر گز با شمدان لا لا لا اللہ

(ار دو) وہ ہاں کئے سے خوش اور نہیں کئے سے ناخوش - (دور) ہے فرج حالی و تنگدستی اُس کے نزدیک برابر
چن یعنی علوت سے دونوں حالتوں میں بیک روش سخاوت کرتا ہو۔

خَمِينًا وَلَيْسَ بِجَبِيحٍ مِمَّنْ سَقَمُوا

بیمار حالانکہ اُس کے بدن میں کوئی مرض نہیں ہے۔

سَوْرُ الْكَلَامِ مِنَ الْحَيَاءِ نَحَالٌ

وہ کم سخن ہے پر جیا کے تو گمان کرے گا اُس کو

(ح) نذر الکلام قليل الکلام و قليل الخلو النذر ايضا و رمي في ضرع الناقة يقال ما عبت
لا نذر اى بطيئا نزر جمع الضمن السقيم - والعاشق والمتبلى في جسده من داء او غيره يقال
هو ضمن على اهل اى كل -

(معنا) انہ لا یتکم کثیر الشدة حیاء تظنہ مستیلاً یتکلم مع انہ لیس بہ سقم بل قلة تکلمہ لاجل الحیاء۔

(ف) احوالہ لم گوت از کم گوئی او گمان بہری کہ مریض است حالانکہ در بدن جسم او بیج بیماری نیست بلکہ کم سخن او جو شرم و حیاء۔

(اُردو) حیا کے باعث وہ قلیل الکلام ہے اس قدر کم سخن ہے کہ تو اس کو دیکھنے سے حیا خیال کرنے لگے حالانکہ اُس کے جسم میں کسی قسم کی بیماری نہیں ہے۔ صرف حیا بسیار گوئی سے اس کو رکتی ہے۔

(وقال لبید الأخیلة)

لَيَقْوَدُ مِنْ أَهْلِ الْحِجَازِ بَرِيحًا

اسوجہ سے کہ لیل ہمارے قافلہ تو میں کہ بر شوگر کی سردی کرنا ہے

كَبَّ إِذَا الْوَجَدْتُكَ مُرُومًا

بنی کعب ہیں اس وقت تو پاؤں لگا عمر و کو مرحوم تو نہ

يَا أَيُّهَا السَّدِيمُ الْمَلُوءِي سَرَّاسُهُ

ای متکبر گردن کا کچ رکھنے والا

أَتَرِيدُ عَمْرُوبِينَ الْخَلِيعِ وَدَوْكَه

کیا تو عمر و بن الخلیع کا ارادہ کرتا ہے اور حال ہے کہ اُسے اس پاس

(رحل) السدیم والسادم النادم الحزین والسدم ایضاً لفعل، الجحاز الملوی من لوی السدہ اذا تکبر واعرض البریم فی الاصل الحیط المختلط من السواد والبیاض واستعیر للجیش لکن من اخلاط الناس وواشہم المرموم اسم مفعول من رمہ راماً اذا عطف علیہ فالمرموم بمعنی المرحوم۔ والواو فی دونہ حالۃ دون بمعنی ادنی واحط منه درجہ وجمعہ اصنام وهو المراد هناك وجمعہ غیر وایضاً بمعنی خذ يقال دونك زیداً ای خذہ وایضاً بمعنی الخسیس الخفیر۔

(معنا) ایہا لفعل المتکبر لان یقو حیثا من اهل الحجاز مختلطاً من اخلاط الناس وواشہم امرید مقابلۃ عمر و بن الخلیع امتنع وابتعد عن ارادتك فانك اذا وجدت دون بنی کعب مرجوا معطوفاً علیہ یمنعون عنہ من یریدہ فاندسید کریم الحاصل الانکار علی المخاطب فہما یرید من مقابلۃ عمر و بن الخلیع۔

(ف) ای جو انہر دستگیر کچ گردن می رودی از برای آنکہ بر شوگر غلط سرداری میکنی و ارادہ داری کہ از فوج حجازی را غلط الاقوام مقابلہ عمر و بن الخلیع کنی حالانکہ بنی کعب از طرف او برای دفع تو ہستاست یعنی قبل ازین کہ باوی بجنگی برای دفع تو بنی کعب آمادہ اند بعد از ان چون با عمر و بن الخلیع مقابل باشی آنہر میان آن قوم چنان بجائی کہ برای او جانبا زند و از حد فرمان بردار مطیع او مستند لاجرم از تاب نداشتہ کہ بر ارادہ خود کامیاب شوی۔

(اُردو) اسے متکبر مرد کہہ کر دین ہی کیا تو چاہتا ہے کہ مجازی فرج سے جو مختلف قوموں سے مخلوط اور گندم سے عمر دین الطلیح کا مقابلہ کرے گا یعنی اُس سے لڑنے کا ارادہ لکھتا ہے۔ اور حال یہ ہے کہ اُس سے درختی کب تجھ سے لڑنے کو آمادہ ہیں۔ جب تو اُسے لڑیگا تو عمر دین الطلیح کو ایک ایسے سردار کی صورت میں پاویگا کہ ساری قوم اسکی اطاعت کو جاننا ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ اُس سے لڑنے کی تاب تو نہیں لاسیگا لہذا اسے ارادے سے باز آ

إِنَّ الطَّلِيحَ وَنَحْنُ هَظْطٌ فِي عَامِرٍ
کَالْقَلْبِ أَلَيْسَ جُجُو جُجُوًا وَحَزِيمًا
البتہ طلیح اور اُس کی قوم بنی عامر میں
بمزدل قلب کے ہیں جیسے پتیا یا گیا ہے سینہ اور وسط سینہ

(رحل) الْجُجُو كَهَذَا الصَّدْرِ الرَّهْطِ قَوْمُ الرَّجُلِ وَقَبِيلُهُ وَعَدِ جَمِيعُ مِنَ الثَّلَاثَةِ إِلَى الْعَشْرَةِ وَلَيْسَ فِيهِمَا صِرَافَةٌ وَلَا وَاحِدٌ لِمَنْ لَفْظُهُ جِ ارْهَطْ وَرَهَاطٌ وَالْخَيْرُ بِمَوْضِعِ الْحُلَا مِنْ الصَّدْرِ لَا الْقَلْبَ عَضْوٌ صَوْبُ بَرٍّ الشَّكْلُ مَوْضِعٌ فِي الْجَانِبِ الْأَيْسَرِ مِنَ الصَّدْرِ وَالْفَوَادِ وَالْعَقْلُ وَالْقَلْبُ الْجِيْشُ وَسَطُهُ قَلْبُ كُلِّ شَيْءٍ لُبُّهُ وَمَحْضُهُ

(معنا) ان موضع الطلیح من بنی عامر موضع القلب من البدن فلا بد ان يحفظوه فلا يمكنك الوصول اليه۔

(ف) البتہ طلیح پر دعوہ و گروہ اور بنی عامر مانند دل اند کہ بر دینہ و درمیانی سینہ بلحاظ حفاظت لمبوس شد یعنی بنی عامر از صراط طلیح گروہ اور اندر پس کے بروی دلیری خواہد کرد۔

(اُردو) بیشک طلیح اور اسکا فریق بنی عامر میں ایسا محفوظ ہیں جیسا دل سینہ اور وسط سینہ میں۔ ایسے کوئی ایسر ہمت کر نہیں سکتا یعنی بنی عامر طلیح کے سخت طرفدار اور محافظ ہیں۔ بنی عامر اسکی حفاظت کو ایسے ہیں جیسا سینہ اور وسط سینہ دل کی حفاظت کے لیے۔

لَا تَغْزَوْنَ الدَّهْرَ إِنْ مَطَرٍ
لَا ظِلْمًا أَبَدًا وَلَا مَظْلُومًا
مت لڑ کبھی آل مطر سے
نقو ظالمانہ اور نہ مظلومانہ

قوله لا ظالماً منصوب على الحال۔ ای لامبتداء الهم بالحرب۔ ولا مظلوماً ای ولا متقوماً (معنا) ای لا تغزون ولا تحربن آل مطر (هم اقارب عمرو بن الطلیح) ابداً لا ظالماً مبتدئاً بالظلم ولا مظلوماً منتهماً بالثأر منهم لا نهضوا ولو باس شديد لا يطاقون،

(ف) آگاہ ہے بہ جنگ و پیکار آل مطر آمادہ مشونہ از روی ظلم کردن و نہ از روی انتقام گرفتن چریشان دلیران و جہاد نمند۔ مقابلہ نشان مشکل است بر دشمن تم ظلم آغاز کردن بالاس طلاق باشد انتقام گرفتن مشکل است (اُردو) تو بھی آل مطر سے لڑنے پر آمادہ نہ ہونا دلا (ظالمانہ) اور نہ آزار مظلومانہ یعنی یہ لوگ ایسے ہیں کہ نہ

کوئی ظلم اپنڑھا سکتا ہے۔ اور نہ ظلم کا بدلہ لے سکتا ہمیشہ ہمیش کے لیے وہ لوگ غالب ہیں کسی حالت میں مغلوب نہیں ہوتے ہیں بات کو تو کر اپنے ارادے پر کامیاب ہو سکتا ہے۔

وَأَسْبَغَ ذُرْقًا نَحْنُ مَمَّا قَوْمٌ رِبَاطُ الْخَيْلِ وَسَطٌ بِيُوتِهِمْ	اور چکتے نیزے ہیں جو گمان کیے جاتے ہیں تاکہ
---	---

ہم قوم۔ الرباط بالکسومایر ببطیر والنفواد الخیل یقال فلان له رباط من الخیل الحصن
او المكان الذی یربط فیہ الجیش رج رُبُطًا لاسنة جمع اسنان۔ الزرق الصافیة الامعة
نَحْنُ مَمَّا یجمعن تظن۔ محمول۔

(معنا) ہم قوم رباط الخیل فی بیوتہم واسنة زرق لامعة صافیة تظنہا۔ (او تظن)
جو مالا جل لماعها الحاصل انہم مستعدون فی کل وقت لدفع الاعداء۔

(ف) اوشان گروہے اندر کڑیہ اسپان در میان خانہ شانشن ست و نزد شان یا اوشان شل شان انہم
اندر در برق و خندہ شل شان گان اند۔

(ا) اردو) وہ ایسی قوم ہے جنکے گھوڑوں کے پانگاہ اپنے گھروں کے پیچھے ہیں اور ان کے پاس ویسے چلتے
نیزے ہیں جو بہ سبب کثرت چمک دمک کے تاروں کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ بڑے لڑاکو
ہیں جو ہر وقت لڑائی کیلئے پارہا پارہا رہتے ہیں۔ یا یوں کیے کہ لڑائی کے سبب کو اپنی جان کی طرح حفاظت سے
رکتے ہیں۔ یا یوں کہہ کہ وہ لوگ چکتے نیزوں کے مانند ہیں۔

وَسَطَ الْبُيُوتِ مِنَ الْحَيَاءِ سَقِيمًا مَحْزَنًا عَنَّهُ الْقِمِيصُ نَحْنُ مَمَّا	اگر وہ کچھ میں حیا کی وجہ سے مریض
--	-----------------------------------

حل المحرق الممزق من خرق اذا مزق۔ قوله ومخرق عطف علی رباط الخیل۔ سقیم مفعول ثان لثحال
وسط البیوت منصوب علی الظرفیة۔

(معنا) وہی وسط بیوتہم رجل محرق عنہ قمیصہ لاجل کثرة اشتغاله بقری الا ضیاف و
خدمۃ المساکین بخسۃ فی بیوت انقوم سقیم من شدۃ الحیاء من ان لا یكون متہ اداء
خدمۃ۔ المساکین کما یجب ویؤد۔

(ف) نیز در میان خانہ شانشن ہر دست کہ جامہ شش بوجہ کثرت خدمت ہمان و در بارہ و بارہ پارہ گشتہ بہ سبب کثرت
اشتغال اور آخرتہ دست نہ حد کہ جامہ شش را قلندہ جامہ دیگر در بر کند۔ اگر اور ادینی گفتی کہ از جایا بار واد رضا میماند
یعنی با وجود چندین خدمت ہم او بدل خود شمرندہ است کہ خدمت کما احتما از سن اراخی نشود۔

(اُردو) اور اُن کے گھروں میں ایسا شخص بھی ہو جس کا کثرتِ خدمت سے پارہ پارہ ہو گیا ہو اُس کو مشغولیت کی وجہ سے اتنی خدمت ملتی نہیں ہو کہ وہ اپنا لباس تبدیل کر لے۔ وہ ایسی حالت میں ہو کہ دیکھنے سے گھر میں شدتِ حیا و شرم سے تو یہاں اُسکو سمجھے۔ خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اس قدر خدمت کر کے بھی وہ دل بدل نہیں رہتا ہو اور کہتا ہو کہ کاش پوری خدمت مہمانوں کی مجھ سے ادا ہو سکی۔ الغرض اس سے قوم مذکور کی تعریف مقصود ہے کہ وہ لوگ بڑے مہمان نواز ہیں۔

حَتَّىٰ إِذَا رَفَعَ اللَّوَاءُ تَرَ أَيْتَهُ	تَحْتَ الْوَاءِ عَلَى الْخَيْسِ رَعِيْمًا
یہاں تک کہ جب جھنڈا بلند کیا جاوے دیکھے گا اس کو	لواء کے نیچے بڑی فوج پر سرخوار اُنکا ذمہ دار

حل: الرعیم السید الکفیل لامور الناس۔ الخیس الخیش الذی یکون له مقدمة وساقة وقلب ویمینه و میسرة اسمی الخیس خمیس لان الخیش کذا یکون له خمس فرق وکذا الخیس یوم الخیس والخاص من الاسبوع اللواء بالکسر العلم وهو دون الراية قبل سعى اللواء لواء لانہ یلوی البکر فلا ینشر الا عند الحاجة الیوة جمعه۔

(معنا) ۱ اذ ارفع لواء الحرب کان هذا المذبح رئیس الخیش وکیلاً لاموره۔
(د) اُنکس درین حالت (مذکور) می مانند تا اُنکچون علم جنگ بلند کر دے شود اور از علم جنگ سر دار خیش کا ہزار اُن می بینی۔ یعنی دروی ہر دو صف مہمان نوازی و جنگ سازی موجودہ آئے۔

(اُردو) وہ ایسا ہی گھر میں مشغول خدمت رہتا ہوتا ہے کہ جب لڑائی کا جھنڈا بلند ہوتا ہے تو تو اُسکو پرچم کے تلے بڑے لشکر پر ہر دای کر تا ہوا دیکھے گا۔ یعنی گھر بار کے دونوں کاموں میں وہ ماہر ہو۔

لَنْ تَسْتَطِيعَ بَانَ تَحْوِلَ عِزَّهُمْ	حَتَّى تَحْوِلَ ذَا الْهَضَابِ يَسُومًا
ہرگز فادر نہو گا اُن کی عزت کو بدلنے پر	یہاں تک کہ تو بدل دے کہ یوم کو جبے ساتھ پیراں پھیلے

رحل، الهضاب جمع هضبة الجبل الصغير۔ اوائل۔ يسوم جبل متصل بجبل تحویل۔ من التحویل وهو التبدیل والتغییر۔

(معنا) ۱ لن تقد رعلی ان تحول عزهم ومجدهم حتی تقد رعلی ان تحول ذا الهضاب الصغار جبل یسوم من مستقرة۔ وهذا التعلیق بالمحال۔

(د) ہرگز توانی کہ عزت و بزرگی مدوح را بگردانی مگر آننگاہ کہ کوہ یسوم را کہ کوہ مایے دیگر متصل و ملحق است از جای او بر کنی مانند آن شود و نہ اُن لینے برگردانیدن اُن کوہ از محال است لاجرم تحویل عزت مدوح نیز محال بلکہ محال است۔

اُردو) مجھ کو ہرگز اس کی طاقت نہ ہوگی کہ مہرِ وح کی عزت اُس سے بدل کر دوسرے کو دے دے ہاں یہ تو جب ہو سکتا ہے کہ اُس بڑے پہاڑ کو جس سے اور پہاڑ یاں ملی ہوئی ہیں اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ رکھ دے حاصل یہ ہے کہ نہ یہ ہو سکتا ہے اور نہ وہ نہ فوسن پیل ہو گا نہ رادھا ناچلی۔

وَإِذْ كُنْتُمْ لَكَ بِالرَّقَادِ نَعِيمًا	إِنْ سَأَلْتَهُمْ لَفِي غَمٍّ مِنْ هَٰذَا
اور سورہ کافی ہے تیرے لیے یہ سونا نعمت کی رو سے	اگر تجھ سے ضلع کر لیں تو ان کو لوٹائی سے چھوڑ دے

قوله نَعِيمًا منصوب على التمييز بالرقاد الباء داخل على المفاعل ای كُنْتُمْ لَكَ الرقاد قوله من هذا إشارة إلى الحرب - سألهم من المسألة المصاحبة -

(معنا) ان سالوكم فدعهم عن الحرب واحسب الصلح غنمًا ونم في بينك واندكفاك (ف) اگر دشمنان با تو صلح نمایند پس تو ایشان را از جنگ بگذاز و صلح را غنیمت شمره بخانه خود بخواب زیرا کہ خواب تو برائے نعمت کافی خواهد شد یعنی اگر جنگ کنی نیست و نابود شوی لاجرم صلح را غنیمت شمر کر برام بیا تا آن صلح کنی تو میں نعمت است اُردو) اگر وہ لوگ تجھ سے صلح کر لیں تو ان سے لڑائی ترک کر کے مزے کیسا کھو گھر میں سورہ اور اس صلح کو غنیمت سمجھ۔ کہ میں سے زندگی گزرے گی ورنہ ان سے لڑائی کر کے جان سے مارا جائیگا۔

وَقَالَتِ الْيَتَامَىٰ وَبِقَالَ بِلْ قَالِهَا ابُوها

وهو الصواب فيضی

يَحْتَضِرُ يَدٌ عَلَىٰ اَعْصَمَ مَذْكُورًا	يَحْنُ الْاَخْلَ اِلَ لَا يَزَالُ غُلَامًا
یہاں تک کہ لاطھی کے سہارے چلے مشہور	ہم بنی الاخیل بن ہمیشہ رہتا ہے ہم میں کا غفل

(رحل) الا خائل جمع وہی قبیلہ۔ یدب علی اعصم۔ ای یمشہ مشیہ المشیخ الہرم۔ قولہ مذکور منصوب خبر لا یزال۔

(معنا) نحن المعروفون المشهورون ولا يزال الغلام منافع القدر من صبا إلى ان یدب علی اعصم ای یصیر شیخا ہما۔

(ف) ما از قبیلہ بنی الاخیل ہستم کہ معروف و مشہور ہم طفلان ہم از کود کی و خوصاں تا پیری مشہور معروف میماند (اردو) ہم بنی الاخیل کے لوگ ہیں ہم میں کا ہر ایک لڑکا بھی بچے سے بڑھ جائے تک لوگوں میں مشہور و معروف رہتا رہتی بچے سے سین شہرت آجاتی ہو اور اس وقت تک وہ شہرت بحال رہتی ہے کہ وہ لاطھی کے سہارے چلنے لگے۔

جَزَعًا وَتَعْلَمُنَا الزَّفَاقِي جُورًا	تَبْكِي الشَّيْخُونَ إِذَا فَقَدْتَ أَكْفَتَا
گھبراہٹ سے اور جانتے ہیں ہمیں احباب دریا	رہیں گی تلواریں جب تمہارا تھون کو کم کرین گی

وحل الکاف جمع کف۔ الرفاق جمع الرفیق۔ البور جمع الجور المراد به مثل البور فی العطاء
والسفا۔ قوله الکنا منصوب مفعول فقدن الجزع والقرع واحد مقع۔

(معناه) ان السیوف اذا فقدت الکفنا تبکی حزنا وحرًا علامتها لا تجد من یستقیها من دم
الاعداء غیر الکفنا۔ وان احبانا واصحابنا یعلون ما عندنا من الجود والکرم وکثرة العطاء
کأننا جوف فی العطاء۔

اف ہر گاہ شمشیر دست مرگم کند بے تاب بگریم جان مارا مثل دریای دانتدینے شمشیر از دست کسے بحر دست
ماسیرابی حاصل نشود و لا جرم از مفارقت دست ماز از میگری۔ مابروستان خود چندان بارش بخشش می باریم
کہ اوشان مارا مثل دریای انگارند۔

(اردو) جب کہ تلوار میں ہماری پتیلیوں کو گم کرینگے تو یہ سب اس کے کہ دوسروں سے ان کی پیاس
ٹھنڈی نہیں ہوتی ہے گھبرا کر زار و قطار روئے لگینگے۔ اور ہمارے دوست و احباب کثرت عطا و وفور و سخاوت
کے باعث ہیں دریا جانتے ہیں لینے ہم لوگ سخاوت اور سخاوت و نونین کامل ہیں۔

وَلَعَنَ آوَتْقَىٰ فِي صُدِّ دَرِيسَتَا يَتَكُمُ	مِنْكُمْ إِذَا بَكَرَ الصُّرَاخُ بَكْوَرًا
خدا کی قسم ہم زیادہ متبرین سینوں میں تمہاری طرفوں کے	تم سے جبکہ صبح کو پہونچے فریاد خواہ کی آواز

(حل) الصراخ الصياح ای صوت المستغيث۔ اماخص الفراع بالبکور لان الفارة تقع
عند الصباح۔ بکوبکور بمعنی آتی بکرۃ۔

(معناه) ان نساءکم لهن ثقة بنا اکثر من ثقتن بکم مع انکم من اهل من لاننا ابتاد
بجمايتهم قبلکم اذا ستغثن وقت الصباح فلا جرم نحن اوثق منکم فی صد ورج
ولنا الفضل علیکم عندھا۔

رف بخدا مادر سنبھلے زنان شما از شما معتبر و معتد علیہ ہستیم زیرا کہ مادر وقت صبح چو آواز فریاد بگوش
برسد درین وقت بفریادری شان می دویم ازین رومارا اعتبار می کنند۔

(اردو) غلام یہ ہے کہ مصیبت کے وقت تمہاری عورتوں کی مدد کرنے کیوجہ سے وہ بہکم تم سے زیادہ مانتی
میں تم لوگ باوجودیکہ ان کے دل میں سے جو باتم اس قدر مدد ان کو تم سے نہیں ملتی جس قدر ہم سے ملا کرتی ہے
اور یہی وجہ ہے کہ ان کے دل میں ہماری محبت جاگیر ہے۔

وقال آخر

لَيْسَ بَهُنَّ سَيُوفًا فِي صَرِّ أَمْتِهِمْ	وَطُولِ الْإِغْنَاءِ وَالْأَمَمِ
--	----------------------------------

وہ لوگ تشبیہ دیے جاتے ہیں تو اور تو سے اپنی غیرت میں اور درازی میں گردنوں اور قدوں کی ۶

(رحل) الصرامة الشجاعة و تقصیم العزم سیوفاً منصوب مفعول ثانٍ للمفعول الاضمية جمع
نضی وهو السهم الذي لا ريش له والمراد بها هنا على العنق وهو محمد وح في الرجال
الامم جمع امّة وهي القامة والقديقال ما احسن امته اي قامته -

(معنا) انهم في شجاعتهم وامضاء عزيمتهم مثل السيوف ايضا في طول اعناقهم
واعتدال قامتهم واستواءها يشبهون بالسيوف -

رف ہاوشان د شجاعت د ہلری د و انکی عزم نیر در درازی گردن و راستی قامت مثل شیرانہ -

دارو، وہ لوگ اپنے ارادوں کے پورا کرنے اور گردن وقامت کی درازی میں شیروں سے تشبیہ دیے جاتے ہیں
خلاصہ یہ جو جیسے تواریق میں کام کر جاتی ہو ویسے ہی وہ لوگ بہت جلد اپنے دل کی خواہشوں کو پورا کر لیتے
ہیں ان کے کاموں میں تعویق والتواہین نہ ہوں ان کی قامت تلوار جیسی سیدھی اور گردن کا بالائی حصہ
دراز ہے اور یہ اوصاف مردوں میں محمد ص ح ہیں -

اِذَا عَدَّ الْكَيْسُ الْيَجْرُ فِي مَقَارِئِهِمْ
یہ ہو جاتے ہیں کہ تو دیکھنے سے انکو یہی لگ کر پھر بڑھنے کے

(رحل) غلاد ذهب غدا و يستعمل بمفہ صافیر فتح المتبدأ و ينصب الخبر - المسك بالکس طیب
و هو من دم دابة كالظبي يدعى غزال المسك المفارق جمع المفروق وهو موضع افتراق الش
قوله را ح من راح رواحاذا ذهب في الرواح ای العشی و يستعمل بطلق الذهاب والمشی
مَرَضٌ جمع مریض -

(معنا) یصفهم الشاعریقول انهم اذا استعملوا الطیب (المسك) وقعدوا في مجالس
الانس وقت الصباح صاروا من وقارهم وسكنتهم بحيث تحسبهم وتظنهم مرضی لا
حركة لهم - الحاصل انهم کرم الاخلاق رزین العقول -

رف ہر گاہ ہر وقت صبح خوشبو ہا - بر سر شان پر اگندہ شود - در مجالس باوقار و اطمینان بہ نشیند گوی کہ
بیمار بہتند کہہ رکے ازیشان صادر نشود یعنی کریم الاخلاق اند جب عادت ملوک ہر وقت صبح می نوشی
کرده در محافل خوش دساکن می مانند -

دارو جب صبح مسک ان کی مانگوں میں پھیلتا ہوا اور بزم انس میں شراب نوشی کرتے ہو کہ جب
عادت ملوک در و ساء کہ صبح کم اکثر شراب پیا کرتے ہیں ایسے دقار کے ساتھ بیٹھتے ہیں کہ دیکھنے والا ان کو

دیکھ کر بعض ناؤں کو سمجھا گیا کہ باکل چپ بیٹھے ہوئے ہیں ذرا سی حرکت تک ان میں نہیں خلاصہ یہ ہے کہ مزاج کے چمیل نہیں ہیں بلکہ سلیم اور حسین ہیں۔

وقال آخر

قال ابو الندی قلت ابی زیاد الحبشہ میں من بنی حرام فقال لحارث بن عوف اخو بنی حرام رشیہ

قلم آخر ما لکنا کا بنی زیاد

فان کن الحوادث جتر قیل

سوا اگر نہ لے کی گردش نے میری بیج کئی کر دی ہے لیکن میں نے نہیں کیا کسی طرح لیکھ یاد کے ڈیوین کی طرح

(رحل) جرقنی يقال جرف الطین اذا ذهب به كله والمراد ههنا الاستیصال وفي نسخة

حرقنی من الحرقن والیضائی نسخة غیر بنی من التعلیر ما لکنا مفعول لہ ار

(معنا) ان قتل ابی زیاد (وہا البریع وعمار) وھلاکھا اصابتہ بمصیبتہ اشد من استیصال

الحوادث اصلنا۔ ای لم یصب مصیبتہ مثل مصیبتہ ہلاکھا بل کل مصیبتہ عندا ہلکۃ

(ف) اگرچہ حوادث روزگار گردش دور دور اور از بیج بر کندہ است تا ہم مثل مصیبت قتل و ہلاک شدن ہر پیر

زیاد مصیبت دیگر نہ یہ ام و نہ مثل ان ہر دو مقتول کے ہلاک شوزہ را بجیم عملہ نہ کردہ ام۔

را (و) یہ ہاں سی کہ حوادث روزگار نے میرے سامنے احباب و برادران کو ہلاک کر کے میری تنہائی کر دی ہے اور

میری حالت ناگفتہ بہ ہو گئی و مگر زیاد کے دونوں بیٹوں کی طرح دوسرے کئی والے کو میں نے نہیں دیکھا خلاصہ

یہ ہے کہ میرے سر پر بیٹوں لاکھوں مصیبتیں آن پڑی ہیں اسلئے ٹوٹ پڑا لیکن ان دونوں کی ہلاکت سے سب کو

بڑی مصیبت سر پر گری کیونکہ یہ دونوں اپنے اوصاف میں نزلے تھے، ان کے مرنے کے ساتھ ساتھ نجات

و بخشش بھی خست ہو گئی ہے۔

مِن السَّمْرِ الْمُتَّقَفَةِ الصَّعَادِ

هَمَّ الرَّحْمَانُ خَطِيئَانِ كَانَا

دو دونوں دو نیزے خفی تھے۔ گندم گون سیر سے لیے

(رحل) الخطی غریۃ بالبحرین ینسب الیہا الرماح فیقال حتی بالیا نسبتہ الیہا۔ والسم

الرماح۔ المتقفۃ من التتقیف وهو التقیل والتقومیہ الصعاد جمع صعدۃ وهو الرمح

الطویل مستوی لا یتحتاج الی التتقیف شیبہما بالروح الخطی کذا وکذا فی اعتدال القامۃ وطولھا

(معنا) یصفہما (ابن زیاد) فیقول ہما کرمین خطیبیہ فی صلابتہما واعتدالہما وحسن

الوانہما۔ وطول القامۃ واعتدالہما۔

(ف) ہر دو پسر زیاد و اعتدال و استواء و راستی قد و قامت بھی نیز ہائے خطی بودند کہ در راستی و خوبصورتی

از ہمہ نیز ہاے جملہ ممالک شہور اندر کہ گندم گون در راست و دراز بودند۔

دارو و وہ دونوں درازی قامت حسن و رنگت اعتدال و غیرہ اوصاف میں سیدھے گندم گون خطی نیزون کے مانند تھے۔ خطی نیزے سے تشبیہ دینے کی وجہ سے کہ وہ غیر عوام ممالک کے نیزون سے اچھے اور خوبصورت ہوتے ہیں۔ چنانچہ مصرع ثانی میں اس کے اوصاف بیان کر دیے گئے ہیں۔

تَمَّالَ الْأَرْضِ أَنْ يَطَّأَ عَلَيْهَا	بِمِثْلِهِمَا نَسَّالِمُ أَوْ تَعَادَى
---	--

ڈرائی جاتی ہے زمین اُن کے چلنے سے اس پر
(حل) تممال مجھوں من اہال التراب اذا صبه الى تحت۔ او من حاله اذا خافه هول
الارض فزرعها۔ ان يطاء صله لان يطاء والطى بمعنى القطع يقال طوى الثوب اذا لم ينشره
وطوى البلاد اي قطعها نسا لقصاح۔ تعادى تخادب۔

ق
(معنا) کانت لهما وطاء تمشديد تخاف الارض بمشبههما عليها لقونهما وکانا صا
المقال بجيث نسا لم بمشبههما يا مخاطب واتخارب لے کانا معتمدین معتبرین۔

رفت (زمین از رفتن) اُن ہر دو جوان خوف زدہ شدی یعنی از قوت بدن چنان گام زدند کہ زمین پریشان
خوف کر دے وغارت شدی (این مبالغہ ست در وصف قوت) و اُن ہر دو چنان متبرق و قابل اعتماد بودند کہ بغارت
شان ای مخاطب ترا اختیار ست کہ صلح کنی یا پیکار زیرا کہ ہر حال حامی دمد و کار تو بودند۔

(دارو) ان دونوں کے چلنے سے زمین کا پ جاتی اور نیچے دب جاتی تھی وہ دونوں ایسے تھے کہ اُن کے ہر سے
پر ای مخاطب تو صلح بھی کر سکتا ہے یا کسی سے لڑ بھی سکتا ہے ہر حال وہ تیرے مددگار رہتے اور اپنی باتوں
کا زور ثبوت دیکھلاتے یعنی قوت و شجاعت میں دونوں کیسا اور اعتبار و ثوق میں بے مثل تھے۔

وقال آخر

وَيَدْنُو أَطْرَافُ التَّرَاجِدِ وَأَنْ	كَرِيمٌ يَفُضُّ الظَّرْفَ فَضْلَ حَبْلٍ
---	---

اور قریب ہوتا ہوا لاکھ جالیں نیزون کی بل جانے والی ہیں،

وہ کریم ہے کہ چشم پریشی کرتا ہرگز ندگی بھر

(حل) کریم ای ہو کریم غرض الطرف کفہ۔ الفض البقية ومنه فضله ودوان جمع
دان بمعنی قریب۔ (الفضل) منصوب علی الظرفیۃ علی انه مفعول له امارفعه فعلى الفاعلیۃ
لیغض۔ یدنو ملل دنو وهو القرب وفى نسخة فضل حیاء والواو فی قوله واطراف لمرسل
حالیۃ والاطراف جمع الطرف بمعنی الجانب والطرف الاول بمعنی العین۔

(معنا) انه کریم یغض طرفه عن خطیات احبابہ لکرمہ وانه شجاع لا یهاب الخ۔

بلید نو ویقریب الرواح کلمات منه ای عشتاقا القتال واشتعال نار الحرب۔

دفعہ ۱) مردوخ من جنان کریم و شریف ست کہ ہمہ عمر از عیوب و خطایای مردمان چشم پوشی میکند و معاف دارد و در شجاعت چنان ماهر است کہ از جنگ ہمدال باکے ندارد بلکہ در کارزار از دینیز ہا میر و دہر گاہ نیز ہا سوسی او قریب می آید یعنی بوقت شدت کارزار ہمہ کثمت و تہور خود در میدان جنگ ثابت قدم می ماند۔

دارد و مردوخ ایسا نیک ہے کہ عمر بھر احباب و یاروں کی خطاؤں سے چشم پوش رہتا ہے دیا اسکی زندگی کی خوبی و فیضیت ذاتی اُس سے چشم پوشی کرتی ہے شجاعت میں وہ کمال رکھتا ہے کہ لڑائی سے ہٹنے کے بجائے جب میدان جنگ میں جانین کے بیرون کی بجائیں آپس میں مل جاتی ہیں تو وہ اپنی بہادری سے پاس آجاتا ہے کہ لڑکے دشمنوں کے چھکے چھٹا دیتا ہے۔

لاؤنتہ

وَحَلَّاهُ اِنْ خَاشَنَةُ خَشِيتَانِ	وَكَا لَشَيْفِ اِنْ لَا يَنْفَعُ لَا نَ مَسْئَةٍ
اور اسکی دونوں دھاریں اگر تو سختی سے چھڑک دو تو معلوم ہوگی	اور وہ تلوار کے مانند ہے اگر تو مسکوزی سے چھڑک تو اس کا پھر لازم ہوگا

حال بقولہ وحلّہ اعلم انہ کیون من السیف مالاہ حالک و کیون مستقیماً ایسی دو دھاری تلوار کو اردو

میں کہتے ہیں۔ شبہ فی اللہ و الحشونة بالسیف لاشیۃ من لایہ لیأنا اذا لان له و کذا خاشنہ اذا خشن له۔ وان شوطیۃ بیان القشیدہ۔

(معنا) ہوگا سیف ان لت له ولم تمسہ شدید الان لاك و وجدت منه كل رفق ولین وان عادیتہ و مسستہ شدید القیت منه كل قسوة و خشونة فالاصل انه كان لیثاً مع الاحباء و شتناً مع الاعداء۔

رفت) او مانند شیر ست کہ اگر نرم گیری نرم شود اگر سخت گیری تیزی او تیز تر شود ای دشمنی و نرمی ہر دو صفت در وی موجود ست بلے نرم نرم و گرم گرم۔

(اردو) وہ شخص تلوار کی مانند ہے۔ اگر نرمی سے چھوئی تو نرم معلوم ہوتی ہے اور اگر سختی سے پکڑی تو اس کی دونوں دھاریں سخت یعنی تیز معلوم ہوتی ہیں۔ اور ہاتھ کوٹ جاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ اس نرمی و گرمی دونوں صفتیں موجود ہیں نرمی کیساتھ نرمی کا برتاؤ کرنا ہر طرح کی طرح پیش آنا ایک حیثیت ہے شدید ترین درد و نرمی حیثیت کے برابر لال تھا

وقال المجیر السالوی

یصلح ابن عمہ وکان محسناً الیہ دائماً

لَبَّالُ آيِدِي حَلَّةِ الشَّوْلِ بِالْأَكْمَرِ	إِنَّ أَجْنَ حَجَّيْ لَا بِنَ تَرِيْدُ وَإِنَّهُ
بہت تر کر نیوالا ہے ہاتھوں کو بڑی موٹی ہاتھی کی لڑائی کے لئے	اے شک میرے چچا کا بیٹا زید کا بیٹا ہے اور بے شک وہ

بالدم

(محل) البذلّ مبالغة من بله يقال بلّ بلاءً وبلاءً بالماء اذا نزل ابل الثوب نداءً والجلّة بالكسر المستندة من الابل - واشول جمع شائلة الناقة التي جفت لبنها اي اتي عليها من حماتها ووضعها سبعة اشهر رجعت لبنها قوله ايدي في محل النصب نه مفعول لابل قال ابن النجار (معناه) والله ان ابن عجي لا بن زيد في الحقيقة وانه كقولهم ايدى عظام النوق ومنسحق بالدم بنحوه اياها للاضياف والمساكين والغلبة المثل نه جواد كبري بلاضياف فيخبر لهم لوق الموصوفه (وف) البته عم زاده من سپر زيرت كه دستهاے شتر زاده فر به پر گوشت را بچن تركنده است يعني برائے همانان ناقماے چنين فروغ ميكنند واز ان همانان را سير كنند -

اردو - بے شک چچا زاد بھائی چچا کا بیٹا حقیقت میں ابن زید ہی ہے شک وہ بڑی موٹی تازی بٹش عمر اوٹینوں کے ہاتھوں کو خون میں تر بتر کرنے والا ہی خلاصہ یہ ہے کہ ہماروں کے لیے ایسی ایسی اونیوں کے کوٹھے کا ٹٹا ہے اور ذبح کرتا رہتا ہی بڑا سماں دوست اور غریب نواز ہے -

طُلُوعُ النَّشَايَا بِالْمَطَايَا وَسَابِقُ	إِلَى غَايَةِ مَنْ يَبْتَدِئُ رُهَا يُقَدَّرُ
اختیار کر نیا الاشکل کامر کا بزرگ سوار ایک اور بزرگ کا بزرگ ہے	اُس حد تک کہ جو شخص اُمیں آگے بڑھ جائے پیشوا گنا جاتا ہے

(محل) الطلوع مبالغة الطالع كالصبر مبالغة الصابر - النشایا جمع نشية وهي العقبة المراد بطلوع النشایا من يركب صعاب الامور ومشكلاتها يبتدئ رها يسبقها - قوله من يبتدئها الخ الجملة لغت لغاية - يقدم مجهول من التقدم -

(معنا لا) يصف بالبيت ابن عمه فيقول هو يركب صعاب الامور بالمطايا - وبهفته وعلو شأنه يسبق الناس الى كل غاية من المجد والشرف من بادر اليها تقدم بين اقرانه ويحتسب مسيذاً ومقتدى اي انه السابق الى غاية المجد والسبق فلهذا صاحب السبق ومقدم اقرانه (وف) اواد سوار یہاے خود کار ہاے دشوار و مشکل گذار را انجام میدہم - ودر طلب مجد و بزرگی مجھے میرسد ہر انگس کہ دریں حد دراز ہمسران و ہائے زمان و خویش کوے سبقت برد و مقدم و پیشوا شمار کر دہ شود یعنی در بزرگی و ترفرت بعد پایاں رسیدہ لاجرم پیشواے قوم شمر دہ شد -

اردو - وہ اپنی سوار یوں کے ذریعے مشکل کاموں کو اختیار کرتا اور انھیں انجام دیتا ہے - بزرگی میں اس حد تک پیش قدمی کرتا ہے (بڑھتا ہے) کہ جو شخص اس حد کو پہنچے وہ اپنے ہمسروں میں مقدم اور پیشوا شمار کیا جاتا ہی یعنی وہ اپنے مفاد کے انتہائی حد تک پہنچتا لہذا اپنی قوم میں سردار گنا جاتا ہے -

كَيْسَرٌ مَّظْمُومًا وَيُكْرِضُ ظَالِمًا	وَيَكْفِيكَ مَا جَمَلْتَهُ عِنْدَ مَعْرُومٍ
--	---

خوش کرتا ہے مجھ کو مظلوم ہو اور اسی کتاب میں جو کہ ظالم ہو اور تنہا کافی ہوتا ہے اس پر جو حکم دے گا اس کو جو حکم دے گا

یسی بڑی بات من السور والمظلم الغرامة مظلوم جمع والغریب الدائن والمدیون قوله جملہ من الخلیل
یقال جملہ شئی خلیل و سحلا اذا جعله محله و یکلفه حمله -

(معنا) بقول یسرک مظلوما ای اذا جئت عنده وانت مظلوم من ظالم فیسرک بان
ینصرک باخذ التار عن ظلمک وکذا ینرضیک وانت ظالم بان یؤدی الغرامة والدية
عنک ویکفیک هو وحده ما حملته ایاہ عند لزوم الغرامة -

(ف) اگر تو از ظلم دیگر مظلوم باشی از وی انتقام گرفتہ تر از خویش کنند و اگر ظالم شوی تاہم تر از اسی کہ
بدینگوئی دیت از طرف تو او کند و ہر چہ از دیت بروی لازم گردانی و تنہا ادای او پس و کافی باشد -

(ارو) جب کہ تو مظلوم اور مستبدہ ہو تو وہ مجھ کو خوش کرتا ہے اور ظالم ہے تیر انتقام لیتا ہے اور جب تو
ظالم ہو تو مجھ کو خوش اور ارضی رکھتا ہے کیونکہ تیری طرف سے تاوان ادا کرتا ہے جو تیرا دیت توجہ
کچھ اس کے ذمہ کرے وہ اس کو تنہا کافی ہے اس کے پاس دولت کی کمی تو نہیں ہے کہ دوسرے سے مدد مانگے -

مِنَ النَّفْرِ الْمَدْلُ لَيْتَنِي فِي كُلِّ حُجَّةٍ
أَنْ لَوْ كُنْتُ مِنْهُمْ فِي حُجَّتِهِمْ مِنْ حُجَّتِهِمْ
مَحْكَمٌ أَوْ تَزْرَأُ مِنْهُ

(حل) المدللین من ادلی بحجة اذا اخرج به لانه يطلب باحتجاجه فوزا لشيء فشبه
بأوسال الرجل دلوہ فی البئر لنزع الماء و اراد بالحجة موضع الاحتجاج المستعصم فی
الأصل الجبل المحكم والباء صلة الإدلاء - جولة الرأي الرأي الجائل فی الامور ومن
(معنا) هو من النفل الذین یجتون فی کل قضية بمحكم من الرأي الجائل فی الامور ویفوزون
بمرادهم ویفلبون ولا یفلبون -

(ف) او اگر اس نیت کہ در ہر قضیہ کہ محتاج بہ احتجاج است از وی محکم حساب حجت می گیرند یعنی او محکم الزان
و صاحب العقل است در قضاات و قضیات از رای خود دیگران غالب آید -

(ارو) وہ ان لوگوں میں سے ہے جو ہر قضیہ و مقدمہ میں محکم و تیز و رای صاحب سے حجت پکڑتے ہیں یعنی تیز
ہوش اور صاحب الزای ہے ممکن نہیں کہ کوئی اس کی رائے کو غلط ثابت کرے - ہمیشہ دوسروں پر غالب رہتا
کبھی مغلوب نہیں ہوتا ہے -

وَلَا يَغْرُمُوكَ لَكُم مَّا لَكُمْ تَغْرُمُ
حَلِيلُ يَسْرُونَ أَنَّ كَلَيْدَ كَرُوكَ بَسْرِيَّةٍ
اس بات کے لائق ہیں کہ مجھ کو جمت سے یاد نہ کریں

جلد یرون خلیقون۔ الریبة التهمة لغرموک من اغمها الزهمة الغرامة الدھر منصوب
على الظرفیة مالم الخ فی معنی الشرطیة۔

(معنا) ہم جلد یرون خلیقون بان لا یدکروک بالتممة ولا یلزموک ابدًا مالم تلتممه
انت (یا مخاطب) بنفسک لنفسک من الغرم۔

(ف) ایشان در غر آنکہ ترا زتمت یاد نکنند و بر تو تهمت نہ بجز نہ نیز تا وقتیکہ دیت و تاوان بر خود
لازم نگردانی بر تو نیکنند۔

ا۔ رو۔ وہ لوگ اس امر کے لائق ہیں کہ ترا ذکر تهمت سے نہ کریں یعنی تم پر کوئی تهمت نہ باندھے۔
اور کبھی وہ تم پر تاوان نہ ڈالیں جسکو تو اپنے لیے لازم نہ کرے اور بخوشی قبول نہ کرے۔ یعنی ہمیشہ لوگوں کا
ذکر خیر کرتے ہیں اور لوگوں کیساتھ احسان سے پیش آتے ہیں۔

وقال ایضاً

مُنَاحُ الْمَطَايَا مِنْ مَتَى فَاسْأَلْ
خوابگاہ سواروں کی مقام منی اور محصب کا

أَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ وَمَنْ أَدُونَنَا
میں نے کہا اپنے رفیق عبد اللہ سے اور مجھ سے دور رہتی

(رحل) الوہ من آخر الليل ظن لا قول المناخ موضع اناخه البعير منى قمرية
انما سمی منى لما یسفل فیہ من الدماء والمحصب وضع عربی الجا من منى متصل به المطايا جمع لمطية
(معنا) قلت لرفیق عبد اللہ فی احوال الليل و بینا مسافة مبرک المطايا من منى فاحصب
رف انقم عبد اللہ در آخر شب پچ قیامگاہ و مناخ شتران مقام منی و محصب از ما دور بود۔

اردو۔ یعنی منی اور محصب سے دور رہتے ہو اپنے رفیق سے کہتا تھا۔

تَصَرُّوْا مَسْهُوَاءَ مِنَ اللَّيْلِ يَذْهَبُ
گزرے اور رات کا ایک حصہ گٹ جائے

لَكَ الْخَيْرُ عَلَيْنَا مَعَالِ سَاعَةٍ
تجھ کو خیر ہو مراد بل ہل محبوب کے ذکر سے کاش یک گھنٹا

(رحل) هذا البيت مقول القول السابق۔ لك الخير دعاء ای اختار الله الحیر لك۔ عللنا
به ای حد ثنا بها بالجوبة الضمير يرجع اليها قوله عل بمعنى لعل۔ والسهو هو قد رمن
الليل قوله يذهب عطف على تمر قوله مسهوء منصوب لانه معطوف على اسم لعل ای ساعة۔
(معنا) قلت لعبد الله حد ثنا بعدیث المحبوبة واجعلنا مشغولاً بعدیثها لعل ساعة
من الليل تلقى بسهولة من طيب حدیثها۔

(ف) انقم مر عبد اللہ کہ از حدیث مسخوۃ ام باسن گفتگو کن کاش ساعتی از شب و پاسے ازان بمقرب آن

بگذرد و معلوم نشود کہ دیر شد زیر کراہین نخلان لذت ده اند۔

(ارزو) سے عبد اللہ خدا تیرا بھلا کرے۔ بھلا اپنی مجاہد کا ذکر کرتا اور اُس میں مشغول رکھ کاش کسی قدر رات کٹ جائے اور اسی گفتگو میں سانی سے دو ایک ساعت گزر جائے رات کٹ نہیں ہی ہے اس کا ذکر بھی نورات آسانی سے کٹ جائی

فَقَامَ فَأَذْنَىٰ مِنْ دَسَادِيٍّ وَسَادَةٍ	طَوَى الْبَطْنَ مَحْشُوقٍ لِذَلَالَتَيْنِ شَرْجَبِ
سوائے کھڑا ہوا اور میرے بستر سے اپنا بستر قریب کیا	خالی شکم لکے پیٹے پر بازو دراز قامت شخص نے

(رحل) طوی البطن خمیس البطن ای صغیر البطن خلقة ای قام صغیر البطن (المشوق خفیف اللحم الشرجب الطویل ادنی من الادناء وساده مفعول ادنی قد جمع بین فعلین قام و ادنی فیوزان یکون قوله طوی البطن مرفوعاً بالاول منهما و یحرزان یرتفع بالتانی وقد اضمح فی قام علی شریطۃ التفسیر فاعله والمخفی فقام به او منه رجل هكذا۔

(معنا) فقام و قرب منی وجعل وساده قرب و سادی من هو صغیر البطن (الرفیق عبد اللہ) خفیف لحم الذراعین طویل القد یعنی قام رفیق عبد اللہ و هو کثیر النشاط والقوة۔ لان من کان او صافھی فهو کثیر القوة لا محالة۔

رفت اپس شخصے دراز قامت خرد شکم خفیف بازو (یعنی در سہماے او گوشت کم باشد) بالیتا دفع من اندر ای رفیق من عبد اللہ نزدیکی من جنت و بستر خود را بہ بستر من پر بست۔

(ارزو) سوائے جگہ سے اٹھ کر اپنا بستر میرے بستر سے قریب کیا ایک شخص نے جو خالی شکم پیٹے بازو اور دراز قامت ہے یعنی عبد اللہ موصوف باوصاف مذکورہ تھا فوراً اٹھ کر میرے قریب چلا آیا اوصاف مذکورہ سے اُس کی چالاکی اور بھرتی کو دکھلانا مقصود ہے۔

لَعْنَتُ مِنَ النَّاسِ التَّقْلِيلُ احْتِفَاظُهُ	عَلَيْكَ وَمَنْزُورُ الرِّصَالِ حِينَ يَفْضُبُ
دور ہے توڑی سی چیز پر اس کا خفا ہوتا	تجھ پر اور کتر راضی ہوتا ہے جب آگ بگولا ہوتا ہے

(رحل) احتفاظہ غضبہ و هو فاعل لعنة۔ مَنْزُورٌ یقال نزوت السُّنَّی نزولاً یقال نلْمَنْزُورٌ هُوَ نَزْرٌ۔ علیک متعلق بقوله احتفاظہ۔ وَذَكَرَ الْجِدَّ هَذَا النِّفَى وَهَذَا كَمَا يَسْتَعْمَلُ التَّقْلِيلُ وَالْإِقْلَامُ وَالْمَرَادُ بِهِمَا النِّفَى۔

(معنا) کہ لایفضب علیک لاجل الشئ القلیل بل یعضوک و قلمایوضی داغ غضب فائدہ مستقل المزاج و سلیم الطبع رفت از چیزے اندک بر تو شتم نگیر و بلکہ معاف کنده اگر طبعیت او آتش غضب بر فروخت پس فرو شدن آن ہم شکل ست یعنی مستقل المزاج ست۔

دارود، مخموری سی چیز پر تجھ سے خدا درنا راض نہیں ہوتا بلکہ صاف کرتا ہے، ان جب خفا ہوتا ہے تو راضی ہوتا
اسکا شکل پر لینے مستقل مزاج اور بھاری بھر کم ہی بات بات میں بگڑتا نہیں، باقی غصے میں آنے سے بچتا ہوتا ہے

هُوَ الظُّفَرُ الْيَمُونُ اِنْ سَاحَ اَوْ عَدَا
وہ فائز المرام مبارک ہے اگر شام کرو یا صبح

رحل، الظفر الفائر بموادہ - التلعابۃ لیدر اللعاب - الیمون المبارک المتجب من المتجب نطق بالقال
غلب الیہ اذا اظفر لہ المجرۃ والوداد -

(معنا) ہوا سعید یفوز بمقامہ المبارک فیہا ان غلبہ الوکب وراحوبہ (ای کل وقت
یفوز بموادہ) اکثر اللعاب المتجب - الی الناس ای ہوسعید مبارک یودہ الناس لاجل سعادت و حسن اخلاق
(ف) مدروح فائز المرام و مبارک است در وقت صبح و شام کہ قافہ شتر سواران بدو سفر کنند بسیار لب پسند و محبوب
القلب است یعنی ہم ہرام خود فائز باشند و بوجہ سعادت واقبالندیش ہر دل عزیز ترست -

راژدو، لینے صبح و شام حقیقت وہ بارادہ جنگ یا غارتگری شتر سواروں کیساتھ نکلتا ہے تو اپنی مراد کو حاصل
کر کے واپس آتا ہے ہر کام میں وہ کامیاب و مبارک ہوتا ہے بڑا کھلاڑی اور ہر دل عزیز و خوش طبعی کہ سب شخص اسکو چاہتا ہے۔

وقال ابو دھبل فی الارزق المحزومی

مَا ذَا ارْزَيْنا غَدَاةَ الْخَلِّ مِنْ رِجِّعٍ
عِنْدَ النَّفْثِ مِنْ خَيْمٍ وَمِنْ كَرَمٍ
کس قدر مصیبت پر پڑائی گئی ہو کہ بوقت صبح مقام میں کالی بقیہ

رحل، قوله رزینا ای رزینا الی الخلفی طریق النافذ بین الرملین والوہل المستطیل وقیل
موضع باليمن - الرمع کعقب موضع وقیل جبل باليمن الخیمہ بالکسر سجیات وعادات
کریمہ ومن بیانہ لما و اضافۃ الغداۃ الی الخلفی بادی ملاہستہ

(معنا) ما ذاصبایہ غذاۃ الخلف من هذا المنزل بذہاب بن الارزق منا و مضیہ
ہما من عادات کریمہ و کرم عام ای خیر نایذہابہ خسرنا بمیقار

(ف) چہ قدر مصیبت در بابت کرم عام و خصال کریمہ برآید ہر گاہ بمقام رمع بوقت صبح فراق مدروح گزیدم
لینے بوقت بچا کہ چہ مدروح از ماجد اثر سخت مصیبت برانازل شد زیرا کہ ان خصال کریمہ کرم عام از فن انرا بچہ و شد نہ

ا۔ (و) کس قدر مصیبت کرم عام اور خصال حمیدہ کی بکلی بچ پڑائی گئی جبکہ ہم نے مدروح کی مفارقت کی لمبی ریتی مقام رمع
تنبہ بوقت صبح لینے صبح جب ہم سے جدا ہو گیا تو وہ ان شریف خصلتوں بھی جو اس میں تھیں ہم سے ملو نہ چھوٹا لیا
اور لمبی ہم پر سخت مصیبت تھی کہ بارگاہی بنیاد تو نہ ورکرم عام سے ہماری ملاقات نہ ہو لاندہ چنے کی مفارقت ہم پر کیا

قُلْنَا لَنَا وَاقِفًا يُعْطِي فَالْكَثْرُ مَا

قُلْنَا وَ قَالَ لَنَا فِي وَجْهِهِ نَسْمُ

دن چڑھے مک کھڑا رہ کر بخشش کرتا رہا سو ستم

قیل وقال ہماری آپس میں ان تھا

رحل) قوله فالکثر ما المراد به الک کما یزاد بالقله العدم۔ یعنی منصب العمل علی الحالیۃ۔
نعم حوت ایجاب انما حرکت میم نعمه هناك للاطلاق وحققها السکون وقوله وجهه ای
سفره الذی مضی فیہ۔

عربی۔ والمعنی ان اکثر شیء قلنا له حین سالناه العطاء والکثر ما قاله لنا حین عزمنا
هو لفظ نعم۔ ای اجنباله ما سأل عنا واجاب لنا ما سألنا۔

اف) بوقت رخصت ممدوح پر بخشش کر دیا انکے آفتاب پر آمد و روز روشن شد۔ سخنان کہ درین والا لیلیا
و او شدند نعم بودند یعنی از غایت جود و کرم بوقت رخصت ہم پر بارش سخا بارید ہرچہ ما گفتیم بخوابش
نعم گفت وما بجواب سخا نش نعم گفتیم۔

(اردو) دن چڑھے مک کھڑا رہ کر ہم کو بہت مال بخشا تھا جو کچھ ہم نے اس کے رو برو کیا اور جو کچھ اس نے
ہمارے رو برو کیا ان ساری باتوں کا جواب نعم رہا ان تھا یعنی ہماری بات اس نے تسلیم کی اور ہم کو اسکی
دینیں) کا لفظ تو بھی اسکی زبان پر آیا نہیں بھلا اب بوقت رخصت کب آسکتا ہے۔

لَمْ أَتَقَبَّلْ غَيْرَ مَنْ مَوَدَّ أَعْيُنَنَا

لَمْ أَتَقَبَّلْ غَيْرَ مَنْ مَوَدَّ أَعْيُنَنَا

پھر وہ چلے یا اچھے حال میں اور ہماری آنکھیں

جبکہ اس نے پشت پھیری رواں آسٹوٹ سے پھری ہوئی تھیں

رحل) انھی قصد و مر غیر مذموم انتصب علی الحال قوله بد مع متعلق بمحذوف ای
تلبست اعیننا بد مع الخ۔ ساغف منسکب۔ سیم کلنت ای ساغف نعت دمع۔

(معنا) تم ای بعد قیل وقال) مضی عنا غیر مذموم ولما قوی عنا تلبست اعیننا بد مع
منسکب ساغف لغوا قہ۔

رف) پس راہ گرفت بخیر و برکت و چون ازما پشت داد و برت چہمہای نا اشک ریزان پُر لبالب
شد یعنی از فراق وی ابدیدہ شدیم و مگر ستم۔

(اردو) پھر وہ بخیر و برکت ہم سے جدا ہو کے چلے یا جب اس نے ہم سے اپنی پشت پھیری تو ہماری آنکھیں
اشک ریزان بھری آئیں و اس کے فراق میں رونے لگیں یعنی ہمارے دل کی محبت نے رلا دیا۔

تَمَلَّه النَّاقَةُ الْكَدْمَاءَ مُعْقِرًا

يَا لَيْدُوكَا لَيْدُوكَا دَا جِي الظَّلَم

نے چلی اسکو سفید رنگ و مٹی وہ عمارت با ندھو ہو تھا

وہاں بد لاش بد کے لبا لاکر دیا اندھیر کی تاریکی کو

رجل، الدماء الناقه البيضاء۔ المعقور المعتم سميت العامة معجراً لانه يكون على الراس
 واصله العقد وقيل المعجور العامة في الراس من غير اذارة تحت الخناث وقيل بل المعجور نوع
 من ثياب اليمن البود الثوب المخطط الداجي المظلم والظلم جمع ظلمة۔
 (معناه) فحله الناقه البيضاء (وهو ركب عليها) وهو متعمد ثوب مخطط كانه البدر والتمام
 قد كشف داجي الظلمات ای هو عند ذهابه يشبه بالبدلتا في حسن بطن من الباس
 (ف) چون مرشتراده سفید رنگ سوار شده بر سر خود علامه جائزه خطرا پیچیده میرفت چنان می ماند که بدر شیرازی
 شب تار را در دو ساخته روز روشن گردانید۔

را (دو) وہ سفید روشنی پر دھاردار عامہ باندھے ہوئے سوار تھا گو پیچہ دھوس رات کا چاند۔ بدر زمام ہو کہ
 اندھیروں کو ہٹا کر روشنی پھیلا دی تھی یعنی اپنی وضع و مزاش و عمرگی لباس میں بدر شیرازی طرح اُجالا
 معلوم ہوتا تھا ہر سو جانورنی چھٹکی ہوئی نظر آتی تھی۔

وَكَيْفَ الْإِنْسَانُ لَا يَذْكُرُ لَكُمْ وَاحِدَةً	عِنْدِي وَلَا يَذْكُرُ أُولَئِكَ مِنْ قَدَمِ
اگر کیونکر تجھے بھول جاؤں حالانکہ تیری نیتیں یکہ و نہیں ہیں	میرے نزدیک اور نہ وہ عطا جو تو نے مجھ کو بخشی ہو پرانی ہے

عن قولہ کیف الإنسان ای لا انسان آتولیت الغت قوله لا نغفک الخفی موضع الحال من لسانك العنایہ جمع العنایہ
 (معنا) انی لا انسان بعد ما الغت علی نبھذ العنایہ العدیدۃ التي لم یتقادہ عمل علیہ۔
 لانا کل یوم تنعم علی بنعمۃ جدیدۃ۔ وکیف انسان یا حمدی و فمک علی لیست بواحد قبل علی قصۃ لاند
 (ف) چگونہ فراموش کنم و عطا او غمتا تو بر من یکہ فی بلکہ بشما لاند نہ ان عطا ہا کہ قبل انیس عنایت کردی کہ نہ نشد نہ
 (اور دو) اے مردو میں تجھ کو کیونکر بھول سکتا ہوں۔ اور حال یہ کہ تیری نفیس مجھ ایک دو نہیں بلکہ اُن گنت ہیں
 اور اب تک نہ تیری وہ عطا میں جو تو نے مجھ کو بخشی ہیں پرانی ہو گئیں یعنی ہر روز نئی نئی عطائری طرے سے مجھ کو ملتی
 رہی۔ بھلا کیونکر تجھے فراموش کروں۔

وقال ایضاً فیہ

مَا زِلْتُ فِي الْعَفْوِ لِذُنُوبٍ وَإِطْلَاقٍ لِعَانٍ بِحُكْمِهِ عَفِيتُ
 تو ہمیشہ رہتا ہے بخشش کرنے میں گناہوں کے اور ہا کرنے میں اُس قید کو جو مجھ پر لیا گیا جو حکم ہاکی امینین

عن العنای الا سیر والعنای المرہون الذی لا یرجی انفکاکہ۔ قوله ما زلت مقبداً وفي العفوا الخ
 خبرہ ای ما زلت اخذ آفی العفو۔

(معنا) مازلت (انت یا ممدوح) فی عفو الذنوب و فی اطلاق اسیر مومن بجرمہ و ہٹا غلقا لیرجی انفکاکہ الا منک۔

(ت) اے ممدوح من تو ہمیشہ درخشین گناہ گناہگاران و وارحانین اسیران کہ بجرم خود چنان ہوں ہونکہ امید خلاصی ہو دہاشی یعنی وارہانین چنان قیدیان و خشین جرمہا کبیرہ کا رست۔
(ارو) تو ہمیشہ گناہوں کی بخشش میں رہتا ہو اور ایسویس قیدوں کے آزاد کرنے میں جو اپنے جرم میں ایسے گروہین کہ چھوٹنے کی امید نہیں یعنی اس قسم کے کام ہمیشہ تجھی سےوقع میں آتے ہیں۔

حَتَّى تَقْتُلَ الْبَرَّاءَ أَوْ أَنْفُسَهُمْ	عِنْدَكَ أَمْسُوا فِي الْيَقْدِ وَالْحَلَقِ
یہاں تک کہ تمہاری بے قصروں نے کہ وہ تیرے پاس مقید ہوں تمہوں اور بیڑیوں میں	

(حل) البراءۃ جمع بری اے البریوں من اطمینان والقد بالکسر السیر الذی یبشد بہ الا سیر والخلق جمع خلقۃ۔ بیڑی۔

(معنا) مازلت اخذ آئی العفو حتی قتی من لاجرم لہ ان یکون اسیراً عندک مشدداً فی النقل والخلق حتی یتوفر علیہ نظر کرمک و احسانک۔

(ت) اتنا کہ غیر مجرمان آرزوی کنند کہ نزد تو در حلقہ اسیران بقدر خیریتہ باشند تا از لطف و کرم تو بہرہ یاب شوند مخفی مباد کہ دریں شعر از حد مبالغہ است و در نہ کہے باشند کہ چنین آرزو مند شود۔

(ارو) یا تنگ کہ غیر مجرموں نے تمنا کی کہ وہ تیرے پاس تمہوں اور بیڑیوں میں مقید ہوں اور تو ان کو رہا کرے اور وہ تیرے لطف و کرم سے محظوظ اور بہرہ مند ہوں۔ واضح رہے کہ اس شعر میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے علاوہ برین خلاصہ مطلب میں تعقید ہے کیونکہ ایک شخص آزاد رہا کرکین قیدی آزاد کرے حالانکہ آزاد رہکر بھی ممدوح کے احسان سے بہرہ ور ہو سکتا ہو۔ ہاں اگر یہ کہا جاوے کہ وہ خصوصاً قیدیوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک رکھتا ہو اس لیے بے قصروں نے اس بات کی تمنا کی تو ایک حد تک مطلب صاف سمجھ میں آجائیگا۔

و قال الحزین الیثمی فی علی بن الحسین و یقال انھا للفرزدق

والصعبون الا بیات للفرزدق۔ و من حدیث ہذا الا بیات ان ہشام بن عبدالمک
کان قد حج عاماً و معہ سادات الشام مجہلان بقتل الحجاز الاسود فلم یقد ر علیہ للثورة اوجوا
الطائفین حتی جاء علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فظان فلما بلغ الحجاز تفرد لعل
الناس عن الحجاز فسأل عنہ سادات الشام ہشام بن عبدالمک فقال لا عرفہ و کان
یعرفہ فقال الفرزدق انا عرفہ و اشہد۔ و قیل ان البیتین الاخیرین للخرین۔

هَذَا الَّذِي تَعْرِفُ الْبَطَاءَ وَطَاءَهُ

اور خاتمہ کہہ جانتا ہے اسکو اور حل و حرم

وَأَلَيْتَ يَعْرِفُهُ وَالْحِلَّ وَالْحَرَمَ

یہ وہ شخص ہے کہ جانتا ہو سچ پتھر کی گھلائی نشان قدم کو

(حل) البطاء المسيل الموسع فيه رجل ودقاق الخطى اراد به هنا لشارع مكة -

بطائح و طاح جمعہ والحل خارج المواقیت من البلاد والحرم ما بین المواقیت المعروفۃ
البيت يجوز ان يراد به البيت الحرام او اهل البيت -

(معنا) هذا الذي (على بن الحسين) يعرفه اهل مكة ويعرفه اهل البيت والحل والحرم
فضلاً عن غيرهم - اي اذا كان يعرف بطاء مكة وطاً رجله ويعرفه بيت الحرام والحل والحرم
فمن الذي لا يعرفه -

(ف) ايكيت كزمن سنگلن كہ نشان قدم اور امی شناسنيز بيت الله وحل و حرم ازو شناسست یعنی معرفت
و شہور است -

رأرو، یہ وہ شخص ہے جسکے نشان قدم کو مکہ کی پتھر کی زمین جانتی ہے۔ بیت اللہ اور حل و حرم میں سے
ہر ایک چیز اس سے آشنا ہے یا یوں کہو کہ مکہ کی حقیقت واقف اور دلیل و اسباب کی کہ ساری دنیا کو جانتی ہو

هَذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ كَسُوهُمْ

یہ بڑا ہر گار پاک مشہور واقعہ کا ہے

هَذَا ابْنُ خَيْرِ عِبَادِ اللَّهِ كَسُوهُمْ

یہ بڑا اس شخص کا کجوسائے بندگان خدا سے بہتر ہے

(حل) المراد بخير عباد الله النبي عليه السلام النقي المظهر المنتخب النقي من يتق الله فينتقى من الشرك و
المعاصي العلم سيد القوم - او عليهم - الظاهر المشهور وفي نسخة الطاهر ولكن الظاهر
بالنقاء هو الصيغ بقومية لفظ النقي كما لا يخفى -

(معنا) هذا ابن خير خلق الله كلهم اي النبي عليه السلام من يتق الله وهذا النقي
الظاهر سيد القوم عليهم بامور الدين والاسلام (ابن خير خلق الله) اي اولاده -

(ف) اوزاد اولاد و فرزندان بہترین خلق خداست - پرہیزگار و پاک و مشہور و سردار قوم است -

رأرو، یہ اس شخص کی اولاد میں سے ہے جو بہترین بندگان خدا میں (یعنی نبی کریم علیہ السلام) یعنی پرہیزگار
پاک پاکیزہ مشہور اور سردار قوم ہے یا یوں کہو کہ دین کے امور سے دانایہ -

إِلَى مَكَرَمٍ هَذَا يَنْتَقِي السُّكُومُ

عمدہ کا مرن تک اس کو ختم ہوتا ہے

إِذَا رَأَتْهُ قَرْنَيْتُ قَالَ قَاتِلُهَا

جب کہ دیکھے اسکو قریش تو کو کاٹنے والا

(حل) قوله انتهى الكرم بمعنى ختمه - اي مكارمه الخ مقول لقال -

رمعنا لا) اذا رآه قریش قال قائل منهم شقتم الکرم والجلالی مکان هذا لا یخاد زها -

رف) چون قریش آزاد یافت یکے ازیشان کہ سوی مکارم آن کرم ختم شد یعنی بیش ازین نتوان شد۔
دار دو) جبکہ قریش اسکو دیکھے تو کہا کہ کیا والا یہ کہہ کہ اس شخص کے مکارم دعوہ کا مہینہ ایک کرم اور بزرگی کی انتہا ہوگی
یعنی جو کچھ مکارم اس میں ہیں اس سے زیادہ اور بہتین سکتے۔ گویا دنیا بھر کے مکارم کا وہ مخزن ہے۔

يَكَادُ يَمِيسُكُهُ عِرْقَاتُ سِرَاحَتِهِ	رَكْنُ الْخَطِيمِ اِذَا مَا جَاءَ قَيْسَتُهُ
قرب ہے کہ روکے اسکو اسکی تھیلی کی پٹیاں کے سبب	تھرا اسود جبکہ جو نے آوے اس کو

بقولہ عرفان منصوب علی انه مفعول له۔ رکن الخطیم فاعل یمسک۔ المراد بالخطیم ہنا هو ما بین الرکن الاسودالی الباب او مقام ابراہیم الراحة الکف الاستلام فی الاصل یعنی لمس الحجر وکن غلب فی لمس الحجر الاسود۔

رمعنا لا) بقول الشاعر فی توصیف علی بن الحسین کیا دیمسکہ الحجر الاسود (الرکن) اذا جاء مستحلاً لانه يعرف كفہ ویرید ان یحصل البوكة من یدہ۔

رف) بوجہ اگر حجر اسود (سنگ سیاہ) کن دست ممدوح را میدانہ ہر گاہ بقصد بوسہ زد او می رسد قرب بود کہ سنگ اورا بگیرد و از رفتن باز دارد۔

دار دو) جو وقت وہ حجر اسود کو چھوئے (چومئے) آوے تو بسبب اسکے کہ حجر اسود اُس کی تھیلی کو جاتا ہے قریش کہ وہ اسکو روک لے اور اُس سے برکت حاصل کرے یعنی حجر اسود بھی آپ کا شناسا ہے۔

اِنَّ الْقَبَائِلَ كَيْسَتْ فِي رِقَابِهِمْ	اَلَا وَبَيْنَهُ هَذَا اَنْقَى كَلْبٍ نَعَم
کن قبیلہ ہے جسکی گردنوں میں نہیں ہے	اُسکے برہمگون یا اسکی نمنون کا مار

عن المراد بالا ولية الا وائل۔ النعم جمع نعمة لا ولية فی موضع الخبر وقوله نعم اسولیت (معنا لا) ائی قبیلہ من قبائل العرب لیست فی رقابہم فلا تدن نعم لا وائل هذا الکرمیر۔

(ای الممدوح) کیف لا وقد هذا هم الله جمہالی الاسلام اولہ نفسہ فلنہ ایضاً یدعو لهم بالخیر (الحاصل) ان قبائل العرب کا ہا شہداء علی فضلہ وفضل اباءہ لا یفکروا احد من العرب ان کرام گروہ است از گردن ہر عرب کہ برگردنش بارگراں احسان آبا و اجداد ممدوح یا احسان او نیست
یعنی او و بزرگانیش ہمہ تن قبائل عرب اند۔ چہ او خدا را دعوت اسلام کردہ از کفر سوی تو اسلام آوردند۔

دار دو) عرب کے قبائل میں سے وہ کنسا قبیلہ ہے جسکی گردنوں میں اُسکے بزرگوں یا خود بذاتہ اسکی نعمتون کے بار نہ ہوں کیونکہ کفین لکن نے سامے عرب کو ہدایت کی اور خدا و رسول کی پہچان لائی۔ کیا وہ احسان نہیں ہے؟

بِكْفَةٍ خَيْرٌ مِّنْ رِّجْحِهَا عَسِيقٌ
مِنْ كَفِّهِ أَرْوَجُ فِي عَرْنَتَيْهِ شَمْسٌ
اُنکے ہاتھ میں ایک چھڑی ہے جسکی خوشبو بہکتی رہتی ہے
اُسے سے ایک جمیل اور نئی ناک والی شخص کے

(حل) الحیزران ما یمسک الملائک بیدہ من عصا و عودین یشیر بہ عند تکلمہ
الأروع الفائق فی الجمال عجبت لبعید حسنه و جماله العبق المنتشر الفائق - العروین الألف
والشمع ارتفاع قصبہ الألف مع استواء اعلاہ و اذا قرنت الشمع بالعروین او الألف
فالمراد بہ الجمل والکرم - من فی من کف الحسبۃ -

(معنا) فی کفہ عود الملائک منتشر ریحہ من کف فوق الفائق فی الجمال اشم الألف - ای اُنہ
من الملوک الغائقین فی الجمال والکرم والشہاعۃ - و اُنہ یکون بیلا عصا عبق ریحہ فی الجواب لاطوار
(ف) بہت اوچے ست کر بولش ہر سو منتشر ست زیرا کہ اُن چوب بہت مرد خور و دلیر بلذنی ست یعنی بہت
ممدوح شا پانچو میاں شکر خوشبوی دست اُن چوب خوشبوداری گرود - وہر بولش پر اگڑھی شود -
دارد و اُنکے ہاتھ میں ایک پادشاہانہ چھڑی ہے جسکی خوشبو ہر طرف مہک رہی ہے کیونکہ وہ چھڑی ایک جمل اور دلیر و
دراز بینی اور نئی ناک والے شخص کے ہاتھ میں ہے یعنی اُسکی خوشبو چھڑی میں سرایت کر گئی ہے دراصل اس شعر سے
حسن و جمال و لطافت و شجاعت کو دکھانا مقصود ہے -

يُعْطَى حَيَاءً وَ يُعْطَى مِنْ مَّهَابِئِهِ
فَمَا يَكْمُرُ إِلَّا حَيْثُ يَنْتَسِبُ
ایسے وہ کلام نہیں کیا جاتا مگر تبسم کے وقت
چشم پوشی کو جو عیا کر دے اور سر نکال کر بھیجتا ہے یعنی بھی بہت سے

(حل) یعنی من غص البص یقال اغص الرجل اذا قوب جفونه بعضہما من بعض کانہ اغص
المہابۃ الخوف والہیبة قولہ من مہابۃ فی موضع المفعول لکما ان قولہ یغص حیاۃ یتصب
لذل لث قولہ یکلم مجہول من التکلیف ای لا یکلمونہ الا دقت استسامہ -

(معنا) اُنہ یکلم الحیاۃ مہیب عند الناس لا یکلمونہ الا اذا راؤہ مبتدئاً متہللاً فوراً -
(ف) او بہ سبب حیا و عیوب مردم چشم پوشی میکند - و مردان از ہیبت اہد و رویش چشم پوشی باشند - لاجرم مجر دقت
خدا ترش کیے او گفتگو نکند یعنی چون از ہیبت حق مردان پیش ادخوف زدہ شوند او بدین خیال بوقت گفتگو بخندد
تا ہیبت از دل مردم دور شود و باو بی گھمرو کند -

(اردو) وہ لوگ جنکی عیوب پر اہم شرم و حیا چشم پوشی کرتے ہیں اور نہ او پر کسی سے گفتگو کیا کریں گے اور نہ بندہ ہر کہ بجائی نہیں کیسی جمال
نہیں جانتی کہ ہر وقت اُس کا کلام ہونے کے باوجود وہ نہیں کہہ رہتا تھا اسوقت لوگ کسی باتیں کیا کرتے تھے اور بہت کرتے وقت شرم نہیں کرتے
بات کرتے تھے کہ لوگ بہت زدہ نہ ہوں اور دل کھلوں اُس سے اپنی طلب کی باتیں کر سکیں عیبت خلق سے اس نے از خلق نیست -

وقال اخر

ثَوْسُ الرِّجَالِ خُصْعُ الْجُورِ يَطْلِي

سرکش بکرنگ جیسے خاشکی شتر و غن میں دالے کا مٹیچ ہوتا ہے

إِذَا اسْتَدَى وَاحْتَبَى السَّيْفُ دَانَ لَدَى

جیتا ہوں میں آگاہ گوشت باز کرتا ہوں اسے خفا میں جیٹا ہوں

وَحِلُّ الْاَسَدِ الرَّجُلِ إِذَا شَهِدَ نَادَى الْقَوْمَ

مجلس سہم۔ الاجتہاد بالسيف يكون عند عقل الجوار

او عزیم الحرب (سکور ہندی میں گوٹ مار کر بیٹھتا ہے) اجتہد بالسيف اذا وضعه قدامه محتثيا كانا احتثي

بہ۔ وان له خضع له۔ الثوس جمع اثوس وهو الذي ينظر بمؤخر عينه عداوة او كبر اى

المتكبر والحرب جمع اجرب (شتر خارشق) الطالى من يطلى البعير لا جرب بالنقار۔ انما خص

الجرب لانها كثيرة الخضوع للطالى۔

(معنا) يقول اذا شهد مجلس القوم ووضع السيف قدامه محتثيا خضع له المتكبرون

كما يخضع الابل الحرب للذي يطمئنها بالنقار اى انه شجاع منقاد تنقاد له الرجال۔

وف) دقتیکہ در بزم بغرض صلح یا عدم جنگ میرود و شمشیر خود را در پیش ہنہا در بر زانو نشیند۔ متکبران و سرکشان

از خوف و رعب او با طاعتش چنان سر ہنزد کہ شتر خارش دارند و قار مانند۔ یعنی دریں وقت متکبران را طاعت

او ناگزیر است کہے را تاب نہ باشد کہ از حکم او سر پیچید۔

را رد و جبکہ وہ قوم کی محفل میں بغرض صلح یا بقصد جنگ جا کر گوٹ مار کر اپنی تلوار اگے رکھ لیتا ہو تو بڑے

بڑے گھنٹہ والے متکبر لوگ اُسکے ایسے مٹیچ ہو جاتے ہیں جیسے خاشکی شتر و غن قارٹنے والی کا مٹیچ ہو جاتا ہو

یعنی متکبروں کی تاب کیا جو مدوح کے اگے سر اٹھائے بیان تو واقعہ اور نرمی کے سوا کلام ہی نہیں ہے۔

خفی نہ رہے کہ بغرض صلح یا بقصد جنگ کی نید کی وجہ یہ ہے کہ ایسے موقع پر اس قسم کی نشست ہوتی ہے۔

خصوصاً بڑے بڑے عقلمندوں اور باغلوں کی نشست کسی محلے کے طے کرتے وقت ایسی ہی ہوتی ہے۔

لَا خَوْفَ ظُلْمٍ وَلَا لَكِنْ خَوْفَ أَجْلَالٍ

خون ظلم سے نہیں بلکہ خوف اجلال و بزرگی سے

كَأَنَّمَا الظُّيُورُ مِثْلَهُمْ فَوْقَ هَامَتِهِمْ

گو یا پرندے ہیں اُن کے سر پر

وَحِلُّ (هامل) هاملهم رؤسهم۔ كون الطير فوق الراس كناية عن التواضع والسكون والسكوت

تاماً۔ قوله لا خوف منصوب مفعول له وكذا قوله خوف اجلال۔

(معنا) ان الناس في مجلسه يكونون في غاية السكون والوقار خوفاً من اجلاله واحتشامه

لا خوفاً من ظلمه فانه ليس بظالم۔

وف) مردمان و متکبران، در بزم او چنان خاموش و با وقار و سکون بنشینند گو یا بر سرشان پرندہ است

کہ از حرکت پیردو اس سکون شان از خوف حرم و تعظیم دست نہ از خوف ستم و کہ ستم و دست نیست۔
 (اردو) لوگ اُس کی ہزم میں اس طرح سے جبکہ خاموش بیٹھے ہیں کہ گویا اُن کے سر پر بڑے میٹھے ہیں
 کہ سر پہ اور اڑ گئے۔ اور بات تو یوں ہے کہ اُن کا سکوت اور سکون اُن کے ظلم و ستم کے خوف سے نہیں بلکہ
 اسکی ہیبت و حشمت کے خوف سے۔ یعنی بڑا ذواختیار اور ذی رعب شخص ہے۔

وقالت لیل الانحلیل

قالت مجد الحجاج

فَإِنِّي لَمَّا كُنْتُ أُنِيْتُكَ تَهَوُّنِي
 مَن تَرِبَ تَهَيُّنِي كَأَنَّ تَهَيُّنِي بِأَسْوَاعٍ كَيْتَرِيَّةٍ جَالِي

(حل) ہوی بہ اسبج بہ۔ الرادة تخفف الراء من راد واجاء وذهب یعنی رادة الاصل
 متحركة الاصلاب۔ الاصلاب جمع صلب وهو عظم طويل من الكاهل الى اصل الذنب
 والرد بهما افتار الظهور والناقب الناقصة المسنة۔ قوله رادة الاصلاب صفا للناقب مقدا عليها
 (معناه) نقول اني لما كدت ازورك حين شرع برحلي ناقصة مسنة متحركة الاصلاب من
 شدة الهزال بكثرة الاسفار۔ لكن نجيبنا على هذا شدة الضرورة۔

(ف) اس قریب و نزدیک اُن ارادہ نمود کہ بخدمت تو درین حالت بیایم کہ گواہم را شتر مادی کہ استخوان
 پشت او بہ سبب لاغری حرکت میکند بخدمت میرد یعنی درین حالت زار آمدیم بوجہ احتیاج شدیدیست۔
 (اردو) میں تو اس ارادے کے قریب ہی نہیں تھی کہ تمہارے پاس ایسی حالت میں آؤں کہ میری گواہ کو ایک
 سن رسیدہ اونٹنی تیر لیے جاتی ہو اور اسکی حالت تو یہ ہو کہ شدت لاغری کے سبب اسکے پشت کے سرے کھڑ
 کھڑ کرتے ہیں پھر بھی ایسی ہی حالت میں آنا بقاضی ضرورت شدیدی سو وقت کرم ہے۔

قَرِيعُ الظَّهْرِ يَقْرِخُ أَنْ يَرَاهَا
 إِذَا وَضَعَتْ وَلَيْتَهَا الْعَرَابُ

(حل) القرع الجريح۔ الوليته ما يسط من الهد تحت الرحل۔ يفج فاعل الغراب
 قوله ان يراها يتقدير اللام اي لان يراها وقوله قريح الظهر الخ تفت لئلا في البيت السابق اذا و
 (معناه) اهي قريح الظهر يفرح الغراب لان يراها اذا وضعت عنها وليتها۔ ووجه فرحة
 الغراب انه ياكل لحمها فالخااصل نهالمة فصله الكونب ومع ذ لك انبت عندك مؤصلا كوصف
 (ف) اُن ناقہ قريح الظهر استنشخ چنان زخم شد کہ ہر گاہ پالانش از پشت برون کردہ شود کل غ پریدنش

شادمان شود کہ گوشت وی بخورد یعنی سواریم قابل سوار شدن نماز تا ہم جناب شما بامید عطیات آمدیم۔
(اردو) وہ ناقہ زخمی پشت اور کمر لگی ہوئی ہے جب اُس کا عقل کی بیٹھ سے اُٹا جاتا ہے تو اُس کے دیکھنے سے کہنا خوش
ہوتا ہے کہ زخم ہونے کے بعد وہ اُس کا گوشت منہ فتح کر کھاتا ہے۔ حاصل یہ ہے کہ ناقہ کی حالت اس حد تک
اُترے کہ کوئے کے مونہ کا ذوالہ تنگی ہے اس پر بھی اُس کو سوری بنا کر کپکپا سنی ہون کی کپکپا بخش سے بہرہ ور ہون

وقال العريان لسهلة وذم غيره

مَرَرْتُ عَلَى دَارِ امْرَأَةٍ السَّوْعَةِ حَوْلَهُ
لَبَوْتُ كَيْدَهُ اِنْ يَخَاطِبُ بَسْتَانَ
میں گذرا گھر پر ایک بزدل شخص کے جس کے گرد
دو دھ دینے والی اونٹیاں تھیں انہیں تہہ زخمت فرمائیے کہ احاطہ میں

واللبون الابن فأت الابان ارا بھا هناك الجلس وقوله امرع السوعه عند قوله امرع الصداق
والطعن فيه فاعلم الرجل وبس الرجل العيدان كشيطان طول الفحل والحاشط البستان المراد
بہ هنا ما يحيط به۔

(معنا) ایڈم بالیبت وبقول مررت علی دار رجل لیثم له ابل ذات الابان عظام کطول
الفحل فی حائط بستان ای انتہ ذو شروۃ لکنہ یخيل اليکم۔
رفت گذرم بجائے مردے یخيل دو دنا تھا کہ باحاطہ گرد بل غا وشران شیر دراز و بلند قامت مثل تہ زخمت
خرمایا ستادہ بوزن الحاصل باینکہ فراخ حال بود لیکن یخيل۔
دار دوم ایک بزدل اور یخيل شخص کے گھر پر میرا گذر ہوا جس کے گرد باغ کے احاطہ میں بڑی موٹی موٹی بلند
قامت اونٹیاں دو دھ دینے والی کھڑی تھیں اور وہ اونٹیاں موٹاں اور لمبی مین تہ زخمت خرمائی سی
تھیں۔ یعنی بڑا خوشحال تھا مگر مزاج کا لیم اور یخيل۔

فَقَالَ اَلَا اَخَفْتُ لَبُوْنِي كَمَا مَرَرْتِ
كَانَ عَلَى كَبَائِحَاطِيْنَ اَفْدَانِ
سوکھا رتن میری دو دھ دینے والی اونٹیاں ہو گئیں جیسا کہ تو دیکھ رہی ہے
گویا ان کے سینوں پر مملوں کی کنگل چڑھ رہی ہے

حلی اللہ جمع لبہ الصدر والفخر۔ والا فدان جمع فدان القصير المطين۔ يشيريد لك الى
سمتها وضمها متها۔

(معنا) فقال لی ایا بھا خطاب ان لبوناتی قد صارت سمینة ضخمة کما تراها۔ کان
علی صدر وراحطین قصر مطین مشید لانی لا قوی الا ضیاع الالب علیها اللامسافار قهزل
(رف) بہن گفت کہ شیرہ شران من چنانکمی بینی آن قدر زور و پیکر گوشت شدہ اند گور سینہائے انہا کُل قصر شیرت
یعنی بر سینہ چندان گوشت جمع شد کہ چون تو وہ خاک می نماید۔

داردو) سوساں لیم نے مجھ سے کہا کہ اے شخص میری دودھ دینے والی اونٹیاں جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے ایسی موٹی تازی ہو گئیں گویا ان کے سینوں پر حملوں کی انگلی چڑھ رہی ہو۔ قریبی کی وجہ یہ ہے کہ وہ بخیل اپنی اھلی سے اپنے سفر نہیں کرتا اور نہ تو کبھی مہانوں کے لیے ایک آدمہ فرج کرتا ہے جس سے خوف کر کے دہلی تیلی ہو جا دیں۔

فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يَخْبُرَ الْجَيْشُ مِنْ بَيْهَا
وَلَا وَاحِدٌ يَسْطَعُ عَلَيْهَا وَلَا أَشَانٌ
سومین نے کہا عنقریب گھیر لیا کوئی لشکر کی جماعت کو
اور نہ ایک تمہیں کاہل سے خدمت لے سکے اور نہ دو

رحل، السرب الجماعة۔ مع علیہ خدمہ یجوز بمحض محیط والضمیر فی سربھا للبلون
قوله ولا واحد یسعی الخ معناه لا یسعی علیہا مالاث واحد ولا اشان لكنها تصیر منقسمه
ومعجزان یکون معناه فلیس لث عون ولا عونان۔

معناه، فقلت له عسى ان ياخذها جيش بالغارة ولا یسعی علیہا واحد ولا اشان منكم
فانها لا یبقی فی ایدیکم۔ معجزان یکون معناه المصراع الثانی اے اذ یجوز علیہا جيش من الجیش
بالغارة لا یعاونک احد ولا اشان بردها الیک لاث لم تطعم منها الاضیاف والمضیة اول
الیق بالمقام۔

رف، لفقتم مرورا کہ عنقریب لشکرے بغارت مہرند ان شترانہاں نہ یکے از شماوند و ہر سوار شدہ خدمت
خواہ گرفت زیرا کہ ان شترانہاں ہم در قبضہ غارت گران خواہند بود۔

داردو) سومین نے اُس سے کہا کہ عنقریب لشکر ان کو لوٹ لیوے اور پوری جماعت (ریوڈ) کو گھیرے
اور تم میں کا نہ ایک اُپہر سوار ہو کر اپنی خدمت لے سکے اور نہ دو بلکہ ہضمون مال موذی نصیب غازی وہ سب
دشمنوں کے قبضہ میں آجاویگے اور تم مٹھناک کے رہ جاؤ گے۔ دوسرا مطلب یہ کہ جب غنیمتھائے مال پر
حملہ آور ہوں گے اسوقت نہ ایک شخص کو تم اپنی مدد کے لیے پاؤ گے نہ دو کو کیونکہ ضیافت و داد و دہش سے
تم نے کسی کو خوش نہیں کھا کر اب بوقت مصیبت تمہاری مدد کو تیار ہو جائے۔

وَرَحْتُ إِلَى دَارِ أَخِيهِ الصَّدَقِ حَوْكَةً
مَرَّابِطًا قَرَّاسٍ وَمَلْعَبٍ فِتْيَانٍ
اور میں گیا گھر پر ایک سیچ آدمی کے چکے ارد گرد
گھوڑوں کے طویلے اور کھیل کی جگہ جوانوں کی مٹی،

رحل، قوله من راح اذا ذهب رواحا وقد يستعمل مطلقا۔ والصدق الاحكام فی
الفعول اذا اضعف اليه موصوفه كالقاراس جمع فرس ملقب بظرف من لعب يلعب فتيان جمع فتي
(ومعناه) فتكت دار الرجل اللئيم وقصدت دار رجل اخر غافقه في الاوصاف بانهم كريم
حول بيته خيل وملعب فتيان يجتمعون عنده لسنائه۔

اے خانہ کن مرد و نارا بگذاشتہ سوی خانہ مردخی و کریم و راست باز فتم کہ گرد او طلیہاے سپ باز بنگاہ
چو انان ست یمنے بامید بخشش او جوانان مجمع شوند۔

(اردو) اور وہاں سے میں ایک اچھے راستہ باز مرد کے گھر کی طرف گیا۔ جسکے ارد گرد گھوڑوں کے طویلے اور
چو انان کے کھیل کود کیلئے باقاعدہ فضا کا بندوبست تھا۔ اور خاص راستہ باز مردخی مزارع تھا۔

وَمَوْضِعِ إِخْوَانٍ إِلَى جَنْبِ إِخْوَانٍ

اور بگڑ بگڑائی کی جگہوں اور جوانان کے یاخون کے پہلیوں اور خزان کے

وَمَوْضِعِ مَنَاطٍ يَجْرُ حَوَارِهَا

اور جگہ ہے ہمیشہ مادہ پھر جسے الٹی دھڑلے کی جگہ پر کھیلے جاتے ہیں

حل المفروض موضع مَنَاطٍ لابل۔ المَنَاط من الابل ما ملأ انتى دَأْمًا رَوْحِي عند العرب غزيرة قوله
يجر حوارها ای انها تقو وهو فی بطنها فيجر من بطنها والحار ولد الماء الناقة الاخوان جمع ان بمعنى
الخوان معرب وكلاهما يصح والبيت عطف على قوله مَوَاطِئُ افلاس فی البيت السابق قبله
(معنای) وحوار ایضاً مَنَاطٍ لابل المَنَاطات یجر ولدها من بطنها حین یجر حوارها بعد الذبح من بطنها
اخوان فی جنب اخوان۔ ای یجر المَنَاطات للاضیاف فیجر حوارها بعد الذبح من بطنها
فلا شک انه معنی محب الاضیاف۔

(لفظ) وگرد او جای فرج رخسار مادہ شتران ست کہ بعد از فرج بچہ اش را از شکم او کشیدہ شود و نیز گرد او جای
برادران بہ پہلو سے برادران است یعنی سخاوت او بحد سے رسیدہ کہ شتر پچہ را با وجود بکر عزیز ترین شتران
ست برای سہان فرج می کند و بچہ اش را از شکمش بردن آوردہ شود یا معنی مصرع ثانی چنین گویند گرد خانہ
اش خواہا موجود اند کہ مردم برو ہمیشہ می خورند۔

ار دو اور اس کے آس پاس ان اونٹنیوں کا بیج ہے کہ ہمیشہ مادہ پچہ جنتی ہیں (اور اسی قسم کی اونٹنیان عرب کے
نزدیک سب سے پیاری ہیں) ایسی پیاری قیمتی اونٹنیوں کو مہاؤن کی خاطر فرج کر دیتا ہے اور بعد کو ان کے بچے پیٹ
سے کھینچے جاتے ہیں۔ اور اس شخص کے آس پاس بھائیوں کی نشستگا ہے دوسرے بھائیوں کے پہلو میں۔
الحاصل وہ شخص بے حد مہمان نواز ہے ایسی قیمتی شتر دن کے فرج سے دریغ نہیں کرتا ہمیشہ اس کے گرد
برادران خوش طبعی یا عطا کے لیے اکٹھے رہتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ اس کے گھر کے ارد گرد دو خان دہر نے کی
جگہ ہے اور خزانوں کے پہلو میں۔

بِذِ عِلْبَةٍ تَذْمِي وَاقِيٍّ امْرُؤَ عَانٍ

ایک تیز رفتار ناقہ لیکر جسکے گھونڈوں میں دھن کی پانچ شاخیں

فَقُلْتُ لِمَ لِي أَتَيْتَكَ مَرَّ اِغْبَا

سو میں نے کہا کہ میں آیا ہوں تیرے پاس بلع بخشش

(حل) رغب فيه اذا طمع فيه ورغب عليه اذا انزع اليه ورغب عنه اذا اخوف واعرض

عنه۔ والذی علیہ الناقۃ السریعة السیرۃ تدری ای یخرج الدم من منامها العالی العاجز۔
 (معنا) فقلت له قد قصدتک راغباً لیک اتبعی معروفک واطمع فی کرمک مع ما لانی و
 نال ناقتی من القبح والضب حتی ان الدم خرج من منامها وانی امرت عا جرز۔
 (ف) انفتش کرمی بطع عطیات تو برنا تر فرسودہ پا خون آلودہ سراشده بخدمت تو آلودہ من مردے غلہ ذلیل ہوں
 (اردو) سرین نے اس سے کہا کہ میں ایک عاجز و ناچار شخص ہوں تیرے پاس بطع قریب بخشش کے ایک ایسی
 اونٹنی لیکر آیا ہوں جسکے پاؤں پر سبب فرسودگی کے خون آلودہ ہیں یعنی بہت دور دراز راستے سے آ رہا ہوں۔

فَقَالَ اَلَا اَهْلًا وَسَهْلًا وَمَرْحَبًا	جَعَلْتُكَ مِنِّي حَيْثُ اَجَعَلَ اَتَقَبَّلُكَ
سراس نے کہا میں بڑا گھر میں اپنے بل کا وہ آدمی کی کشادہ جگہ میں	کی میں نے تیری جگہ اپنے مجھ میں اچھے میں اچھے میں اپنے غم و ارادہ کو رکھا ہوں

(حل) الا تقبیان جمع شعبین الحزن والغم۔ ومنعہ قوله جعلتک فی الخ ای جعلتک فی قلبی حیث
 اجعل ہی ونعمی و حاجتی۔ قول الا ای الا جئت۔

(معنا) انہ تلقانی بکل اکرام وقال لی لا جئت اہلاً وسهلاً ومرحباً وقل لی جعلتک فی قلبی
 حیث اجعل ہی۔

(ف) گفت تو بجا نہ مردی و کرم آلودہ خانہ ام خانہ نست من جانی تو در جانی خواہم داد کہ در غم و الم و ارادہ حاجتم
 می ماند۔ یعنی جانی تو در دل من ست۔

دار و دو سراس نے مجھے کہا کہ تو ایک کریم النفس سخی مزاج نرم دل شخص کے گھر آیا۔ تجھے کسی بات کی تکلیف
 نہو گی۔ میں نے تیری جگہ اپنے دل میں کر رکھی جو جس میں اپنے غم و ارادہ کو رکھا ہوں یعنی میرے گھر کو اپنا ہی گھر سمجھ
 تجھ کو کسی بات کی تکلیف نہو گی میں اپنے دل میں تیری جگہ کر دی جو اضع ہو کہ اہلاً وسهلاً و مرحباً یہ چند کلمات استقبالیہ ہیں
 جسکے معنی ملو یہ ہوتے ہیں۔ اہلاً یعنی آئے ہوا محل کے پاس حسین و ماندار کی قابلیت ہے۔ یا آئے ہوا پو گھر
 میں وہ پر آیا گھر نہیں ہو۔ سہلاً آرام کی جگہ میں آئے ہو تکلیف کی جگہ نہیں۔ مرحباً من لرجب مصدر می ہے
 یعنی کشادہ اور وسیع جگہ میں آئے ہو (اصل عبارت یہ ہو ایت اہلاً وسهلاً و مرحباً)

فَقُلْتُ لَهُ جَادَتْ عَلَيْكَ سَمَابَةٌ	يَسُوءُ يَتَدَّى كُلُّ قَفْوَةٍ كَرِيحَانٍ
سرین نے وعادی ادا کہا کہ تجھ پر ایسے جوگ سے برسے	مہینہ جو ہر گل خزا اور گیان کو تر و تازہ کر دے

(حل) الفوه الفجاءة قطب کاردین مختصر لہے ہیں، وادبہ هذا المطر۔ یندی بیل۔ القفو والفاغیة نوع
 الحنا۔ وکل ماله راحة طيبة والريحان النبات الطيب الرائحة۔

(معنا) فدعوت له حين رأيت تعظيمة لی وقلت جادت عليك سمابة بمطر كثير بیل

کل فغوویر طب کل یحیثک ویحصل لک الخصب وحسن الحال۔

(ف) مراد دعا کروم وگنم ابر باران بر تو چنان بیارو کہ کل خداور یحان ہر دور از ترازہ بگرداند و ترازان فرانی حال دست دہر یعنی خدای پاک تراز مال و مثال مالا مال کند۔

(ارو) سوین نے اسکے حق میں دعا دی اور کہا کہ تجھ پر ایسے جوگ سے منیر برے جو ہر گل خداور یحان کو شراب سیراب کرے یعنی تجھ کو واخلی اور آرام نصیب ہو خیر برکت سے مالا مال رہے۔

وَقُلْتُ سَقَاكَ اللَّهُ خَمْرًا سَلَاةً بِمَاءٍ تَعَابٍ حَاشَ رَبِّكَ مَصْدَابٌ
اور میں نے کہا کہ اللہ پاک پلاوے تجھ کو شراب کہند جو ملی ہوئی ہو اس پر کے پانی سے جو اونچے ٹیلوین گھڑا ہوا ہو

والسلافة الخمر المعتقدة الحائر المتروك المتخير۔ المصداق جمع مصد ومصاد بالضم وهو الهضبة العالية۔ وکذا یجمع علی امصدة۔

(معنای) وقلت له سقاك الله خمرًا عتيقة ممزوجة بماء سحاب متروك بين مصداق ای الهضاب العالية ای دعوت له بان یطیب عیشہ و تخفیب اودیتہ۔

(ف) نیز دعاش وادم کہ خدا نے تر تر از آن شراب کند و ملی دیر نیز زشت اند کہ با او آب ابر باران کہ بر کوہ بالا بلند گردان باشد آرمینہ شود (این جنین ملی خوشگوار بود) یعنی اور دعای حصول زندگی خوب وادم۔

(ارو) میں نے اسکو دعا دی اور کہا کہ خدا تجھ کو وہ شراب کند اس ابر باران کے پانی سے ملی ہوئی جو اونچے اونچے ٹیلوین میں حیران اور گھرا ہوا ہو پلاوے (اس قسم کی شراب نہایت ہی خوشگوار اور نفیس ہوا کرتی ہے) یعنی اللہ تجھے خوشحال رکھے اور عیش و عشرت سے تو زندگی بسر کرے۔ اور سب سے پہلی زندگی تجھے نصیب ہو۔

اروقال آخر

هو عبد الله بن محمّل بن سالم بن يونس الخياط المعروف بابن الخياط وكان مولد في قرطبة
يصلح الخليفة المهدي فلما انشده اعطاه خمسين الف درهم فاجابها في الحال مع ما كان عنده

لَمَسْتُ بِكَفِّي كَفَّهُ أَتَبَتَّحِي أَلِفْنِي وَلَمْ أَدْرَأَنَّ الْجُودَ مِنْ كِفِّهِ يُعْدِي
میں نے چھوئی اپنی کفیل سے اسکی کفیل ملداری کی طلب سے اور میں نہ جانتا تھا کہ بخشش اسکی کفیل سے تباہ کر جائے گی

(رحل) قوله من كف يعدي ای یتجاوز من کف الی کفی یعدي سن اعداه اذا جاوزة۔ قوله اتبني الف في موضع الحال۔ اتبني متکلم من الا تبغاء۔

(معنای) لمست كف طالبًا الغنى والثروة ولم ادر ان الجود يتجاوز من كف (الممدوح) الی کفی۔ ای انه اعطانی ما لا کثیر اضررت غنیاً جواداً حقاً جدت بماکان عندی صرت فقیر

رفت اکف دستش را بکف دست خود پس کردم از برائے طلب تو انگری یعنی از وی بخشش خواستم مرا خبر آن
بنو کہ جو در کم از دست او بہتین میاید و من جو ادوخی شوم لیکن فی الحقیقت چنان شد کہ من ہر چیز از وی
یا نعمت نقد خود کجا کردہ بر فقیران تقسیم کردم و خود فقیر بماندم۔ یعنی مدد و کم چنان ست کہ ہر کہ نزد او برائے طلب
کردم بود و خود کرم بشود۔ ہر کہ در کان نمک رفت نمک شد۔

(اردو) میں نے مالدار ہونے اور تو نگہ ہونکی غرض سے اپنی بھیلی سے مدد کی کھلی چھٹی۔ اور میں نے یہ بخانا
کہ جو درخوا کا مضمون اسکی بھیلی سے ہر طرح کی بھیلی میں آجائے گا اور حقیقت میں ایسا ہی ہوا کہ میں نے تمام مال عطلع
اپنے ملوک مال کے فقرا کی نذر کر دیا اور خود لکیر کا فقیر بن کر رہ گیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مدد و کم ایسا جو ادو کریم ہو
کہ انیس کی بخشش سے بہت سے لوگ بڑے بڑے داتا بن گئے ہیں۔

فَلَا أَنَا مِنْهُ مَا أَفَادَ ذُو الْيَعْنِي | أَقْدَتْ وَأَعْدَكَ إِنِّي قَاتَلْتُ مَا عِنْدِي
سومین لٹے سے وہ چیز جو تو نگوں نے حاصل کی | حاصل کی ہاں نعمت کا اثر مجھ میں رہتا ہے کہ جو کچھ میرے پاس

ہے اگر فادہ ہنا یعنی استفادہ۔ قاتلت من الاغلاک ای اھلک۔ قولہ ما افاد فی
موضع المفعول من قوله افدت ووضع لاموضع لمفعول افدت منه ما افاد ذو والغنی
كما قال نغالي فلا صدق ولا صدق۔

(معنا) فلا انا استفدت من بھمتہ ما استفادہ منہ الاغنیاء من الاموال الکثیرۃ
نعم اعدانی لمس کفہ الجود قاتلت ما عندی علی الفقراء ای اعطیتهم ایاہ۔

رفت (من ازوے) انقدر مال حاصل کر دم کہ تو انگران ازوہ حاصل کر ذرا البتہ سخاوت اور در من اثر ہے چنان کرد
کہ ہر چیز در من بود از ان کم صرف کردم و فقر او ادا میں مردان از وی بخشش حاصل کردہ تو انگری شد لیکن من بھی شدم۔

(اردو) میں میرے مدد کے عطیات سے اوروں نے تو انگری حاصل کی اور بے انتہا دولت اٹھی کر لی لیکن میں
نے جو چیز اس سے حاصل کی وہ کسی کو نصیب نہ ہوئی اور وہ یہ ہے کہ مدد و کم کی بخشش نے مجھ میں ایسا اثر کیا
کہ میں ایک داتا بن گیا اور جو کچھ مال میرے ہاتھ لگا تھا اسے محتاجوں کی نذر کر دیا۔

وقال آخر

إِذَا لَا قِيَّتَ قَوُّنِي فَاسْتَعْلَيْتَهُمْ | كَفَّ قَوُّنِي بِصَاحِبِهِمْ خَيْرًا

جب تو نے میری قوم سے تو من سے پرچھ لینا | کافی خود ہے میری قوم اپنے رفیق کا حال جاننے کے لیے

قولہ کفی بقوم الخ وهو مقولوب التركيب وان الواجب ان يقول كفى بقوم خيرا بصاحبهم لانهم كثير لما

يفعلون لك اعتقاد على فهم المعنى للراد والمراد بصاحبهم نفسه والتجاوز والخبرة التامة وكان ينبغي ان

بقول خبراء بالجمع ولكن الواحد قد ينوب عن الجمع -

(معنا) اذ الاقى قومي (الخطاب لزوجته) فاستلنى عفى قومي فانهم اخبروا بصاحبهم
بخبر ونكاح عن حقيقى وشرف نفسى -

روى اگر ترا حقیقت و شرف من دانستن است پس بوقت ملاقات قوم من از ایشان حامل را پرس زیرا که ایشان
از راز من و نام ترا ندانند ایشان اصل خبر ترا معلوم خواهند کرد من شریف النفس بستم - یا نه
(اردو) اپنی جو روئے خطاب کر کے کہتا ہے کہ جب تو میری قوم سے ملے تو انھیں سے میرا حال دریافت کر
کہ میں کس حقیقت کا آدمی ہوں کیونکہ میری قوم اپنے رفیق صاحب (یعنی میری) کی پوزیشن جاننے کے لیے کافی
خبر دے میری قوم تجھ میری حقیقت بتا دیگی -

إِذَا عَسَرْتَ وَأَقْتَطَعَ الصَّدُورَا

هَلْ أَعْفُو عَنْ أَهْوَالِ الْحَقِّ فِيهِمْ

جب وہ عسرت پہنچائیں اور بیک ال میں سے ٹھوڑا لیتا ہوں

کیا میں معاف کر دیتا ہوں رؤس اموال انہیں یا نہیں

(حل) اصول الحق اے اصول حق اسقطت المہزۃ القطعۃ للضرورة الاقطاع اخذ
الشيء القليل من الكثير والمراد بالصدور الفروع - فمطع قوله أقطع الصدور اخذ السهل
اخذه من أوائل الحقوق وقيل المراد منه مودات الصدور وبجذات المضاف وقيل
المراد بالصدور الرؤساء -

(معنا) سلیمہم عن حسن معاملتی لهم و رافقی ہم انی النساء بما یجب لی علیہم من
الحقوق و اعفو عن اصل الحق - و اخذ الیسیر من الكثير - لا استقصی فی تقاضیہا -
روى پرس نزد قوم من کہ آیا من رؤس المال خود را از ایشان معاف کنم - یا نہ ہر گاہ مفلس شوند
و من از فراوان اندکے گیرم یعنی با ایشان لطف و احسان کنم -

(اردو) میں سے کچھ لے کہ آیا میں رؤس المال کو انہیں معاف کر دیتا ہوں کہ نہیں جبوقت انہیں تنگی ہو
پڑتی ہے - اور بہت میں سے ٹھوڑا لے لیتا - اور باقی معاف کر دیتا ہوں یعنی بڑے جگر کا آدمی ہوں
اپنے لوگوں سے اس المال کو بھی بوقت تنگی معاف کر دیتا ہوں - اور جب لیتا ہوں تو ٹھوڑا سا لیکر باقی
بخش دیتا ہوں ہر حالت میں میری قوم کی بہبودی اور خیر خواہی کا مجھے خیال رہتا ہے -

وقال عمرو بن الاطنابة احمد بنی الخرج

بَدَّ وَأَجَحَتْ اللَّهُ شَعْرًا سَارِبًا

شروع کرتے ہیں حق واجب سے بھر نفس

إِنِّي مِنَ الْقَوْمِ الَّذِينَ إِذَا أَنتَدُّوا

بے شک میں اُس قوم سے ہوں کہ جب وہ لوگوں میں بیٹھے ہیں

(رحل) انتدوا ای جلسوا فی المجالس۔ بدو بحق اللہ اے۔ بما یجب علیہم لنزال طعاء والنفل انزلوا
(مضاعفہ) ای من اقم الذین ہم طعاء استجیاء فیروزون الفرض والذین انما یفی فی مجالسهم انما جلسوا۔
(د) ہن از کسی ہستم کہ مجلس بزم خود ولا فرض اور وہ بعد از ان نفل اور انما بنید یعنی بنی ہند کس دای فرض نفل پر و گن
(اردو) میں بیشک اس عمدہ قوم میں سے ہوں کہ جب وہ لوگ برادری کی بزم میں جلوہ فرما ہوتے ہیں تو پہلے
حق واجب کو اور اگر کے بعد اس کے نفل اور اگر تے ہیں یعنی سخاوت کی وجہ سے فرض و نفل دونوں کا خیال رکھتے
ہیں نہ یہ کہ نفل سے خواہی خواہی فرض نواہ کیے مگر نفل کے وقت بھی بند۔

الْمَاشِدِينَ عَلَى طَعَامِ النَّازِلِ

الْمَاشِدِينَ حَتَّى رَأَوْهُمْ

مجمع ہوتے ہیں کھانا کھلانے پر مہمان کے

منہ کر کے دالے ہیں بخش سے اپنی ہم سایہ خورون کو

(رحل) الحاشدین الجامعین من الحشدا جمع وقیل ای الذین لا یفترون
عن انقیارہن الذی وهو من قومہ فی لابل لہا حاشدہو الذی لا یفترون علیہا والطعام بعضی الطعام
(مضاعفہ) ہم الذین یمنعون جاراتہم عن الفحش وہم یجتمعون علی طعام الضیف لنزال ای اذا
نزل عندہم الضیف لم یمنعہ وحاشدہو الذی لا یفترون علیہا وطعام الضیف لہا حاشدہو الذی لا یفترون
(د) ایشان زمان ہمایہ خود را از فحش باز دارند چہ جائیکہ خود مرکب آن نشوند یعنی اہل العفاف ہستند۔ چون
مہمانے مجاہد شان فرد آید۔ برائے خاطر و اریش ہمہ کچھ نشوند و با او با حسن گفتگویی خورد و از ان مہمان را علاوہ
برین کہ پر شکم بخور و فرحت قلبی نیز حاصل شود۔

(اردو) وہ لوگ ہمایہ خورون کو فحش کلامی سے منع کرتے ہیں چہ جائیکہ خود اس کی مرکب ہوں۔ اور وہ لوگ
مہمان کے کھلانے پر متفق ہوتے ہیں یا یوں کہ مہمان کو تنہا نہیں کھلاتے بلکہ اور دو چار اس کے ساتھ دسترخوان
پر ٹیکہ پرسی تفریح کے ساتھ کھاتے ہیں جس سے مہمان کی پوری خاطر داری ہوتی ہے۔

وَالْبَاذِلِينَ عَطَاءَهُمْ لِلْسَائِلِ

وَالْحَاطِلِينَ فَقِيرَهُمْ بِغِنِيِّهِمْ

اور بخشنے والے ہیں اپنی عطا سائل کے لیے

اور ملانے والے ہیں اپنے فقیر کو اپنے غنی کے ساتھ

(مضاعفہ) انہم لا یمیزون بین الفقراء والاعنیاء لانہم اہل الشفقة بالفقراء فیما الطوہم
علا لطة الاعنیاء۔ ویبذلون عطاءہم للساألین۔

(د) ایشان مفلس را با تواضعی آمیزند و در میان ہر دو فرقہ در سلوک تمیز نہ کنند و عطا ہائے خود را بہ
سوالی کنندگان بدینند۔

(اردو) (واضح ہو کہ) فقیر کو غنی کے ساتھ ملانے کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ فقر اور کو اس قدر دیتے ہیں کہ اغنیاء کو

گروہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ یا یہ مطلب ہے کہ دونوں فرق سے برابر سلوک رکھتے ہیں۔ **ثُمَّ لَمَّا كَانُوا فِي الْبَلَاءِ نَبِيٌّ وَرَسُولٌ**
وَالضَّارِبِينَ الْكَلْبَشَ يَبْرُقُ مَبِصْرُهُ حضرت المنجھجہم عن جياض الابل
 اور مار کر ہٹا دینے والے ہیں ہر فرقہ کو جدا خود چمکتا ہے ہاند ماراؤٹ کے ہٹاؤٹ کی حوض سے اونٹ والو کے

رَجُلٌ الْكَلْبَشَ سَيْدُ الْقَوْمِ وَقَدْ هَمَّ يَبْرُقُ يَلْعَقُ الْمَعْجَمُ مِنْ يَطْوِدُ الْبَابِ عَنْ الْحُضْ
 بعد ما شربت الماء۔ الابل كفعل صاحب الابل مثل لاين وقنا وراي صاحب لبين وصاحب
 نصر البنيص جمع مبيضة الحديد التي تلبس في الراس (خود اہنی) والضاربين اي الدافعين
 من ضربيه عنه اذا دفعه۔

(معنا) يصف بهذا اشياء اعتمد فيقول هم دافعون عن انفسهم سيد القوم الذي
 يلعق بيضه على رأسه كما يضرب ويدفع من يطرد الابل عن الحوض بعد ما رويت اے
 هم اهل الحرب يدفع عنهم سيد القوم۔

رفت در شجاعت و دلیری چنانکہ سالار قوم را کہ خود اہنی بر سرش در شالست از زود و کوب چنان
 پس پاکند کہ رانده شتران را از حوض چپکلافتناید بغیر شدید و پس علی رویی ز لوبو کار زر آژمردہ کار اند۔
 (اردو) وہ بڑے سردار قوم کو جدا اہنی خود چمکلا نظر آتا ہو ایسا مار ہاتے ہیں جیسا کہ اونٹوں کا ہٹانے
 والا حوض سے پانی پینے کے بعد اونٹوں کو بے دریغ مار مار کر ہٹا دیتا ہے پرانی پینے کے بعد اونٹ ہٹانا نہیں جانتا
 ہے اسوقت شتر بان خوب مار مار کر گڑے ہٹاتا ہے۔

خلاصہ شعر کا یہ ہے کہ وہ لوگ بڑے جنگجو اور ارادہ کو ہیں بڑے بڑی ہلار و کئے باؤں انکے خون سے میدان کو گھڑ جاتے ہیں۔
إِنَّ أُمِّيَّةً مِنْ كُرَاءِ الْوَأَسِلِ **وَالْقَاتِلِينَ لَدَى الْوَعَا أَقْرَأَهُمْ**
 البتہ موت بھاننے والوں کے پیچھے ہے اور قاتل کرتے ہیں لڑائی میں اپنے ہمسروں کو

رَحْلٌ الْوَعَا الْحَرْبُ الْأَقْرَانُ جَمْعُ الْقُرْنِ وَهُوَ الْمَثَلُ الْمَسَاوِي فِي الْقُوَّةِ - الْوَأَسِلُ الَّذِي
 قر من الحرب وولى عن القتال يطلب النجاة من وئيل اذا قر ومنه المؤمل بجمع المقر۔
 (معنا) ہم یقتلون فی الحرب من یساویہم فی القوۃ لاجل مہارتہم فی مور
 الحرب۔ ومن قر وھرب طالبا النجاة فالموت وراۃ فلا خلاص لہ فلذل للکلا
 یولون الا دبار لے انہ لا خلاص لاقرانہم من اید بہم ولا ملجأ لہم منہم۔

رفت ایشان ہمسران خود را در میدان جنگ تہ تیغ میکنند۔ گا ہے از میدان کارزار فرار نمی کنند زیرا کہ در پس
 گریزند مرگ بہت۔ یعنی چون نمی دانند کہ موت کسے را کھنڈار لاہرم از جنگ کجاست نہ گریزند۔ یا چنین گویند کہ ہر کہ

از دشمنان در میدان ماند مقتول شود و دہر کہ و بفرار نہاد و نیز مقتول گرد و بہر حال کسے را از دست شان نمانے بی (اردو) وہ لوگ اپنے ہر شرن کو لڑائی میں کاٹ کے رکھ دیتے ہیں (یعنی بڑے شجاع ہیں) لڑائی سے بھاگنا ایسے نہیں جانتے کہ آخر بھاگنے والے کو بھی تو موت نہ چھوڑے گی تو جب مرنا ہے لڑائی کر کے مرے نہ فرار کر کے یا یوں کہو کہ دشمنوں کو کسی صورت سے اُنسے بچاؤ نہیں ہے میدان جنگ میں رہے تو قتل کیے جاویں گے چاہیں تو بچی یا مے جاویں غرضیکہ اُنسے اُن کی کسی صورت سے بھاگنے میں ہی زیادہ اہم ہے

أَلْقَاثُونَ فَلَا يَغَابُ كَلَامُهُمْ
يَوْمَ الْمَقَامَةِ بِالْقَضَاءِ أَنْفَاصُ
وہ لوگ حکم لگانے والے ہیں جب لکایا نہیں تاکہ کلام پر
بروز بزم حکم قطعی اور قضاے فیصل سے

(حل) المقامة المجلس الفاصل اے فیصل بین الفرقین۔ القضاء الحكم النافذ۔ قوله القائلون مرفوع على المذبح (ومن القاعدة) انه اذا ورد اوصاف متعددة فلا بد من اختلاف الاعراب قال ثعلابي والمؤثرون لجهلهم اذ اعاهدوا والظاهرين في البأساء والمقيمين الصلوة بعد قوله الراسخون والمؤمنون وفي بعض النسخ القائلين مجرور۔

(معنای) ہم امراء الکلام لایاعاب کلام ہم فی الحافل۔ وهم فیصلون بین الحق والباطل بالفضاء الفاصل۔ لانهم اهل حکومت وارباب قضاء۔

(د) بروز بزم ایشان حکم قطعی صادر کنند و میان حق و باطل فرق نمایند کسے نیست کہ در سخنان شان رخنہ دے و عیبے گیرد۔ زیرا کہ اوشان اہل حکومت اند قضا و فیصلہ شان ہمیشہ راست افتد۔

(اردو) بروز بزم (الضام کے دن) وہ لوگ حکم قطعی سے فیصلہ کرنے والے ہیں اُن کے کلام پر کسی کا عیب لگایا نہیں جاتا یعنی جو کچھ کہتے ہیں وہ تیر بہدت ہوتا ہے کیونکہ اُن کی عیب جوئی کرے۔

خُزُرٌ يُخَيِّرُهُمْ إِلَى أَعْدَائِهِمْ
يَمِشُونَ مَشْيَ الْأَسَدِ تَحْتَ الْوَابِلِ
ترجمہ ہیں اُن کی آنکھیں دشمنوں کی طرف
چلتے ہیں مثل چلنے شیر کے تحت بارش میں

حل الخنزير بالظن باحدا الشقين والمراد به الاستمقار۔ الاسد جمع لاسد۔ الوابل المطر الشديد (معنای) اعداء ہم محقرین عند ہم و ہم بنظر اول الیہم بلحقاۃ۔ و میشون مشی الاساد۔

تحت المطر الشديد (ولا يخفى ان الاسد لشدة حرارة مزاجه يفرج بالمطر۔)

(د) سہی دشمنان نظر شان کج است کہ سہی شان بجمارت می بینند در میدان کارزار از سرتبے خوف شدہ بچوں شیر بہر کہ در باران کثیر بخوشی می رودی فرامند۔

(اردو) اُن کی آنکھیں دشمنوں کی طرف ترجمہ ہیں (یعنی دشمن کی آنکھوں میں حقیر ہے) میدان جنگ میں ایسے

اطمینان سے چلتے ہیں جیسے شیر باران شدید میں ناز سے چلتا ہے لیکن بوجہ شجاعت کے خرمالان چلتے ہیں۔ ان موت سے بے خوف رہنے کی وجہ سے واللہ اعلم۔

واضح ہو کہ شیر کو اپنی حرارت طبعی کی وجہ سے ٹھنڈک زیادہ بھاتی ہے لہذا بارش میں ہی وہ اہستہ اہستہ ناز سے چلتا ہے
لَيْسَ رَايَا تَكُنَّا مِثْلَ إِذَا مَا الْحَرْبُ شَبَّتْ أَشْعَلُوا بِالنَّارِ عِلْمِ
وہ ضعیف اور کم سوار نہیں ہیں جبکہ بجز کا دی جاوے آتش جنگ لگسکو شہزادان کو دیتے ہیں کسی بہادر سے

(رحل) الانكاس جمع نکاس وهو الرجل الذي لا خبير فيه والمراد به هذا الرجل الضعيف والميل جمع اميل وهو الذي لا يثبت على الفرس ومن لا ترس معه ولا يثبت شئنا وقد عجل مجھول من شب النار اذا اوقد ما واشعل النار المهبها ورجل شاعل ذوا شعلال المراد به شجاع ووافي قوله وما الحرب زائلة۔

معنا۔ ہر لیسوا بانکاس وما هم بضغفاء ولا جبناء بل هم فرسان اذا اوقدت الحرب اشعلوها برجل شجاع شاعل يشعلها لانهم فرسان شجاع اهل حرب۔

(رف) اگر وہ مرد و جم ضغفاء و کم دوران نیند بلکہ شجاع و بہادر آئند۔ چون آتش جنگ برافروختہ شود آواز اڑنے جگمگ کہ اذ قوم خویش پوشش بوشنعل کنند۔ خلاصہ آتش اینکه اوشان در فن جنگ و پیکار بسیار بہرستند لاجرم از جنگ باکے نازند بلکہ آتش جنگ را بہر فروزند۔

(اردو) وہ لوگ ضعیف اور کم سوار نہیں ہیں بلکہ امور جنگ میں خوب ماہر اور کارا زدودہ ہیں۔ ان میں کوئی ایسا نہیں ہے کہ اپنی کمزوری کی وجہ سے گھوڑے پر جھک نہ بیٹھ سکتا ہو ان کی بہادری کی حالت تو یہ ہے کہ جس وقت لڑائی کا آگ جلا دیا جائے تو اسکو کسی بڑے بہادر و جوان کے ذریعہ و بی بڑا کرتے ہیں یعنی شجاعت کے سبب لڑائی کو ہی چلا نہیں ہیں

أَوْفَا الْحَبِيبَةِ بِلَتِ عَبْدِ الْعَزِزِ الْعَوْرَاءِ
أَلَى الْفَتَى بَرَّ تَلَكَّا نَا قَسِي
فَلَسَا مَنَا سِمَةً الْجَيْعِ الْأَسْوَدِ
سوجھائے اُسکے سون کے مزدون کو خون سیاہ کیا بریسے سنی سیری او تنی و یچے بٹے گی

(رحل) الحزرة للانكار والى معنى عن وفي نسخة اعن الفتى الخ قوله بربديل من الفتى وهو علم المدح تلكا اصله تلتك والتاكؤ مغناه الحبس والا بكاء۔ الفاء في فلكسا جزائية والشر محذوف اي ان تلكا۔ والنجع الدم الطرى لما عل الى السواد۔ او دما لجوت۔ قوله فلكسا منا مھا الخ دعاء على الناقة بالعرقبة ان تاخرت في المسير قوله كسا بمعنى ستر۔

(معنا) البطی ناقق فی مسیر الی الجواد الکریم الذی علمہ مبرا لیکون کذلک فان کان کذا

والمحرف ناقص فيستألف جميع مناسمها بان تعقر عقرا فاحشنا۔

(ت) آیا تا قدام از رقص بسوی کریم بخشنده مسمی بید بر سر تا بد و انکار کند (پس پاشود) ہرگز نی اگر نعم اگر چنان باشد پس پایش را خون سیاہ پوشاند یعنی دعای بدیدیم کہ زخمی شود۔ حاصل آن ست کہ بخدمت چنین کریم تا قدام دو ان برود۔

داد دو کیا بر جیسے سخی کریم کے پاس جانے سے میرے ناقص بھی ہوگی۔ ہرگز نہیں اور نہ ایسا ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ناقص بھی ہے تو اسکے سمن کے موزوں کو خون سیاہ چھپالے یعنی وہ خون میں غرق ہو جاوے۔ خلاصہ یہی کہ ایسے کریم سے بھی ہٹنے کی سزا میں اسکی کوئی کافی جاوین۔ (یہ بد دعا ہے)

يُجْتَوَبُ مَلَكًا هَذَا يُهْتَمُّ مُقَلَّدًا
مکہ کے اطراف میں جن کی قربانیاں مقتلہ ہیں
أَبَدًا وَلَكِنِّي أَرَيْتُ وَأَنْشُدُ
ہمیشہ لیکن ظاہر کرتی اور قسم لازم کر دیتی ہوں

إِنِّي وَرَبِّ الشَّرَاقِصَاتِ إِلَى مَقْتَلِ
بے شک میں قسم ہے ان ماہِ شتران کی وجہ سے میں نے مکتل
أَوْفَى عَلَى هَلَاكِ الطَّعَامِ إِلَيْهَا
قسم نہیں کھاتی تمام ہونے پر طعام کے قسم

(حل) الرقاقصات من الرقص نوع من سیر الابل۔ والجنب جمع جنب الطرف والهدى ما يهدي الى مكة من الدواب۔ والمقلد الذي في عنقه علامة لا هداية اولی من الایلاء وهو الخلف۔ وحذف حرف النفي لا من اللبس فاصلا لاولی۔ ابین فظهر انشای اطلب من یا کل طعامی وقیل معناه اقسام بالله والزمر علیہ القسم۔ قول اولی لاجلہ جواب القسم وخبر ان قولہ ہدیہ من مقلد لاجلہ حال من الرقاقصات لاطعام فداء (معناهما) انی ورب الابل الرقاقصات الماشیات بالرقص الی منی نحو الی مکة وقد قلد ہدیہ من علامۃ للاهداء۔ لا احلف علی فداء الطعام عند نزول الاضیاف علی بان اقول والله ما عودی شیء ولكنی ابین واظهر طعم ما عندی واطلب منهم (او اقسامهم بالله) اکل طعامی ماشاءوا۔ (ف) سو گندست مالک حران ماہِ شتران را کہ بحوالی مکہ مظہر سوی منی بدین حالت میروند کہ برا نشان قلائیہ بستہ باشند (و ان شتران قربانی اند) کہ من بوقت آمدن ہمانان بر ختم شدن طعام معانی سو گند خورم۔ بلے ہر چہ نزد من حاضر و میا باشند اور حاضر خدمت شان کردہ ہمانان را سو گند میدیم کہ از حاضر قیست تناول فرمایند خلاصہ اسش انیکہ برای ہمانان ہر وقت بخانہ ام طعام سیامانہ لاجرم ضرورت نیفتد کہ سو گند خورم چنانکہ عادت بخیلان ست۔

داد دو ان ماہِ شتران کے مالک کی جو مکہ کے اطراف و جواب میں مقام منی کی طرف ایسی حالت میں تیز جاتے ہیں کہ ان میں سے قربانیاں اور قلائیہ پہنائے ہوئے ہیں قسم ہے کہ میں بے شک سمان کے آنے پر اس بات کی

قسم نہیں کھاتی ہوں کہ میرے پاس کھانے کی چیزیں ختم ہو چکیں اور مہمان کے لیے کچھ نہ رہا۔ ہاں البتہ میرے پاس جو کچھ ہوتا ہے اسے ظاہر اور حاضر کرتی ہوں اور مہمان کو ختم قسم دیتی ہوں کہ ماحضرتین سے تھوڑا بہت جس قدر خواہش ہو کھالے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے ہاں کھانا کبھی ختم ہی نہیں ہوتا، پھر فضول قسم کیوں کھائے گا؟ مہمان کے لیے ہر وقت کھانے کی چیزیں موجود رہا کرتی ہیں اور ع سائے مہمان کو جو کچھ میرے گھر یا دیر پر راضی و راکہ ہوتا ہے۔

وَصِي بَهَا جَدِي وَتَعْلَمُنِي أَبِي

نَفْضُ الْوَعَاءِ وَكُلُّ زَادٍ يَنْفَدُ

خالی کرنا برتن کا اور حال یہ کہ ہر توشہ فنا ہو جاتا ہے

وحیت کی جو اس خصلت کی پروردگار نے دکھایا ہو مجھ کو یاد ہے

(حل) وصی بھا اے بھڑا، الخصلة الحميدة۔ النفص المرفوع مفعول علفی بوقاعده (ابی ینفذ یعنی قال تعالیٰ ماعندک کھو ففقد و ماعند اللہ بقی۔

(معنا) ان جدی وصی بھڑا الخصلة الحميدة (الکرم) و علفی ابی ان انفض الوعاء و اخلیه فان کل زاد ینفذ و یعنی وان یخل به الحاصل ان الکرم وغیرہ من الخصال الحمیده لک یحصل لک تکلفا بل ہی عزیز و رشتہا عن اباءنا والا ولین۔

(رف) اجدر بزرگوارم وصیت کروہ اندر کہ من موصوف بخصال حمیدہ و اخلاق ستودہ بشتم و بچنان پریم تسلیم دادہ اند۔ کہ انا ما سے طعام را خالی سازم و بہ ہمانان ہر پیش کشم چہ ہر توشہ آخر فانی ست۔ یعنی تعلیم یافتہ ام کہ ہر چہ پاشد و ہمان را خورائیدہ تہی سازم و جمع و فراہم نہ کنم زیرا کہ ہر چہ فانی شود است (بخل ہم با پیرار نہ باشد۔ (اردو) میرے دادا نے اس خصلت کی مجھے وصیت کی ہے اور باپ نے تعلیم دی کہ مہمان کے لیے برتن خالی کروں کیونکہ ہر برتن بخل کرنے سے بھی ہر توشہ تمام ہو جاتا ہے۔ پھر بخل سے فائدہ کیا؟

کوئی یہ شبہ نہ کرے کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ کبھی کھانا ختم نہیں ہوتا ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ برتن کے خالی کرنے کی تعلیم دی گئی۔ مراد یہ ہے کہ بخل سے کھانا بچا نہ لیا جائے یوں کھانے کے باعث ختم ہو پھر تیار کیا جاوے۔ حاصل شعر کا یہ ہے کہ خصال حمیدہ مثل کرم و سخاوت کے ہم نے تکلف سے حاصل نہیں کیے یہ ضروری چیزیں ہیں جو عین دلالت علی ہیں۔ تو من اشبه اباءہ فاعلم۔ تو

لَا تَحْزَنْ قَدْ فَارَتْ وَلَا جَدُّ جَدُّ

فَاَحْفَظْ حَيْثُكَ لَا ابَالَكَ فَاَحْتَرَسْ

لاٹ نہ ڈالے اس کو چاہا یا جسد جد

سو حفاظت کر شغیرہ کی (لا ابالک) اور نگہبانی کر

(حل) الحمیت رزق السممن۔ خرقہ شقہ۔ الجد جد کھد مد طاغر صغیر شبہ الجواوینزل علی الرزق فی خرقہ۔ قوله لا ابالک و الجملة دعائیة۔

(معنا) فاحفظ رزقک و احترس لا ابالک لا تحرقہ فارت و جد جد۔ ای احفظ السممن

فی الزق للاضیاف والطارقین۔ وقیل کن حافظا لعرضا لا یصیبک عار و منقصۃ
وفی ظنی ان هذا المعنی اولی والنسب۔

رفت) ایسے شکیزہ خورد نگاہ دار۔ بددلت مہاد) موش و جدر سورانش کنہ یعنی مرانے خود حفاظت کن۔ یا
عزت و آبرو سے خود را از عیوب پاکدار و اللہ اعلم۔
را ردو) سواپنے گھئی کے شکیزہ کی حفاظت کر۔ لیکن تری مشک کو چایا جدر کاٹ نہ ڈالے یعنی مہانوں
کے لیے ان چیزوں کی حفاظت اور نگہبانی اسی طرح سے کر۔ یا اپنی عزت کو عیوب سے پاک رکھ اور برابر مہانوں
کی خاطر کر کہ اس سے عزت برہتی ہو۔

جدر) ایک چھوٹا سا پرند ہے جو چمڑہ کھاتا ہے (لا ابالک) جھکنا یا باپ نہ ہو جو۔ یہ جملہ کنہوں کے تقار
مین متعلیٰ ہوتا ہے اور کبھی ذم مین۔ بیان پر دعا مراد ہے یعنی خصال بالا کی حفاظت کر بلا سے اگر تیرا باپ نہ ہو
بلکہ دعا کرتا ہوں کہ مجھے اپنے باپ کی پرواہ نہ رہے۔

وقال مالک بن جعدۃ الثعلبی

فَاَبْلَغَ صَلَاحًا وَ سَعَادًا	تَحِيَّاتٍ مَا شَرَّهَا سُفُورًا
سو پورا نچا دے میری طرف سے صلب اور سودگر	ایسے سلام جنکی خوبیاں شل صبح کے روشن ہین

رحل) صاحب وسعد و جلان۔ التحیات جمع تحیۃ ہی التعظیم والتسلیم۔ الماشر جمع ماثرة
او ماثرة وہی المکرمة التي تذکر وتقل البغور جمع سفیر معنی الکذاب او جمع سفور الصبر بمعنی
بیاضہ و هذا علی الاستهزاء۔

(معنا) بقول الشاعر علی سبیل الاستهزاء۔ ابغهما (الصاحب والسعد) عنی تحیات
تستوعب الکتاب ماثرا اذا سطرت فیہا۔ او المعنی ابغهما عنی تحیات تذکر مکارمہا فی اسفار
واصفہ مثل بیاض الصبح۔

رفت) تو از من بہ صلب و سودگر شد چنان سلام برسان کہ خوبیاں شل صبح روشن ست۔ یاد رکھا
زشتہ شوند۔

(اردو) سو میری طرف سے صلب اور سودگر ایسے سلام کے تحفے نچا دے جنکی خوبیاں کتابوں میں لکھی جاتی ہیں
یا جنکی خوبیاں صبح کے مانند روشن ہین۔ یہ کلام بطور استہزاء ہے۔

فَاِنَّكَ يَوْمَ تَأْتِيَنِي حَرِيْبًا	تَحِلَّ عَنِّي يَوْمَئِذٍ سُودًا
کیونکہ تو جس روز آئے گا میرے پاس لڑا ہوا	تاجب ہو گا مجھ پر اس روز پورا کرنا منتوں کا

(رحل) الحرب الذي سلب ماله فلم يبق عنده شئ - تحل على تجب على - يومئذ بدل من يوم تاتينى - الذنور جمع الذنور -

(معناه) ان تاتينى يوماً مسلوباً يجب على حينئذ ايفاء نذر نذرت لك بخلاف ما كنت على من البخل على - اى انى لا انخل عليك كما بخلت على ومن حديثه ان الشاعر اناك مسائل فخرمه او وعدة وعد المرء به فقال ما قال -

(رف) البته روزيكه نزد من مسلوب و تاراج شده بيايى در آن روز بر من وفايى آن مژگان واجب گردد كه مر تاراج شدن تو كرده ام خلاصه اش اينكه تو بعد از وعده كردن خلاف كردى ما من چنان تنگم كه بزودى بخاوت كنم - (اردو) البته جس روز تو مسلوب ہوا میرے پاس آؤ گی تو اس روز مجھے فتور کا ايفاء واجب ہو گا يگانگے یعنی جو تنگ تیرے لئے جانے کیلئے میں نے مافی بین اٹھا پورا کرنا مجھے لازم اور ضرورى ہو گا - خلاصہ مطلب کا یہ ہے کہ جب تم نے میرے ساتھ وعدہ کر کے خلاف کیا تو میں نے منت مانی کہ خدا کرے تم لئے کھٹے شیرے پاس محتاج ہو کر پہنچو اور میں تم کو دون -

نَحْلُ عَلَى مَفْرَهِ سِتَادٍ	عَلَى آخْفِهَا عَلَى يَمُورٍ
واجب ہو گی مجھے بچہ دینے والی خربراوٹنی	جسکے موزوں پر خون بہتا ہو

حلیفہ الی القی تلد اولاداً کریمۃ من افروہ الناقۃ والسناد الناقۃ القویۃ - العلق الدم یومئذ یجری ویسبل من مار الدم اذا سال -

(معناه) يجب على في هذا اليوم ان المولود ناقۃ تلد اولاداً کریمۃ وقویۃ تسبل الدماء الخاف (رف) دین روز لازم خواہند بر من نزع کردن ناقہ کہ اولاد کریمی زادہ و آن ناقہ قویہ است - و بر موز بایش خون بہ سبب نزع کردن روان باشد - یعنی ناقہ کریمہ فرہ را نزع کنم -

(اردو) اس روز مجھے ایک اچھی اور قوی بچہ دینے والی اونٹنی کو بچی کا ٹٹا واجب ہو گا جس کے موزوں پر کوئی کانٹے کے سبب خون بہتا ہو اور ایسی ناقہ کے نزع میں ہم دریغ نہ کریں گے -

لَا مِثْلَ وَ نِيلَةَ وَ عَلِيكَ أَخْرَيْ	فَلَا شَاةَ تُنِيلُ وَلَا بَعِيرٌ
ہلاکت ہونے والی مان کو اور تجھ کو بھی	نہ بکری دیتے ہو اور نہ اونٹ

حلی الولیۃ الفضیحة اخرى ای ولیۃ اخرى - فلا شاة مرفوعاً علی الفاعل فعل محذوف ای فلا ترجی منك شاة تُنیل من الانالة الاعطاء ای قطی -

(معناه) لا ماک ولیۃ حیث ولدت ضلک - وعلیک اخرى لما خلقت لیثاً بخیل -

فلا تترجى منك شاة ولا بعير اے لاخیر فیک قلیلادکنیوا۔

دف) ہلاکت بادمراد تیرا کہ چون تو فرزندے زائیدہ است۔ نیز مرزا کہ جنین مردود و ناپیداشدی نہ از تو امید بزمست و نہ توقع مشتر یعنی نہ کسے رائے عطا کنی و نہ فخر چنان بخیل ہستی کہ از تو اندکے متوقع بنا لارد و تیری مان پر ہلاکت ہو کہ تجھ کو کینہ کو جفا اور تہجد و دوسری ہلاکت ہو کہ ایسا بخیل پیدا ہوا۔ اب تجھ سے مذکری کی امید ہے اور نہ ادٹ کی یعنی تم کسی کو نہ بکری دیتے ہو اور نہ ادٹ تم کو مری کی امید میں کجائی ہے چہ جائیکہ زیادہ کی توقع کی جائے۔

وقال عبد اللہ الحوالی من الازد

وہو عبد اللہ بن حوالہ لاری صحابی کہ میری محفل ان یکون نسبتہ الی حوالہ بنی بنی و بطین الازد
لَمَّا تَقِيْنَا بِاَتَقْلُوْصِ وَ تَرَحَّلْهَآ
کفی اللہ کعباً ما تقیاً بہ کعب
تو کافی ہو گیا اللہ کعب کے اس امر کو جس میں وہ ناکام رہا

اصل) تقیاً بالامراۃ الم یھتد بوجہ مرادہ محض تقیاً بالقلوص ای اعیاء امواہ۔ القلوص
النشابة من التوق وکعب مرفوع علی الفاعلیۃ وھو علم قولہ ما تقیاً بہ الخ فی محل المنصب علی انه
مفعول ثانی لکفی وکعباً مفعول اول لہ۔

(معنا) یقول ان کعباً لما اعیاء امرنا قہ و امر رحلہا بان لا یدری ما ینفعل بہما کفی اللہ
کعباً ما لم یدر و یھتد بہ بیان الکافیۃ فی البیت لاتی۔

دف) اگر گاہ ناقد کعب ہا نہ دھک گئی) وادور باب ناقد و کجا وہ اش ناکام شد یعنی دریافت کہ چہ کند
خداے پاک برای اُن امر کافی شد کہ وہ ان کعب ناکام شد بیان کفایت در شعر آئندہ است۔

(ازدو) یعنی ناقد کے تھک جانے پر اسکو یہ سوچھا کہ اب اسے کیا کرے سو اللہ تعالیٰ نے اسکی صورت کمال
دی۔ اور اُس امر کو وہ کافی ہو گیا جس میں کعب ناکام رہ گیا یعنی اسکو فرج کرنے کی ہدایت کر دی۔

(بعد کے شعریں اس کا بیان آ رہی ہے)

دَعَوْنَا لَهَا قَبِيْنًا رَفِيْقًا مِّنْ يَّتِي
يَحْزَنُهَا فَيَسْنَا كَمَا يَحْزَنُهَا لَكُ حَبْ
ہم نے بلایا اسکے لیے ایک اپنے رفیق غلام کو چھری سمیت
تھم کرتا تھا اسکو ہم میں جیسے مل غنیمت تقسیم کیا جاتا ہے

حلی الثمین العبد۔ المدیۃ المسکین۔ الفہم الغنیمۃ یحزنی یحزنی یحزنی

معنا)۔ دعونا عبد رفیقاً یاتی بالمسکین فحما و نحو ہا بہ ثم کان تقسم ہا فینا کیا تقسم لہم میں لغا

دف) غلام رفیق را خواندیم کہ بجا تو را کرد و بیا و کن ناقد را فوج کند پس ان غلام گوشت آرا بچون تقسیم کردن

مال تالیج و میان تاراج کنندگان میان ما تقسیم میکرد۔

(اردو) ہم نے اپنے ایک رفیق غلام کو اس ناقہ کے لیے (فوج کے لیے) بھری سمیت بلایا۔ اب وہ اسکو فوج کر کے اسکا گوشت چارے و میان الیے تقسیم کرتا تھا جیسے مال غنیمت کی تقسیم ہوتی ہے۔

يَسْلُوْا عَلَيْهِمْ اَنْ يَّخْتَرِيْهَا الْرَّكْبُ

جو سہل تھا اس پر اس کا تیز چلانا سواروں کو

لَعْمُوْرِي لَقَدْ ضَيَّعْتُ يَالَكَبُ نَاقَةً

اپنی زندگی کی قسم ہے بیک ہلاک دی تیرا کو بیکسی ناقہ

(لغت) ضیعت من الضیيع قوله يسيرا عليها ای کان القاب الركب اياها هيئتا يسيرا عليها قوله يضر من ضربه بمعنى ضرة۔

(معنا) يقول بعد غم الناقة - لعمری لقد اهلكك يا لكب ناقة قوية شرعية السيد كان هيئتا عليها ان يضرها الركب بالحث والامسراع - ای لا تتعب من السيد لنفوقها۔

(ف) سوگند زندگی من ست اے کب تو ناقہ تیز رفتا طاقدر سے ہلاک کر دی کہ سواران تیز راندش آسان بود یعنی چنان تیز رفتار بود کہ سواران را بے تیر راندش ضرورتے راندن بود بلکہ از خود تیز میرفت۔

(اردو) اپنی زندگی کی قسم ہے بیشک تو نے اے کب اپنی ایسی اونٹنی کو ہلاک کیا جو سواروں پر اسکا تیز چلانا سہل اور آسان کام تھا یعنی اپنی قوت کی جہ سے ایسی تیز رفتار تھی کہ سواروں کو اسکا تیز چلانا نہیں ہٹنے کی حاجت نہ تھی۔ وہ خود ہی مزے سے دوڑتی رہتی تھی۔

رَأَتْ رُفْقَةً فَلَاكَ لَوْ لَهَا نَصَبٌ

دیکھتی کسی قافلہ کو تو چش روان نکلی تو بکر نزارین چلتے

مَوْكَلَةٌ بِالْأَوْلَيْنِ فَكَلَّا

مولا تھی اولین کے سر وہ جب

حاصل قولہ موكلة بالنصب ای ناقہ موكلة لغت ناقہ۔ اولین اوائل الركب السابقين منهم۔

النصب بالضم والضمين كل ما عبد من دون الله تعالى وكانوا يسرعون اليه من بعد قال تعالى كَالَّذِينَ هُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ اَسْمِعُونَ - الرفقة الجماعة۔

(معنا) ضيقت ناقہ موكلة بان تدر كالا ولين السابقين من الركب بحيث كلما رأت رفقة فكان او اليهم لها كالنصب شرع اليهم وتدر كهم - فيه توصيف الناقة لبسرعة سيرها فقط اى خالفت رفقة قد سبقت فتعد واليهما لتدر كها عدوا كما يسرع الى النصب۔

(ف) چنان ناقہ کہ بہ سبب تیز رفتاریش میں غرض بہ پیش روان قافلہ متعین بود کہ آرا بگید۔ ہر گاہ قافلہ را می دید پس سوے پیش رفتگان آن چنان تیزی دود کہ بت پرستان سوی بتان (نصب) خود روان می روند و با آن پیش رفتگان راے او بشائبہ نصب بت پرستان اند۔

راؤ دو) حاصل یہ ہے وہ ناقہ بہت تیز رفتاری، کسی قافلہ کو آگے بڑھا ہوا دیکھنے سے بے تحاشہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھا ہوا جاتی تھی۔ اس قافلہ کی طرف ایسے ہی دوڑتی تھی جیسے بت پرست لوگ بتوں کی طرف بے تحاشہ دوڑتے ہیں۔ گویا بیش بردار اس کے حق میں نصب کے منزلیں مین تھے۔

وقال مجرب بن خالد ممدح النعمان بن المنذر

سَمِعْتُ يَقُولُ الْفَاعِلِينَ فَكَلَّمُوا أَجَلَهُ	کَمِثِلَ ابْنِ قَابُوسَ حَزْمًا وَ نَاسِلًا
میں نے سچوں کو نیک کاروں کے گم نہ پایا	مثل ابوقابوس کے پیشیاری اور عطاب میں

و حل) الکاف فی کمال زائدہ۔ ابوقابوس کنیت النعمان حزمًا و ناسلًا منصوبان علی التمییز۔ التامیل من النیل الاعطاء۔

(معنا) سمعت کثیرا من فعل الفاعلین و اخبار الملوك للتي لم يجد احدا مثل النعمان في مثل العزم و التواضع (ف) بسیار از اخبار شاہان شنیدہ ام و بسیار گوکاران برادیدہ ام اما نہ نہمان کسے اور پیشیاری و دراندیشی نیز در فضل و احسان ندیدہ ام یعنی در خوشمندی و لطف و احسان بے مثل ست۔

راؤ دو) میں نے بت نیک کاروں کے کام سنے اور دیکھے ہیں۔ مگر نعمان بن منذر کے مثل پیشیاری اور احسان میں کسی کو نہیں پایا۔ ان اوصاف میں وہ بالکل زالا ہو۔

فَسَاقِ الْحَيِّ الْغَيْثُ مَنْ كَلَّ بِلَكَّةٍ	إِلَيْكَ فَأَخْضَحَوْلَ يَهْطُكَ نَارِ لَا
سو میرا لاوس سبب خدا بارش کو ہر شہرے	تیری طرف اور تیرے گھر کے ارد گرد برس پڑے

و حل) من السوق (راؤ دن) الغيث المطر۔ قوله اليك متعلق بجهد وف اي من كل بلد اليك امرها وتدبيرها قوله اليك التفات من الغيبة الى الخطاب والشعر وعاء له۔

(معنا) بيد عول النعمان بالخصب و يقول فساق الحي الغيث اليك من كل بلد تو فيل حول بيتك لحاصل نہ يحصل لك الخصب و مزيدا نعم حيثما حلت اينما كنت و تكون الدنيا تحت امرك۔ (ف) دعای دہ کہ خداوند برتر باران را از ہر طرف و ہر شہر راندہ گرد خدات آورد و آنجا بار دہ یعنی ہر جا کہ باشی خلق حال باش۔

راؤ دو) دعا دیتا ہوا اکتا ہے کہ خداوند کریم ہر شہر سے باران کو نہکا لا کر تمہارے گھر کے پاس جمع کرے اور وہ وہیں برس پڑے۔ یعنی ہر وقت نہیں ہر جگہ میں خوشحالی نصیب ہو۔ اور دنیا تمہارے تابع ہو جائے۔

فَأَضْمَعَ مِنْهُ كُلٌّ وَ إِذْ حَلَّتْ	مِنْ الْأَرْضِ مَشْفُوحٌ لِلدَّائِبِ سَائِلٌ
اور ہر جا دے اس باران سے ہر ذرہ زمین میں تو فروکش ہو کر	بہستی ہوئی تالیان

المشعل الموقد الثقيلة في الفعلين لما في الكلام من معنى النفي قول باطلا منصوب على انه صفة
المصدر ومخدوف اي مدحاً باطلاً۔

(معناه) لا يدركت سعي الملك سعيك ولا ميد حثك سوقة مدحاً باطلاً فان المدح كلها
صادقه للملك وان بالغ واحل ما دح في زعمه۔

(ف) کسے از شاہان بہ سعی خود بہر تہ نہ خواہد رسید کہ از ہی دکان بہر تہ نہ رسیدی۔ و نہ رعیتے از رعایا ہر جہ تو دوروغ
و باطل توان کرد۔ یعنی ہر تہ تعریف تو راست ست اگر مدح کو بہر از باطن نہ کند۔ جہاں نام ست۔

ع ہر چیز وصف تھی کہ کم لیکن ازان بالا تری۔

را در دو سوا یا کوئی بادشاہ نہیں ہے کہ اسد خیر میں اسکی کوشش تیری کوششوں کو پہنچ جاوے۔ اور نہ کوئی
رعیت ہو کہ تیری جھوٹی تعریف کرے لینے ہر از باطن کے ساتھ تمھاری تعریف کرے پھر کبھی وہ کم ہو اگر آپس سے یہ خیال
کیا کہ میں نے انکی خوب تعریف کی۔ خلاصہ یہ ہے کہ کوئی بادشاہ بزرگی میں تیرے برابر نہیں ہے۔
اور نہ کوئی رعیت کما حقہ تری ستائش کر سکتی ہے۔

وقال آخر

بِشَقْرَاءٍ مِثْلِ الْفَجْرِ ذَاكَ وَقُودُهَا
ہندریہ سرخ آگ کے مثل صبح کے شعلہ زان اسکا ایندھن

وَمُسْتَبَیْجٌ بَعْدَ الْهَدُوءِ دَعْوَتُهُ
اور بہت سے کتون کو بوجھانے والے بعد بھولنے والے آواز

رحل (الهد وسكون الليل المراد به سكون اصوات الناس۔ والشقراء سحراء لغت النار شبه
النار بالفجر لارتفاعها۔ والذاك المتقد والمشتعل والوقود بالضم مصدر بمعنى توقد وبالفهم
اسے ما یوقد بہ النار۔

(معناه) و رب طارق لیل بعد سكون اصوات الناس۔ اضاً تالہ ناراً شقراء مثل الفجر
متوقد وقودھا۔ لیبصرھا فیعی الیھا۔

(ف) بسا آدماء کنا تذکران بآواز سگ لینے مسافران شب آئندہ اند کہ بعد از سکون شب و خفتن مردمان
از روشن ساختن آتش شمع روشن ماند صبح کہ ہر مہمائی شعلہ زن ست دعوت شان کردم۔ حاصل مطلب
این ست کہ در چنین بے وقت ہم در مکان من آتش روشن باشد تا مسافران گم کردہ را ہدایت دہم تا گم آیند۔

(اردو) اور بہت سے کتون کے بھڑکنا یوں لاشب آئندہ مہمان ایسے وقت میں ہوتے ہیں کہ ات سنائی ہو گئی اور لوگوں کی آواز
بند ہو گئی ہر سون نے ہندریہ سرخ آگ کے جوشل صبح کے روشن تھی اور جگایا میں شعلہ زن تھا انکی اپنی طرف بلایا۔
ایسے ایسے وقت میں بھی ہائے مکان میں مہمان کے بلانیکے لیے آگ بھڑکتی رہتی ہر اب خیال کھیلے کہ میں کیا مہمان نواز ہوں

فَقُلْتُ لَهُ أَهْلًا وَسَهْلًا وَمَوْجِبًا
بِقَوْدِ نَارِ مُحَمَّدٍ سَيَرُوهُ هَا

سورین نے اس سے کہا اعلو وسلا و موحبا
تو آیا ایسے آگ جلانے والے پاس اپنے آپ کو پہنچا کر

من قوله بموقد نار الباء متعلق بفعل محذوف اے تلبست بموقد النار والمراد بموقد نار نفسه محمد
اسم فاعل علی وزن مکرم من احمد یحییٰ - بیروہ یطلبہ یعنی من اتاہا محمد امرها و اهلها -
(معناه) فقلت له اتيت اهلاً ونزلت سهلاً ومرحاً لك قد تلبست بموقد نار من اتاہا
بیرضی بفعله و یمدحہ علیہ -

رف گفتش بیا بیا خوش بیا البتہ ہیرام و مقصود خود بہ روشن سازندہ آتش رسیدی کہ ہر فردا مینہ زردان
مخش کند - الحاصل بخاندے آمدی کہ ہر مہمان از کارا و شادمان شدہ مع گوی او باشد -

رارو میں اس کے استقبال کو بڑھا اور اس سے کہا کہ تو اپنے گھر میں آیا تجھے آفرین ہے کہ اچھی راہ چلا - تو
ایسی آگ جلانے والے کے پاس پہنچی کہ جو اس کے پاس آتا ہو اس کے کام سے خوش ہو کر اس کی تعریف کرتا ہو یعنی تو بڑے
مہمان بڑا دے گئے گھر پہنچا ہے -

مِنْ الدَّهْمِ مِطًا نَاظِرًا كَوْكُومًا
مِنْ الدَّهْمِ مِطًا نَاظِرًا كَوْكُومًا

سورین نے چڑھا دی اس کے لیے بڑی دیکھ بھال تھی
سیاہ دیکھ میں سے عظیم البطن میں اور دیر تک ہوا کا رکھو -

(محل) الجوفاء القدر الواسعة الجوف - الضبابة الظلمة الرقيقة التي قد خلت في الشتاء
عند غروب الشمس والمراد بها هناك ما يعلو القدر من البخار والدَّهْمُ جمع دهماء وهي السوداء
قوله من الدهم بيان للجوفاء وهي القدر السوداء لها على الاثنائي وفيه اشعار بكثرته مثل
هذا القدر والمبطان العظيمة البطن - الركوند السكون -

(معناه) نصبنا للضيف قدراً سوداء لها دوماً على الاثنائي عظيمة البطن ذات دخان واسعة
الجوف يعلو مكنها على النار لعظمها وامثلاً لها باللحم والمرق -

رف پس برائے مہمان دیگے کلان سیاہ فام کہ از دو دو بر خیزد و ان دیگ از ان دیگان ست کہ بہ سبب کثرت
طبخ سیاہ فام گشتہ کہ تا دیر بر آتش مانند آتش نہلیم یعنی دیگ کلان کہ روی گوشت آتش زیادہ بچند بڑی مہمان بر آتش نہاد -
رارو (دو) سورین نے مہمان کے لیے ایک بہت بڑی دیگ بڑے شکم کی بجائے اٹھنیوالی جو غبار ان دیکھنے کے تھی -

کہ جو بہ کثرت طبخ اور ہمیشہ چلے پر چڑھے رہنے کے سیاہ رہتی ہیں اور وہ عظیم البطن ہیں اور دیر تک آگ پر
رہتی ہیں - جو لمبے پر چڑھا دی - خلاصہ یہ ہے کہ مہمان کو کھلانے کے لیے ایک بہت بڑی دیگ چولہے پر
چڑھا دی تھیں گوشت شور بہ بہت زیادہ سوتا ہو -

فَإِنْ شِئْتَ أَتُونَاكَ فِي الْخِيَمِ مَكْرَمًا

اگر تو چاہے تو ہم تجھ کو اپنی قوم میں عزت سے

وَإِنْ شِئْتَ بَلَّغْنَاكَ أَرْضًا سَرِيحًا

اور اگر چاہے تو ہم تجھ کو ہر پانچ دین بجے جہان تیرا ارادہ ہے

رحل - اتونیاك من اللواتي اذا قام به وفي نسخة ثونياك والمعنى واحد -
معناهم فلذلك لا للضيف بعد الكرامة - ان شئت الاقامة بيننا اتمت مكرما مغطا وان اردت التو
الى مقصدك بلغناك مرادك -

دفع پس از غنیمت و کرمیم همان گفتیم که ترا اختیار است که در اینجا بمانی اگر اراده آن کنی پس با عز و وقار و رقوم من
بمان - اگر خواهی که در جایی دیگر بمانی یا از اباریم برسانم هر کین بخت کنی در روز غایتی تو آواره ام -
(اردو) اور میں نے اُس سے کہا کہ اگر تمھاری خواہش ہو تو ہم اپنی قوم میں عزت اُبرو کیساتھ تم کو جگہ کر دیں
اور اگر کسی دوسری جگہ چاہو تو آوارہ ہو تو کو وہاں بیونیا دین غرضیکہ تمھاری مرضی مطلوب ہو۔

وقال آخر

وَمُسْتَلَجٍ يَهْوِي مَسْبَا قُطْرًا سَمًا

بہت سے کتنوں کو بھڑکھڑا رہیں کر گرنے ہیں انکے طرف سے

لَا كُلَّ شَخْصٍ فَهْوٌ لِلْمُسْتَلَجِ أَصَوُّ

طرف پر ہر شخص کی سوز سنے کی طرف سخت مائل ہیں

رحل - نقوى تسقط - المساقط جمع مسقط الموضع الذى يسقط الرجل عنه - والشخص ما
يرى من سواد الأسنان غير من بعيد - الاصول المائل كل ميل سم تسقط من حركته مالا السمع مصلح
(معنای) و رب طارق لیل ضال عن الطريق يستلج الكلاب ليهتدي به الى السبيل - يها ويسقط
رأسه من مكانه لكثرة التفاتة يمينًا وشمالًا ليجد الساننا يهتفه مع ميله الى كل صوت ليمه
لشدّة حيرته في ظلمة الليل - جواب القسم في الايات الاية -

دفع) ولبا آواز کنندگان رگ - (آواز کنندگان مثل رگ) گم کر وہ راہ شب آئندہ اندک نہ رہے سرشان
پر سبب التفات پرچپ و راست - از نمایان شدن کالبہ در تاریکی می افتند - و گوشا بر شنیدن آواز رگ
و خود مائل بدان آواز بر نہ تارہ آن سمت گیرند -

(اردو) اور وہ بہت سے کتنوں کو بھڑکھڑا رہے راہ بھولے ہوئے رات کے مسافروں کے اپنے سر کے اطراف پر سیاہی
کی طرف جو دور سے نمایان ہوتی ہے دائیں بائیں گردن موڑ کر دیکھنے کی وجہ سے گرتے اور میل کرتے ہیں سو
وہ (کہنے کی) آواز کے سننے کی طرف متوجہ اور کان لگائے ہوئے ہیں تاکہ کسی آواز کی طرف چلیں لیکن بہت سے
جہان رات کے وقت راہ بھولے سخت پریشان ہوتے ہیں - جواب سامنے آ رہا ہے -

يَصْفَقُهُ أَكْفٌ قَوِيٌّ الشَّرِيحُ بَارِدٌ

تنگناہ لیل میں جُا ڈی و صر صر

تھیں مارتی ہے اُس کو اگلی ٹھنڈی ہوا | چو بادِی رات کی موسمِ سرما کے اور بادِ صحر

(حاصل) یصفقما سے یضربہ لاف من الريح اولها۔ النکباء کل ریح قہب بین ریحین من الريح الاربع والمراد چوادی موسمِ الشتاء الصحر۔ الريح الباردة۔ والبيت لغت مستنج۔

(معنا) بقول یضربہ (الضیف) الف من الريح ومقدمہا بارد ونباء لیلِ بارِد من لیالیِ موسمِ الشتاء ریحِ بارِدۃ۔ اے اُنہ فی غایۃ المصیبة وشدة التخییر۔

(رفت) یعنی اُن کس درصائبِ شدیدہ مبتلا ہو بادِ سرد کہ مقدم بادِ باشندیز بادِ سرد و شبِ چار بادِی موسمِ سرما درخشاں طپانچی زدہ اور پریشان می ساخت۔

(اردو) رات کو آنے والے ایسے مہمان کہ اگلی ٹھنڈی ہوا اور موسمِ سرما کے چو بادِی رات کی ہوا کے جھکڑا سکے منہ پر تھپڑہ سے مارتے تھے اور وہ بالکل پریشان و مضطرب تھے (اس میں بھی صحت منہجِ لغت ہی)

حَبِيبٌ اِلَيْهِ كَلْبٌ الْكُرَيْمُ فَتَلْعَقُهُ | بَعِيْثِيْ اِلَى الْكُوْمَاءِ وَالْكَلْبُ اَبْصَرُ
محبوب ہے مردِ کریم کے کتے کو اُس کا شتر بھٹانا | ناگوار ہے ناقہ بلند کران کو اور کتا خوب جانتے والا ہے

(حاصل) حبیب بالجر لغت مستنج وهو اقرب وبالرفع علی انہ خیر مقدم۔ و مناخہ مبتدأ مؤخر۔ و فاعل بغض المستتر اى هو۔ الكوماء الناقة العظيمة السنام۔ والبصر بمنع علم من بصرا القلب لا من بصرا العين۔

(معنا) محبوب الی کلبِ الکرمیہا السخی مناخ ابل الضیف و مبغوض الی الناقة العظيمة السنام اى محبتيہ موجب السور و کلب لانہ یعلم ان الکرمیہ یخول الابل للضيافة فیاکل هو منه۔ اما الناقة العظيمة فمن بغض بحيث لا یفانحوا لاجله۔

(رفت) اُردن اُن مہمان و نشانیدن شترش بہ نزد یک مرد سخی محبوب و نزد ناقہ مبغوض ست چہرگ ازان گوشتِ ناقہ مذکورہ بخور دلاجرم باعث مسرتِ دوست اماناقرہ را خطرہ جان خود دلاجرم باعث بغضِ دوست۔ حاصل آنت کہ از اُردن مہمان نزد من فرجِ ناقہ ضروری ست۔

(اردو) اُس مہمان کا اناور اُس کا شتر بھٹانا مرد سخی کے کتے کو خوب پیار ہے کہ وہ جانتا ہے کہ میرا لک مہمان کے آنے ہی سے شتر ذبح کر بیگا اور بھکھو بھی خوب کھائیکو ملیگا۔ لیکن ناقہ بلند کران کو اُس کا آنا بت ہی ناگوار اور جان کا دشمن ہے۔ کیونکہ مہمان کی وجہ سے اُسکے گلے پر چھری پھیر دی جائیگی گو یا ع جان جاتی ہے مری تیل لڑتا گیا ہے شتر اور کتے کا مسئلہ ہے۔

حَصَاتُ لَهُ نَارِيٌّ فَأَبْصَرَ صَوَّهَا | وَمَا كَادَ لَوْ لَا حَصَاةُ النَّارِ يُبْصِرُ

میں نے روشن کی اس کے لیے اپنی آگ سونے کی بجائے روشنی اور آگ کی روشنی نہ تھی تو وہ دیکھنے کے پاس نہ پہنچتا

حل: قولہ حضات اے اوقدت و الجملة جواب رب۔

(معنا) اوقدت لہ نار ی فابصر و عھا و اھتدی بہا الطريق و لولا حضات النار ما کلا یبصر الطريق و لم یھتد لاجل الظلمة اللذیة۔

دفع افزہم برے آتش را پس دید روشنی از اورا و یافت اگر آتش نہ افزہم پس در تاریکی شب راہ نیافتے و چیزے نہ توان دید۔

(اردو) ایسے مہانوں کے لیے میں نے آگ جلا رکھی سو وہ اسکی روشنی دور سے دیکھ کر میری سمت آیا اور اگر آگ روشن نہ ہوتی تو وہ کونہ دیکھ سکتا اور راہ نہ پانے کی وجہ سے رات بھر پریشان پھرتا۔

دَعْتَهُ یَغْفِرُ اسْمُ هَکَمٌ اِلَى الْقَبْرِ فَا سَمِعَ یَبْجُوعَ لَآ اَرْضَ وَالنَّارُ تَنْجَرُ
اسکا کہنے سے بے ہم یہ بلایا کہ جلد انبیاء کی قبرن
تو وہ چلا رات کو یہ بل میں کہنے لے دو نے میں کی کرتا تھا۔ آگ روشن تھی

حل: قولہ دَعْتَهُ اى النار یغفر اسمہ لکنہ اسمہ مع انھما من الالھم۔ یبوع یقطع بخطوات و سبعة۔ ترہ تشوق۔ اسوی ساریا الیل۔

(معنا) دَعْتَهُ النار یغفر اسمہ و قالت تعال الی الضیافة۔ فسار فی اللیل یقطع لارض بخطوات و سبعة۔ والنار ترہ علی حالہا۔

ات آتش ان گم کردہ راہ را دعوت کر دے نام اور انجو اندر آگ بے زبان ست و از زبان حال گفت کہ سوی ضیافت جلد بیاس پس ان کس زمین را بجا مہائے دراز سمودہ سوی فادام راہ گرفت آتش نشان ست و اردو اس آگ نے بے نام ایسے اسکو بلایا و در زبان حال سے کہا ضیافت میں جلد تشریف لایے تو وہ رات کو یمنی یعنی ڈگون سے زمین قطع کر تہوا و دھ کر چلا اور آگ اس حالت پر روشن تھی بے نام لیے بلا سے یہ مطلب ہے کہ آگ تو بے زبان ہے بلکہ نام لیکر کو نہ بلاتی البتہ زبان حال سے اسکی دعوت کی۔

فَلَمَّا اَضَاءَتْ فَتَخَصَّصَ قُلْتُ مَرْجَا هَلُمَّ وَ لِلصَّالِحِينَ يَا نَارُ ابَشِّرُوا
سوجہ روشن کر دیا آگ نے اسکی جہم کو میں نے اس کا کہجا
آئیے اور کہا آگ سے جانے والوں کو کہ خوش ہو

حل: قولہ مَرْجَا تسلیم علیہ و ترجب بہ و ہلم امر یا لدعوا الیہ البشر و استبشروا قولہ للصالحین بالنار یقال صلے بالنار اذا صطلے بہا قولہ قلت مارجا جواب لما۔

(معنا) ان الضیف لما قرب منی و متواقی لے شخصہ یغفر النار لتفیتہ بالترحاب و قلت لہ ادن منی و قلت لمن حول النار من الالھ و الحاشیة استبشروا بالضعیف

ہفت اجون اور روشنی آتش نھیں اور نمایان شد بر و تسلیم و ترحیب گفتہ اسے السلام علیکم آمدت مبارکباد
 نزدیک بیا و بنشین و کسانیکہ گرد آتش بودند (کارکنان) مبارکباد دوام کہ شاد باشید همان حاضرست
 (اردو) جب آگ کروشنی نے اس کے جسم کو صاف دکھلایا تو میں نے اُس سے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ
 لائے اور اُن لوگوں سے جو آگ کے اُس پاس بیٹھے ہوئے تھے کہا کہ همان کی آمد سے خوش ہو لیجئے اُسکو
 دیکھنے سے بڑی خوشی حاصل ہوئی اور سب کو خوشخبری سنا دی۔

فَجَاءَ وَحُمُودُ الْقُرَى لِيَسْتَفْرِغَ	اَلَيْكَا وَدَاعِي الْلَيْلِ يَالْتَضَعُ يَصْفُو
سودہ آیا اور محمود القری اُسکو کچھتا تھا	آگ کی طرف اور داعی لیل صبح کو بلاتا تھا

(رحل) محمود القری غنی بہ نفسہ لیستغفر لیستغثہ و یجذبہ داعی اللیل ما یصوت بالصبح
 مثل الدیث و غیرہ۔ والصغیر کل صوت یمتد مع رقعة یقال صف بالجار اذا دعا للما ع
 (معنا) فجاء الضیف و کنت استغثہ الی النار لیمطلی بہا لانه جاء وقت السحر فی ایام الشتاء
 فاصابه البود۔ اولینظر من اکرمانالہ فیسیر۔ وداعی اللیل الخ المراد بہ وقت السحر لانه
 حیث یذ یصم الدیث و غیرہ یطلب الصبح۔

ہفت اہس دروتے بود کہ داعی شب آواز جمع می داد ای در وقت سحر بس همان در رسید و محمود القری یعنی من
 اور اسوی آتش کشیدم تا از گرمی کلفت مرادہ شود آتش در وقتے بود۔
 (اردو) جب وہ آگیا تو میں نے اُسکو آگ کی طرف تپنے کے لیے کھینچا اور اُس وقت رات کا پکارنیو الاٹل
 مرغ و مورون کے صبح کو بلاتا تھا یعنی رات آخر ہو چکی تھی اور صبح کا عمل آگیا تھا۔ محمود القری جسکی مہمان
 (رازی کی تعریف کی جاتی ہے یعنی میں)

تَأَخَّرَتْ حَتَّى لَمْ تَكُنْ تَقْطِفُ الْقُرَى	عَلَى أَهْلِهِ وَالْحَقُّ لَا يَتَأَخَّرُ
میں نے اُس سے کہا تو زبردستی یا نہ کرا تو نہ کھینچتا تھا	میزبانوں کی اور حق کبھی پیچھے نہیں رہتا

(رحل) اصطفاہ علیہ اذا فضله هو علیہ۔ والحق لا یتأخر ای حق الضیف لا یتأخر بل یصیبہ جلد
 و کذا کل حق یصل مستحقہ لم تکن تقطف القرى۔ ای غیر کہ یسبق الی القرى فینال
 صفوتہ فلا تکاند تنال شئاً منہ۔

(معنا) تاخرت فی الجمع حتی ظننت انک لم تکن تقطف القرى علی اہلہ فلہذا تأخرت
 و لكن الحق ان الحق لا یتأخر۔ او المعنی انک تأخرت فی الجمع حتی لم تکن تنال صفوتہ
 لاجل سبق الغير الیہ و لكن لما کان حقا علی فلہذا جئت علی الحق لا یتأخر قط۔

دفعہ (دیکھیں) دیکر وہ لاجرم گمان بردم کہ شاید بوجہ نیک نبودن دعوت میزبانان از قبولش انکار کردی، خیر و حقیقت حق کے شاعر بناتہ پس ہر گاہ حق تو بر من لازم گشتہ است چگونہ نیائی۔ یا مطلب آن بود کہ خدان دیر کردہ قریب بودی کہ آن ضیافت را دینیابی و کسے بر تو سبقت برد اما حق چگونہ زائل شود لاجرم بیامری۔ لیکن مطلب اول اولے واجب است۔

را رو، میں نے اُس سے کہا کہ تو نے اُنے میں اس قدر دیر کی جس سے ہم نے گمان کیا کہ شاید دعوت حسبِ درخواستہ نہونے کی وجہ سے اُسکے قبول سے تجھے انکار ہو گا جو مجھ پر حق مجھ پر واجب ہو گیا تھا تو بھلا اُس کے چاہہ تھا؟ کیونکہ حق کبھی مجھے نہیں ہٹاتا بلکہ حق را کہ بروقت پہنچ کر بچا تا ہو، یا یوں کہ کوئی تھاری تاخیر سے معلوم ہوتا تھا کہ ضیافت کے اچھے حصہ کو نہ پاؤ گے اور کوئی دوسرا تم پر سبقت لچائے گا۔ باقی حق تھا را ہر بھلا کیونکہ دوسرا مالک اسکا ہو جائے، میرے خیال میں پہلا مطلب اچھا ہے کیونکہ اس میں میزبان اپنی حرارت کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور یہی مہمان نوازی کا اصول ہے۔

وَقَمْتِ نَصْلَ السَّيْفِ وَالْبَرْكَ هَلْ جَدُّ	بَهَازِرَةُ وَالْمَوْتُ فِي السَّيْفِ يَنْظُرُ
اور میں نے نسلِ تلوار کیلئے جو کشتہ رنگی تلوار کی بڑی بڑی زبانیں تھیں	اور موت بنظرِ غمیری تلوار کو دیکھتی تھی

رحل (۱) البرک اسم جمع لابل البرکۃ۔ الہاجد النائم۔ الہاز رجع بھوزۃ وہی الناقۃ العظیمۃ۔ نصل السیف حدید تہ۔ نظریۃ بمعنی تامل۔

(معنا ۱) وقتِ بیداریدۃ السیف لاخرا بلال للضعیف وکانت النوق العظیمۃ بارکۃ نائمۃ وکان الموت ینظر فی سیفی ما یفعل۔

(ف) استاد ہم بتمشیر کشیدہ از پیام بر لبے درج شتر مر مہمان را۔ دران وقت کہ شتران مادہ فرہ از گلہ شتر نشینیدہ در خواب بودند۔ و مرگ سوزی شمشیرگران بود کہ چہ کنند و چگونہ استعمال کنند۔

را رو، اور میں بر بہ شمشیر رنگی تلوار کھلی تلوار لیکر آتا تھا جبکہ نیٹھے ہوئے شتر کے گلے کی بڑی بڑی اونٹیاں سوزی تھیں اور موت میری تلوار کو خوب تامل سے دیکھتی تھی کیونکہ اُسکا استعمال کرتا ہوں اور تلوار کے کام کو کہہ کر انجام دیتی ہوں۔

فَاعْضَضْتُهُ الطَّوْلَ سَنَامًا وَخَيْرًا	بَلَاءٌ وَخَيْرٌ خَيْرٌ مَّا يَخْتَارُ
سوزی اسکو کاٹنے والی بنادیا اُس ناکی کو طویل و بختی و بختی	باعتبارِ نعت ہونے کے اور بہترین مال وہ جو پسند کیا جائے

رحل (۲) فاعضضہ ای جعلت السیف عاصما۔ الطولے تانیث لا طول۔ بلقاء فاعضضہ الطیر الاول بمعنی احسن۔ الخیر الثانی المال۔ اختیار اختیار۔ وانتصب سناما علی التیمیذ بلقاء لفظ مشرک بمعنی النعمۃ والاختیار علی الاول یکون معناه افضل لذلک اذ اعر لہا البنا واطاها لہا لان هذه النعمۃ الناقۃ۔

(معنہ) فجعلت سيفي قاطعاً لناقته في كانت حوله الابل مناماً واحسنها نفحة راي تلذ ولا
وكانت غريزة اللبس، ولا شك في ان خير المال ما يجتار اصله الى خوت ناقته تحسبها من جمع منق
دت) پس شمشیر را قاطع آن شتر را که از نیم کمر تا زانو بود و نیز از روی نفثت عمد و احسن و بهترین مال
است که پسند کرده شود و خلاصه آنست که از شتران بهتر بود و بجز کمر زیر که می کشند مرغوب باشد و بهترین اموال است
(اگر دو) میں نے اپنی تلوار کو اس ناقہ کی قاطع رکائیوں کی کر دی جو بلحاظ کمر ان کے تمام ناقوں سے بہتر اور باعتبار
نفثت کے سب سے عمدہ تھی اور عمدہ مال تو وہ ہے جو پسند کیا جائے لیکن جو مال پسندیدہ ہو اسے خیرات کرنی چاہیے
لہذا سب سے اچھی ازمنی کو میں نے ذبح کیا۔

فَاَوْفَضْتُ عَنْهَا وَهِيَ تَخْغُو حَشَا شَتَّةً	بَذِي نَفْسِيهَا وَالسَّيْفُ عَنْ يَأْنِ الْحُمْرِ
اسود و شتر ہمارے گائے دقتوں کو وہ ہڈی کی تھی یا غرض سے	جو مجھے بدن میں تھی اور تلوار لگی اور سرخ تھی

(رحل) اوفض اسرع من الايفاض الاسراع يقال اوفض اليه اذا مضى اليه سرعاً واوفض
عنه الاخر ب عنه فرحاً - ترغون من الغله اي نصوت والحشاشة بقية الروح - بذى نفسى ما
بخالصة نفسى ما عريان مجرد عن غلة - احمر اي متلحم بدم الفاقة - وقيل ان كلمة ذى زائدة
وانتصب حشاشة على الحال ويجوز انتصابه على التمييز۔

(معنہ) لما خوت الناقه بالسيف تفرقت الابل عنهما و فرغ عن منها وهي نصوت وكانت
بقية نفس مبدئها۔ والسيف مجرد عن غلة احمر من دمها۔
دت) پس شتران اگر دو افراد را نمود و نزدیک آن ناقہ از جان باقی ماندہ (و من) کہ در بدنش بود او از میگرد۔
و شمشیر از نیم کشیدہ و بجن او آلودہ و سرخ بود۔

(اردو) یعنی جب وقت و ناقہ مذکورہ دم توڑ رہی تھی تو اس کے مرنے کی آواز سنکر دوسرے شتر گھبرا کر وہاں
سے بھاگے۔ اور میری تلوار ایسی ہی نیام سے الگ اڑاؤنی کے خون سے رنگی ہوئی تھی۔

فَبَاتَتْ رَحَابُ جَوْنَةٍ مِنْ لَاحِمِهَا	وَقَوَاهِيْمَا فِي جَوْفِهَا يَتَغَرَّعُ
سورت گزاری بڑی بیک سیاه نے اس کے گوشوں سے	اور کمانہ بریدیں چڑکے جو اس کے شکم میں تھیں اپنا تھ

(رحل) الرحاب كالفراغ القد العظيم الوسيعة - الجونة السوداء - والمخارج جمع لحم انما اوله
جمع لان المراد به اقسام اللحم وقطعاته - يتغرغري يصوت من شدة غليظتها - فوة
وفاة واحد معني قوله من لحمها خبر باتت۔

(معنہ) فباتت قد وسيعة عظيمة سواء قطعي من لحمها وكان فيها يصوت من شدة غليظتها

بما فی خوفها من اللحم والمرق -

دفع پس دو گ کلاں سیاہ قام ہم شب بدین حالت ماند که از گوشتهای گوناگون آن نافع جوش می خورد
درانش از گوشت و آش که در شکم وی بود خلاصه اش اینکه ہم شب گوشتهای نافع در دو گ برآشاندن می نخت -
(از دو) یعنی بڑی دو گ سیاہ نے پوری رات ایسے حال میں کافی کراؤنی کے قسم قسم کے گوشتوں سے جوش
کھاتی رہی - اور اسکا منہ اسکے اندر کے گوشت اور شورب کے سبب بار بار اُلٹتا تھا ایسے رات بھر دو گ میں گوشت
یکتا رہا - کیونکہ نافع بہت بڑی تھی لہذا اسکا گوشت بھی وافر تھا جو دلچسپ کے قابل تھا۔

وقال آخر

جَبَانُ الْكَلْبِ مَهْزُولُ الْفَصِيلِ

نامردکتے والا اور دبے بچے والا ہون

وَمَا يَكُ فِي مِّنْ عَيْبٍ فَإِنِ

اگر ہوجھ میں کوئی عیب تو ہونے دو بیشک میں

رحل (جان الکلب کنایۃ عن الجواد فانہ یا تیکثیر من الناس فیصیر کلبہ معقاداً
بہم ولا یھتر علیہم فکأنہ جبان - مہزول الفصیل - اسی فصیلی مہزول وھذا ایضاً کنایۃ
عن السفی الجواد فان الکرمیر السفی یسقی الضیوف البان الناقۃ فیسقی فصیلہا جانعاً
فیصیر مہزولاً - قولہ ما یلک الخ ما موصولة بمعنی الشوط لیس ان کان فی من عیب - ومن بیانۃ -
(معنا) یقول ان کان فی من عیب فلیکن ولا ابلل بـ فانی جواد کرمیر (جان الکلب)
خال عن عیب الخ السفی الضیوف البان الناقۃ فتبقی فصیلہا مہزولاً -

دفع) عیب کے درمیں شود پس باشد من پر ویش نہ دارم زیرا کہ سگ من بزدل ست و بچگان نافع من لاغر
یعنی ہر گاہ سخی و کریم ہستم عیب دیگر را عیب نہ شمارم فکلان ست کلازم ترین عیب کہ بخل ست بجات یافتہ -
واضح باد کہ مراد از بزدل شدن سگ علامت سخاوت ست یعنی مردان ہر دم بخد مت سخی ہی آیند پس سگ
معتاد و خوگہ شدہ ہر مرد علم نہ کند یہ بچگان مراد از لاغر شدن بچگان نافع نیز سخاوت ست یعنی ہم شیر نافع بہرمان
دادہ شود لا جرم بچگان از گرسنگی لاغر نہ ہند

(از دو) حاصل مطلب یہ ہے کہ سب صفوں سے بڑی صفت یعنی سخاوت مجھ میں ہو ایسے مرگتا نامرد ہے
ہمیشہ آدمی میرے پاس آتے ہیں اب کتاؤں کو ہر گیا چپ چاپ پڑا رہتا کسی پر حملہ نہیں کرتا اور نہ بھونکتا
ہے - اسی طرح سے سمانوں کو نافع کے دودھ پلا دینے کی وجہ سے بچہ اس کا گرسنگی سے لاغر ہو گیا -
غیبت ہے کہ مجھ میں بدترین خصال یعنی بخل نہیں ہے اب دوسرے عیب کی مجھے پردا تھوڑی ہی ہے

(وقال آخر)

وَاِنْ كَانَ مَا فِيهَا كَفَافًا عَلَى اَهْلِي

اگرچہ انھما اپنے کنبے کے بقدر حاجت ہو

سَا قَدْ حُ مِنْ قَدْرِي نَصِيْبًا لِحَارَقِي

اب میں پیالہ بھر بھر کر نکالوں گا پانی دیکھ لیں ہمسایہ

ساقی ای اعرف۔ کفافا الکفاف ما یکف لا انسان من السوال ویکین علی قدر الحاجة لا یزید ولا ینقص النیصیب الخط۔

(معنا) بقول انی محمود الجوار لا انجل علی جاری۔ ساخذ بالقلح نصیبًا وافرًا لجارقی من قدی وان کان ما فی قدری کفافا علی اہلی۔ وکن مع ذلک افعل کذا مراعاة حق الجار الحاصل انی کریم جو اد مراہج لحقوق الجار۔

(ف) حصہ ہمسایہ ام را از دیگ پیالہ پر کردہ برہن خواہم آوردار یا برہن کنم اگرچہ ان بقدر ضرورت اہل خانہ امت لینے من حق ہمسایہ را نکالہ برہم و برلشان سخاوت کنم و از ایشان کار کنم۔ (اردو) اب میں اپنے ہمسایہ کا حصہ دیگ سے پیالہ بھر کے نکال کے دوں گا یا نکال دیتا ہوں دیگ کا کھانا اگرچہ میرے گھر والوں ہی کے بقدر ضرورت ہو۔ لینے میں بڑا مخی ہوں۔ خود نہیں کھانا بلکہ مہمان کو کھلاتا ہوں اور دیکھی کو نکالوں کے حقوق ادا کرتا رہتا ہوں۔

يَكُوْنُ قَلِيْلًا لَمْ تُشَارِكْهُ فِي الْفَضْلِ

جو تھوڑا ہے تو نہیں شریک کرگیا اسکو زیادہ میں بھی

اِذَا اَنْتَ لَمْ تُشْرِكْ رَفِيْقَكَ فِي الدِّيْنِ

جبکہ تو شریک نہیں کرے گا اپنے رفیق کو اس کا مین

الفضل ما فضل وزاد من الطعام وغیره المراد هناک اکثر بقرینہ مقابلتہ بالقلیل۔ (معنا) اذا انت لم تشرك رفيقك في قليل مالک لاجل الفضل فلم تشركه في الكثير ايضا فان عادة الفضل لا تتغير۔ وان السفاوة والجلود سواء عند العلة والكثرۃ۔ وايضا في هذا المعنى ليس العطاء من الفضول سلحة حتى تجود وما لديك قليل۔

(ف) ہر گاہ دوست خود را طعام اندک شریک نکردانی در فراوان و زیادہ ہم نکردانی چرخیل در در دو حالت مانع است الحاصل۔ تو اگر می بدلت نہ مال۔

(اردو) جبکہ تو نے اپنے رفیق کو تھوڑے کھانے میں شریک نہیں کیا تو اسکو حاجت سے زیادہ کھانے میں بھی شریک نہ کرے گا۔ کیونکہ سخاوت کے لیے کم و بیش کی ضرورت نہیں صرف ایک دل کی حاجت ہے جب بخیل کو وہ دل حاصل نہیں تو چاہے کھانا بقدر ضرورت ہو یا زیادہ از ضرورت وہ مہمان کو زیادہ نہیں سکتا

وَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْاَهْتَمِ

وہو عمرو بن سنان احد بنی منقر من بنی قیمہ و انما سمي ابوه سنان بالاهتم لان

قیس بن عاصم ضرب فمہ بقوس فہتم اسنانہ وکان عمر فجاہلیا اسلامیا

يَصْلِحُ اخْلَاقَ الرَّجَالِ سَرُوقٌ

لوگوں کی اچھی خصلتوں کا بڑا چوری

ذَرِئَتِي فَإِنَّ الشَّيْخَ يَا أُمَّ هَيْثِمٌ

چھوڑ دے مجھ کو امی ام ہئیم کیونکہ تجھ سے

(حل) ذریعہ اترو کیٹی۔ الشیخ النخل۔ سرور جمع سارق۔ او مبالغہ سارق۔

(معنا) بقول اترو کیٹی یا ام ہئیم (زوجہ) ودعینی انفق من مالی واجعل علی کرمی

فان النخل یذہب کا اخلاق الحمیدۃ للرجل کا سارق یذہب بالمال۔

دف) اگر مرا لے ام ہئیم کہ ہر مردان سخاوت کرم و مال خود را در لطفک صرف کنم۔ زیرا کہ نخل خوب سے نیک

راہز و دوازان خیال سے بہرہ گردنے میں مرا از سخاوت باز مرا زیرا کہ نخل دشمن اخلاق حمیدہ است۔

(اردو) چھوڑ دیجھ کو ام ہئیم اسکی بی بی اگر میں اپنا مال اچھی راہ میں خرچ کروں اور سخاوت سے کام لوں۔

کیونکہ نخل بہت بُری چیز ہے۔ وہ لوگوں کی نیک عادتوں کا بڑا چوری ہے اُس سے اچھی خصلتیں خست

ہو جاتی اور بُری خصلتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

عَلَى الْحَسَبِ الذَّلَالِي الرَّفِيعِ شَفِيقٌ

اپنے حسب بلند پاک صاف پر ڈرے والا چور

ذَرِئَتِي وَحَظِي فِي هَوَايَ فَإِنِّي

مجھ کو چھوڑ دے میری خواہش میں برائی کہ کیونکہ میں

حظی فی ہواۃ وافی فی حطال الرجل رحلہ حیث یحط صاحبہ لان ذلک

لیکون باتفا فہما۔ الشفیق الخائف من شفق یجفع اشفق اذا خاف الذلک الزائد

الرفیع من الرفعة قولہ شفیق خبیران وفی بعض النسخ علی مکان علی۔

(معنا) دعینی ووافقی علی الجود والکرم ولا تمنعنی عن السخا فانی اخاف علی

شرفی من عار النخل فانی علی الحسب الذلکی الرفیع وکل علی الحسب یمواف علی حسبہ من العار

دف) مرا برضیم بگذر و در ارادہ ام موافق باش زیرا کہ مرا بر صفات روشن و بلند و پاک خود خوف ننگ

و عار نخل است مباد کہ بر حسب پاک من ننگ و عار لاحق شود لا جرم مرا ترا لازم است کہ مرا بر سخاوت مرد و کنی

و در ارادہ ام موافق و مساعد باشی۔

(اردو) غلط یہ ہے کہ مجھ کو بخشش اور سخاوت میں اپنی مرضی پر چھوڑ دے اور اس میں میری مردد کر کہ مجھ

اپنے عالی نسب و پاک حب کے متعلق ہر وقت یہ ڈر لگا رہتا ہو کہ بلوائیں نخل کا بد نلوہ نہ لگ جائے۔

نَوَائِبُ يَفْتَنُ رُزْوَهَا وَحَقُوقٌ

حوادث زائد تجھے صدمے میرے مال کو گھیر لیں اور حقوق

ذَرِئَتِي فَإِنَّ هَوَايَ لَيُفْتَنُنِي

مجھ کو ہرگز نہ لگے اس میں خواہش مجھے غمگین کرتے ہیں

الفعال بالفتح الکرم ویروی ذویال قول یعنی رزقہا ای یغشانی رزقہا فحذرت المفعول۔
رزقہا من رزاقہ مالہ اذا اصاب منہ شیئاً۔ فمعنی رزقہا مصابہا والضمیر الموثب یعود الى النوا
والحقوق جمع حق مرفوع فاعل تمہنی وکذا النواصب قولہ یعنی رزقہا لغت نواصب۔
(معنا) د عینی علی حالی اؤدی حقوق لاضیاف والنزوار وُعین المصطربین ذوی الحاجات
لیدہم لی الحمد والشرف وحسن الثناء فانی ذ وفعال حسن اخاف ان تحیط النواصب بملی
وقنیہ فاحرم عن المسافرة۔

(ف) مرا بحال من بگذر کہ سخاوت کنم زیرا کہ گردش روزگار و حقوق حقداران مرا مغموم میسازد برین کہ
آن حوادث مال مرا برابر باد کند و از سخاوت محروم بمانم۔ لہذا در سخاوت درنگ نباید کرد۔
(اردو) تو مجھ کو اپنی روش پر چھوڑ لینے میں اپنے مال کو راہ خیر میں نہاتا ہوں کیونکہ مجھ کو اس بات کا سخت
غم ہے کہ اگر کین حوادث روزگار نے میرے مال کو گھیر لیا اور اسے فنا کر دیا تو بھر سخاوت کا موقع ہی نہ رہیگا
اور حقداروں کے حقوق بھر رہ جائیگے۔ سو سخاوت میں دیر کرتی خلاف مصلحت ہے۔

وَلِلْحَقِّ بَيْنَ الصَّالِحِينَ طَرِيقٌ

اور حق کے لیے بیک لوگوں میں راہ کشادہ ہے

وَكُلٌّ كِرِيمٌ يَتَّقِي الذَّمَّ يَأْتِي

ہر نیک مرد ضیافت کے ذریعہ مذمت سے بچتا ہے

(حل) يتقى الذم باقري اي يتقى الذم بطعام الصيافة والسفارة فان الاضياف والمحتاجين
اذا تشبعوا واعطوا فلا يذمون بل يمدحون في الافاق وللحق طريق الخصال طريق يسلكونه
ولا يسلكون مالا يفيدهم ملاحا۔

(معنا) وکل کریم یعنی ان یذمہ الناس باطعام الاضياف واعطاء المحتاج ولا شاک
ان الحق الاضياف طریقاً نافذاً الا یسدد قطبیں الصالحین فان الکرم الصالح
یتبع سبیل الحق ویسلك طریقہ لیستوجب الحمد والشکر۔

(ف) ہر مرد نیک از سخاوت و ضیافت ہمانان نگویش را دفع کند تاکہ را موقع نہ باشد کہ مذمت کند و نیک
بندگان برابری حق ہمانان را ہیست کشادہ نگاہی سدد و نشود یعنی صافین ہر وقت ہر راہ حق قوم ہند این امور متاثر نہ
(اردو) ہر نیک ہمان مسافر نہ کہ گھلا بلا کر مذمت سے بچتا ہے اور مسافروں کے حق کی ایک کشادہ راہ نیک لوگوں
میں سے جو کبھی بند نہیں ہوتی یعنی عزت و ابر و کرم عیب سے محفوظ رکھنے کے لیے سخاوت کی سخاوت کافی ہے
اسی کی بدولت وہ لوگ مذمت سے بچے رہتے ہیں۔ ہماؤن کے حق کو ادا کرنے کیلئے ضیافت کا طریقہ
ایک ایسی کشادہ راہ ہے جو کبھی بند ہو نہیں سکتی۔

وَلَكِنَّ أَخْلَاقَ الرَّجَالِ تَضَيِّقُ

لیکن لوگوں کے اخلاق تنگ ہوتے ہیں

لَعَمْرُكَ مَا ضَاقتْ بِلَادُ بَاهِلِيَا

قسم ہے تیری زندگی کی تنگ بین ہوتی ہیں بلاد بھیلے

(معنا) واللہ اولعمرک ان ارض اللہ واسعہ لم تضیق علی امرء انما تضیق اخلاق الرجال وصدورہم ولهذا یجھلون خضیق البلاد ایضاً باہلیا۔

(ف) سو گند زندگی اتنی کہ شہر اگا ہے ہر مردمان تنگ ناشد البتہ خوبیاں مردم تنگ و خراب بیاشد لاجرم زمین ہم تنگ نماید یعنی خوی بدارشے رشتہ ارچی کہ زمین با وجود فراخی ایضاً بسبب بد کرداری مردم تنگ معلوم دارد و میری زندگی کی قسم ہر زمین بھی لوگوں کے لیے تنگ ہوئی اور باشندہوں کے لیے شہر بھی تنگ ہوا ان لوگوں کی عادت خراب اور تنگ ہو جاتی ہے لہذا زمین تنگ ہونے لگتی اور شہر بھی تنگ معلوم ہونے لگتے ہیں خلاصہ یہ کہ خلق سے دنیا خراب ہو جاتی ہے اور اسی شہت ہو جاتی ہے کہ لوگوں میں سخاوت کم و غیرہ بھی خصلتیں ہوں تو پھر دیکھ کہ ہرگز دنیا تنگ پیدا ہو چکا۔

وقال عمرو بن الورد

إِنِّي أَمْرٌ عَاقٍ إِنَّا نِيْ مِشْرُكَةٌ

وَأَنْتَ أَمْرٌ وَعَاقِي إِنَّا نِيْكَ وَاحِدٌ

بے شک میں ایک مرد ہوں کہ اس کی میری برتن کہتے ہیں

اور تو ایک مرد ہے کہ تیرے برتن کا طالب ایک ہے

حلی (الحاق طالب المعرف وقیل العاقی بقیۃ القدر و ما یرو علی من یعین القدر من المستعین مشرکۃ

مجمعۃ المشرکۃ الکثیر۔ والواحد نقیضہ قوله عاقی انائی مشرکۃ کنایۃ عن الکرم وکذا قولہ

عاقی اناءک واحد کنایۃ عن البخل۔

(معنا) یقول انی امرء کریم یعنی لا اکل و حدی بل یا کل معی عدۃ من الاحصیاف

یشار کو فی انائی۔ اما انت فتاکل وحدک لا جل البخل فعاقی اناءک واحد۔

(ف) اس مرد کریم ہستم کہ طالبان اناسے من بسیار اند و تو مردے نیک ہستی کہ طالب اناسے تو تنہا تو ہستی۔

الحاصل میں بوجہ سخاوت و دمان نوازی کا ہے از طعام اناسے من تنہا خورم بلکہ با من گرو ہے اضیاف ہمانان

مشرک طعام باشند۔ و تو بسبب بخل تنہا می خوری۔

(رادو) یعنی میں مساوی کے ساتھ کرکھتا ہوں کبھی تم اٹھا لیا اتفاق ہی نہیں ہوتا ہے اور تو کبھی کرتا ہے اسلئے تیرے

اناکا طالب صرف تو ہی بھلا دوسر کوئی بھی نہیں شرک ہو سکتا ہے مہمان بھی تو ہے اور میرا بھی تو ہے

یاد تو ہے میرا ہے اسلئے کہ تو تنہا ہو گیا اور دیکھتا ہے

حل بھلا بھلا ان سمعت لک سمعت الشحوب لعل لون الجہل اسم فاعل من الجہل وهو الکلفۃ

یاد تو ہے میرا ہے اسلئے کہ تو تنہا ہو گیا اور دیکھتا ہے

(معنا) کہ آتش و منی لان سمیت وان تری جو بھی تغیر اللہ و جسمی القول و لا تعلان نخل جسمی و تغیر لون و جسمی لاجل جہودی فی اداء الحقوق من قری الاضیاف والاضیاف الدیات ولا شاک ان اداء الحق یجہد الانسان جہداً تا ما یذهب بلون وجہہ۔

(ف) آیا تو بہن برے اُن خندہ میزنی و باسن تسخیر میکنی کہ فرہ و سمن گشتی و جسم خف و لاغر و رنگ رخم تغیرت و ردا کروں حقوق ضیافت ہمانان و تاوان و دیت و حق این است کہ اے حقوق انسان را در کلفت می اندازد و حاصل این است کہ من ہر کار را از نیک محنت کہ نہ خف گشتم و تو بوجہ نیک کہ درین کار با محنت نی تخیم و تخیم گشتی لاجرم بہن بکندی۔ سر را در دو کیا تو بچہ پیر سیلے ہستی اڑا تا ہر کہ میرے چہرے کا رنگ بہ سبب اسے حقوق ہمانان اور تاوانات و دستون بدلا ہوا اور بچہ کا لکھتا ہوا اور خوب مٹا اور پیار ہو گیا۔ اور حق تو یہ ہر کہ ادا و حقوق انسان کو شقت میں ڈالتا ہر غلام یہ ہر کہ ان حقوق کے ادا کرنے سے کثرت محنت کے سبب اگرچہ میں ذرا سا خیر فیہ دیا ہن آیا تا وہ ستر ہستی کی کوئی بات ہر لیے کام ہن میں تو شقت ہوئی ہی ان تجھے خیال کرنا چاہیے کہ تیرا ہوا ہن کہ قدر بے شغلی سے پیدا ہوا۔

وَأَحْسُو قَرَاخَ الْمَاءِ وَالْمَاءُ بَارِدٌ

اور غٹ پانی خالص پانی حال میں پانی کی غٹ پانی

أَقِيمَ قَوْتِ جَسْمِي فِي جَسْمِي كَثِيرَةٌ

میں قسیم کرتا ہوں اپنے جسم کو بہت سے جسم ہن میں

وَأَقِيمَ قَوْتِ جَسْمِي بِجَذَفِ الْمَضَامِ إِلَى الْعِلَامِ الَّذِي يَفْنَى وَجَسْمِي وَتَحْصِلُ بِهِ الْقُوَّةُ فِيهِ۔
احس من الحسو الشرب بلا تكلف القراح الماء الخالص الذي لم يتخلطه شيء والماء بارد كناية
عن ايام الحظ۔ وقيل كناية عن زمن الشتاء۔

(معنا) کہ اقول اقیم قوت جسمی فی اجسام کثیرہ و اقم قوت جسمی فی اجسام المساکین و اقم فی الاضیاف مشرب الماء الخالص فی زمن الشتاء واجتزئی بہ اوفی زمن الحظ الشدید فالانحصار ما یلکون فی زمن الشتاء
(ف) سبب لاغری من اینکہ من غذا سے بدن خود را در بدن کثیرہ تقسیم کی گم زیرا کہ در ایام قحط ہمانان را طعام خوار نہرہ خود را بہ سربسریکے پس باعث تعب و سبب شگفت نیست کہ لاغرم۔

(اردو) میں اپنی غذائے جسم کو بہت سے جسم ہن میں بانٹتا ہوں کیونکہ موسم سرما میں (یا ایام قحط میں) میں خالص پانی غٹ غٹ پی جاتا ہوں اور کھانا مالا نمی تذکر دیتا ہوں پھر میرے بدلے ہو گیا کیا تعب ہو و الماء بار دین موسم سرما میں ایام قحط و دونوں سوزنی گنجائش ہو کہ نہ کہ قحط اکثر موسم سرما ہی میں ہوا کرتا ہے۔

وَقَالَ الْخَبَرُ

وَكُلُّ غَيْفٍ فِي الْقُلُوبِ جَلِيلٌ

اور ہر قورگر دلوین میں القدر ہوتا ہے

أَجَلَتْ قَوْمٌ حَتَّى صَرَّتْ إِلَى الْغَيْ

بزرگ شمار کیا مجھ کو قوم نے جب تو غنی ہو گیا

اجلک ای عدک جلیل صورتی الغنی استغنیة بقل صا الیه اذ مال الیه جلیل ثم فاعل من اجل مرض
(صغناء) لما استغنیة عظمت فی قلوب الناس فاجلوا قد رث وعدک جلیل محترمًا ولا تشک ان
کل غنی جلیل فی قلوب الناس فان الغنی سبب لجلالة قدر الانسان فقط

دفع هرگاه کسی تو نگری رخ کردی در میان ترا بزرگ جلیل شمرند زیرا که هرگز در عالمی مردم کمتر میباشند سخاوت کند و در اسراف باز
بارد و بجزو کردن بزرگ جلیل تقدیر نماید که بجزو رخ تو نگری کیان پند گیا از حقیقت من تو نگری شخص را که تو همین جلیل تقدیر
هر دو لغز پنهانی و پس شعر من تو نگری تو نگری را در تو نگری کیان پند گیا از حقیقت من تو نگری شخص را که تو همین جلیل تقدیر

وَلَيْسَ الْغَنَى إِلَّا غِنَى زِينَتِ الْفَقْرِ

عِشَّةُ الْفَقْرِ أَوْ عِلَّةُ الْغِنَى

اگرچنین نه تو نگری گروه تو نگری جزیب زینت و جوان کو

جس شام کو ده ضیافت کرے یا جس صبح کو بخشش کرے

(رحل) یعنی بطعم الاضیاف نبیل یعنی العشیة الخوالها والذلة اول قیل عشیة وکذا غنة مفعول على الظرفية

(صغناء) لیس الغنی الا ما ینسب بالغنی بحیث یضاد بالقوم (الاضیاف) فی اخر النهار اذ انزلوا ویلنود ورضه فی اوله

النهار اذ انزلوا واهل الفقه یقولون جلیل به صاحبه ولا تدری من اجل جلاله من الفلکة وقل هذا البيت من العناهیة

دفع از حقیقت نیست تو نگری مگر آنکه مردی را زینت بخشد و راسته اش کند وقت شام که در آن ضیافت میمان

کند نیز وقت صبح که تو شام را همان برای خست میا کند یا چنین بگوید که وقت صبح برسا کن و فقر بخشش کن یعنی تو نگری که

از ضروریات بالا انجام پذیر نشوند حقیقت تو نگریست و نه از ناوار بدترست

و (اردو) حقیقت من تو نگری نہیں مگر گروه تو نگری جو صبح و شام مردی کو زینت دے حسین وہ مہمانوں کی ضیافت کرے

اور فقر و مساکین کو بخشش عطا دے۔ یعنی تو اگر کسی سے اگر وہ صبح و عین ادا ہوں تو اس کا نام تو نگری نہیں ہے۔ بلکہ

افلاس سے بھی بدتر ہے۔ شعر بخیل ارجہ باشد تو نگری مال + بخواری جو مفلس خورد و نوش مال اسی معنی میں کیا خوب

کہا گیا ہے شعر کوئی قدروں کی دولت کا اگر مالک ہوا تو کیا۔ تو نگری وہ ہے جسکے پاس بدردی کی دولت ہو۔

وَلَمْ يَفْتَقِرْ يَوْمَ مَا وَرَثَ كَانَ مُعْدِمًا

جَوَادُ وَلَمْ يَسْتَغْنِ قَطُّ جَحِيلٌ

اور محتاج نہیں ہوتا کبھی اگرچہ بھادست ہو

سخنی اور تو اگر نہیں ہوتا کبھی بخوس

طرح المحکم الفقیر المحتاج لم یستغن ای لم یصر غنیاً صغناء یعقل الفرق بین الکفریر العقی واللیم البخل بین هؤلاء

الجماد الکفریر کان فقیراً لم یفقروا من اللیم الا فیه غنی انما الغنی غنی النفس اما البخل فلم یستغن قط

لان مرض البخل اعیاء عن الاستغناء

دفع ہر دفعی روزے محتاج کے باشند اگرچہ تہمت و نادرست چرچش غنی تو نگریست۔ تو اگر کسی بدل ست دیال کی حالت خیل

چنان ست کہ با وجود فراوانی مالش ہم گاہے تو اگر نباشد زیرا کہ ہیشہ در فراہم کن مال خیر باشد و مال خود را اندک شمار دے۔

دارد و مردی کجی محتاج آورد و سرے کا دست نگرین ہوتا اگر چہ تھی دست ہو کیونکہ اس کا دل ہر وقت غنی رہتا ہے اور غنی دل ہی کی صفت ہے۔ تو نگری بدل ست نہ بل۔ لیکن بیل بچارہ کی حالت دگرگون ہو وہ تو ایک منٹ کیلئے بھی تو نگرین ہو تا کیونکہ وہ ہمیشہ دولت اکٹھا کرنے کی فکر میں متغرق اور دولت بڑھانے کا حریص رہتا ہوا جو حریص اور لالچی ہمیشہ فقیر و محتاج کے مانند ہوا کرتا ہے مثنوی کو زہ چشم حریصان بڑشند + تا صدف قانع نشد پروردگارشند۔

وقال الملحم بن ریح الموی

بَكَرًا لَعَاؤِلُ بِالْأَوَادِ يَكْمِنُنِي

بَجْهَلًا يَقْنُنُ الْاَتْرَى مَا تَصْنَعُ

ترجمہ کے کلمات گزشتہ میں مجھ کو ملامت کرتی ہوئی تھیں

براہ نامہ بھی کہتی تھیں کیا تو نہیں دیکھتا جو کر رہا ہے۔

(محل) بکر لعاول اسے جہالت بکروانا قال بکر لعاول ان العرب کانت تشرب لیلًا و نسا کو و لعلی المواہب فاذا اصبحوا لا مہر الخلاء المراد بالسواد اخرا لیل۔ قوله یقنن بدل من قوله یلمن بجملاً منصوب علی التیمیذ و قبل علی الحال و یجوز نصبہ علی المفعول قولہ یلمن فی محل الحال اما بطلان (معنا) یصف الشاعرا بجملاً البیت نفسه بالسفاۃ و کثرة الاعطاء و یقول انشی لعاذات بکرة فی سواد اخرا للیل الیمنی جملاً و سفاۃ منمن یقنن لانی ما تصنع لما تصنع المواہب بکذا بالکثرة و لانی بالاسرار (ف) زمان ملامت کہتے تھیں آمدن نزد من بوقت نگاہ کہ ہنوز تاریکی شب باقی است و از نادانی خویش گفتند کہ کجی پیمنی کہ چہی کئی لینے ہا برسیاری سخا و تم ملامت کردند و گفتند کہ این قدر کہ تو بخشی خوب نیست از ان باز آ۔ فارو و ہلامت گزشتہ میں خوب تر کے رات کی تاریکی رہتی ہوئی کو میرے پاس براہ نادانی ملامت کرتی تھیں اور مجھے کہتے تھیں کہ اچھا نہیں جو صحت موال اس طرح کہ اگر اصل ات بھر میں خوب سخاوت کرتا ہوں و علی الصبح مجھ پر ملامت کی جھڑپی ہوتی رہتی ہو

أَخْنَيْتَ مَا لَكَ فِي السَّفَاهَةِ وَإِنَّمَا

أَمْرُ السَّفَاهَةِ مَا أَمْرُكَ أَجْمَعُ

خدا کر دیا اپنے مال کو برے کام میں اور حق تو یہ ہے

کہ کبھی کا کام وہ ہے جس کا وہ جھگڑا کرتی ہیں بکریاں

السفاۃ الحفۃ والطیش۔ فلان سفید اسے خفیف قولہ یقنن الخ من کلام المعاذات اھا امر السفاۃ الخ قول الشاعر و کلامہ۔

(معنا) و قالت المعاذات لا اخنیت ما لک فی السفاۃ بالک و لا فناء کذا۔ وانی قول فی نفسی ما امرتک المعاذات من البخل سفاۃ اجمع۔

رفت ان ملا سنگران ہی گفتند کہ مالت را در کار بد صرت کردی پس از ان باز آؤن بدل می گفتیم ہر چہ ان زمان می گویند و بر گردش ترا حکم کنند یعنی بخل بر سر کریمگی و سفاۃ است ہرگز از ملامت شان ہنوز دش نیامید رفت و ترک سخا نہاید کرد۔ (ادو) مجھ کو وہ کہتی تھیں کہ تو نے اپنا مال واپی تباہی کام میں لٹا دیا اور بڑے کاموں میں اسے برباد کر دیا اور میری نزدیک

سفاهت کا کام وہ ہے جسکو وہ فرمائی ہیں یعنی وہ تو سخاوت کو بڑا کام جانتی ہیں اور بخل کو اچھا لیکن میرے نزدیک معاملہ برعکس ہے اور حقیقت میں بخل ہی سزاوارتہ سخاوت و بزرگوں کا کام ہے کیونکہ انکی سخاوت کی وجہ سے میں نجات کی جوڑی بنا لاؤں اور اسی پر میں

وَقُوْدٌ نَّاجِيَةٌ وَضَعْتُ بِفَقْرَةٍ	وَالطَّيْرُ غَايِشِيَّةٌ الْعَوَاقِي وَفَع
اور یہ بھی بالان کی کٹری تو قوت برزنا کہ کی رکھی ہے بخل میں	اور ہر دس سالوں کے ڈھانکنے والے اور ان پر گرے جاتے تھے

(حل) وقود مجھ و رب مقلدہ۔ المقتود جمع القندل هو عود الرجل الناجية الناقدة القوت السيرة السيرة القفر الارض التي لا ماء فيها ولا حلال للعواقي جمع عافية وهو كل طائر يترك وهو السائل لوقع جمع وقع الغاشية اسوفا تل من غشيت من الغشاوة وقوله وضعت الجواب لت لان اوصافك بمضاهة والواقي والطير والاحمال

(معنا) و رب ناقدة قوتہ سے لیتے السیر و وضعت قندل ہا غشائی ارض خالیہ عن النبات والماء ای غریبھا فیہا لا تقو اقل لما رآه والفقراء السائلین فكانت الطیر تغشاهم وتقع علیہم۔

(ف) اوسا چوب بالان شتر ماؤہ قویہ و تیز رو اور ریگستان بزرگین اندر ختم و ناقہ را از بہر قافلہاے آمد رفت کنند فرج کروم در ان حالت کہ پربند ہا بہ سبب کثرت انھما فقر او سائلین را بہر شانند و برایشان می افتند یعنی برای سائلان ناقہ را چون فرج کروم پس پربندگان از برای خوردن چیز ہا سے فرو گذشتہ آن ناقہ انقدر جمع کنند کہ گوی سائلان را بہر شانند۔ (اردو) اور یہ سے چوب بالان ناقہ قویہ تیز رفتار کے ہیں کہ میں نے انکو چیل میدان میں زمین پر اتار کے رکھ دیا اور قوافل اُنے جانے والوں کیلئے اُس ناقہ کو فرج کر دیا ایسے حال میں کہ بڑے کثرت کے سبب جو اُس ناقہ مذکور کے متروکہ اجزاء کو کھانے کی غرض سے اوپر جمع ہوئے تھے سائلوں اور فقروں کو ڈھانکنے والے تھے اور اپنڑرتے تھے، حاصل یہ کہ ایسی ناقہ کے فرج کرنے میں بھی جھک کر دینے نہیں ہرگز نہ کہ میں غنی اور محروم دوست ہوں۔ اور فقروں کا حاجت روا۔

يَبْرِي الْأَصْمَمَ مِنَ الْعِظَامِ وَيَقْطَعُ	بِمَهْدِي ذِي حَلِيَّةٍ جَرَوْتَهُ
مضبوط پڑیوں کو	ہندی برہمائی ہوئی تلوار سے جسکو میں نے پیام سے علیحدہ کر رکھا تھا

(حل) بمھند متعلق بقولہ وضعت والمھند السیف المحل او المصنوع بصنعة المھند اے السیف المھندی یبری یقطع الاصم الحکم الشدید جروتہ ای السیف عن غمد (معنا) نہر تھا اب السیف المھندی والسیف المحل ذی الحلیۃ مجروح عن غمدہ مسلول یقطع العظام الشدید المحکم لاجل حلا دتہ۔

(ف) فرج کروم اُن ناقہ را بہر شانند و تیز رو را کشیدہ از نیام کہ بہ سبب تیز ریش استخوانہاے مضبوط و سخت می برید (اردو) میں نے اُن ناقہ کو ایسی یا ہندی زیور پہنائی ہوئی تلوار سے جو کھلی ہوئی اور نیام سے کالی ہوئی تھی فرج کیا جو سخت سے سخت ہو، مضبوط سے مضبوط ہو کر یہ تلوار کا ذوق تھی اس میں من تلوار کی طرح کٹنے والا نہ تھی فرج کر لیا کہ ایسے عمدہ عمدہ اسباب میری پاس موجود ہیں

يَتَنَوَّبُ نَارِيحَهُ فَتَعْلَمُ آسِنِي

مِمَّنْ يُغَرَّ عَلَى الثَّنَاءِ فَيُخَدَّ ع

تاکہ اگر کسی نے اُترنے والا قافلہ جان کے کہ میں

اُن لوگوں میں سے ہوں جو تعریف پر ازغیر ہر کر دھوکے میں آتے ہیں

(حل) اللام للغایۃ والجملة لعلہ متعلقہ بفعل مضمر يدل علیہ الکلام المتقدم کا وہ قال فعلت ذلک لکی تنوب نائمة ولعلم تنوب من النوب النزول والا صابۃ۔ النائمة الغافلة النازلة یغرم مجهول من الغرور یعنی الخداع (دھوکہ)

(معنا) فعلت ذلک لتتزل قافلة نازلة فتعلم فی من الذین یغرون ویخدعون بالثمنه عن المال۔ اے انی لا ابالی بالمال بمقابلۃ الثناء والشکر۔

رفت اگر وہ میں چین رفیع ناقہ آقا قلمائے فرواد آئندہ بداند کہ من از شاکر کسانے ہم کہ بشکر و متالیش فریب داوره فتود یعنی بمقابلہ صبح دشنا کہ یادگار دایمی ست مال را کہ در محل زوال است یجمع شرمم و پروا شن کنم۔ (اردو) میں نے اُس کام کو اسیلے کیا تاکہ کوئی اُترنے والا قافلہ یہاں اترے اور جان کے کہیں اُن لوگوں میں سے ہوں جو تعریف پر فریفتہ کیے اور اُسکے قریب میں لائے جاتے ہیں الحاصل میں کریم اور بھی ہوں مال سے تعریف حاصل کرنا ہوں اور جلد بیچے میں آجاتا ہوں بخلاف بخل لچر لکے کہ وہ کسی طرح پہنچتا ہی نہیں ہو کوئی اس کی لاکھوں تعریف کیوں کر کرے وہ اپنے بخل سے ہرگز باز نہیں آتا۔

اِنِّی مُقْسِمٌ مَا مَلَکْتُ فِجَاعًا عَلٰی

اَجْرَ الْاٰخِرَةِ وَدُنْيَا تَنْفَعُ ز۔

بیک میں بانش دیند والا ہوں اپنے ملک کو اور دنیا کا ہوں اے

اجر آخرت اور نفع دیندی کے لیے

(حل) اجر الاخرة مفعول ثانٍ لجاعل ومفعول الاول محذوف وهو ایاہ۔ اے جاعل ایاہ اجر الاخرة وقوله دنیا تنفع۔ کان المناسب ان یقول ومنفعة لدنیا لیکون موافقا لقوله اجر الاخرة لکنه عدل عن ذلک لضررة الشعر۔

(معنا) یقول انی اقسم ما مَلَکْتُ من الاموال لا مریں وہما ثواب الاخرة ومنفعة الدنیا لمحصل الذکر الجلیل لنا۔ وستوجب الشکر والثناء من الناس ایضاً۔

رفت (من مال خود را بر فقر اور غنا بڑی حصول و چیر حزن سکیم کیے ازان ثواب فرواد و دیگر نیکنامی دُنیا۔ علاوہ برین مر ساکین نیز سرفے پر سر کہ حاجتائے شان روا گرد۔ یعنی از صرف مال دو عالم حاصل شویع بحمد اللہ عجب ازان فریدم (اردو) میں اپنے مال ملک کو ابرا اُتوت اور منفعت دنیا کی غرض سے بانٹتا ہوں یعنی اُس میں دُوائے دے ہیں آخرت کا ثواب تو ملے گا اور اُسکے ساتھ ساتھ دنیا میں اُسکی مدد و نیکنامی ہوگی۔ کیونکہ میرے مال سے جب مساکین کی حاجت روائی ہوگی تو ضرور جا یا میری تعریف کیا کریں گے جس سے ہمیشہ ہمیش کے لیے میرا نام زنده رہ جائے گا۔

وقال ابو البرج بن جنبل المری

وَجَزَّيْ جَنَابِهِمْ جَفَاءً

اور مجھ کے بعد کہ اُمّی جناب میں ظلم و جفا ہے

أَرَى الْخُلَائِي بَعْدَ أَبِي حَبِيبٍ

میں دوستوں کو دیکھتا ہوں ابی حبیب

(رحل) الخلائع ہم خلیل۔ الجناب ماحول الدار والمراد به هنا أنفسهم۔ الجفاء الشدة وسوء الخلق۔ قوله في جنابهم جفاء في محل النصب على الحالية والجملة ظرفية قائمة مقام المفعول الثاني للرؤية بمعنى العلم۔ قوله وجهم معطوف على قوله ابی ای بعد ابی حبیب واجبة حجب۔

(معنا) انی ادری الاحبة والخلائع في أنفسهم جفاء وسوء الخلق بعد ما مضى عن ابی حبیب و جھ۔ فاتحاصل ان ابی حبیب و ابی جھ کی اہمیت ان بحاجت کافی حیاستما لایتم احصاؤہما بحاجتہما کذلک بل ادری فی أنفسهم سوء الخلق والشدّة فكانت السخاۃ ابی جھ و سخاۃ ابی جھ (ف) یا ران و آشایان را می بینم کہ پس از ابی حبیب و ابی جھ و طبیعت و مزاج شان بد خلقی و ظلم داخل شدہ یعنی ایشان بحال باش آن دو مہر و مگر ان نیند و نہ بر احوال تباہ مارعم کنند گویا سخاوت و بخشش و خوش طبعی بآن ہر دو قسم شد۔ (اگر دو) میں دوستوں کے دو نہیں ابی حبیب و ابی جھ کے مرتبے بعد شدت و جفا دیکھتا ہوں۔ حاصل یہ ہے کہ وہ دونوں ہماری خبر گیری و خبر خواہی کرتے تھے۔ اور دو دودش سے مالا مال رکھتے تھے۔ لیکن ان کے گزرتے بعد دوستوں کی طبیعت میں ظلم و جفا نے جگہ کر لی ہے وہ لوگ بالکل ہماری خبر نہیں دیتے اور نہ ہماری حالتوں کی اصلاح کرتے ہیں۔

(اس شعر میں ان دونوں کی تعریف اور بیان اوصاف مقصود ہے)

لَوْ أَنَّكَ تَسْتَفْهِیْ بِهِمْ أَصَاوًا

اگر تو ان سے روشنی مانگتا تو وہ روشنی عطا کرتے

مَنْ الْبَيْضُ الْجَوْجُ بِتَيْبِ سَنَانٍ

وہ سفید چہرے والے بنی سنان سے تھے

(رحل) البیض جمع ابیض والمراد بالبیض الوجوه الکرام و اهل السیادة۔ قوله من البیض الخ متعلق بمحمد وفای کان من البیض الوجوه۔

(معنا) انھما کاتا من الفتیان البیض الوجوه ای من الکرام و اهل السیادة من بنی سنان۔ لو تستفھی بہم اصاۃ الخ متعلق بمحمد و الخیر من طلب الخیر انھما عطاہ۔

(ف) آن ہر دو مہر و مگر ان سنان سفید و رقبہ بنی سنان بودند اگر روشنی طلب کنی تر از روشن کنند یعنی مہر و مگر ان سنان کی بزرگ و کریم است بودند۔ اگر کسی از ایشان چیزی طلبیدہ و ان چیز را بخشیدند۔

(ارو) وہ دونوں جوانان سفید رو بنی سنان سے تھے اگر تو اُن سے روشنی طلب کرتا تو وہ تجھ کو روشنی عطا کر دیتے
جسٹ اسکا یہ کہ وہ لوگ سفید رنگ کے جوان تھے اور سفید رنگ جان سے اہل کرم اور سردار قوم مراد ہیں
اُنکا اصل قبیلہ بنی سنان ہے جو بزرگی میں مشہور تھا۔ اور اسے محاط کر تو اُن سے کبھی بھلائی کا طالب ہوتا تو وہ تیرے ساتھ
بھلائی کرتے اور بخشش چاہتا تو تجھ کو مستثنیٰ بنا دیتے کیونکہ بڑے درباروں تھے۔

لَهُمْ شَمْسٌ مِّنْ نَّهَارٍ إِذَا اسْتَقَلَّتْ	وَقَدْ كُفَّتِ الْعِيبَةُ الْعَمَاءُ
جسے شمس وہ لوگ وہ آفتاب ہیں جو دوپہر کو سر پر اُٹھتے	اور وہ نور ہیں جسکو ابر بنین چھاسکا

(حل) (اللام فی قوله لهم للتاكيد) استقلت الشمس اذا كادت فی الظهيرة۔ العواء العجايب
(معناه) انهم مثل شمس النهار اذا كادت عند الظهيرة وهم ما يغيبه السحاب۔
فالخاص انهم لا نظير لهم فی الجهد والشرق لان محمد حمداً من الله لا مثله لا شتم لا شتما واما
كما ان الشمس تزك عند الظهيرة وتنير بالنور التام۔ لیکن اہم شمس فورکہ لا یغیبہ السحاب
ای کا یفقد محمد حمداً۔

(ف) (ایشان) مثل آفتاب غیر وزائد مثل آن نور اند کہ ایر آزان توان پوشید یعنی بوقت زوال چنانکہ آفتاب بر سر آمدہ
تا پیش بہ ہمہ عالم بدرجۃ اتم فی شان چمن عزت و بزرگی شان بہ ہمہ عالم شائع و ذائع ہست۔ و نیز نور سے چنانکہ کہ گاہے
از بزرگ شد یعنی شرف شان ہمہ وقت عیان و بیان ست گاہے دروی کی نیاید۔

(ارو) وہ لوگ مثل اُس آفتاب کے ہیں کہ دوپہر کو سر پر اگر ٹھہرتے اور وہ لوگ ایسے نور کی مانند ہیں جو کبھی ابرا سے چھایا نہیں
یعنی دوپہر کے آفتاب کی روشنی جس حد کو پہنچ جاتی ہے اُنکی بزرگی بھی اس حد کو پہنچتی ہوئی ہے اور سارے عالم میں
پھیل گئی ہے ایسا ہی اُنکی شرافت بھی مثل اُس نور کے ہے جسکو بدلی کبھی نہیں چھپاتی ہے بلکہ ہر حالت میں اپنی جھل
حالت پر قائم رہتی ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ لوگ اپنی شرافت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے ہیں۔

هُمْ حُلُوفٌ مِّنَ الشَّرَفِ الْمَعْلَى	وَمِنْ حَسْبِ الْعَشِيرَةِ حَيْثُ تَلَمَّحُوا
وہ لوگ پہونچ گئے بلند ری مرتبہ سے	اور خاندانی شرافت سے جس جگہ چاہا

(حل) (حلوا من الحلول) قوله الشرف المعلى من الشرف الذي هو كالقدح المعلى لانه
اشرف لا قدح۔ العشيرة القوم والقبيلة۔

(معناه) انهم حلوا حيث شاءوا من الشرف المعلى ومن حسب العشيرة۔ فالخاص
انهم بلغوا فی الشرف مبلغاً لا مبالغ بعد۔ وكن في حسب العشيرة۔ فانهم ذو حشيت
(ف) (ایشان) در شرف بلند و حسب خاندان بچانیکہ خواستند فروشد یعنی بر بزرگی شان بزرگی نے و چمن

المکرمۃ بقدر الاول وضم الثالث فعل الخیر۔ یقال فعل الخیر مکرمۃ ای سبب لکرم والذکریم
 قوله دنت لکم السماء جواب لو۔

(معنا) دودنت السماء لاحد من الناس لاجل الجود وشر فہ لغربت لکم لاجل الجود۔ فانہ
 لا شرف اعز واجل من شرفکم۔ فالجمل ان شرفکم فوق کل شرف الا شرفکم حق ان السماء
 دودنت لاحد من الجود لدنت لکم لاجلہ۔

ف) پس اگر آسمان بڑے بزرگی کے نزدیک شود ہر آئینہ بزرگی و کار ہائے نیک شانزدیک بود جمل ارباب
 کثرت و بزرگی نیز کار ہائے غیر شرمناکے رسید کہ اگر بالفرض آسمان بتواضع و تعظیم کے سرنگوں گرد و جانا بزرگی
 شامناکے شرمناکے نیست کہ دروی چنین قابلیت یافتہ شود۔

اردو اگر آسمان کسی کی بزرگی و شرافت کے سبب اس کے نزدیک آ جاوے تو ضرور تمہارے پاس آئیگا۔
 حاصل یہ ہے کہ ہم فرض کریں کہ آسمان کسی کی تعظیم کی غرض سے سرنگوں ہو جاوے تو دنیا میں ادر کسی کو تمہارے
 سوا اس قابل نہیں پائے۔ البتہ تم اس قابل ہو کہ آسمان بھی تمہاری تعظیم کو ٹھیک جائے۔ یعنی تم سے زیادہ
 بزرگ اور شریف کوئی نہیں ہے۔

وقال ارطاة بن سہلیہ للری

بِالْحَمْدِ يُعْطَى مِثْلُهُ ذَاخِرُ الْبَحْرِ
 تعریف کی بخشش اس کے مثل گہرا دریا

فَكُلُّ مَا تُعْطَى مِنَ الْمَالِ يُبْتِغَى
 سو اگر وہ مال جو ہم بخشش کرتے ہیں طلب میں

حاصل) قوله یبتغی بالحمد حال من ضمیر المتکلم فی تعطى۔ قوله یعطى مثله الذخیر ان
 والضمیر فی مثله یرجع الی ما الموصولۃ۔ الزاخر المتلاطم یقال زخو البحر طمی وملاء۔
 تذخر البحر والوادی معنی زخو۔ الزاخر الذریعہ۔ الجدل ان الملاطی الطاف من لشرف العالی۔
 معنا) ما تعطى من المال و یبتغى بالحمد والشکر فلو ان البحر المتلاطم یعطى مثله
 فقلت الخ۔ فالجمل ان القائل یمدح نفسه بکثرة اعطائه۔

ف) ہرچہ من ازمال خود بخشم اگر دریائے عمیق کہ موجزن باشند ان قدر آبش بہ بخشہ۔ اے ہمیں
 این است کہ من بسیار سخاوت یکم سخاوت تم بے پایان است۔

اُردو) پس اگر وہ مال جو ہم تعریف و شکر کی طلب میں بخشش کرتے ہیں عمیق دریا بخشش
 کرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں جس قدر بخشش کرتا ہوں دریا میں اتنا پانی بھی نہیں ہے۔ آئندہ
 اسکا جواب آ رہا ہے۔

اعلم ان العظم العجم كناية عن الرجل العزیز۔ ذوالکسر كناية عن المظلوم كانه ايضا مكسور القلب۔

(ف) ماستخوان درست رابرو پر شکستہ پرے مدد مولیٰ خادم مابیم۔ ماستخوانہ شکستہ رام ہم نیم صحتسل این ست کہ از قزو ظلم و شریف را ذلیل و خوار نگاریم۔ ہمیشہ بر اقارب و همسایہ و فادمان خود نیک نگاه داریم مصاب و تکالیف را از ایشان دور سازیم۔ و داد مظلوم و انتقام تہمیدہ گیریم۔ این ہمہ اوصاف شرافت باموجود اند۔

اردو) ہم صحیح سالم ہڈی کو زور و ظلم سے نہیں توڑتے ہیں۔ اپنے غلام (یا چچا زاد بھائی) کی مدد کیلئے کافی ہیں۔ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کی ہم اصلاح کرتے ہیں۔ یعنی خواہ غلام جو تشدد سے کسی کی آبروریزی نہیں کرتے ہیں اپنے یگانہ و اقارب کی ہر وقت مدد کرتے ہیں۔ غریب و کھے سکین کی ہر وقت خبر گیری کرتے اور مظلوم کی حمایت کرتے ہیں۔

غلبتنا بنی حواء مجملًا کو سودا	و لکننا کما نستطیع غلب الہ ہر
ہم غالب آگئے اولاد ہوا پر بزرگی اور سرداری میں	لیکن ہم قادر نہ ہوئے زمانے پر غالب آنے کو

حل) قولہ بنی حواء المراد بہ الناس کلہم لان الناس کلہم من اولاد آدم و حواء۔ السود السیادة۔ قولہ غلب الہ ہر منصوب مفعول نستطیع۔

معنا) نحن غلبنا جمیع الناس فی الجہد والسیادة و لکن لم نقدر علی ان تغلب الہ مع ما نحن فیہ من الجہد والشرف۔

(ف) ما از روے شرف و سرداری بر ہمہ فرزندان آدم غالب آئیم لیکن بر زمانہ غالب آمدن نہ توانیم۔ بلکہ زمانہ بر ما غالب ست۔ حاصل این ست کہ با چندان بزرگی داریم کہ ہمہ مردم پر پیش ما مغلوب و ما غالب ہستیم لیکن ما ہمہ زمانہ بر ما غالب آئد۔

اردو) ہم بزرگی اور سرداری کے لحاظ سے تمام اولاد آدم و حواء پر غالب آگئے مگر ہم بھی زمانہ پر غالب نہیں قدرت نہ ہوئی۔ یعنی صرف ایک زمانہ ہی ہم پر غالب ہو کہ ہم کو مغلوب کر رکھے۔ ورنہ ساری دنیا پر ہم غالب ہیں۔

وقال حجر بن حنیف العجسی

و کاد و مم قد مری بعل ما فحش	بمخلًا لمتمم ما فیہا اثار فیہا
اور میں دیر تک نہیں رکھتا اپنی دیگ کو یک جا نیکی بعد	مخل سے تاکہ اس کے چولے اس کے طعام سے محتاج ہو جو کچھ کرے

حل) قولہ بمخلًا منصوب علی التمییز۔ قولہ لمتمم ای لان قتمم فالفعل منصوب بان مقدرة اثار فیہا فاعل تمتم اسنادا المنع الی الاثار فی تجوزی۔ و اصل العجلۃ هکذا لمتمم المساکن و الاضیاف عما فیہا الاثار فی۔ قولہ کاد و مم ای کلاطل یفحط یفحط یطحا اتماما۔ الاثار فی جمع

القبة وهي التي وضع عليه القدر.

معناه انی کا اٹیل قدری کو لا دو مہا بعد ما طخت یعنی کاملاً علی الاطلاق لان قسمہا
المساکین عافہا من الطعام کا یہ فعل ذلک الخلام خانی رجل کسیریم معنی ولس من شیم
الاحتیاء ممکن اطالة القدر علی الاطلاق بخلاف۔

فت) مایسب بخل دیگ را بعد از پختن طعام ہر دیگدان تاویرہ نیمہا آن دیگدان غریاء و محتاجان را از طعام دیگ
منع کند یعنی از عادت بخل این ست کہ بعد پختن طعام دیگ را ہر دیگدان بدین غرض ہند کہ فقرا و مساکین منتظر نشسته
باز روند و طعامش صرف نشود و شاعر گوید کہ با چنان نیم بلکہ بھر و پختن طعام آنرا حوالہ خدا را نہ بکنیم یعنی
ما بھی ہستیم بخل۔

اردو) ہم اپنی دیگوں کو کھانا بچانیکے بعد نہ طبع ہو دیر تک پوٹھے پر چربی نہیں رکھتے تاکہ اُس کے پوٹھے مساکین
کو اُسکے طعام سے منع کریں یعنی بخلوں کی جیسی عادت ہو کر تی ہے کہ کھانا بچانے پر بھی دیگ کو پوٹھے سے تارتے
نہیں تاکہ مساکین لوگ پیٹھے پیٹھے مایوس ہو کر لوٹ جائیں ایسا نہیں کرتے بلکہ کھانا پکھنے کے ساتھ ہی تھوکتے
تقسیم کر دیتے ہیں۔

وَلَا يُؤْتِي تَحْتَ اللَّيْلِ عَافِيَهَا
اور نہ ملائت کرے رات بھر اس کا سائل

حَتَّى تَقْسَمَ نَشْيَ بَيْنَ مَا وَسِعَتْ
یہا تک کہ وہ دیگ باٹ و بچاؤ میں جلی گجائش کہتی ہو

حل) العافية لمن وای کا استخرج حتی تقسم الخ واستنفذت التفتت جمعہ لا یؤتی کا
یلام العافی الطالب المعروف عافیهام فروع علی الفاعلیۃ۔

معناه) انی کا استخرج بعد ادراك القدر حتی تقسم صفر قہ بین السائلین الذین
وسعتهم القدر۔ ولا یلو منها السائل تحت اللیل ای بقی محروما عافیهما من الطعام۔

الحاصل انہ لبقول انی اقسمة طعام القدر بین الاوصاف ولا احب ان یحرم منه سائل۔

فت) قرار گیرم تا آٹھ آن دیگ در میان کسی کہ طعام آن ایشا نہ بچاؤ تقسیم کر دہ شود کہ اس سائلین و شہداء
نگوہش کنند حاصل این ست کہ من طعام دیگ را در میان خدا را نش تقسیم میکنم کہ وہ محروم گردد ہم کہ شب بگوہش کند

اردو) میں بے قرار رہتا ہوں اس وقت تک کہ وہ ناثر یاں تقسیم کجائیں ان لوگوں میں جلی و گجائش کہتی ہیں یا اور را کہ
اُس کا سائل اُسے ملائت کرے۔ خلاصہ یہ ہے کہ متیقن کو جب تک دیگ کا کھانا نہ کھلایا جاوے اس وقت تک مجھ کو

چین نہیں آتا ہے۔ میں یہ گوارا نہیں کرتا کہ کسی کو محروم رکھ دیا جاوے اور نہ رات بھر بد دعا کرے اور دیگ
کی یعنی میری ملائت کرے۔

لَا أُخْرِمُ الْجَارَةَ الدَّيَا إِذَا اقْتَرَبَتْ

میں مجرم نہیں رکھتا پڑوسن قریب کیجئے قریب آتی ہے

وَلَا أُقْرِمُ بَعَارِي الْخِيَامِ أَخْرَجَ نِعْمًا

اور حل پڑی نہیں کرتا اسکی قیدی میں نہ کہ مجرموں کی طرح

حل الدیاء بمعنی القربی۔ الدیاء مؤنث لدی من اللد و هو القرب۔ اذا اقتربت ای جاتی قریب۔ لا أقرم بها ای لا أقوم بها والقیام بالشان یعنی الاهتمام به۔ یقال قام بشان اهلہ ای اعتنى به۔ قام علی الامر دیکھا امر کو حال فی الصلوة شرع فیہا۔ قام یفعل کنہ اتخذ یفعل کنہ قامت الصلوة شرع فیہا یتقال قام بی وقعد ای نشغف اختیار السوء۔ اخی القبیلۃ اخیاء جمع۔ اخیریہا من الخزی الذل۔

معنا (ف) اذا اقتربت معنی الجارۃ القربی و سألک معنی الضیافۃ کمر معاجیل اعطیہا عطاہ و افرأ یسد حاجتہا والی لا اعتفی بشان جارقی یحیث اذ لہا فی الخی ای لا اعامل معہا معاملتہ قورث الخزی والذل والہتمة۔

(ف) من زن ہمسایہ قریب را چون بنزد من بامید بخشش می آید مجرم نگردانم۔ و سر پرستیش چنان نہ کنم کہ او را در قید رسوا کنم۔ بلکہ بحال او بدین گونه پریان شوم کہ کشتی ضروریات و حاجت او را دگر دند۔ بالآخرین معاملہ نہ کنم کہ خود از ان ذیل شوم و او نیز بدنام گردد۔

اگر دو بین اپنی پڑوسن قریب کو جسوقت وہ میرے پاس اسید و انجمن ہو کر آتی ہے مجرم نہیں رکھتا ہوں۔ اور اسکی سر پرستی اس طرح نہیں کرتا کہ وہ اپنے قیدی میں شرمندہ اور ذلیل ہو یعنی میں اپنی طرح سے اسکے محلے میں جان و دل سے کوشاں رہتا ہوں۔ غلامیہ نہ کہ میں خنی اور غریب نواز نیکی ادا اور شریف انصاف ہوں۔

وَلَا أُخْبِرُهَا إِلَّا بِمَا دِيْعًا

اور خبر نہیں کرتا ہوں اسکو مگر اسکو پکارتا ہوں

وَلَا أُخْبِرُهَا إِلَّا بِمَا دِيْعًا

اور میں اس سے بات نہیں کرتا ہوں مگر علانیہ

حل ای ای لا اکلمہا خفیۃ و تخلیۃ لان فیہ مظنۃ الہتمة بل اکلمہا علانیۃ و اذا اخبرہا بخبر فلا اخبرہا الا بصراحتہ لاجل مضافی احتراز عن التنبہات۔

(ف) ہاوی جو علانیہ گفتگو نہ کنم زیرا کہ در سرگوشی گمان بدادخل ست۔ چنان چوں خبرے بدور سام باواز بلند برسام۔ نہ آنکہ آہستہ آہستہ باواز پست کر کے دیگر نشود و مردم ازان بدگان شوند حاصل این ست کہ میں بوجہ شرافت اخلاق خود از کار مانیکہ در آن خوف بدگمانی مردم ست پرہیز نام۔

اگر دو بین اپنی پڑوسن سے کلمہ کلمہ گفتگو کرتا ہوں کیونکہ سرگوشی مورت قیمت ہے جب اسکو کسی بات کی خبر کرتا ہوں تو باواز بلند اسے پکار کر کہدیتا ہوں اپنی شرافت مجھے اس بات کی رخصت کمان دیتی ہے کہ ایک دیکھائی

عورت سے آہستہ آہستہ سرگوشی کے ساتھ گفتگو کر دین۔ غرض ایسی گفتگو میں امر تا جائز کا شائبہ ہوا کرتا ہے۔

وقال المساور بن هند بن قيس بن زهير

وَيَجُودُ بَالِ النَّفْسِ وَالْأَبْوَابِ

کھادور میں ماورائی اسد کے۔ میری جان اور زبان باپ

فَدَى لِي فِي هَنْدٍ عِنْدَ أَهْلِ دَعْوَتِهِمْ

قربان ہوئی ہند پر جس صبح کو میں نے آگے بٹلایا

حل) قولہ فدى الخ النفس من فوع فاعل فدى ولا جوان ايضا فاعله۔ الجواب فاعله اول و

تشديد الواو ما بين السماء والارض وما اتسع من الاودية۔ جواب البيت داخله جواء اجواء بمعنى

وبال لکتاب ماء لبني اسد اسقط تعويته للضرورة قولہ حين دعوتهم اي حين دعوتى اياهم

معنا اي فنى وابواى فداه لبني هند عند ائ دعوتهم حين استغثتهم بنجوى وبال فاعل فدى

ونصر ونى عن اعدائى فى هذا الموضع۔ الخ اصل ان نفسى وابواى فداه لعملا جل هذا البيت الى

ف) فدا باشد جان و پديد وادرم بوم ہند کہ چون بوقت صبح بزمین ہموار آب بنی اسد بدین شان فریاد خواستم

وایشان را بیدار خواندم زیرا کہ ایشان دیدہ بجا آمد بر دشمنان مدوکر دند و بفریادى من دیرنگ نگر دند۔ پس برین احسان

جانم نیز پدید وادرم قربان شان باد۔

آرد و ابی ہند بر میری جان اور میرے ماں باپ اس صبح کو قربان ہوں جس صبح کو میں نے آگے اپنی مدد کرنے

کیلیے بنی اسد کے پانی کے کھادور میں پکارا۔ کیونکہ ان لوگوں نے میری فریادى کی اور دشمنوں پر مجھے غالب کر لیا

کو شمش کی چٹا چٹین غالب بھی رہا اس احسان کے صلے میں میری جان اپنے قربان ہوا اور ماں باپ بھی فدا ہوئے۔

لَهَا اِلَى شَكْلَتِ لَهَا اِبْلَاق

اکا ایک اونٹ تو اس کے عوض دو اونٹ ہٹکا لیجائے تین

لَا اِجَاوَةً شَكْلَتِ لَهَا اِبْلَاق

بھیکہ ہٹکا لیا جاوے سعد بن مالک کی پڑوسن

حل) الشل الطرد يقال شل لاجل اذا طردھا و۔ فلان يشلھم باليسى اى يطرحھم بابا لخص

قولہ شدت مجهول فى كلا الموضعين۔ واللام فى لهما الاولى للتثنية وفى الثانية للتعليل۔

معنا اے اذا طردت ابل لجادة سعد بن مالک طردت لاجلھا ابلان للطارد۔

الخ اصل انھم ليعا فون جارھم و یحامون علیہ لشی فھم و محمد ہم۔

ف) چون شترے زن ہمسایہ سعد بن مالک راندہ شود بموضع آن دو شتران راندہ شوند۔ خلاصہ اش

ایک سعد بن مالک بر ہمسایہ خود چنان نیک نظر و مہربان و دلد و کتدہ است کہ اگر شترے زن ہمسایہ اش بد ظلم و

غارت بر دہد بلحاظ اعانتش ایشان دو شتران بموضع شترے آن زن از غارت گری گیرند۔ و حمایت آن زن

کنند زیرا کہ ایشان اشرف اند۔

اُردو) جب سعد بن مالک کی پروس کا ایک اونٹ منگایا جاوے تو اس کے عوض اس کے دو اونٹ منگالیے جائے
ہیں جس میں یہ ہے کہ یہ لوگ جار کے حق کو اپنا حق سمجھتے ہیں اور ان کی بڑی حمایت کرتے ہیں۔ حمایت کی کیفیت تو
یہ ہے کہ اگر کوئی ان کے ہمسایہ کا ایک اونٹ لے بھاگے تو یہ لوگ اس کے دو اونٹ اڑا لیتے ہیں تاکہ اچھی طرح
ہمسایہ کی حمایت ہو۔

لَا تَأْخُذُكَ عَنْ تَرْكِ بَيْتِكَ مَكَانٍ

اس کے لیے کوئی عذر تو وہ ہر جگہ عزت پاتی ہے

لَا تَأْخُذُكَ عَنْ تَرْكِ بَيْتِكَ مَكَانٍ

جبکہ عذر و بیان کریں سعد بن مالک کو کوئی عذر تو وہ ہر جگہ عزت پاتی ہے

حل) عقدت بمعنی ضمانت باب ضرب یعنی ضرب۔ يقال عقد له الشيء ضماناً۔ عقد على الشيء
عاهداً عقد الحبل ليقض حله عقد البيع الحكمه۔ قوله لها اى الجملۃ۔ الا فناء جمع فناء
يقال فناء من فناء الناس اى لا يحل له من فوق المراد بالا فناء ههناك من تفرق منهم في
الاطراف والجوانب۔ عزت من العز نقض النذل باب ضرب۔ الذمة العهد۔

معنا (ا) اذا ضمانت فناء سعد بن مالک الجملۃ ذمۃ عاهدت لها عهد اعزبت بصل
مکان وصادق عزیزۃ عند الناس نعمت لا ينظر اليها احد۔ قالها صل انهم اشرف
ذو کرم و موافق عهودهم حتى ان المستقرقین منهم اذا عاهدوا الجملۃ عهد الحماية صلت عزیزۃ
(ف) ہر گاہ کہ کسی ایک از قوم سعد بن مالک جو انب و اطراف پر گندہ اند بزن ہمسایہ عذر و بیان حمایت کنند
ان زن ہر جا عزیزۃ القدر شود و محاصداش ایکہ ایشان حق ہمسایہ را خوب نگاه دارند و از جان و دل حمایت
کنند۔ اگر ادنی شخص شان بزن ہمسایہ اش عذر حمایت کند۔ آن زن عزیزۃ القدر شود۔ زیرا کہ حمایتش بطریق
اولیٰ کردہ شود چون حال ادنی کس اینست حال عذر سرداران خارج از بیان ست۔

اُردو) جبکہ قبیلہ سعد بن مالک کے وہ لوگ جو معمولی قسم کے ہیں اپنی کسی پروس سے عذر حمایت کریں تو
وہ پروس ہر مقام پر عزت پاتی ہے کسی کی مجال کیا کہ اس پر نگاہ بد ڈالے۔ یعنی وہ لوگ ہمسایہ کی حمایت
اچھی طرح کرتے اور ایفائے وعدہ پر جان دیتے ہیں جب ایسے لوگوں کی یہ حالت ہے تو ان کے سرداران کے عذر و بیان
کی بابت پوچھنا کیا غرضیکہ ان کی بزرگی مسلم ہے۔ ان کی وجہ سے ایک معمولی عورت بھی عزیزۃ القدر ہو جاتی ہے

أَبَى كُلُّ نَجْفِيٍّ عَلَيْهِ وَجْهَانِ

انکار کرتا ہے ہر نجلوم اور ظالم

لَا تَأْخُذُكَ عَنْ تَرْكِ بَيْتِكَ مَكَانٍ

جبکہ سوال کیا جاوے اسے اس چیز کا جو حق نہیں ہے

حل) ابی بمعنی امتنع۔ جہنی علیہ هو المظلوم والجانی هو الظالم۔ الجہنی المکرہج۔

معنا (ا) ان کل واحد منهم سوا عا كان ظالماً او مظلوماً اذا سئل مالىس حقاً

کالت والہوان امتنع من ذلک لہم شفاعاھل الکرم۔ لا تروھنی علیا صمہ بالذل
والہوان والضعیم۔

ف) چون سوال کردہ شوند از آنچه حق و درست نیست ہر یک از ایشان چہ کہ و چہ نہ چہ ظالم چہ مظلوم
انکارش کنند آنرا قبول نہ کنند حاصل اینست کہ ایشان بزرگ اند و طبیعت بزرگان امرناحق را نہ پسند
ارود) جب ان لوگوں سے کسی امرناحق کا سوال کیا جاوے تو انہیں ہر شخص کی فاطمہ اور کیا مظلوم اسکے
قبول کرنے سے انکار کرتا ہے بظاہر یہ ہے کہ وہ لوگ اپنی شرافت کی وجہ سے ذلت و خواری کو اختیار نہیں کرتے
اور ہمیشہ امرحق کے طرف راہ راہیں جان بخشی کرتے ہیں۔

بہا فیکم و الضعیف غیر مہمان

انہیں بخاری جان و ثنیان اور مہمان و غیر مہمان

وذاہر حفاظ قد خلعتہمہا

بہت سو حفاظت کو گھر سے تھام لیا کہ وہاں پہنچے

حل) الواو بمعنی رب۔ الحفاظ بکسر لاو لفظ الحفاظ بقا لفظ الحفاظ یقال حفظ السی یقال حفظ السی ای منہ من الضعیف
او التفت فالحفاظ والحفاظ لحدیثی قولہ قد خلعتہمہا داس مہمانۃ اسم مفعول من کلاہاتۃ
المہمانۃ مرفوع فاعلہ فیکم وبالنصب علی الحالیۃ۔ والمراد بالکلاہاتۃ العقر و الخی۔ الضعیف فی بہا
یعود الی الدار۔ النیب جمع الناب وھی الناقۃ المسنۃ العظیمۃ۔

معنا) جب داس حفاظ یا فقیہا علی الاحساب قد خلعتہا مہمنین بہانیا فکم المسنات
لکن فیکم غیر مہمان بل کرم معظم۔ الحاصل انکم فکر مون الاحیاف و تخری و کلاہل والنوق
المسنات لہم کا نہم فکر مون والنوق مہمانۃ۔

ف) بسا خانما کہ عزت و شرف و آں محفوظ ماند و شادمان فروکش شد بد۔ ویزن حالت کہ ناقہ سے جان بخش
ذلیل کردہ شوند و مہمانان معزز ماند۔ حاصل ایہ کہ بسا خانما چنانست کہ در آنگاہ برائے ضیافت و تعظیم مہمانان
شتران را قریب کردید و برائے تکریم مہمانانہما را ذلیل ساختید۔

ارود) بہت سے گھر جو عزت و حرمت کے بچا نوالے ہیں جنہیں تنوگ فروکش ہوئے ایسے حال ہیں کہ تمہارے جان
ناقون کی ذلت ہوئی اور مہمانوں کی عزت حاصل یہ ہے کہ شاعری سعد کو خطاب کر کے کہتا ہے کہ ہر بچہ گھر ایسے ہیں
کہ جنہیں عزت و شرافت محفوظ رہتی ہو اور تنوگ وہاں فروکش ہوئے اور مہمانوں کی ضیافت کیلئے ہزاروں ناقہ سے
جوان کو ذبح کر ڈالا جس سے مہمانوں کی عزت ہوئی مگر بچہ جسے جانوروں کی جان پر یاد ہوئی۔

وقال الضحی

جَزَى اللَّهُ خَيْرَ الْعَالِيَا مِنْ عَشِيرَةٍ
 إِذَا حَدَّثَنَا الدَّهْرُ نَابَتْ نَوَائِبُهُ
 جَوَاقِفُ عَوَاقِبِ زَمَانٍ كِيَصِيبَتَيْنِ وَقَا وَقَا بِمُخَيَّنِ

حل (غالباً منصوب علی المفعولية - العشيرة القبيلة عشائر و عشیران جمع - الحد ثانی اول الامر وابتداء الحد ثانی الحد ثانی بالکسر و حد ثانی بالفتح نوائبه حوادث جمع - نابت بمعنى اصابته التوائب المصائب)

معنا (هذا مدح لآل غالب و دعاء لهم بالخير - يقول كفاهم الله بالخیر و جزاهم عنی خیرا اذا اصابته المصائب) المصائب الدهر و نوائبه لانهم يدعون المصائب و الشدائد عن الناس اذا نابت علیهم نوائب الدهر -

ف (خداے پاک آل غالب کی گروہ بزرگ اندخیر و برکت رسانند و قیام پر و دامن (یا فقراء) مصائب زمانہ نازل شود و حاصل این است کہ آل غالب چون بوقت محی و قطر بر فقراء و غرباء بخشش کنند - لاجرم دعا سیکم کہ در آن وقت از فضلے تعالی خیر و برکت بدیشان فراوان برسد تا زیادہ بخشش کنند -

ا (و) الله تعالی آل غالب کو بویک معزز قوم ہے خیر و برکت یعنی با و اش دے جبکہ حادثات زمانہ مصیبتیں لوگوں کو پہنچیں کیونکہ وہ لوگ ایسے وقت میں سکینوں پر رزم کرتے ہیں اسلذا کثیرن سے ان کو ان احسانات کے بدلے اور یہی خیر و برکت بکثرت پہنچے -

فَلَمَّا دَاغُوا مِنْ كَرْبَةٍ قَدْ تَلَاحَمَتْ
 عَلَى مَوْجٍ قَدْ غَلَبَتْ غَوَارِبُهُ
 کثیرن دافعو من المفاعلة - الکرية اسم لما یلحق بالنفس من الهم و الحزن - تلاحت من امواج جمع - غلبت من الغلب و اب نصر - علی یعلو علی - الغوارب جمع غراب و هو اعلی الموج و اعلی الظاهر -

معنا (لانهم دافعوا الکریات عنی مراراً کثیرة و قد كانت تجمت علی هجوماً و غلبونی کثیرا من المصائب کا موج البحر فی الشدة غلبتی غواربه - المحاصل انهم اهل الکرم و العطاء بالناس فجزاهم الله خیراً -

ف (زیر کہ بار بار غم و الم بر من ہجوم سیکر و دور کردند و بار بار مصیبت ہلکہ دہشت مثل بوج دریا اندو و بر من بالائی آتش غالب می آید از من دور ساختند حاصل این است کہ ایشان ہی خواہ من و مردم اند -

بار غم و الم و رنج و مصیبت و الزمن و دور کردہ مرہم و خود دامن و دامنہ لاجرم دعای کسم کہ از خدا پاک
بدیشان خیر و برکت پرسد۔

اردو) آفتون نے بہت وقورانہ حیثیتوں کو جو مجھ پر جویم کرتی تھیں دور کیا اور ایسی موجیں مجھ سے دور کیں
جیسے اوپر کے حصے سے بلند ہو گئے تھے۔ قلعہ صہیہ ہے کہ بہت سی مصائب مجھ پر ایسی آئی تھیں جن سے میری
جان پر ایسی ہی مگر لڑائی کو شش کی بدولت بارہا ان سے نجات حاصل ہوئی۔ اب دعا یہ ہے کہ ایسے
لوگوں پر خدای رحمت اور بھی بکثرت ہے۔

اذا قلت عود و العاد کل شئ ذل	اكتشف من الفتيان جن لم يواجب
جنگہ کامین نے کہ تو تو لوٹ گیا ہر دراز قلعہ	اونہی ناک والا اور جو ان سے کثیر العطا

حل) قلت علی الخطاب و انکم عود و امن العود باب نصر بنصر۔ اشعر لہ و العود لہ من
الجمال۔ الا شمر من الشمر و هو ارتفاع الارتفاع و هو نکتہ نکتہ عن اکرم۔ الفتيان جمع الفتى و
هو الرمل الشاب۔ المواجب جمع الوجبة بکسر الهمزة و الواو و الفتحا العطية و الشئ الموهوب۔

معنا) اذا قلت لہم (یا مخاطب) او قلت لہم عود و الى العرب و الى المکارم و عاد الیہا کل
رجل منهم کرمہم النفس کثیر العطية الی انہم من السخا و الشجاعة۔ فالماضی انہم کما فیہ
وکن لک الشجاعة و ذوی الجہیزہ۔

ف) جو کہ تم اپنی گفتی) باز میدان جنگ باز روید ہر یکے ازیشان کہ دراز قدر عزیز القدر و کثیر العطا
بمیدان کارزار برگرد و عاقبت این ست کہ گروہ ملیح چنانکہ سخاوت و دست اندازیمان باہر فن جنگ ہم
اگر گویم کہ ایک بہر دمن بمیدان جنگ روید فوراً ہر یک جوان دراز قامت بروا نہ شود۔

اردو) جبکہ میں نے اس گروہ سے کہا کہ میدان جنگ کی طرف پھرو تو کہتے ہی انہیں کاہر جوان دراز قامت
عزیز القدر کثیر العطا لوٹ پڑتا ہے یعنی شجاعت و دلیری میں انہیں کاہر شخص فرد ہے۔ لڑائی ان کے
ہاتھ کاکیل ہے اگر کسی کی مدد کو بلایا تو فوراً مستعد ہوجاتے ہیں جیسے داد و دہش میں بے شل ہیں۔
ایسا ہی جنگ و لڑائی میں بھی بے نظیر ہیں۔

اذا اتخذت بکل الخاض سلاحها	بجز خود نہا متبعت المال کا سبب
جنگہ سنبال لیتی ہیں جوان حاملہ لوشیان اپنی تھیلا کو	وآئندہ ہوجاتا ہے انہیں مال کا غیر عزیز الا اس کا لایا

حل) البزل جمع البازل و هو الشاب القوى من لاجل الخاض بفتح الیم اسم جمع
للقوق الحوامل۔ والمراد بسلاحها حسنہا و امارات عشقہا و کرمہا بجز من القدر یقلل

تقریر الرجل اذا استعد وتشر (واب تفعل) متلف علی وزن مکر من الاذی (واب افعال)
التلف الملائک متلف المال الجواد السخی لا یتلف ماله کاسبه الغنیمت یعود الی المال
والملک کاسب المال هو الغنی۔

صعنا کم اذا اخذت الابل الشاب القوی الحوامل سلاحها التشر فی نحرها منهم رجل
جواد متلف المال وایضا کاسبه کانت غنائم یکسب اللیل بالنهب والغلرۃ۔ قال صاحب
انما اذا بلغت کاجل الموصوفۃ غایۃ محاسنها التی تمنع الذل اسمع من ذمها استعد المذبح
بعض حال الغنیاف ولبابی شحاسنها واصلت کریمہا کثیر الجود مکریمہا خنیاف۔

(ف) چوناقاسے فریب جوان عاملہ اکالت وادار خود بدست بگیرند مدد و کم کصرف کنند و مال نیز فراہم کنند
آن دست بیچ ان ناقما استعداد آدہ شود یعنی آن ناقما سے فریب جوان عاملہ را کہ حسن فریبی واصلت
نسل آئنا بختہ را اکالت است کہ نہ بکنند و الاظان باز دارند حسنش مانع ذبح باشد مدد من بیدریغ
برای ضیافت مهمانان فریب کنند واصلت نسل آئنا را در خیال نیار وزیر کہ اسخی و جواد است۔
مال را بہ غارتگری فراہم کنند پس در بلا کش ہم اورا باعث دیر بگردن نے۔

اردو) جبکہ جوان اور قوی عاملہ اوشکیان اپنے ہتھیار سنبھال لیتی ہیں یعنی اپنی فریبی اورا صالت نسل
کو ظاہر کر کے ذبح کر نیوالوں کی آنکھوں میں اپنے کو خوبصورت دکھلا کے اپنے ذبح کو روک دیتی ہیں ذابح کو
جہت میں ہوتی ہے کہ ایسی ناقون پر چری چلائے تو انکے معاملے میں ایک نئی مال کا لٹانے والا اور کثرت
غارتگری سے اسی مال کا پیدا کرنے والا استعداد آدہ ہو جاتا ہے اور ان خوبصورت اوشکیوں کے حسن
کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتا ہے بیدریغ آنکھوں سے کر کے ہاتھوں کی ضیافت کرتا ہے اور کچھ تو بے ذبح کیے ہوئی
بھٹکتے تھے مصلحہ یہ ہے کہ مدد پر اسخی ہے ایسے ناقون کو بھی بیدریغ شادیتا ہے۔

وقال الشعر

قال التبریزی حدثنا کاحیات لحاتم الطائی یحاضی مریۃ ماویۃ بنت عبد اللہ

ویدا ابنت یحوی الی یزدین والفرس لوکم	ایا ابنتہ عیب اللہ وابتہ ما لیت
اور لے بیٹی دو چار والے کی اور سرنگ گھوڑی لوگی	لے بیٹی عبد اللہ کی اور لے بیٹی مالک کی

حل المرد بنی البردین عاصم بن حمزہ بن عبد اللہ وکان من حدیث البردین حید
لقب بدان الوفود اجتمعت عند المنذر بن ماء السماء وهو المنذر بن اسحاق القیس و
الخرج المنذر بربردین یوما ینبوا الوفود وقال لیقما غز العرب قبیلۃ فلیأخذہما فقام

عامر بن احمہ فأنشد هما وأنتزدا بحد هما وأنتدی بکاحن فقال لما نزلت من أنت العرب
قبيلة - الورد من الخيل بين الكهيت وكاهن - ايا ويناحن الله لو احد - الابنة والبنات احد
معنا - يقول فخطابا زوجية يا ابنة عبد الله وابنته مالك ويا ابنة عامر بن احمہ الذي
هو ذوالبردين وانقر من الورد -

ف (لے) دختر عبد اللہ و مالک ولے دختر عامر بن احمہ کہ مالک دو چادر و اسپان ابلق ست -
اردو (لے) عبد اللہ کی بیٹی اور لے مالک کی بیٹی اور لے دو چادر و لے اوس رنگ گھوڑے کے مالک
یعنی عامر بن احمہ کی بیٹی - یہاں صرف ایک شخص کو خطاب کرتا ہے - آئندہ شعر میں مطلب صاف ہوگا -

اِذَا مَا صَنَعْتَ اَلْزَادَ فَانْتَبِہْ لَهٗ جَب تَوَشَّرَ طِبَارُكَ رُكْرُکُ دُحُونُ اَسْکَ لَیْ	اَکْبِلَا فَاِنِّیْ لَسْتُ اَحَدًا وَحَدِّیْ کِیْ کَہَانِیَوَالِے کُوکِبُ مَکِیْنِ اَکْبِلَا کَہَانِیَوَالَا نَمِیْنِ
---	--

حل (صنعت الزاد بمعنی طخت الطعام - الاکمل من کاحل - الا لتمام الطلب قوله -
الضمیر يعود الی الزاد ہا فی اذما زائد -

معنا (ان حاتم الطائی یقول لزوجه اذ لطخت الطعام وفطنت من اتخاذها علی
لہ اکبلا یواکل معی فانی ما کملہ وحدی الحاصل انہ سخی کثیر الضیاقہ ومحب الضیاف
لہ ایاکل الطعام وحدہ فیقول لزوجه اذ لطخت الطعام فاطلبی لہ ضیفاً یواکلنی
فانی لم اعوذ نفسی کاحل وحدی -

ف (چون از یاری تو شرابی طعام فارغ شوی پس برے او شخمے بار بار غور نہ بجوزیرا کہ من تنہا نہ
خورم - حاصل این ست کہ من بہمان دو ستم عادت تنہا خوردن ندارم لاجرم مہمان را بجو کہ با من بخورد -
اردو) جب تو کھانا پیار کرے تو اس کے لیے میرے ہر اکسی کھانے والے کو تلاش کرے اس لیے کہ میں اس کو
تنہا کھانے والا نہیں ہوں یعنی میں تو عادت کر ڈالی ہے مہمان کے سوا اکبلا نہ کھاؤں اب جب کھانا پیار
ہو جائے - تو تو کسی شخص کو تلاش کرے جو میرے ساتھ بیٹھ کر کھاوے -

اَخَا طَارِقًا اَوْ جَادِبِیْتُ فَاَنْتَبِہْ کِیْ بَعَانِیْ لَرْتِ کَوَانِیْلَے کِیْ پُرُوسِے کُوکِبُ مَکِیْنِ	اَخَافُ مِنْ مَّاتِ اَلْاَحَادِیْثِ مِنْ بَعْدِ دُرِّ تَاہُونِ بُرِّیْ کُفْکُو سے اپنے بعد
---	---

حل قولہ اخاطرقا بدل من کاحل - الطارق الالہی لیلہ - انت مآت من الذم
وهو اللوم - ای نفیض الذم - الاحادیث جمع الحدیث -

معنا (اطلبی للطعام اکبلا - اخاطرقا او جادبیت یواکلنی فانی اخاف ان ید منی

انسان بعد حیاتی و یصفونی بالجنس اذا تمجد ثوابی شان الجواد والاخصیاء - الحاصل انی احب الدج
فی حیاتی و یحب ما و اخاف الذم فی کل وقت فلهذا كنت ان تطبی الضیف لیو اکلنی - ثلاثین معی الی
بعد صامت -

ف) جو پرورش شب آئندہ پاکسے را از ہمسایہ تاباس بخورد زیرا کہ از پس مرگ من آن نگوہش را بر سر کم مردمان پوت گنگلو
در باب جو دو کم من منسوب کنند صحت آنست کہ من ذکر جمیل و نیکنامی را بخواہم چنان بسا د کہ بعد مرگ بدنامی دیگر
من گردد لاجرم چون طعام ہیز دکم را خواہم چنان شب دار و باش خواہ از ہمسایہ برے آکھ با من بخورد و جو از ان نام نیک
باقی خواہد ماند -

اُردو) کوئی بھائی رات کو آنیوالا ہو یا میرے ہمسایہ کا کوئی جو کہ کہ میں اپنے مرنے کے بعد بدنامی سے ڈرتا ہوں یعنی
مہمان کو اپنے ساتھ کھانے کیلئے اس واسطے چاہتا ہوں تاکہ میرے بعد لوگ مجھ کو اچھا کہیں ورنہ خوف ہے کہ جب کبھی لوگوں
میں جو دو کم کا چرچا ہوگا تو میرے متعلق انکی زبان سے برسی بات نکلے گی یعنی مجھے میں نے کچھ نام و پرہیز ہے کسی ایک کو بھی غلوہ
دور دراز کا مہمان ہو یا گھر کے قریب کا کوئی پڑوسی کھانا کینے کے بعد تلاش کرے -

وَمَا فِي الْأَكْثَلِ مِنَ شَيْئَةِ الْعَبْدِ	وَمَا فِي الْأَكْثَلِ مِنَ شَيْئَةِ الْعَبْدِ
اور مجھ میں اسی ایک عادت کے سوا غلامی کی کوئی عادت نہیں	اور مجھ میں اسی ایک عادت کے سوا غلامی کی کوئی عادت نہیں

حل) ثاویبا یعنی مقیم - الشیمة الخصلة - الشیمة جمعہ -

معنا) یقول انی الخدم الضیف مادام مقیم فی بیتی کافی عبد الضیف و ما فی شیمتہ
من شیء العبد الا شیمتہ واحدة وھی اگر اس الضیف و خد متہ -

ف) ہر آئینہ میں غلام مہتمم تا وہ قیدیکہ بخاندان اقامت کند و نیست درین مگر آن یک خصلت غلام - حاصل
اینست کہ من شریف و گرامی تبارم مرا با غلامان نسبت نیست بجز آنکہ در خدمت مہمان چو غلام شرفیستم - پس خدمت
و اگر اس مہمان و غلام شرف آستانہ میں جو دوست و از ان عار نہ دارم - بلکہ باید ناز شمارم -

اُردو) جب تک مہمان میرے پاس قیام کرے بے شک میں اسکا غلام ہوں مجھ میں اس ایک خصلت کے سوا
غلام کی دوسری کوئی خصلت نہیں ہے یعنی میں تو شریف خاندان کا ہوں غلامی سے مجھ کو کچھ بھی واسطہ نہیں -
مگر مہمان کی خدمت کرنے میں غلام کی مانند ہوں صرف یہی ایک خصلت مجھ میں غلام کی ہے -

وقال آخر

لَيْسَ فَنَى الْفَيْسَابِ مِنْ جُلِّ هَمِّهِ	صَبُوْخٌ وَإِنْ أَمْسَى فَفَضْلُ عِبْقُوقِ
جو اندر نہیں ہے وہ شخص جسکی بڑی فکر	صبح کی شراب و اگر شام کرو تو شام کی بھی ہوئی شراب کی ہو

(حل) الجبل بضم الجاء اول جبل الشئ اكثره - الهمز والغمر واحد - الصبح بفتح الهمزة اول شراب الصبح والصبوح بضم الصاء اول شراب المساء الفضل البقية - فضل الشئ بقية معناه) ليس فقی القیتان ای الفقی الکامل فی القنوة من کان اکثره به واکبر مقاصد ان یشرب شراب الصبح وبقية شراب المساء - الخیصل ان من کان اکثره الشراب صباحاً ومساءً فهو ليس فقی فی الحقيقة -

(ف) نیست آنکس جو انروز جو انروزان کہ بوقت صبح فکر شراب صبح کند و بوقت شام غم آشامیدن شراب باقی ماندہ شام بخورد و حاصل این است ہر کہ صبح وشام صرف در فکر خوردنوش مصروف ماندہ و فی الحقیقت جو انروز و شب (معناه) جو انروزہ نہیں ہے جس کو سب سے بڑی فکر شراب صبح کی اور لگہ شام کرتے تو بقیہ شراب شام کی ہو خلافت یہ ہے کہ جو شخص صبح وشام فقط خوردنوش کی فکر میں رہتا ہو بملادہ صبحی اور جو انروز کیسے ہو سکتا ہے

وَلَكِنْ فُقِيَ الْقَيْتَانِ مَنْ رَاحَ أَوْ عَدَا | الْفَضْلُ عَدَا وَادَّ لِنَفْعٍ صَدِ يَفْ
(اسکا ترجمہ آسان ہے ذیل میں دیکھو)

(حل) قوله من راح او عدا - التردد علی منع الخلوای من راح واحد هما او عدا واحد اما من وحید فیہ کما اجتماع فوری علی نور - الاصل فی لفظه ولنفع متعلق براح وعدا - معناه) لکن فقی القیتان فی الحقيقة من یدل اعد او لہ و یلغز و ینفع اصد قاء صباحاً ومساءً ای فی جمیع اوقاتہ - لکن خیال الناس من ینفع الناس - (ف) لیکن جو انروز آنت کبر لے ضرر دشمنان و سود و دشمنان صبح وشام یعنی پرستہ بزبان کاری دشمنان و سود و سانی دوستان مصروف ماندہ - اردو) مگر جو انروزہ شخص ہے کہ صبح وشام دشمنوں کے نقصان اور دوستوں کے نفع کے خیال میں رہے۔

وقال خرازمی بن عبد مناف حملي

لَنَا اِبْنٌ كَمْ تَهْنُ رَ بَهَا	کَمِ امْتَهَا وَ الْفَقِي ذَا هَبْ
ہمارے شرابی ہیں کہ انکے مالک رسوا نہیں کرتی ہے	انکی عمدگی اور جو ان تو گزرنے والا ہے

(حل) لم تهن ای لم تقل ربها صاحبها و مالکها - الفقی ذاهب کالحلف واللام فی الفقی العهد ای انما ذاهب یوماً من الايام ای اموت کبرامتها مرفوع فاعلی لم تهن - معناه) یقول لنا ابل کرام عظام اما کرامتها لم تهن مالکها ولا تمنعہ عن الذبح والخمر یہاں عند الاضیاف بل عن نحر الجبل الکرام مع عظامتها و کرامتها ولا تنالی بہا کرامها

للأخفاف كخافوت بعد حين فليعابالي وامتنع عن نحرها ونهان عند الأخفاف - فالحاصل اننا
سحق نحره ونفق لاجل العظام الكرام -

(ف) مر شتران اندک کرامت و همگی آنها ملک را ذلیل نہ کنند و حال این است کہ چون رونده است صاحب
ایکد ما یسبب سخاوت و همان نوازی خود شتران فریب و بیش بهار افروغ کرده همان نوازی میکنیم کرامت شتران را
نظر انداز کنیم زیرا کہ بعد چندین موت باید و قیاس از چون زندگی جاوید نے پس برے حصول نیکنامی پس
مرگ چنین ناخوار افروغ میکنیم و خاطر و مدارات همان کنیم -

اُردو) ہمارے ملک میں ایسے شتر ہیں جنکی عمر کی انکے مالکوں کو رسوا و ذلیل نہیں کرتی ہے اور جو ان
کو گزر جائیو والا ہے - محاسن یہ ہے کہ آج کے بعد کل حکم مرنا ہی ہوگا اسوقت نہ شتر ساقہ جائینگے اور نہ مال و
دولت ہمراہ ہوگی - ہر نیکے بعد ذکر کجیل کا چرچا رہیگا اس خیال سے بہت عمدہ عمدہ شتر کو ذبح کر کے همان کی خیش
کرتے ہیں - شتر کی عمر کی پر نظر ڈالکر مانتھ روکدین اور مافون کے سامنے شتر منگی اٹھائیں - ہر گز یہ بات ہلکو
گو ارا نہیں ہے -

وَيْكُ سِرْكٌ فِيهَا الْمَتْنُ السَّرِيعُ	بِحَاجَتِكَ كَفَاً مِنْهَا الصَّدِيقُ
اور پوچھتے ہے اپنی تمنا کو ان میں خواہش کر نیوالا	سفید رنگ کے ہیں بدلہ دیا جاتا ہے اُن سے دوست

حل) قولہ همچان نعت ایل فی البیت السابق قبلہ - فقوله والفق ذاهب فی البیت قبلہ معترض
بین الموصوف والصفة - همچان بالکسر - لاجل البیض - قولہ فہما متعلق بالرغب - یکافاء موت
المکافاة - باب معاملة وهو المجازاة - المتی جمع المنیة البقیة - الرغب من الرغبۃ ترغب فیہ
احبہ و ارادہ ترغب عنہ اعرض عنہ ترغب بہ فضلہ علی غیرہ - والمراد بالرغب ہناک طالب المعروف
یلدک من الامارات - یقال ادرک الشیء لحقه - ادرک الولد ینبع ادرک المساکن علیہا
معناک) لنا ایل بیض مجازی منها الصدیق علی احسانہ - و یطیق الرغب الطالب المعروف
فیہا مناه - الحاصل ان لنا ابلا بیضا تعطی الی الطالبین المعروف و تجازی منها الصدیق
علی احسانہ - ونحن النیجا عیواد -

(ف) مارا شتران سفید قام اند کہ بپاداش احسان دوست وادہ شوند و ہر طلب کنندہ نیکی بآرزو
خود دران کامیاب شود - یعنی ماآن شتران بپاداش احسانات و درستان بدیم و ہر کہ مران شتران سوال کند
کامیاب گردد و محروم نگردد - یعنی ما سخی و جادیم -

اُردو) ہمارے ملک میں سفید شتر ہیں کہ دوست کو اُن سے دوست کو اُن کے احسان بدلہ دیا جاتا ہے اور جو شخص انکی

خواہش کر کے سوال کرتا ہے تو وہ اپنی تمناؤں میں کامیاب ہوتا ہے یعنی اگر کسی نے اس کا سوال کیا تو ہم اسے محروم نہیں پھرتے بلکہ وہ کچھ مانگا ہے دیدیتے ہیں یعنی ہم بڑے دانا اور بخشنے والے ہیں۔

وَلَيْشَرِبَ بِهَا الشَّارِبُ
اور شراب پینے والے ہم میں کا شراب نوش اس سے

وَلَقَدْ عَلِمْنَا مَا فِي رُوحِ رَبِّنَا
اور اسی سے دشمنوں کی گردن زخمی کرتے ہیں نیز وہ

(حل) انوار جمع الفاعل الصدور العدى بالکسر والاحداث جمع عدو۔ افلا عدی الطعن یعنی لتضمنه معنى الدفع۔ ولشرب بها ای باقائہا۔ الشارب ای شارب الخمر۔

(معنا) کہ یقول نحن ندفع عنها غور الاعداء لطلحان ومن شرب منا الخمر شرب باقائہا ای تعطیہا یاھا وهو یسبھا ولشرب بالاختصاص الخمر خالصا من الاجزاء وشجاع۔

(ف) ما برہ سوار شدہ نیز بازی دشمنان را مغلوب ساختہ گردنہاے شان نیز ہم ہر کہ از نامی نوش ست از قیمت آن شتر می نوشند حاصل این ست کہ چنانکہ سخاوت کنندہ ایم چنان بگرو و بیکار از ما ہستیم بران شتر سوار شدہ گردنہاے دشمنان را از تن نیز با جدا ناہیم و از سخاوت خود بی نوشان از ما بہ بخشیم پس از از قیمتش سے می نوشند۔

اُردو) ہم ان شتروں پر سوار ہو کر لڑتے اور دشمنوں کی گردنیں نیزوں سے زخمی کرتے ہیں یعنی ہم بڑے لڑاکو ہیں۔ ہم میں کا شراب نوش انہیں شتروں کی قیمت سے بے نفعی کرتا ہے یعنی ہم انکو اونے بخش دیتے ہیں اور وہ اسکی قیمت سے بے نفعی کرتا ہے۔

اِذَا لَمْ يَجِدْ مَكْسَبًا كَاسِبًا
جبکہ کانے والا کانای نہ پائے

وَلَوْ لَهَا فِي السِّنِينَ الْاَكُولُ
ہم دوست بنادیتے ہیں انکو قسط سالانہ میں نہ ہون کیواسے

(حل) ولو لھا من الايلات يقال لھا اياھا اذا جعله ایقالہ والايف هو المحب والمحبيب۔ السنين جمع السنۃ یعنی العام ای عام القحط الاكل جمع کل یعنی الیتیم والثقیل العاجز الاكل منعوب مفعول ثان یلوف والضمیر مفعولہ الاكل۔

(معنا) یقول اذا وجد القحط بحيث لا يجد کاسب مکسباً فجعل تلك الايل الیفتلیمائی والمساکین والغریاء وحبیبیہم لھم ای نعطیہا لھم عام القحط لیتتموا بها تمتعاتاً من البانۃ ولحومها او من قیمتها۔

(ف) ما ان شتران را بہ قسط سالانہ کہے کہ برب معاش خود را بہ روزیہا برودم ننگ بگرو و مساکین و یتیمی و غریاء و دوست بگزاریم یعنی بوقت چنین آن شتران را بہ غریا بخشیم تا از ان برخوردار شوند۔ گویا ان شتران

دوست ایشان شوند که از آن بددیرسد

اُردو) اور ہم کو گویا ہم خط میں مسکینوں یتیموں۔ ناداروں کیلئے دوست بنا دیتے ہیں ایسے وقت میں جبکہ کوئی کامیاب کامیابی نہ پائے یعنی ایسے خط کے وقت میں کہ کسی کو کچھ کام نہیں ہوتا ہے ان مشروں کو غریبوں پر تقسیم کر دیتا ہوں اور ان کو اسے ایسی بددلتی ہے جیسی کسی دوست سے ملے یہ لوگ ان کے گوشت کھاتے اور دودھ پیتے ہیں۔

عَلَىٰ يَتْلُو لَهَا جَادِبٌ

قیس بن جویا یا گیا کوئی عیب گیران کا

وَلَمْ تَكُ يَوْمًا إِذَا مَرَّ وَحَتْ

اور ایسا نہ ہوا کسی روز کہ وہ شام کو لائے گئے

حل) روح الامیں علیہ اذا مرھا علیہ دوا حای مساء۔ الحی القوم احیاء جمع۔ یلقی علی من الی اذا وجد۔ الجادب العائب قولہ لم تکت یوماً لک یوماً منصوب علی الظرفیۃ۔ الاسم مستثنیٰ الفعل۔ یلقی لہا جادب خبر کمتک۔

معنا) ایضاً لاجل فیقول ان ابداً کل ام حسیب فیما حتی انہ لم یکن یوماً من الایام اذا ردت علی الحی یوجد لہا عائب کا لہا کل ام عتاق ذوات خلق معجب۔
 (ف) روزے چنان نہ شکر کہ بوقت شام آن شران از چراگاہ پر قید باز آورده شدند و در آن عیب گیرے یافتہ شدند زیرا کہ آن شران خوب عمدہ و بہتر اندر آن کدای عیب از عیوب نیست کہ کسے عیب گیری کند۔
 اُردو) کسی روز ایسا نہ ہوا کہ شام کو وہ مشرق میں لائے گئے اور انکا کوئی عیب گیر پایا جاوے۔ وہ تو اقدار عمدہ اور نیک نوین کہ انہیں کسی قسم کا بھی عیب موجود نہیں پرا انکا عیب گیر کہاں سے ہوگا۔ عیب پر جب تو عیب گیر نکالے۔

وَهَرِبَ كُنَّا جَنِّمٌ صَائِبٌ

اور جاری شیر زنی نے جو کٹے والی اور درست ہے

حَبَانَا اَعْطَانَا لِقَالِ حَبَاةِ

انکو مجھ ہمارے داداؤں نے اور خداوند تعالیٰ نے بہن

حل) حباناً اعطانا لقال حباۃ ای اعطاء بلاجرۃ فان الحباۃ العطاء بلاجرۃ۔ الجدل الجھل (و) واج۔ قولہ ضرب لنا ای ضرب السیوف جزم نعت ضرب الجزم گتھف القاطع الصائب ضد الخلی معنا) اعطانا تلک لاجل الہما وجمنا اوجدنا۔ وضربنا القاطع الصائب ای حصلنا

تلک لاجل بعضہا باسین وبعضہا ورثنا ہما من جدنا وبعضہا حباناً یا ہا اللہ۔
 (ف) پنجشیلان شران را خداے بزرگ و پدر بزرگوار ما و شیر زنی نا کہ بر نذر راست است۔ یعنی آن شران بعضے از انہا پوراست یا ختم و بعضے از انہا شیر زنی حاصل کردیم یا اللہ ہم را خداے عزمی یا بے غشید۔

اُردو) ان شتر وں کو ہمارے بخت بلند یا ہمارے داؤوں نے اور خداوند کریم نے اور ہمارے شتر زنی نے جو کہ لڑائی میں ایک طرف سے کاٹنے والی اور صائب و درست ہے ہمیں بخشا ہے یعنی کچھ تو شتر زنی سے لوٹ لایا ہوں اور باقی کی مقدار وراثت میں ملے اور بالحد غلے سے پاک نے ہمیں عطا فرمائے ہیں۔

وقال منصور بن مسجع

وَمُحَمَّدٌ قَدْ جَاءَ أَوْذَىٰ قُرَابَةٍ
فَمَا اعْتَنَزْتُ رَأْيِي عَلَيْهِ وَلَا نَفْسِي
سست سے انجان سائل کے یا رشتہ دار
نہ غدر نہ کیا ان سے میرے اونٹ اور نہ میری بلینے

حل) الواو یعنی رہب۔ المختبط الی اصل من ینفض الاصل من الشجر ثم نقل الی السائل لطلب المعروف من غیر تقدیم معرفت۔ وقال الضم للسائل من غیر قرابة۔ اعتذر رت یعنی تعذر رت يقال اعتذر عن رت ای تاخر عنه۔ قوله عليه الضمیر یجمع الی المختبط وذی قرابة قوله فما اعتذر رت نسبتاً لا اعتذار الی لاجبی اذعاء۔

معنا) رہب طالب المعروف من غیر قرابتی قد جاء عندنا مو ملاحظاً یا انا فاعطيتہ وما اعتذر رت علیہ نفسی ولا لیلی۔ فالخاص الی اعطى المال للسائل سواء كان اجنبياً أو غیر اجنبی وما ان تأخر عنده۔

ف) بسا سائل اجنبی بیگناہ و ازیرگانہ ام آمدنزد من بامید عطائے پس تاخیر و درنگ نکرد طبیعت میں و شتر من در ادائے عطا خلاصہ این سست کہ سوال کنندگان چیرگانہ و چیرگانہ بنزد من بامید بخشش می آیند پس بیدریغ و راز بخشش بالانال کنم۔ و دران درنگ نہ کنم۔

اُردو) اور بہت سے سائل اجنبی یا رشتہ دار میرے پاس بامید بخشش آتے ہیں۔ اسوقت میرے شتر باری طبیعت اُسے غدر نہیں کرتی ہے صحت اسکا یہ ہے کہ میرے پاس جب کوئی شخص اُمید کرے گا ہے تو اسکو خواہ اجنبی اور انجان ہو یا رشتہ دار بیدریغ بخشش کرتا ہوں میری طبیعت اس کے اندیشے کے بہانے پیش نہیں کرتی ہے۔ اور نہ میں اس کے سوال کو پورا کرنے میں دیر لگاتا ہوں۔

حَسْبُنَا وَكَلَّمَ نَسْرُكُمْ لَيْكُلُو مَمْنًا
عَلَىٰ حَكْمِهِ صَبْرًا مَعُودَةً الْحَبْسُ

ہم نے روک رکھا اور چیرگانہ بن چھوڑا اس کے حکم پر اس محل میں کہ وہ مجھوں میں اور بندے چنے کے سنا دے کہ کو بہانہ ملاست نکردی

حل) حبسنا الخ بیان لقوله فما اعتذر رت فی البيت السابق قبله۔ نسرح من السرح يقال سرح لاجبی اذا ساقها الی المرعى۔ قوله لا یلو صفاً علی محمد وفای السائل۔ علی حکمہ اما متعلق بحبسنا او بصبراً۔ معودة الحبس تعذر لحد وفای حبسنا البلا کانت معودة

الحبس فی القناء قوله صبرا مصدر من غیر نفعه احوال من ضمیر المتکلم ای صابرين علی ما تمکله للعقاة۔

معنا (حسنا علی حکمہا بلحاظ معتادہ بالحبس فی القناء صبرا وصابرين علی ما تمکله للعقاة۔ او حسنا صبرا علی حکمہا وصابرين علیہ۔ ولم یزسلها الی امری کیلویو هذا الضیف او السائل القریب او الاجنبی علی بروت قراءه اعلی تاخره۔ فلتاصل انی کریم جو ادھی کا اناخر من الاعطاء (ه) ماز پے خاطر داری همان آن شتران لا کر بگرد خانہ محوس ماندن عادت آنهاست بجاالت قید پے انکی بچہ لگاہ بگذازم محوس و شتمت همان بوجود تاخیر فی الضیافہ مگوش لگند محاسل اینکہ مارا پاس همان از حد است۔

(ارو) ہم نے انکے حکم پر ان شتروں کو جگو گردن کے آس پاس بندے رہنے کی عادت پر دوک رکھا اس حالت میں کہ محوس ہیں اور چرگاہ میں چھوڑ دیا۔ تاکہ وہ همان قریب رشتہ دار یا اجنبی ضیاف کی تاخیر کے سبب مسکو ملاست کرے۔ خلافت یہ کہ ہم ملاست سے بہت پرہیز کرتے ہیں عزت کا ہمیں بہت زیادہ پاس ہے۔ همان کی ضیافت میں دیر نہ ہونے کے خیال سے ہم اپنے شرکو بندہا ہی رہنے دیتے ہیں۔

فَطَافَ كَمَا طَافَ الْمَصْدُوقُ وَسَطَهَا	یختیار و تمنا فی البوازل و السدس
سودہ پلا گئی جیسا صدقہ فیہ والا پیرتا ہے	اسکو اختیار دیا جاتا ہے امین کے شتر و سارا و شتر پلیرن

حل (المصدق هو من یاخذ الصدقات من جانب السلطان۔ قوله وسطها طرف طاف الاول والآخر فی وسطها یعود الی الاجلی۔ البوازل جمع بازل وهو ابن تسع سنین۔ والسدس بضم الاول جمع سدیس وهو ابن ثمان سنین۔ انما خص البوازل والسدس لانهما سنها النفس الاکسان عند هم فسق وقع التخییر فیها فمادونها اھون۔

معنا (انما تمکدہم الاجنبی او القریب فی ابنا و غیرہ فیہا کما تمکدہ المصدق ای اخذ الصدقات من جانب السلطان۔ فاذا کان لاکر کند لت فاذا حکمنا الاجنبی او القریب فیہا فطاف وسطها کما یطوف المصدق۔ و غیر ذلک ان یلکند ابن تسع سنین او ابن ثمان سنین لذہم اولو الکوب الخاص ان انعطی السائل علی اختیارہ۔

(ه) پس طواف کرو در میان شتر چنانکہ صدق کہ از جانب سلطان صدقہ گیر شتران باشند میان آن طواف کنند و آنرا بخار وادہ شود کہ از شتر ہشت سالہ و نہ سالہ ہر چہ خواہد پسند کند محاسل ایک سوال کنندگان را حسب پسند شان شتر میدہیم ایشانرا اختیار باشد کہ در گاہ شتر رقمہ ہر چہ پسند شود بگزینند۔

(ارو) سودہ همان آن شتروں میں ایسا ہی پھر ایسا شتروں کا صدقہ لینے والا بادشاہ کی طرف سے مقرر ہو گیا

انہیں پھر رہے اسکو اختیار دیا جاتا ہے کہ اپنے پسند کی بنا پر شتران نہ سالہ دہشت سالہ جو کو چاہے لیجائے۔ محال اسکا یہ ہے کہ ہم مہمان کی صدقہ لینے والے کے برابر عزت کرتے ہیں اور اسکو اختیار دیدیتے ہیں کہ اچھے اچھے شتران سے جو کو چاہے لے لے حالانکہ درحقیقت مہمان کی عزت نہ کرنے سے اس بات کا خوف نہیں ہے کہ اس سے بادشاہ کی ہتھیلی ہوگی جیسے صدقہ گیر کی بابت ترک تعلیم سے اسکا ڈر ہے۔ پھر بھی صرف اس غرض سے کہ ہم مہمان دوست ہیں مہمانوں کی عزت ہماری عزت ہے اسکو اپنے پسند سے شتران کو چن کر لینے کا اختیار دیتے ہیں۔

وقال عامر بن حوط من بنی عامر

وَلَقَدْ عَلِمْتُ لَتَاتَيْنِ عَشِيَّةً	مَا بَعْدَ مَا خَوْفٌ عَلَىَّ وَلَا حَدَمٌ
خدا کی قسم میں نے جان لیا کہ بے شک ایک ایسی شام آئی ہوگی	جس کے بعد مجھ پر کوئی خوف نہیں ہے اور نہ ناواری

حل (و) والو! للقسمة ولذلک اجابہ بلساتین۔ العشیة اخر النهار المراد بها هنا الموت۔ لعدم الفقر وفقدان المال۔

معنا (و) یقول لقد علمت انه لتأتین علی عشیة وہی عشیة الموت لایکون بعد ما خوف علی ولا فقر۔ ای انی اموت یوماً فلا یموت بعد ذلک الیوم خوف علی وفقر وافلاس۔
 (ف) بخلافہم کہ ہر آئندہ خواہ کد برسن شبا لگاہے کہ نباشد پس از ان برسن خوف و تیرے وہ فقر و ناواری۔
 محفل ایسے ہر گاہ ہمیرم از ضرورت و ناگہری۔ خوف و امید را قطعے خواہد ماند۔
 (اردو) اور بخدا میں نے جان لیا کہ کبھی ایک ایسی شام آئی ہوگی جس کے بعد مجھ پر نہ کچھ خوف آویگا اور نہ فقری یعنی مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ایک شام موت مجھ پر آنے والی ہے اور اسکے آتے ہی مجھے خوف و امید تو ناگہری و فقری۔
 غرضیکہ ہر قسم کے کھیرے چھوٹ جائینگے۔

وَأَذْوَ رَبِّيتِ الْحَقِّ مِنْ دُرَّةٍ صَاحِبَةٍ	فَعَلَّامٌ أَحْقِلُ مَا تَفَوُّضَ وَأَنْهَدَمُ
اور میں جاؤنگا کچھ گھر میں شل جانے پر بیٹھنے والے کے	پھر کریں پروا کروں اسکی جو منہم ہو گیا

حل (و) از ورن من الزیادة باب نصیر۔ المراد بیت الحق القبر۔ وقید اضافۃ الموصوفۃ الی الصفۃ فان لاجل اذ و ربیت الحق۔ نزورة مالک منصوب علی المفعولیۃ مطلقاً للتشبیہ الماکث من الماکث القیام۔ احفل ای ابالی تفوض من التفوض الانهدم۔

معنا (و) وانی علمت ان از و ربیت الحق وهو القبر مثل زیارة المقیم فان اذ کان الاحکام کن انفعلی انی شقی ابالی مما انهدم من بیوت الدنیا۔ المحافل لما کان القبر هو مقام الدائم فعلمت ان لا خیال ببیوت الدنیا ولا حققتی بها اعتناء من لا موت لہ بزعمہ۔

(۴) دوائے کم کرنے کی زیارت غایت حق یعنی قبرِ یحییٰ مثل زیارتِ اقامت گزین پس چار سو الے شمس تن خانہ سے دنیا کھنم یعنی چوچاے دوائی من گورست پس مرا از خانہ سے دنیا چہ حاجت و نظر کن چہ نفع ست۔ شمس درین خبر درہ اقامت منازہہ و دیکن بتدبیر رفق بسازہ

ارور (۵) ادرین جاؤنگا چہ گھر میں قبر میں مثل جانے قیام کرنے والے کے۔ پھر کھیلے دینا کے ان گھروں کی پروردگاروں جو شکستہ ہو گئے ہیں لیجئے جب جھگوڑا ہر ایک کیلئے قبر میں پہنچا دیا وہیں میرا دوائی قیام ہے تو پھر دنیا دینا کر کے کا خرچہ پاس بھی نہ جانا کیسی غفلت ہے۔ مجھے دنیا کے گھروں کی فکر نہ کر کے قبر کی فکر کرنی چاہیے اور سخاوت وغیرہ جس سے قبر کی رونق ہوتی ہے کرنی چاہیے۔

وَمَا كُنْ لِلْإِسْأَمِیْنِ حِیَاضَهُمْ
بخدا چھوڑ دوں گا وحش کے صاف کر نیوالوں کیلئے ان کے وحش کو

اَوْ لَا حِسْنَ عَلَىٰ مَكَارِهِ النَّعْمِ
اور بندہ صراحت کر دے گا اپنی سخاوت پر چرپاؤن کو

حل) ولا تكون بنون الخفيفة. السمل في الحوض من السمكة. الحياض جمع حوض.

معناه) والله لا تركن للساميين المصلحين حياتهم ليفعلوا ما يشاءون ولا تحسن النعم على مكارمى تلاميذ موسى الخبيثين والطالبون للعرف على فخر القرى والطعاء المحصل ان اذا كان القابر مقامى فاجنى واعطى-

(ف) بخدا بگزارم چشمہ ہار باہ صاف کنندگان شہر کہ ہر سو روانہ کنند و ہر آنکین محبوس و مقید دارم جاوہران خود را بہ سبب نخوت بجانما۔ خلاصہ میں سب کہ چو جہر مگر بقراقت کردن سب پس برلے نفع رسائی نمردم چشمہ ہار باہ صاف کنندگان شہر دارم و دیگر جانوران را بدین سبب بجانما بستہ دارم تا در روز کردن سوال سائل و خفیت ملہن درنگ نشود و چناندرنگی ایشان را ملامت خواہند کرد میں بشر فرقم ملامت را نہ پسندم ستایش مرغوب خاطر است۔ اردو) بخدائیں عرض صاف کرنے والوں کو انکے عوض چھوڑ دوں گا وہ اپنے اختیار سے جو چاہیں سو کریں اور اپنے چوہاؤں کو گھر کے پاس اپنی سماعت کے سبب بندھا رکھ دوں گا کہ مہمانوں کی ضیافت نیز سالنوں کو بخشش کر سکیں درنگ نہ ہو کیونکہ تاخیر ضیافت و بخشش سے وہ لوگ جھکے ملامت کریں گے اور جھکے ملامت سے طبی نفرت ہے میں تو تعریف و شاکا شید ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب مرنیکے بعد قبر میں ہمیشہ رہنا ہے پھر مال و دولت کو جمع کر کے کیا کروں غریب و ناداروں پر پس کو نساؤنا چاہیے۔

وقال يزيد القوارس بن حصين بن خزار

وَنَدَامِي فَإِنْ لَمْ تَشْتَهِيَ السُّوءَ فَاسْمُرِي

أَقْبَلِي عَلَى الْيَوْمِ يَا ابْنَتَ مَدْيَنَ

اور سورہ سواگر سونے کی خواہش نہیں رکھتی ہے تو جاگتی رہے

تو کم کر بھیر ملامت اسے مندر کی بیٹی

حل) اقلی صیغۃ کلام من الاقلال باب افعال - ناهی ایضا امر من ناهی بنام نیامای باب قتم یقتم -

فاسمہری امر من السهم ضد النوم -

معنا) لایقول معاطبا لزوجته - اقلی النوم علی یا ابنتہ منذر علی اعطانی وسخانی وناهی علی شانک فان لم تلتقی النوم فاسمہری ما شئت من اللیل - الحاصل انه یقول لزوجته وکانف تلومہ علی السخاوة والاعطاء وعلی علی ما فعل وکلتومیہ قول ناهی ولا فاسمہری ما شئت ساکتہ عن النوم فان لا اتزلت السخاوة والوجود صامت حیاً -

ف) زن خود را میگوید - اے دختر من در تو مرا بر سخاوت و بخشش ملامت کن - و در خواب رو اگر خواب را در پی من بیازد باش میکن از ملامت خاموش شوم ہرگز از رہ سخاوت باز نیایم - آئین شعر ثابت کرد کہ او سخی بود زیر اکثر زبان عرب شوہر سخی خود را بر شب ملامت می کند - (باید دانست کہ مراد از کم کردن نگاہش ترک ملامت است) -
 اردو) اپنی بی بی کو خطاب کر کے کہتا ہے اے مندر کی بیٹی تو بخشش و سخاوت کی بابت مجھ کو کمتر ملامت کر یعنی ملامت باطل مت کر - اور سورہ - اگر مجھ کو نیند کی خواہش نہیں ہے تو جاگتی رہ - مگر خدا را ملامت سے مجھ بند کرے -
 بین سخن ہین - وادو دہش سے ہرگز با تھ روک نہیں سکتا -

وَمَا يَكْفُرُ مَن لَّتْ وَكَمَا تَكْفُرُ مَن

مصیت تو دیدہ می جاتی ہے اور میں پریشان نہیں ہوتا

اَلَمْ تَعْلَمِ اَنِّيْ اُذِلُّكَ الْهَرَمَ مَسْنِيْ

کیا نہیں جانتی ہے کہ جب زمانہ بھر پہنچتا ہے

حل) قوله اذا لدهر مسني بنائبة - معناه - اذا اصابني الدهر بجدائته - زلت بمعنى الضعف وتذهب لما اتت وتزول لما اضطرب ولما اتت تزلزل من الشدة وتزول بالضعف وهو التزلزل ولا اضطراب -
 معنا) اَلَمْ تَعْلَمِ حَالِي وَثَبَاتِ قَدَمِيْ فِي الْمَصَائِبِ بَحِيْثِ اِذَا اصَابَنِي الدَّهْرُ بِجَدَائْتِهِ الضَّعْفُ تَلَزُّزُ الْحَادِثَةِ عَنِّيْ وَلَمَّا اضْطَرَبَ مِنْهَا اضْطَرَابًا - الحاصل انی ثابت القدم فی النوائب والمخوفات لا اضطراب منها ولا تحول عن فعل الخیر کا السخاوة والصیافۃ وغیرہا واذ اقلی حالی فلیما تو موفی مع ان لو مت لا یفنی عما انانیہ جداً -

ف) آیا میں نے حلال من کہ چور زکا مصائب خود را بہین بیار و مرا پریشانی و سرسچی از ان لاحق نشود - و آن از خود باز گردود - یعنی چو دانی کہ در مصائب بزرادہ خود ثابت قدم باشم مغر ختم بنیقد پس چلہ نگوی ہرگز از نگاہش تو ترک سخا نہ کنم -

اردو) کیا تو نہیں جانتی کہ جب زمانہ بھر اپنی مصیبتوں کی بوجھاؤں دیتا ہے تو وہ مصیبتیں یوں ہوا ہوا جاتی ہیں - اور میں ذرا بھی نہیں گھبراتا بلکہ اپنے ارادوں میں ثابت قدم رہتا ہوں جب میری حالت ایسی ہے تو پھر

جستل این ست کمن چنان همان فوائدهم که معائن چون بکثرت پے دیپے می آید پس پانی طعام در دیگهای کلان پخته شود و به همان حواله گرد و لاجرم نیز به سبب کلانی دیگها از دیگدان بزرگ و دره نشود۔

اگر دو) اور میرے پاس بہت سی دیگیں ایسی ہیں کہ دیر تک چولھے پر چڑھی رہتی ہیں۔ میں ان دیگوں کا کھانا مساکین کو رات کی وقت آگ کی روشنی میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ جسٹل۔ یعنی میرے مکان میں همان بکثرت آتے ہیں ہر وقت دیگوں میں لٹکے ہوئے ایک طرف کھانا پکنا جاتا ہے اور دوسرے طرف کھلایا جاتا ہے۔ دیگوں کو دیگدان سے اُتارنے کی نوبت نہیں ہونچتی ہے۔ اس پر دیگیں بھی بہت بڑی بڑی ہیں اسیدو جیسے عرصہ تک دیگدان پر چڑھی رہتی ہیں۔ میں ایسا بھی ہوں کہ ایسی دیگوں کا کھانا راتوں رات آگ کی روشنی میں ہمانو کی نذر کر دیتا ہوں۔

اِذَا اجْتَنَبَ الْعَافُونَ نَاسًا لَعَنَ اللَّهُ وَفَرَسَ
بیکہ دور رہتے ہیں سائل لوگ نہیں کی آگ سے

حَلَّوْا قُلُوبَهُمْ لِحُشٍّ وَفَرَسَتْ لَحْمَهَا
رات کو ہمانوں کے آتے وقت اور غرض نہیں کہا اور ایسی دیگیں کو

سحل) العروق مصدر طرقت اذا ترقى ليلاً طرقتاً منصوب على الظرفية. الحش الرجل اذا قال الحش وهو
الكلهم المكره. العافون السائلون عتقی فتننا اذا انا يطالب مع وقفه. العنك ذکر كاستق حش اليك الخلق۔
والمراد بقوله اذا اجتنب العافون الخ لجمها ای اللهم كان فيها۔

معنا کا) يقول قدمت طعام القدر وقت اتيان الضيف ليؤخذ الحش عند التقسيم كما الحش
الضيف البكم عند سرهوية الاضياف وقسمت لحمها في وقت اجتناب السائلون والطالبون لغير وقت
دار الهمم ليس الخلق ای فی ایام الخطأ۔ الحاصل انی رجس جواد اضعیف واعطی داعماً اسوا ان كان عام
الخطأ او المخصب۔

ف) تقسیم کردم طعام آن دیگها بوقت آمدن ہمانان بہ شرب و بدگوئی نکردم و گوشت آزاد چرین و وقت تقسیم
کردم کہ سائلان بہ سبب قحط و خشکی نوزادان و بدخلق نروند و از ان پرہیز کنند۔ جسٹل۔ اینکه در ایام قحط و تنگی
کہ کہے ضیافت ہمانداری نگذرین ضیافت میکنم و در دیگهای کلان طعام و گوشت پختہ بخورائیم۔ بچوں بخیلان بوقت
آمدن ہمان ترش و شدہ خوش کلائی نہ کنم۔

اگر دو) میں نے ان دیگوں کے کھانے بوقت آنے همان شرب کے تقسیم کیے۔ اور بخیوں کی طرح ان کو خوش نہیں
کہا بلکہ خاطر دہلا رات سے پیش آیا اور ان دیگوں کے گوشت کو ایسے وقت میں کہ سائل لوگ بخیل بدخلق و بدخلق
کی آگ کے پاس تک نہیں پہنچ سکے تھے یعنی ایام قحط میں انہیں تقسیم کر دیا جسٹل یہ ہے کہ میں ایسا بھی ہوں کہ جب
روسے زمین پر دوا و دہش کا سلسلہ بہ سبب قحط کے منقطع ہو جاتا ہے اس وقت بھی ہماری دیگیں گوشت سے
پر رہتی ہیں اور رات کے وقت ہمانوں کے آتے ہی تقسیم کر دی جاتی ہیں۔

وقال الهذيل بن مشيعة البوكلي

لَمَّا ذُكِرَ مِنْ خَلْفِهِ وَوَسَّاءُ
بہ شک اگرچہ سیراچا زاد بھائی غائب رہے

مسیحیوں کو دور کرتا ہوں اس کے پیچھے اور گرد و پیش سے

حل المقادیر اللد افح - قولہ دورا شد الوری ہنا معنی قد ام یقرینہ مقابلتہ بالخلف۔

معنا (ا) الی ادافع المصائب عن ابن عمی من خلفہ من قد ام یمن یحیدہ وشمالہ وان کان غائباً
عنی الخاص انی احمی اقربائی لکرامتی وشرقی۔

(ف) من از پس وپیش وچپ وراست برادر عم زادہ ام مصائب ورنج و الم را دور نمایم اگرچہ او از من غائب
باشد۔ خلاصہ اس ایکڑ میں بشرافت خود از من میزان واقربا دفع مصیبت میکنم۔ چنصال شرفا نمہ۔
آر (و) میں اپنے چچا زاد بھائی کے پیچھے اور گرد و پیش سے تکالیف دور کرتا ہوں اگرچہ وہ مجھے غائب رہتا ہے یعنی
میں ہمیشہ اپنے عزیز واقارب کی حمایت کرتا ہوں۔ شریفیوں کا خاصہ یہ ہے۔

وَمُفِيدٌ كَنَصْرِي وَكَانَ كَانِ امْرَأً
اور پونچھا تا ہوں اس کو اپنی مدد اگرچہ وہ شخص

مستحق تحریحاً ہے آرم صم وسمائکم
دور رہتا ہوا اپنی زمین کھادرا اور باگرمین۔

حل مفید و متعلی الی مفعولین کلاول هو الضمیر والثانی قولہ نصری۔ منزحاً متباعداً من
زحزح یزحزح۔ قولہ امض المراء دبعاً لغور۔ وبالسواء المنج والیت معطوف علی المقادیر فی البیت قبلہ۔
معنا (ا) امض المراء نصری وان کان متباعداً عنی فی غور و ونجد و الحاصل انکم من مریض
عنی ممکن لا اعرفہ نسباً مع ذلک افید نصری والنصر فی المصائب فانی کہ یہ شریف۔

(ف) من اور اسو و نصرتہم برسانم اگرچہ آن کس در زمین ہوا و غیر ہوا از خود از من دور بودہ باشد۔ محسلاً ایک
باسک از من دور باشد از نام و نسب واقف نہم تا ہم اور آمد و کم و از و مصائب را دور نمایم۔ بہ نصرتہ اندازو
نزدوم قریب و بعید کیان ست۔

آر (و) او میں اس کو اپنی مدد کا فائدہ پہنچا تا ہوں اگرچہ وہ مجھ سے بہت دور دراز جگہ پر اپنی کھادرا و باگرمین
زمین میں ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں اجنبی اور غیر اجنبی دونوں کی مدد کرتا ہوں جس کے نام و نشان سے مجھ کو یقینیت
نہیں ہوتی اس کی مدد میں بھی میں جانتا رہوں۔

وَإِذَا أَتَبَعَتِ الْجَلَاءُ فَمَا لَنَا
اور جب پیچھے پڑ جاوے ہمارے شتر کے سال و با

خُلِعْتُ حَتَّى حَتَّى إِلَى جَرِّ بَائِلَم
طاوہے جاتے ہیں چارے اچھا دنا کے خارشقی اور میں

حل الجلاء جمع الجلیف یعنی السنۃ التي قد هب بالاهوال۔ مالنا منصوب علی المفعولیۃ۔

خلطت مجهول من خلط یخلط۔ صحاح معجم الصحیحة۔ والضمیر فی جر بالکسب من۔
معنا (ع) اذا اتبعت السنون التي تنهب باحوال الناس ابداً۔ غلطت ابداً الصحاح بابله الجروب
حقی یستوی الامهان۔ الخاصل انی نساخذ ابن عمنا باحوالنا اذا اقتقر۔
(ف) چون سالہاے ہلاک کنندہ اسواں پیانی و ہلاک کردن شمر آئند ورنہ نواشتہ تندرست من بہ شتر خاشی
برادر ہم زادہ ام آئندہ شود تا ہر دو برابر شویم۔ خلاصہ اش اینکہ من بوقت غنی و خشکسالی نیز از شترش باز نیام۔
ہر گاہ قدر انگیزش باشد مدوش کنم۔
(اردو) جب ایسا سال ہو شتروں کو ہلاک کر دیتا ہے ہمارے شتروں کے بچے پڑ جاتے تو ہمارے صحیح و تندرست
شتر اس کے خاشی شتر و زمین ملا دیے جاتے ہیں یعنی ایسے کھس و قوتن میں بھی ہم انکی مدد سے دست بردار ہیں
ہوتے۔ جس سال میں کہ شتروں میں و باپھیستی ہے اسی سال میں ہم بھی اپنے اچھے شتروں کو اس کے حوالے
کر دیتے ہیں تاکہ وہ اور ہم برابر ہو جائیں۔

كَمَا أَطْلَعَ مَاءً سَرَّاءً خَبَائِثُ

میں جھانکتا نہیں ہوں اس کے نیچے کے بچے سے

وَإِذَا آتَى مِنْ وَجْهَةٍ بِعُظْمٍ تَفِثَةٍ

جب آئے سفر سے کوئی عمدہ چیز یسر

حل (الوجهة بالکسر المعرف۔ الطرفة الاحشياء النفيسة الخباء بالفتح من الاحشياء يكون من
صوف او وبر او شعر منصوباً علی مودین او ثلاثة وما فوق ذلك فهو بیت۔ قوله لاطلع ما
الوجه لاطلع يتعدى بعلی والی فکلمة من معنی احدھا۔

معنا (ع) یشیر الشاعر بالبیت الی تنزیہ نفسه عن الطبع فیناليس له فيقول اذا آتى ابن
عمی من سفر بالاحشياء النفيسة فلا توجه عليها كما اطلع علی ما دراء خبائث۔

(ف) چون برادر ہم زادہ ام از سفر باز آید چیز ہائے نفیس و عمدہ بیارد من از پس خمیدہ اش سر بر آوردہ نہ بینم
و بر و طلع نہ شوم یعنی من از طبع و حرص پاک اندم پس چہ ضرورت ست بر چیز ہائے آوردہ اش نظر کنم و از ان خبر گیری
(اردو) جب میر ہجرا زادہ جانی سفر سے کوئی عمدہ اور نفیس چیز لاتا ہے تو میں اسکو اس کے نیچے کے بچے سے بھی جھانک
کر نہیں دیکھتا ہوں کیونکہ میری طبیعت حرص و طمع سے بالکل پاک صاف ہے میرے مال میں دنیا کے لوگ
طمع کرتے ہیں میں کسی کے مال میں طمع نہیں کرتا۔

يَا لَيْتَ أَنَّ كَلْبِي حَسُنَ رِدَائِي

کاش کھی چادر رنگین بچھوئی

وَإِذَا الْكَلْبُ نَوَّابًا جَمِيدًا كَمَا أَقْلُ

اور جب کوئی عمدہ خوبصورت کڑھنٹا ہے تو میں نہیں کرتا

حل قوله حسن رجاءه من اضافة الصفة الى الموصوف اي رجاءه الحسن وقوله يا ليت مقول المؤلف

واصله یا قوم یبیت ان علیاً -

معنا (۱) یصف الشاشر نفسه فیتقول ان نفسی خالی عن الحسد اندھا الکتابین می ثوباً جمیلة ثم احسد علیه ولما اقل یا قومی یبیت ان یشکون رجاءه الحسن علی -

(ف) چون برادر عظم زادہ ام جامہ عمدہ و برکنند از حد نگویم کہ کاش چادر رنگینش بر من بودے یعنی من بر مال کے حسد نہ برم و افسوس نہ کنم -

اُردو (۲) جب وہ کوئی اچھا رنگین لباس پہنے تو میں یہ نہیں کہتا کہ کاش یہ لکڑی چادر رنگین میرے بدن پر ہوتی - حاصل یہ ہے کہ دوسرے کی بھلائی دیکھ کر حسد سے جل نہیں کر کیا نہیں ہوتا ہوں -

حسد سے میری طبیعت بالکل پاک ہے -

وَصَبًا قَعْدَتْ لَهُ عَلَى سَيْسَاءِ

توین اُنکے سبب سواری کی کر پر بیٹھا ہوں

وَإِذَا صَبَّحَ يَوْمًا لِيَرْكَبَ قَوْمٌ كِبًا

اور جب کسی روز صبح کسی سرکش سواری پر سوار ہوتا ہے

حل (۱) غدا ای ذهب غدوة - الصعب الشديد - لیساء نظره قفاز الظہر والظہر سیاسی جمعہ قعدت لہ ای کجلہ -

معنا (۱) اذا صبح یوماً لیرکب مرکباً صعباً جامعاً قعدت علی ظہری و یطیع لہ المركب -

الحاصل انی اساعد فی کل موقع حتی فی المركب مثلاً یصیبہ اللہ -

(ف) چون روزے بوقت صبح بر سواری سرکش ارادہ سوار شدن کند من بر کمر یا پشت مرکب پر نیم تا سر کش نہ کند - و مطیع وہ شود - حاصل ایک دن ہر لحظہ ساعدہ ام چنانچہ بوقت سوار شدن نیز بدین سبب کہ اورا رخصت و کفے ترسد سواری را مطیع وہے کنانم -

اُردو (۲) جب وہ کسی روز بوقت صبح اس غرض سے چلے کہ کسی سرکش سواری پر سوار ہوں تو میں سواری کی کر پر بیٹھا ہوں - خلاصہ یہ ہے کہ ایسی باتوں میں بھی میں اُنکی نگرانی کرتا ہوں - خود جا کے سواری کی کر پر بیٹھتا ہوں کہ مطیع بنا دیتا ہوں کہ میرے بھائی کو خدا نخواستہ گر نہ دے -

وَإِذَا تَصَحَّلْتُ كُنْتُ مِنْ قَرَنَائِهِ

اور جب صحیح ہوتا ہے تو میں اس کے ہم نشین بن جاتا ہوں

وَإِذَا اسْتَرَأَسْتُ طَلَبَ الْمَرْبُوعِ نَحْنُ بَابِ اسْتَعْلَالٍ وَخَاصَّةً الطَّلَبُ

اور جب وہ سردار بن جاتا ہے تو اسکی خوب تعریف کرتا ہوں

حل (۱) استراس طلب المرء من باب الاستعجال و خاصۃ الطلَب - او صار مرئیساً و خاصۃ الصیور قولہ فزنی یقال و فرضہ اذا مدحہ - تصحلت ای صار معلوکاً - والصعلوک هو الفقیر المحتاج

صعاليك جمع - قرنا جمع القرین و هو الخدیس النقریب -

معنا (ا) اذا طلب ابن عمي الرضاية او صار له قومه حمل قومه او اقل و مدحتهم مدحا واسعا.
اما اذا صار محتاجا فاقبلوا له ان يبعد عنه و كنت من قربها له عينا واسعا.

(ف) چون بزرگ سالار گردیده شود ستایش او بکتم و اور بزرگوارم و چون فقیر شود قرین و دشمن باشم و از هر گونه مدحش کنم یعنی بهر حال بزرگوارم.

اگر دو (و) جبکہ وہ کسی قوم کا سردار بن جائے تو میں انکی تعریف اور عزت کرتا ہوں اور جب غریب و محتاج ہو جائے تو اسکا دشمن ہوتا ہوں اور ہر طرح سے انکی مدد کرتا ہوں غلط یہ کہ جو عاتق میں اسکا ساتھ دیتا ہوں۔

وَإِذَا أَرَدْتُ عِقَابَهُ أَنْظُرْتُ لَهُ	حَتَّى أَغَارَ تَبَهُ بِمَعْصِيَةِ خَلَائِكُمْ
اور جب اسکو عتاب کرنا چاہتا ہوں تو اسکو ملت دیتا ہوں	یہاں تک کہ ملاست کرتا ہوں اسکو تنہائی میں

حل (ح) النظر به المصلحة باب معاملة الخلق المحلوة.
اعاتبه من العاقبة باب معاملة الخلق المحلوة.

(معنا) اذا اردت ان اعاتبه اس غیر مدح منہ امجدہ مہلت حق اعاتبہ فی بعض مخلوق
لا حلی رؤس الاشهاد فانه خزی۔ الخاصل انی امرای لہ کل جین حتی وقت عتابی ایدای کی
کے پیشی بین الناس۔

(ف) چون خواہم کہ اورا بزرگوار کرنا سرزد شدہ است سرزنش کنم ملت بدیم تا آنکہ در تنہائی و عزت عتابش نکینم یعنی در ہر حالت پاس عرض دارم بوقت عتاب نیز سرسوار عتابش نکینم۔ کہ رسوا شود۔

اگر دو (و) جبکہ میں اسکو کسی امرنا سرزد کی بابت ملاست کرتا چاہتا ہوں تو اسکو ملت دیتا ہوں یہاں تک کہ کسی تنہائی میں اسپر عتاب کرتا ہوں۔ لوگوں کے روبرو اسپر عتاب کر کے اسے شرمندہ نہیں کرتا یعنی شرمندہ بھی مجھے اسکی عزت کا پاس رہتا ہے۔ دوسرے وقتوں کی بات کا پوچھنا کیا۔

وقال حسان بن حنظلة بن ابي رهم الطائي

تَلَكُ اثْنَةُ الْعَدُوِّ قَالَتْ بَايَلَاءُ	أَزْرَى بِقَوْمِكَ قَلَّةُ الْكَمَالِ مَوَالٍ
میری بی بی نے جو کہ لوطا دینی عدی سے ہے غلط کہا	اگر تیری قوم پر عیب لگا رکھا ہے قوت اموال نے

حل (ح) العدو نسبة الى عدى بن جندب من قمية۔ قوله ازرى بقومك الخ بيان
للقول الباطل۔ قوله بايلاحتصوب على المفعولية او صفة لموصوف محذوف اي قالت قولا بايلاحت۔
ازرى بمعنى عاب يقال ازرى بهاء عاب۔

معنا (م) تلك اثنتي العدو وى قالت قولا بايلاحت و هو انه ازرى بقومك راي قومي قلة الاموال

و کا خلاص۔ الحاصل انہ قولہا ان قومی قلیل کا مہوال مفلس قول باطل کا محالہ۔ یویاتی وجہ بطلان
قولہا فی البیت اللہ الحق بعد کا۔

ف (ان میں) کہ از اولاد دھری بن جندب سے غلط و دروغ گفت کہ قوم ترا زمرہ افلاس و ناداری میں
ساخت یعنی میں بخش شخص ناسحق و باطل سے۔

آر دو (میری بی بی نے) جو کہ اولاد بنی عدی سے ہے۔ بھوئی بات کہی اور وہ یہ ہے کہ تیری قوم پر قلت
اموال و غربت نے عیب لگا رکھا ہے۔ یعنی انہیں مفلس کا عیب موجود ہے۔

و یسود مقدرنا علی الکمال	ان العزیزیت یحکم ضیفنا
اور سرداری کرتا ہے ہم میں کا کمال سے ہا جو و کمال سے	تیرے باپ کی زندگی کی قسم ہمارے عمان ہماری تعریف کرتے ہیں

حل (ان العزیزیت) کے جواب بقولہا الباطل۔ کہانہ قال فاختبر تھا مجھ پر جاننا۔ یسود من السیادۃ یقال
فلان سادہ و افاضہ سید ہم۔ باب نصیر۔ المقتدر المعسر قال اللہ تعالیٰ علی الموسی قدر و علی المقتدر
قدر۔ فالمقتدر عند الموسی۔ کا خلاص الفقہ و قلت کا مہوال۔

معنا (قلت) لہا مجھ پر جاننا۔ فاختبر تھا مجھ پر جاننا۔ انہ یزیدی بقومی قلت کا مہوال
العزیزیت مجھ کا ضیفنا و یسود معسرنا مع اسطر و قلت ما فی ید کا یسود القوم۔ الحاصل فی تنبیہ
معسرنا و حق الضیفنا شاهد علی بطلان قولہا کیف لا کان قولہا احتمالاً لہا الحق الاحیاف لعدم ضیافتہ
ف (جو) اس کو قسم کہ جو گذشتہ زندگی پر قدرت سے کہ مارا مانا نہی ستا سید و ہر کہ از مانا دارست او نیز پر دیگران
سرداری میں نہ کرنا ہا جو و یکیش اندک سے حاصل میں سے کہ گفتہ و محض غلط سے زیر اگر ستون میں مانا مرا
و سرداری نا دارترم پر دیگران پر غلطی سخت زندہ گواہ است۔ جو قسم کہ از در سے مال کم ہستم مگر از در سے داد
دیش و سخاوت و سرداری از دیگران پیش۔ پس ضرر سے بے ناتوان رسانید۔

آر دو (میں نے) اپنی بی بی کو اسکے جواب میں کہا۔ تیرے باپ کی زندگی کی قسم ہمارے عمان بے شک ہماری
تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم میں کا نادار مفلس ہا جو اپنے افلاس سے قوم کا سردار بنتا ہے۔ اب ضرورت تیری بات کے
بطلان میں شبہ نہ رہا ہوگا۔ کیونکہ عمان کا ہماری تعریف کرنا اور ہم میں کا مفلس قوم کا سردار بننا اسکے بطلان
کی زندہ شہادت ہے۔ غلط یہ ہے کہ ہماری مفلسی نقص اور عیب نہیں ہے۔

و ان اکھ و من طیتی	عوضت علی کین انصت و طیتی
اور حال یہ کہ میں ایک شخص ہوں کہ سانی بنی سے	غصہ کرتی ہے مجھ پر ایسے کہ میں سوچ بقیہ لڑے ہوں

حل (انصت بطی ای انصبت الیہم یقال انص الرجل اذا انتصب الی جد کا لاصحی۔ اسرار

ہا کہ جبال جبلی طعی اجاء و سلمی۔ والطعی یتنسب الی شعبین احد ہما سہلی یسکون جہا لا حرج و
 ہم بنو جدیلہ۔ وثانہما جبلی یسکون اجاء و سلمی و ہم بنو غوث۔ والہم یتنسب الشملی قولہ
 غضبت علی اوز وجتی۔

معتاکہ بقول غضبت علی تزوجتی الاستسائی الی بی فافانہ لا ترضی بہما خلاصہم کہ اہلی
 بعضہا فاقی انتسب الی طعی لاجبال و ہم بنو غوث مشہور و معروف بالجد و الشرف۔ فیکلمہ
 ترضی بہم فہا بانی فاقی اعلمہ بحقیقتی متہا صاحب الیت اخری بما فیہ۔

(ح) نزل من بدین سبب بریں ٹھیکین شد کہ من از قبیل طعی ہستم۔ و آن قوم را بوجہ افلاس معز نہ اند
 و حال این ست کہ از بنی غوث کہ در نجد و بزرگی شہرہ آفاق اند۔ و بر جبل اجاء و سلمی سکونت گزین اند ہستم۔
 خلاصہ اش اینکہ زخمی دانکہ حقیقت ابا و اجداد ہمیت و رزخ شہم نگرے۔

(اردو) میری بی بی بھیرا سے بگڑتی ہے کہ میں بنی کے کیرف منسوب ہوں۔ حالانکہ میں تو ایک کوہستانی شخص
 بنی سے ہوں جو اجاء اور سلمی پر سکونت گزین ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ بنی کے کیرف میری نسبت سکر وہ بھیرا
 بگڑتی ہے کیونکہ انکی غریب کیوجہ سے وہ انکو اچھا نہیں سمجھتی ہے۔ مگر اسکو تو اصل حقیقت معلوم نہیں کہ میں بنی غوث
 سے ہوں جو بزرگی میں شہرہ آفاق ہیں۔ اگر حاجی تو ہرگز بھیرا سے نہ ہوتی۔ یا ان کو کہ وہ لاکھ غصہ ہو مگر مجھے اسکی
 پروا نہیں ہے۔ من آئم کہ من دائم۔ حج۔ نسبت بہت اچھی ہے اگر حال بڑے۔

وَبَنُو جُؤَيْنٍ فَاسَائِي أَخَوَاتِي

بنو جؤین میرے امون ہیں سوائی سون سے بڑے

وَإِنَّا أَمْزُجُشِ إِلَى حَيْثُ مَنُصَّبِي

اور وہ شخص ہوں کہ میرا منصب ال جہ سے ہے

حل قولہ من ال حیثہ خبر مقدم۔ قولہ منصبی مبتدأ مخوخر۔ قولہ امزج و موصوف من ال
 حیثہ صفة اسخوالی مبتدأ مقدم۔ و بنو جؤین خبر مؤخر۔ قولہ فاسائی مفعول محذوف ای الناس
 معنہا کہ ان اہم منصبی من ال حیثہ و اسخوالی بنو جؤین و کلہم شرفاء استیاء۔ فان شککت
 فیما قلت فاسائی الناس انی مشہور بالنسب ام کا وہن ہو کہ قومی ام غیر ہم۔

(ح) من شخصم در آل حیرہ منصب و مولد من ست۔ بنو جؤین امون من اند۔ اگر ترابا ورنہ باشد از مردان
 پس پس معلوم بشود کہ نسب و حسب من بگوند ست۔

(اردو) میں ایک ایسا شخص ہوں کہ آل حیرہ میں میرا منصب اور میرا مولد ہے۔ اور بنی جؤین میرے امون
 ہوتے ہیں۔ اگر تم کو یقین نہ ہو تو لوگوں سے پوچھ لے کہ وہ لوگ کیسے میل القدر اور نامی گرامی ہیں۔ اعلیٰ نسب
 کیسا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ سب بڑے بڑے لوگوں سے میرا رشتہ قائم ہے۔ میں مشہور بالنسب ہوں۔

وَاِذَا دَعَوْتُ بَنِي جَدِيلَ جَاءَنِي

اور جب بلاتا ہوں بنی جدیلہ کو تو آتے ہیں

تو چون سب کوتاہ مو دراز قد گوڑوں کے پیٹ پر سوار ہو گئے۔

حل المرح بضم لا قول والثانی جمع اسرج وهو الشاب الذی لم تنبت له اللحية والشارب والجر من الخیل القصیر الشعر المتون جمع متن الظہر۔ طوال ای طویل القدا غماض المرح کا قد امهم فی الخروب وصبرهم علیہا۔

معنا (ا) وَاِذَا دَعَوْتُ قَوْمِي و ہم بنو جدیلہ جَاءَنِي مَرْدَعَمَرِکَیْنِ عَلٰی الْغَيْلِ القصیر الشعر الطویل القامة۔ الحاقین ان قومی شجاع بنی اہل حرب۔

ف) چون گروہم را کہ بنو جدیلہ اند برائے مدد خود بخوانم جو انان بے ریش بر پشت اسپان کوتاہ مو دراز قامت سوار شدہ نزد من بر سر نہی توم من چنانکہ مشہور النسب انہ چمن اہل حرب نیز ہر ستند۔ چون برائے مدد خواندہ شوند فوراً حاضر ہوا باشند۔

ا) اور جب میں مدد کی غرض سے بنی جدیلہ کو جو میرے ہم قوم ہیں بلاتا ہوں تو جو انان اسپان کوتاہ مو دراز قد کے پیٹ پر سوار ہو کر فوراً آتے موجود ہوتے ہیں۔ یعنی وہ لوگ بڑے لڑکوں ہیں جب کبھی لڑائی کے لیے نکلے گئے بس فوراً طیارا سے گئے۔ جیسی بہادروں کی عادت ہوا کرتی ہے۔

وَيُؤَيِّدُ جَاهِلُنَا عَلَى الْجَهْلَانِ

اَحْلَا حَمَاتِنَا فِي الْجَبَالِ كَرْدَانَا

بڑھ جاتا ہے ہم میں کا جاہل تمام جاہلوں سے

ہماری عقیدتیں برابر ہیں پہاڑوں کے مسات میں

حل الاحلام جمع حلف هو العقل۔ تزن من الوزن۔ الرزاة الاستقلال والثقة۔ قولہ رزاة منصوب علی التقييد۔ الجبال جمع جاہل۔

معنا (ی) نحن ذوو العقول الضمّة۔ فان عقولنا تغلب الجبال فی الوزن استقلالاً وثقاةً و يفوق جاهلنا علی الجبال کلہم اذا جهل۔ الحاصل ان کل واحد منا سوا عاقل عاقل او جاهل متصف بالثقة والمنة والاستقلال۔

ف) عقلمائے ماور وزن و گرانی بر کوہ باغاب اند یعنی در شبات و مسات از کوہ زیادہ اند نیز جاہل و نادان ماہر گاہ بر نادانی اصرار کرتے ہیں جملائے دنیا غالب آید غرضیکہ ہر کچھ از ماہر جاہل و چھ عاقل و راستقلال جوابے و تفرے نہارد۔

ا) ہمارے عقیدتیں مسات اور استقلال میں پہاڑوں کی برابر ہیں۔ ہم میں کا جاہل ان پر نہ جب کسی بات پر اپنی جمالت کے سبب اڑ جاوے تو تمام دنیا کے جاہلوں کو مات کر دیتا ہے۔ حاصل اسکا یہ ہے کہ

ہم میں کا ہر شخص استقلال میں کیا اور نرالا ہے عقلاً استقلال میں پہاڑوں سے غالب اور جلا جلاست میں
سارے عالم کے جملہ سے غالب ہیں۔

وقال ایاس بن احرث

وَاللَّيْلُ تَقُولُ لِعَافِيٍّ مَرَّ حَبًّا
وَالطَّلَبُ الْمَعْرُوفُ رَأَيْتُكَ وَاجِدًا
بے شک میں سائل کو مر جانا کہنے والا ہوں
اور طالب معروف کیلئے کہ تو بے شک اُسکا پانہ والا ہے

حل القول مبالغة القائل معناه كثير القول - العافي السائل - قوله واجد من وجدتيه
الضمير المحذوف وفيه المعروف - مجباً منصوب على المصدر وهو يحرق بحرق الحبل المكان العامل
فيه معه وقد وقع موضع المفعول من قوله قال -

(معناه) يقول اني قال للسائل مجباً وللطالب المعروف اقول انك واجد من وجدتيه
الحاصل اني لا ارجو السائل محروماً بل اعطيه ما سأل عني -

(ف) ہر آئینہ بار بار یہ سائل مر جانا خوش آمدی بگویم آنرا کہ مطلب معروف دیکھو یہ پید بگویم کہ تو یا بندہ
آن ہستی - خلاصہ اس آئینہ میں بوقت آمدن سائل شادمان شدہ اور ارجا بدہم و خوش آمدی بگویم و ہر کہ
عظمت رسید و از شو و از بیدہم کہ ہے محروم نگردا تم کہ نمی کو کریم ہستم -

اُردو) اور بے شک میں اپنے سائل کو بار بار مر جانا کہنے والا ہوں - اور اس سے جو میرے احسان کا
طالب ہوتا ہے - کہہ دیتا ہوں کہ تو میرے احسان کو پانے والا ہے - یعنی سائل کے آنے سے خوش ہو کر
اسے مبارکباد دیتا ہوں اور طالب احسان کو پہلے سے بشارت دیتا ہوں کہ میان گہراؤست جس چیر کو تو طلب
کرتا ہے ضرورتاً چلی جائیگی کیونکہ میں کریم اور بخشنے والا ہوں کسی کو محروم پھیرنا جانتا ہی نہیں ہوں -

وَاللَّيْلُ يَنْسُطُ الْكَفَّ بِالْمَدَى
إِذَا اشْتَجَتْ كَفَّ الْجَحِيلُ مَوْسَاعِدًا
اور بے شک میں بخشش کیلئے ہاتھ دراز کرنا اور بخشنے والا ہوں
جبکہ کھینچ جاوے پٹیل کا ہاتھ اور اوسکا بازو

حل المراد بمن يبسط الكف المحسن الكرم - المدي بالفتح العطاء والصفاة - شتم تقصص
والقبض - الساعد المرفوع سواء جمع الكف العضد -

معناه يقول اني لمن الدين يبسطون ايدهم بالعطاء والاحسان اذا انقضت كف الجحيل
وساعد عن المدي - الحاصل اني اعطى واسمى في ايام القبط اذا انقضت كف الجحيل وساعد
(ف) بے شک میں ازانم کہ بوقت خشک سالی و قحط چون دست و بازو سے مرخیل نقبض و کشیدہ باشند
دست را بر بخشش کشادہ نمایند یعنی در ایام قحط چون بخیلان از داد و درخش دست خود را باز دارند در آن وقت

نیز من از کسانے باشم کہ دست عطا کشودہ دارند یعنی انا سخاؤ

اگر دو اور بیک میں ان لوگوں میں شمار کیا جاتا ہوں جو اپنے ہاتھ کو داد و دوش کیلئے کشادہ کرتے ہیں بیک
بیک کا دست و بازو دینے کو نہ اٹھے اور کبھی جاوے یعنی قطع کے ایام میں جب بخیلوں کا ہاتھ اور اسکا پونچازک
جاوے اور دینے کو ہاتھ نہ اٹھے سخاوت کا ہاتھ کھلا رکھتا ہوں جو ہم سے مانگنے کو آتا ہے اپنا مطلب لے جاتا ہے۔

لَعَمْرُكَ مَا نَدُّ بِرِيٍّ اِمَامَةً اَنْهَكَ

لَعَمْرُكَ مَا نَدُّ بِرِيٍّ اِمَامَةً اَنْهَكَ

تیری زندگی کی قسم نین جانتی ہے امام کہ وہ

حل امامت بالضعف علم الامراء کان يهود لها۔ قولہ نہا منصوب علی التقيير التثني كالمی يكون مرتين

ومنہ كايثني في الصدق كالمی توخذ مرتين في ستة واحد۔ اعادہ من العادۃ باب مفاعلة

من العود ومن خاصته التشارف۔ قولہ لعمری بفتح العين وضها واحد ولا يستعمل في القسم الا

مفتوحا جواب القسم محذوف تقديره لعمری قسمی۔ التضمين في اعادۃ للبيان۔

معناه يقول عمر يا مخاطب ان امامة لا تدري ولا تعلم بان خيالها ياتي مرة بعد اخرى

وما زال اعادہ وهو يعاد في كافي احوالہا۔

ف سو گند زندگی تست ای مخاطب کہ امامی دانند کہ خیالش بار بار نزد من بیاید و من آنرا بار بار گردانم۔

یعنی امام بصورت خیال بار بار بروم حاضر شود و من آنرا بار بار گردانم لیکن باز بیاید تھلا صدش ایکہ خیالش بدل

من خانه بگردہ است کہ ہر دم بیاند۔

اگر دو ای مخاطب تیری زندگی کی قسم امام نہیں جانتی کہ وہ براہ خیال بار بار میرے پاس آتی ہے جبکہ

میں بار بار روٹا دیتا ہوں مگر وہ پھر بھی لوٹ آتا ہے یعنی امام کے خیال نے میرے دل میں گھر کر لیا ہے الکی صورت

ہر وقت آنکھوں میں سمائی رہتی ہے۔ الکی بابت میرا وہی قصہ ہے کہ کسی نے کہا ہے۔ شعر

دل کے آئینے میں ہے تصویر بارہ جب کبھی گردن ٹھکانی دیکھ لی

لَعَمْرُكَ مَا نَدُّ بِرِيٍّ اِمَامَةً اَنْهَكَ

لَعَمْرُكَ مَا نَدُّ بِرِيٍّ اِمَامَةً اَنْهَكَ

سوقت ڈال دی میرے سواروں اور سواروں پر

حل فسقت من شق يشق يقال شق عياري صعب المستكن في شقت كاهامة۔ المركب بفتح الميم

وسكون الكاف مركبان كلاب والخييل وهو اسم جمع وقيل جمع مركب ومركوب۔ عنت من عناه اذا

او قعه في السند نحو الحمد۔ المركب جمع المركبة وهو مركب من كلاب او المركبة عموما۔ القرن

المش المقادير وهو منصوب على الحال من اليل كلاب من المكابدة باب مفاعلة۔ يقال

کابدہ ای نہ اولہ بشد ۴۔

(معنا) کہ بقول فصاحت امامت (ای خیال) علی اصحابی واقعہ مرکب فی الشدة والحمدة وروت السین علی قرنا اکابد شدائدہ ومصائبہ۔ آٹھ اصل ان خیال امامت لما کان یعاد وحی مہر فلن لک لما کان اصحابی وکن امر کا بھی ناگتہ قد جاء علی خیالہا فاشتقت لہا فجلت لہا کتاب و سافر اصحابی معی فجلت لہا کل کلمہ کا نہ قرن اکابد شدائدہ ۵۔

(ف) پس امامہ بصورت خیال آمدہ یاران و سوار یان مراد محنت و شقت انداخت و شب را برین بصورت ہمسر جنگ باز گردانید کہ ہمیشہ رنج و سختی پیش می برداشتیم۔ قلاصہ اش اینکہ بوقت شب و فر چون قافلہ خواب رفتہ بود و سوار یان من نیز مصروف بہ سیر خواب بودند تا گمان خیالش بدلم درآمد و بقیاب سوے او روانہ شدیم و بہ پیروی من یاران من نیز کوچ کردند۔ و ہمہ شب رنج و کلفت برداشتیم کہ شب را آن معشوقہ و خیالش بصورت ہمسر جنگ برین فرستاد کہ مراد کلفت انداخت و اصحاب و یاران و سوار یان را سیر رنج و الم رسید۔

(آر و) سوا امامہ نے بصورت خیال میرے دل میں آکر میرے یاروں اور سوار یوں پر محنت اور سختی ڈال دی اور رات کو میرے اوپر ہمسر جنگ بنا کر لوٹا دیا جسکا عدم رات بھر ہمیشہ اٹھاتا رہا۔ حاصل یہ ہے کہ رات کی بوقت جب قافلہ سو گیا اور سوار یان بھی دم لینے لگیں۔ پانچ انگ اسکا خیال آیا اور بے تابہ سوار ہو کر اسکی طرف بشوق ملاقات چل دیا جب میری حالت یہ ہو گئی تو قافلہ بھی میرے ہمراہ و رات بھر آرام چھوڑ کر ہلوگ اسکی طرف چلے۔ اور طرح طرح کی سختیاں اٹھائیں گویا اس کے خیال نے رات کو ایک ہمسر جنگ کی صورت میں ہمہ لاکھڑا کیا کہ رات بھر اس کے کشتی لڑتے رہے۔

وقال اخر

يَا طَيْبُ أَيُّ فِتْنٍ لِلضَّيْفِ وَالْجَارِ

اے طیب۔ کیا جو ان ہون مہمان اور ہمسار کے لئے

أَفْتَنِي عَلَى بَيْتِكَ مَكْتُبٌ مِّنْ يَّه

میری تو فتنہ اس سے کرتی رہ جس میں نہ جھٹلائی جاوے تو

حل اثنی ام من الشا۔ مکتب میں مہجول یقال کن بہ فلان ذاتہ الی الکذب۔ قولہ طیب مہضم طیبہ و هو علم و جتہ۔ قولہ ای فتی التحدید و جتہ و ف خبر ہای انا۔

(معنا) کہ بقول از وجہ تہا طیبہ اثنی علی بک لا ینسب الکن ب الیک۔ ای فق للضيف والجدار آئی صلی انہ بقول از وجہ تہا اثنی علی حق الشانہ و کاشفی علی بما تکتب فقوی ای فتی لحد متلعین و طیبہ افتہ و الجار و حایہ انا للضيف والجار۔

ف) لے زن من طیبہ حمد و ثناء سے من چہنن باید کرد کہ در دفع تو مشوب نشود۔ بلکہ کہن بڑے سمان بھسایہ چگونہ جانم۔ حاصل ایک ہر چہ از اوصاف من بسرانی ہمہ راست ست چہ من مروخی ام فی معانان و ہستہ رانوب اوانامیم۔ پس وصف من راست بگو۔

اُردو) لے میری بی بی طیبہ تو ہماری تعریف سچ کرئی نہ ایسی تعریف نہ کر میں تو بھلائی جاؤ اچھا کہ تو میں اپنے بھسایہ اور سمان کے حق میں کیسا جانور ہوں۔ پس بتا دے کہ میں کیسے اعتیاد کیساتھ اُنکے حقوق کی رعایت کرتا ہوں کیا کوئی دوسرا ایسا ہے جو رعایت کر سکے۔

راہی اُجاور من ملاحظہ و نہت فی حبیبی	و کا افادہ کی لکھ طیب اللہ اس
بے شک میں ہمایہ داری کرتا ہوں جیسے ہمایہ پتہ بھسبہن	اور آگ نہیں ہوتا ہوں مگر عمدہ مگر

حل) اجاور من المجاورة باب مفادۃ و ملاحظہ۔ قولہ مافی جاورت طرفیہ۔ و فی فی حبیبی بمعنی مع الحساب الخلق الحسن و المشرقة۔

معنا) انی اجاور ماومت مجاوراً تقوم مع حبیب و حسن خلق و لا افسر قہم ولا طیب الدار و جمیل الجوار۔ الخاصل ان مجاورتی و مفارقتی کلاهما مقرون بالمشرافۃ و حسن۔ اذا اجاورت قوما اجاور قہم مع الحساب و اذا افارقتہم فافارقت مع الحساب۔

ف) تا وقتیکہ ہمایہ یوئے و گروہے ہشتم باشراف و حسن خلق و نیک سلوک ہشتم۔ و جدا نہ شو مگر آنکہ گاہ خانہ نام در آنجا عمدہ و برگزیدہ شود۔ خلاصہ اس ایک مجاورت و مفارقت من بانیگ نامی باشد۔ اگر نام نیک مانم اگر روم نیک روم۔

اُردو) بے شک میں جب تک کسی قوم کا ہمایہ رہتا ہوں تو نیک نامی اور نیک صفات کیساتھ رہتا ہوں میں اُنکے جلال میں ہوتا مگر اس حالت میں کہ میرا گھر سب سے عمدہ ثابت ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ رہنا اور نہ رہنا دو لون حالتیں نیک نامی کیساتھ سر ہوتی ہیں۔ رہوں بھی تو بسکو خوش رکھوں جاؤں بھی تو سب کو خوش کر کے جاؤں۔

وقال آخر

فما ضلک الیوم لا معط ولا قاری

سو آج ہو گئے ہیں نہ دینے والے اور نہ ضیافت کرنے والے

کم من یمیمہ سرائیہ کلن ذالہیل

ہم نے بہت سے یمیمہ کیجے جو بہت اونٹ والے تھے

حل) المعط من الخطاء باب افعال۔ القاری اسم فاعل من القاری و هو الضیافۃ۔

فالقاری هو من یقری الضیف۔

صعنا کہ من شیعہ غنیمت بکیناہ کلن ذامال وابل کثیرۃ من قبل فاصبح الیوم مفلسا معنا
 حیث لا یعطی ولا یقری۔ التماس ان البخل لا یدفع لاحد من فانی مرایت ذامال وابل کان یخل
 بماله فصارا الیوم مفلسا فقیرا فانی فامث فی البخل وترک الیوم۔

ف) بسا بخل کینہ را دیدم کہ مال و دولت و شترش بسیار بود اما روز مفلس و فقیر گشت کہ در ضیافت
 توان کرد و نہ بخشش حاصل اینست کہ بخل مانع از افلاس نیست پس ترک سخاوت چرا کنیم۔ بسا
 بخل را دیدم کہ کعبۃ مال بہت بود۔ اما روز قلو سے ندارند۔

ا) رو) ہم نے بہت سے بخل دیکھے ہیں کہ وہ بیشمار اور ان گنت شتروں کے مالک تھے سو آج ایسے مفلس
 بن گئے کہ کسی کی ضیافت کر سکتے اور نہ کسی کو کچھ بخش کر سکتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ بخل سے کچھ فائدہ نہیں
 بہتیروں کو ہم نے دیکھا کہ بخل سے مال جمع کیے اور بعد کو ایسے مفلس و نادار بن گئے کہ نہ لایم سخاوت کر سکتے نہ مل

وَمَا يَكُونُ عَلَى الْحَكِيمِ إِذْ يَمْلِكُ	كَمْ يَسْقِي دَاغِلَهُ مِنْ مَّاءٍ الْجَارِي
اور اگر وہ بہت بڑے چشمرچہ کا وہ مالک ہو	تو نہ پلاتا پیاسے کو اس کے چلتے پانی سے

حل) الحدام بقوم لاجل وتشديد الشاق معالجه الحديد والابواب والصمان والتمه العظيم
 والمراد به هنا المعنى البخل۔ قول يملك في موقع الحال من المستمكن في يكون۔ قول له لم يسق جواب
 لو۔ الغلة حرارة العطش۔

صعنا کہ بقول لو يكون البخل علی انہ عظیم وهو یملک لم يسق ذاللعطش الشدید شیئامن
 مائه الجرامی لاجل البخل۔ التماس ان البخل ان یلطف نفسه بالمضامین المتخالفة لمحاصلة من البیتین۔
 ویقول الی المستکن لث بل اعطی واسفی واسق من لہم ہی العطشان۔

ف) اگر ان بخل بر سر عظیم بودے و او مالک آن چشمہ است جرے ازان آب روان پر تشنہ لب نہاویے
 و اور قطرہ نہ نوشانیدے۔ حاصل انست کہ من مثل آن بخل نیم بلکہ بر خلافش ازال خود بخشش کم۔ از شتر
 ضیافت و از آب چشمہ ام تشنہ لبان را سیراب کنم۔

ا) رو) یعنی آن بخیلوں کی حالت یہ تھی کہ اگر بہت بڑا چشمہ اسکی ملک میں ہوتا تو بھی ایک گھونٹ پانی
 کسی سخت پیاسے کو نہ پلاتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہزار روپیہ یا تھمیں رہنے سے بھی کسی محتاج کو ایک پیسہ نہ دیتا تھا
 ایسے بخیلوں کی حالت ابھل ایسی ہے کہ بالکل فقیر اور محتاج بن گئے۔

وقال حسان بن ثابتؓ

اَمَّا لَيْسَ يَفْتَقِشُ بِرِجَالِ الْأَعْلِيَّاتِ يَوْمَ

مال ایسے لوگوں کو دھانک لیتا ہے جس کے پاس عزیزین ہوں

كَيْسَ يَفْتَقِشُ اَصُولَ الدُّنْدَنِ الْبَالِي

جیسا سبیل پڑنے لگا اس کی جڑوں کو دھانک لیتا ہے۔

حل یفتشی من الفتشی باب فتق یفتق یفتق الفتشی کل امر فوسن انما العطا وکلا یفتق بهم ای کلاخیر
عند هم الاصول جمع الاصل الدندن المسود من الکلام لعل مدویسہ البالی القدیمر
قوله کالسی الخ تشبیہ فی عدم الاختلاف۔

صناعی بقول المال جمع عند رجب کلاخیر فیکالسی یفتشی اصول الکلام الیاس القدیمر المسود
ای کہ ان الکلام الیاس لا ینتفع بالیسی ان یفتشی اصوله فکلک الخ یفتق لا ینتفع بمال اذا جمع
عند ۴ قلحاصل ان المال انما یحصل للخلع الذین لا یبذلونہ ولا ینفقون منه۔

حق مال نزد کسی نمود کہ نیست خیر و سخن نزد شان چنانکہ سیلاب بخسائے گیاه خشک را رسد یعنی
گیاه کہ نہ خشک چنانکہ از آب سیلاب نفع نگردد۔ تاہم کل اگر زبوش چنان کہ کسیکہ از مال سو و مندر نہ شوند
و ادو ش نہ کنند نزد شان مال جمع گردد۔ چو ب گفہ شد۔ بشعر۔ کہ باز بدست اندر درم نیست
خداوندان نعمت را گرم نیست ہ

ارو مال ایسے لوگوں کو دھانک لیتا ہے یعنی ان کے پاس جمع ہوتا ہے جنہیں کوئی بھلائی نہیں ہے۔
جیسے پانی کا بہاؤ گیاه کہ نہ خشک کی جڑوں میں جمع ہو جاتا ہے یعنی گیاه کہ نہ بوسیدہ پانی کے رو سے
منتفع نہیں ہوتا ہے پھر ہی اسکی جڑوں میں نہ جاتی ہے۔ ایسا ہی جو لوگ مال و دولت کو کام میں نہیں صرف
کرتے ہیں انہیں کے پاس مال دوڑتا ہوا جاتا ہے۔

اَلَا بَرَكَاتُ اللّٰهِ بَعْدَ الْعَرْضِ فِي اَمْوَالٍ

برکت نہ دے اللہ پاک عزت کے بعد مال میں

اَصْوُنُ عَرَضِيَّ مَالٍ لَا اَدْرِيْكَ

نگاہ رکھتا ہوں اپنی عزت کو مال کے درمیان کو پانچوں کی ہونا

حل اصول من الصیانتہ باب نصیر ای احفظ۔ العرض العزۃ اودنہ من اللہ نیس یقال نشہ
ای صیرۃ دنیۃ باب تقعیل وکلاش ضد الطیب والنقی۔

صناعی بقول احفظ عرضی مال لا اودنہ بدش الخ ولا یبارک اللہ فی المال بعد علات
العرض و ذہابہ الخ اصل انی احفظ عرضی من العیوب بالسخاۃ اذ لو لا بقی العرض سالما
عن العیوب لما اقبل بالمال فلامدہ اللہ فی المال بعد ذہاب العرض فان المال عیگن
جمعہ بالخیل ولاحیلۃ فی رد العرض بعد الہدیح۔

حق مال میں آبرو نہ خود را نگاہ دارم و اورا چرک آلود نگنم خداے بزرگ بعد از نفوت عزت مال برکت

مندہ۔ محتال این ست کہ من بھرت مال آبرو سے غرض را از رنگ و عار سلامت دارم۔ نہ کہ اور اپنے خست بخل
 ناپاک سازم۔ مر بھرت مال پاک کے لئے زیر و کرم خوب پیدا کرے مال بار دیگر بدست خواہ گدے۔ لیکن آبرو چھین برباد
 شود بار دیگر اصلاح ممکن نیست لاجرم دعا کیتم کہ خدا نے پاک ہمارے برکت نہ کن کہ یہ موجودگی آن عزت برباد شود
 آرد و میں اپنی آبرو و عزت کو مال کے ذریعہ سے ننگ و عار سے بچاتا ہوں۔ اور اسکو نجاست بخل سے ناپاک
 نہیں کرتا۔ خداوند پاک عزت برباد ہونے کے بعد مال میں برکت نہ دے۔ قلعہ صمدیہ ہے کہ میں بخل سے دور رہ کر
 اپنے مال کو ناک عزت بچا لیتا ہوں۔ کیونکہ مال بہت کچھ مل سکتا ہے لیکن عزت اگر برباد ہو گئی تو بار دیگر اسکی
 اصلاح دائرہ امکان سے باہر ہے۔ لہذا خدا سے درخواست ہے کہ ایسے مال میں برکت نہ دے جس کی موجودگی
 میں آبرو و خاک میں مل جائے۔

وَكُنْتُ لِّلْعَرَضِ إِنِّ اَوْدَىٰ مُّحْتَالٍ

اور عزت کیلئے اگر برباد ہو جاوے کوئی حیلہ کر نہیں سکتا

اَحْتَالَ لِّلْمَالِ اِنْ اَوْدَىٰ فَاجْمَعُهُ

میں حیلہ کر سکتا ہوں مال جمع کرنے کو اگر ہلاک ہو جاوے

حل) اودى اى هلك - احتال من الحيلة باب افعال -

معناه) اذا اودى المال وهلك فاحتال لجمعه فاجمعه بالحيل اما اذا هلك العرض فلا يمكن
 الاحتيا لجمعه فانه لا يعود بالهيل فلنلق اعطى المال واهلكه في صيانة العرض عن العيوب -
 فلي اكرمال هلاك شود و حيلما بار و دیگر فراہم کیتم اما چون آبرو برباد شود و در حصول بار دیگر حیلہ ام بکار نیاید۔
 لاجرم از صرف مال عزت را نگاه دارم۔

آرد و اگر مال ہلاک ہو جائے تو حیلہ اکتدبیر سے بار دیگر اسکو جمع کر سکتا ہوں۔ اور اگر آبرو باقی رہے
 تو پھر اسکے حاصل کرنے میں میرا کوئی حیلہ کارآمد ہوگا لہذا میں مال کی محبت چھوڑ کر عزت کو ننگ و عار سے بچاتا ہوں۔

وَلَا يَسُوذُ غَيْرُ السَّيِّدِ الْمَالِ

اور سردار نہیں بنایا جاتا ہے سوائے بڑے مالدار کے

اَلْفَقْرُ يَزِيْرُ بِاَقْوَامٍ ذَوِيْ حَسَبٍ

فقر عیب لگاتا ہے اچھی قوموں پر

حل) يسود و يجهول من السؤيد يقال سود اذا جعله سيداً - غير السيد المال اصله غير

الرجل السيد المال - يقال رجل مال نال اذا كان ذا مال كثير و منال عظيم -

معناه) الفقر و الاخلاص يعيب اقواماً ذوی حسب نجیب و کما جعل سيد ائى الناس
 الا رجل ذو مال كثير - اما اصل ان الفقر موجب الذل و الهوان و الضاحك انت للعرض و المنال -

ف) غریت و ناداری بر اقوام شریف و صیب عیب میاندار و مجر شخص تو اگر در مقام کے بر تو ہزار بار دیگر ہلاک
 نہ کر دہ شود۔ حاصل آن ست کہ فقر باعث ذلت و ناداری ست۔ و تو اگر بزرگی موجب عزت و سرداری۔

فقیر کے سر سود و برکت نامہ غنی ہم عالم سرنگون بماند۔ ورحیت آمدہ است کاد العزیز کی جگہ کن کفر۔ چہ
خوب گفته است۔ شخص۔ بوقت تنگدستی آشنا بیکانی گردد چہ مراح چون شود خالی جدا پمانی گردودہ۔
اگر دو افلاس و ناداری شریف تو ہوں پر وجہ لگاتی ہے۔ لوگوں پر سردار نہیں بنایا جاتا ہے مگر سردار
کثیر المال۔ یعنی افلاس بڑوں کو بھی یعوب کہ چھوڑتا ہے۔ غریب کو کوئی بھی نہیں پوچھتا کسی قوم پر تو انگریز
سوا کسی کو سردار نہیں بنایا جاتا ہے۔

وقال عبد العزيز بن ذرارة الكلبي

دَعَوْتُ إِلَيْهَا فَنِيَّتُهَا كَلَامُهَا

دَعَوْتُ إِلَيْهَا فَنِيَّتُهَا كَلَامُهَا

من الجزى سراكى زعمى

بين بلایا ناکہ کیریف ہوانون کو کچھ ہاتھ میں

حلی دعوت ایہا الضمیر الجورس لناقة۔ الفیہ جمع الفی و هو الشاہ الحدیث وکن اجمع فقیہا
فتوۃ۔ فتویٰ فرجی۔ الجزی الذی ہم الکلام جمع کلمہ و هو الجرح۔ الکلام مفعول فاعل الطرف۔
قولہ بالکفہم الجملۃ الطرفیۃ نعمت فقیہ۔

صحاہ نادیت الی الناقۃ فقیہانا بالکفہم جرح و کلام من کثرۃ الخفی فی برد الشہام۔
الحاصل انہ یصف نفسہ بالجور و السوء و کثرۃ ضیافۃ الاخیاف فیقول دعوت غلامنا بالکفہم جرح
من کثرۃ الذم فی برد الشہام لیخبر الناقۃ الاخیاف خفی کما یرید احب ضیافتہم۔ و یقول ان المراد
ان بالکفہم جرحا کثیرا و سہرۃ ما یفصلون الجزی استہمالا کما طعام الاخیاف قصب
الشہرۃ ایدہم۔ او کلامہم لایہتدون الی ذلک لانہم لیس من شأنہم المعاصی انما
قولوا ذلک لشدۃ التزام۔ و یدل علی هذا۔ قولہ من الجزی و لم یقل من البرد۔ و الذی یقولون
فی غوامد غلامان جو انان را برائے ذم ناہما آن غلامان کہ بسبب کثرت ذم ناہما و سردی زمانہ سرا
بدست شان زخم فتادہ است۔ و متصل این است کہ من ہمیشہ ضیاف سہمانان سیکم ازین رو بدست غلامان
من زخم فتادہ است زیر کہ در سرا اکثر ذم شرمی کنند پس اینک نیز برائے ذم ناہما ایشان را خواندم تا ناہ
را ذم کنند و طعام سہمانان طیار کہ وہ شود۔

اگر دو میں نے اپنے ناکہ کے ذم کی غرض سے ایسے جو ان غلاموں کو بلایا جنکے ہاتھوں میں بسبب کثرت
ذم کے بہت سے زخم آگئے تھے یعنی کثرت سردی سے ہاتھ قابض نہیں رہتا ہے۔ علاوہ برین سہانوں کے لیے
جلد کھانا لیا رہنے کی غرض سے جلد از جلد ذم کرنے کی وجہ سے ان کے ہاتھ نہ نچی ہو گئے تھے۔ خلاصہ اسکا یہ
کہ ہمیشہ سے میرے یہاں ضیافت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کام نے غلاموں کے ہاتھوں کو زخمی کر دیا۔

آج بھی مہاؤن کیلئے ناقہ ذبح کرنے کیلئے بننے لگی ہوئی۔

بہ ہند بریکان لیکر ایم تختہ ورم

اذا ما اشتہوا منها شواء سقوا لهم

انکو ایک شخص بہت بات کرنے والا بزرگوں کا خدمت گزار

جب چاہتے ہیں اس سے بھنا ہوا گوشت دوڑ کے پکواتا ہوگا

حل اذا ما اشتہوا الضمیر الجمع الا ضیاف الشواء الضمیر المشوی۔ قولہ بہ الضمیر لشواء۔ الہند یتنا

من یبذل کرکثیرا فی کلامہ اعاد وصفہ بالہند لانہ نکیر کلامہ عند الاطعماء مثلاً کلاوا واماواھا واما

الخادم مبالغۃ الخادم مرفوع فاعل سقی۔ قولہ لهم الضمیر للاضیاف۔ لیکرام متعلق بخادم۔

معنا ہا اذا ما اشتہوا الضمیر الجمع لما مشویا من اناقة المنقوشۃ سقی لهم بہ ہند امر کثیر

الخادم لیکرام۔ الخااصل ان خدای معقاد ماہر فی خدمۃ الاضیاف حتی انہ اذا ما اشتہوا

الاضیاف لهما مشویا یخضر بہ عند ہم مہذا امر کثیر الخدمۃ ساعیا الیہم من غیر

تأخیر۔ والما لا بالہند امر عوفقہ۔

ہفت) چن مہمان خواہش کنند کہ بریان گوشت آن ناقہ بخورند پس مہ سے بسیار گوشت گزار بزرگان

دان بآن گوشت پیش مہمان حاضر شود۔ حاصل این ست کہ محتام در باب مہمان خوب اہتمام ست

چون کہ از ایشان پھر سے شوق ظاہر کند خادم فوراً حاضر سازد ہرگز در درنگ نیفتد۔ واضح یاد کہ در غبار

خادم ہند بسیار گوشت حاضر مبادست نہ خادم دیگر

اورد) جبکہ مہمان لوگ اس سے بھنا ہوا گوشت چاہتے ہیں تو ایک شخص بسیار گو بزرگوں کا خدمت گزار

ان کیلئے وہ گوشت دوڑ کر لاتا ہے یعنی مہاؤن کی بابت میرے یہاں خاص انتظام ہے جب کسی نے کسی چیز

کی خواہش کی فوراً خدمت گزار سے حاضر کر دیتا ہے مہاؤن کو کسی بات کی مطلقاً تکلیف نہیں ہوتی۔

وضوح رہے کہ بسیار گو سے خود شاعر مراد ہے یعنی بن نے دوڑ کر گوشت لا کر دیا۔ بسیار گو اسلئے کہا کہ سخی کو فست

کرنے سے بار بار ہر شخص کو کھانے کا اور خدمت گزاروں کو قسم کی چیز و اسباب لانے کا تقاضا کرنا ہوتا ہے۔

اور خواہ مخواہی بات کرنا پڑتی ہے۔

وقال النخ

على الزاد في الظلماء غير شميم

قولا لكن ميم الجواد فاشي

تو شہ پر اند میرے میں دشنام دادہ نہیں ہوں

سواگر کال سخی نہیں ہوں تو بے شک میں

حل المراد بعین الجواد ذات الکرمیہ۔ شمیم فعل بمعنى مفعول من الشتم۔ قولہ علی الزاد

متعلق بشتیم۔ وفي الظلماء ظرف۔

معنا (۱) بقول ان لما کن عین الجواد (۱) جواد کامل) فلا حرج فانفی لا استثم علی نراوی فی
 المیلۃ النظماء۔ بل اکل لاصیاف شعبا فان نراوی کا عقل کا احد من مرید کا کھیلن فی شقی احسن
 فتح اگر بھی کامل نیم مضایقہ نے زیر را کہ من در شب تاریک توشہ ام دشنام دادہ نشوم۔ حاصل ایکہ
 چون در شب تاریک بجانہ ام همان تشریف آورد۔ توشہ ہائیش کم نگردد و نہ من آنرا از همان مثل بھیل پوشیدہ
 دارم۔ بلکہ همان را خوب سیر کردہ بخورام لاجرم کسے دشنام نمی دہد۔

اگر دو) سو اگر میں پورا سنی نہیں ہوں تو مضایقہ کیا ہے کیونکہ اندھیری رات میں کسی توشہ اور طعام
 ضیافت کی بابت دشنام نہیں دیا جاتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ رات کو جب مہمانوں کی آمد ہوتی ہے تو
 یہ فضل خدا کسی چیز کی کمی نہیں ہوتی ہے ضیافت کا سامان پورا پورا موجود رہتا ہے۔ بیض کی مانند اس میں ہے
 کسی چیز کو مہمانوں سے چھپاتا نہیں ہوں۔ انگوہٹ کھاتا ہوں پھر دشنام کیوں دیا جاتا ہے۔

فَلَا تَكُنْ مِمَّنْ يَتَشَاجَعُ وَكَانَتْ فِي	اَمْ كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُونَ
سو اگر نہیں ہوں میں دلاور کیونکہ بے شک میں	لو تانا ہوں نیز بے کی

حل) الشجاع بالفتح والشجاع بالکسر علی المقدم الشجاع بالفتح عند الباس و شجاعان و
 شجاعان و شجاع جمع۔ الرحم بضم را قل وسكون الثاني عود طویل فی مرا سحر بدہ سماح و امر ماح
 جمع۔ السنان کسے کا دل فعل الرحم اسنہ جمع۔

معنا (۱) بقول فان لما کن جامعاً فی ضرب الحرب فلا حرج فانفی امرہ فصل رماح الاحدا
 غیر سلیم عن الکسر والکسر۔ بل اقطعہ بالفیف او ان جسی کا لحدید صعباً فاذا حشہ سنان
 الرحم الکسر۔ الماحصل انی شجاع جری۔

فتح) اگر درامو جنگ ماہر و شجاع و بہادر کامل نیم۔ مضایقہ نیست زیر را کہ من نوک نیز بڑے دشمنان را شکستہ
 باز گردانم۔ یعنی نوک نیز و را بشیر برسم یا چنان گوید کہ بدغم چنان سخت ست کہ چون نوک نیز و دشمن
 در و سر بکنند و سلامت باز نگردد۔ محاسل اکست کہ درین اوصاف شجاعت موجود اند۔

اگر دو) اگر میں پورا پورا بہادر نہیں ہوں تو بلا سے۔ کیونکہ مجھ میں شجاعت کے اوصاف تمام موجود ہیں۔
 دشمن کے نیزے کی بھال کو تو توہم ہو کر روٹا تانا ہوں۔ یعنی تلوار سے اسے کاٹ دیتا ہوں یا اسے بھال ٹوٹ
 جاتی ہے کہ میرا بدن تھمر ساخت ہے۔ جیسے ہی بھال اس پر لگی اور ٹوٹ کر رہ گئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ شجاعت
 کے اوصاف مجھ میں موجود ہیں۔ لہذا بہادر اور شجاع ہوں۔

وقال انخرم

وَأَكْثَرُ الشُّبَّانِ أَنْ لَمْ يَكُنْ لَلْبَنِّ

اور زیادہ کر دوشور بیکر گوشت کے پانی سے تقسیم کے وقت

وَسِعَ عِلْيَانٌ مَاءَ الْخَمْرِ تَقْسِيمُهُ

زیاہ کر دوشور بیکر گوشت کے پانی سے تقسیم کے وقت

حل) وسیع امر من التوسيع باب التفعيل - ملا القدر اذا اكثر من قها - قوله تقسم حال من الفعل اكثر من
الاكثر الشوب الخلط والمزج - ملا دوشور بیکر گوشت کے پانی سے تقسیم کے وقت فاعل لم يکنو۔

صعنا یقول لخدمه ویاہر بتکثیر الماء لهم وکثیر مزج اللبن اذا کان قلیلاً لیساں جمیع ضیفانہ
علی سولہ فلان کل جماعت صرف اللحم وبقی الخروف خاص المطن ویشرب جماعتنا خاصاً وبقی الخروف من
غیر شرب۔ آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ شرب کر گوشت از آب زیادہ کن چون بر جان تقسیم کنی۔ اگر شرب زیادہ نہ باشد در آن آب
بیامیز مچسب این است کہ اگر گوشت و شیر چنان را کافی نہ باشد در آن آب ایسہ مقدار زیادہ کن تا ہر یکے را حصہ از آن
برسد و کہ محروم نگردد نہ کہ حرمان کے سر سر ظلم نہ سزا ست۔ یا ضعیف یا در دایم قحط یا چنیں کردہ شود۔

اردو غلام کو حکم دیتا ہے کہ گوشت میں بہت سا پانی ڈال کر شوربہ کی مقدار بر بڑا دے تاکہ تو اسکو مانوس پر تقسیم
کرے۔ اور اگر دودھ کافی نہ ہو تو اس میں بھی پانی ملا دے۔ خلاصہ یہ کہ سب کو حصہ ملنے کی غرض سے گوشت اور
دودھ میں بوقت تقسیم پانی ڈال کر مقدار بڑھا دے تاکہ کوئی محروم نہ رہے۔

إِنَّ الْكَرِيمَ الَّذِي لَمْ يَخْلَعْ الْفَطْنُ

بہر حکم کریم وہ شخص ہے جسکو شیراں یا نہ چھوڑیں

وَسِعَ بِهِ وَكَفَلَتْ حَوْلَ حَاضِرِهِ

شوربہ زیادہ کر دوشور بیکر گوشت کے پانی سے تقسیم کے وقت

حل) وسیع بہ الضمیر الماء اللحم تفت من التفت بمعنى الاحتفات والتفت معناه النظر إلى الشيء باعتراف
الحق حاضره من حضرة الضيفاء والضمير الماء اللحم - قوله لم يخلع الفطن - أي لم يتركه - أي لم يتركه
وفقر الشان في جمع فطنة وهو الخندق والبصيرة - الفطن من فوع فاعل لم يخلع۔

صعنا وسیع ماء اللحم تفت حول الاحتیاف الحاضر بن عندہ۔ ان کریم ہو ان کی ایضاً کل جمیع وکلیہ کہ
الفطن خالیاً قط۔ الحال نظر عیناً وتماماً عندہ الاعا بہ نہ کیجیو۔ ضعیف خان کریم ہو ان کی ایضاً تمامہ الفطن۔
ف شوربہ گوشت زیاہہ کن و سو و ما زین میں تاکہ محروم نہ ماندہ کریم آن باشد کہ ہیشاری از و کلچو را نشود
چیل ایکہ با تمام نام بہرہ احد بہرہ چپ و راست بگرہا دے محروم نہ کریم آن باشد کہ ہر دم از ہیشاری کار کند۔
اردو شوربہ خوب بڑھا دے اور حاضرین کی طرف گردن موڑ کر دیکھ ایسا نہ ہو کہ کوئی شخص محروم نہ رہے۔ یعنی
تو وہ شخص ہے جسکو شیراں یا نہ چھوڑیں یعنی ہر شہر شیراں رہے بغفلت کے پاس نہ پہنچے۔ ہذا میں اپنی ہیشاری
سے جھکوتا دیتا ہوں کہ اس طرح سے کام انجام دے۔ اور سب کو خوب خیال کے ساتھ کھلا۔

قال اخر

اِذَا جِئَ لَفْتَمَنْعَ بِرَسُولِ لَحْوْمِهَا مِنْ السَّيْفِ لَا قَتَ حَدَّاهُ وَهَوَّ قَاطِعَ

جبکہ وہ پہنچے دودھ سے اپنے گوشت کو
 (رحل) الضمير للرفع على الابل - الرسل بالكسر اللين - لحومها منصوب مفعول لعمتنع - لاقت
 حدثا اي لاقت اكل ابل حد السيف

(معناه) اذا لفتمنع اكل ابل بلبنها لحومها من السيف - لغز فلاقت حد السيف والسيف قاطع
 الحاصل - ان العرب لم تكن تعرف اكل ابل اذا وجدت اللبس تقول ان اللين اكل اللين ففعل هذا
 يقول الشاعر - ان ابل ان لم تقس الاضياء لبنها لاقت السيف وحدها اي تغزلهما -

(ف) چون آن شتران بشیر خوش گوشت را از تیغ باز ندارند - تیر نمی شیر ملاقات کنند و آن برانست حاصل
 اینکه اگر شتر از شیر همان را سیر نہ کنند پس از تیغ بچ کرده گوشت آن لقمه همانان خواهد شد یعنی در عرب رسم بود کہ
 شتر شیر را ذبح نہ کنند و گویند کہ شیر بنزد گوشت است درین شعر اشارت به این رسم است -

و اردو) جبکہ شتر اپنے دودھ کے ذریعہ سے گوشت کو تلوار سے نہ پائیں تو وہ تلوار کی دھار سے ضرور لپٹی اور وہ
 تلوار کا ٹٹنے والی ہے - خلاصہ یہ ہے کہ اگر وہ دودھ نہ دیں تو ذبح کر کے ان کا گوشت همانان کو کھلایا جائیگا -
 عرب میں یہ رسم تھی کہ دودھ دینے والی ناقہ کو ذبح نہ کرتے اور کہتے کہ دودھ گوشت کی طرح ہے -

قَدْ أَفْعَ عَنْ أَحْسَابِنَا لَحْوْمِهَا وَأَلْبَانُهَا إِنْ الْكَرِيمُ يَدْأَفْعَ

ہم دور کرتے ہیں اپنے حسبوں سے اسکے گوشت اور دودھ کے ذریعہ بیشک کریم دور کرتا ہے

حل قوله قد اففع اي العيوب عن الاحساب - قوله بلحومها والبانها اي باطعام اللحوم ولبان اللبن

(معناه) يقول نحن ندافع العار والعيوب عن احسابنا بلحوم الابل والبانها فان الكريم هو الذي
 يدافع العار عن حسب - الحاصل اننا نطعم لحومنا ونسقى البانها لكي لا تلحق احسابنا سيئة
 وشيئة فافني كريم والكريم يدافع -

(ف) ملاز حسب و نسب خوش رنگ و عار را بر گوشت و شیر شتر دور نمایم - سنی آن باشد کہ تنگ و عار را از دوا
 خود دور نماید - حاصل اینکه ملاز گوشت و شیر شتران کہ بہ همانان ہدایت کنیم - آبروی خود را از تنگ محفوظ داریم و این
 خاصہ مردنی است -

و اردو) ہم اپنے خاندان اور اوصاف حمیدہ سے شتر کے گوشت اور دودھ کے ذریعہ تنگ و عار کو دور کرتے ہیں
 بیشک سنی مردہ پہنچا اپنی ذات سے تنگ و عار دور کرے - خلاصہ یہ ہے همانوں کو شتر کا گوشت اور دودھ کھلا

ر
 نذ

پاکر گل کی بدنامی سے اپنی عزت کو بچا لیتے ہیں کیونکہ ہم بھی ہیں اور بھی اپنی عزت کا پاس کرتا ہے۔

وَمِنْ يَفْتَرُ خُلُقًا سَوِيًّا خُلُقًا نَفْسِيًّا

اور جو شخص جعل کرے کسی خصلت کو سوا اپنی طبیعت کی

آسکو چھوڑ دے گا اور لوٹاؤنگے اسکی طرف لوٹانے والے

حل الاقتران: ۱۔ کتاب الخلق بالضم الفصلۃ اخلاق ۲۔ ترجعه الضمیر يعود الی من۔ الیہ الضمیر للخلق۔ الروایع جمع الرابع المراد بہ هنا الاسباب الروایع۔

(معنا)۔ بقول من یکتسب خلقا جدیداً (سوی خلقہ الطبعی)۔ یداعہ یوماً وترجعه الی الخلق الطبعی۔ الاسباب الروایع۔ الحاصل ان الخلق الطبعی عرض لازم یقی دائماً اما الخلق الکسبی عرض مفارق لا یدوم۔ فمن تخلق بخلق کسبی سوی خلقہ الطبعی لا یدوم فیہ هذا الخلق ین یرجعه الی اصلہ۔ فان کل شئی یرجع الی اصلہ ملخص الکلام نہ یقول ان الکرم والسخا خلق طبعی لنا طبعاً علیہ (فت) ہر کہ بعد اتے سوائے عادت پیش نو کر شود آترا بگذارد و اسباب باز گردانند سوی عادت پیش باز گردانند حاصل اینکہ از تکلف نیکنامی حاصل نہ شود۔ من از روزا زلی و کریم آرد ام۔ سخاوت نوی جلی من ستاگا ہے از من جدا نتوان شد۔ ہا این سعادت بزور باز نیست ۴ تا نہ بخشند اے بخشند۔

(اردو) جو شخص اپنی اصلی عادت کو کسی دوسری عادت پر ڈالے گا تو ایک نہ ایک دن اسکو چھوڑ دے گا۔ اور اسکو اصلی عادت کی طرف لوٹانے والے اسباب لوٹاؤنگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ فطرت بدلتی نہیں ہے۔ میری سخاوت اور داد و بخشش نوی طبیعت ہے۔ نئی عادت چھوڑ کر جو چھوٹ جاوے۔ یہاں صاف میرے غیر کے ساتھ ملا دیے گئے ہیں۔

وقال مضر بن ربيیع

كَسَا الْأَرْضَ النَّضاحُ الْجَلِيدُ وَجَامِدُهُ

وَإِنِّي لَا دَعْوُ الضَّيْفَ بِالضَّوِّ يَعْلَمُ مَا

کڑا صاف لے زمین کو ریزان اور چمنے والی شبنم

اور بیشک میں بلاتا ہوں مہاکو روشنی سے بعد اس کے

النضاح الرشاش والنضاح الجلیلد ما یوش منه علی وجه الأرض۔ الجلیلد ما یسقط علی الأرض من الندی یحمد لیبرد الهواء۔ (شبنم) قولہ جامدہ الضمیر للنضاح مرفوع فاعل کسا وکذا انتطاع علی (معنا)۔ انی ادعو الاضیاف بضموا النار الموقدۃ علی اکملتکم رفعة لیروہا من بعید = بعد ما یکسو الارض ما یصفح من الجلیلد یتجدد۔ الحاصل انی کریم ادعو الاضیاف بالناس فی شدۃ برد الماء وایام القط۔

(فت) ہر آئندہ برہوشی آتش سمانان راسوی من بخوانم۔ بعد از ان کہ شبنم ریزان و طستہ اش نیوں را پسو شاند حاصل اینکہ در موسم سرما چون از کثرت شبنم زمین پوشیدہ گردد و در چنین امام اکثر قطامی افتد۔ سمانان را بر جائے بلند

آتش برافروختہ سوی اضیافت من دعوت کنم۔

(اردو) بیشک میں آگ کی روشنی کے ذریعے مہمانوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں جبکہ ایام سر میں نہیں رہا اور مجھے دلی شہنشاہین کو ڈھانپ لے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسے دشمن و قوی نہیں بھی آؤ گئی جگہوں پر آگ جلا کر مہمانوں کو بلاتا ہوں یعنی میں بھی دشمن ہوں۔

وَمَكَانٍ عِنْدَ إِحْيَىٰ قُرْبُهُ وَبَعْدَهُ	لَا كَرَمَ إِنَّ الْكَرَامَةَ حَقُّهُ
اور برابر ہے میرے نزدیک اس کا قرب اور بعد	تاکہ اُسکی تعظیم کر دین بے شک احترام اُس کا حق ہے

حل الام فی الکرمہ للفاۃ۔ حقہ الضمیر للضعیف۔ مثلاً شیان۔ قولہ قریبہ وبعده ای قریبہ فی النسبۃ الی وبعده فیہا عنی۔

(معنا) ادعوہ لا کرمہ فان التظیم وللکرم حقہ وشیان عندی قریبہ وبعده فی الکانتساب الی الخاصل ان القریب منه والبعید فی النسب عندی سواء فی الکرام۔

(ف) جو ائمہ یا عیسیٰ کمزیر یا تعظیم حق اوست۔ قریب وبعید جنہی درشتہ دارا و از من در تعظیم یکساں ست محال اینکہ ہر یکے را از مہمانان تعظیم یکساں نہ دیکھانہ۔ قریب الوطن وبعید الوطن ایکساں ہی نہیں فرمے نکتہ۔

(اردو) مہمانوں کو کوئی آؤ نہ ہوگی اور بیشک احترام اُس کا حق ہے۔ میرے نزدیک اُس کا وطن اور سب کے لحاظ سے قریب اور بعید ہونا برابر ہے۔ سب کو یکساں دیکھنا اور سب کی تعظیم بے کم و کاست کرنا کرنا ہوں۔ خواہ جنہی ہو خواہ درشتہ دار۔

يٰمَاقَالِ حَقِّي يَتَرَكُ الْحَيَّ حَامِدُهُ	أَبَيْتُ أَعْشِيَهُ السَّيِّئُ فَدَلَّ نَسِي
مومن اُسکے جویا اس کا بیچ ہوں یہاں تک کہ قوم کو چھوڑے	میں رات گزارتا ہوں کہ اس کو کوہان کی آبی کھلاتا ہوں بیشک میں

حل۔ اعشیه من عشاء اذا اطعمه العشاء۔ السیئ الضم السنام وحی اطیب عندہم۔ قولہ حامدہ خبر انفی الضمیر للضعیف۔ قولہ حق یترک الحی معناه ما دام مقیماً فینا۔ وصفہ قولہ ما قال وفي نسخة یعانال ای بعض ما ذال منی اوضری من تلف ملی۔ قولہ ابیت ای اقام اللیل۔

(معنا) ابیت اطعمہ العشاء یعنی السنام وانفی شاگرد یعانال منی دضری حق یترک الحی ویفارقہم الخاصل انہ ما دام مہقماً عندنا الکرمہ واشکرہ واطعمہم ثم السنام فانہا الموب الخاطفہ واطیبہا۔

(ف) بدین حالت شب گذارم کہ اور اشم کوہان شتر کہ مرغوب ترین طعام ست یا نورم تا و فیکہ قیلہ ام را ترک نکند و ہر چہ گفت و از من خواست شکرش نمودم۔ حاصل اینکہ مہمان تا آنکہ از من جدا نہ شود ہمیشہ خدمت وی ستم

دا چہیز ہائے نفیس غذا ہم ہر چہ بفرمایند پیش شمر دہ ہمیشہ کو شان مانم۔

(اردو) میں ایسی حالت میں رات گزارتا ہوں کہ اسکو کوہان شکر چربی کھلاتا رہتا ہوں۔ اور جب تک وہ ہماری قوم کو نہ چھوڑے بعض اس چیز کے جو مجھ سے لیوے یا جھکو کر ہو چاؤے اسکا شیانوان اور کر گذار رہتا ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی فرمایش کو غنیمت سمجھ کر اسکی تعمیل کرتا ہوں۔ اگر کچھ نقصان بھی جھکو ہو چاؤے تو بھی اسکو برا بھلا نہیں کہتا بلکہ ہمیشہ اسکی طرح ٹوٹا میں رطب السان رہتا ہوں۔

وقال حماس بن شامل

بِمَسْبُوبَةٍ فِي رَأْسِ صَمَدٍ تَمَقَابِلِ
رُشْنِ آلٍ جَوْ مَقَابِلِ پھاڑ کی چوٹی میں تھی

وَمُسْتَلِجٍ فِي لَحْجٍ كَيْسَلٍ دَعْوَتُهُ
اور بہت سے مساؤں کو نہ بھونکا لڑکی اندھیری میں لیج بھولیا

حل آوا یعنی رجب الحج اللیل معظم ظلمته المشبوبة النار۔ الصمد البیل ادا الارض المرتفعه قوله دعوتہ جواب رب۔ المقابل المحاذی۔ الضمیر فی دعوتہ للمستلج۔

(معنا) رجب طاریق لیل مستلج فی الیل العظمہ دعوتہ بالنار المرتفعہ فی رأس جبل ای مکان مرتفع محاذ لہ۔ الحاصل انی جبل یعنی اضعیف الاضیاف واوقد النار فی المكان المرتفع لیراها طاریق لیل مستلج فیہ تہدی بضوءہا الی دادی۔

(دفع) بسا امانان شب وارد آواز کناشدگان سگان دنیا کی شب تاریک و تیرہ اندک بکیش موزان بجا بلندی بجانب مقابل اوشان دعوت شان کہ تم حاصل ابن ست کہ من مہمان تو از آتش بجا مارے بلند فرو خیز بجا امانان شب وارد را سوی ضیافت من بجا اتم۔

(اردو) اور بہت سے مہمان رات میں آگیا لے رات کی سخت اندھیری میں کتوئے بھونکا نوالے ہیں کہ میں نے انکو اس دہلی ہوئی آگ کے ذریعے جو مہمانوں کے مقابل پھاڑ کی چوٹی میں روشن تھی اپنی طرف بلایا ہے۔ خلاصہ یہ کہ میں مہمان تو از ہوں ہزاروں شب آئندہ مہمانوں کو آگ روشن کر کے اپنی ضیافت کی طرف بلاتا ہوں جو رات بھر اندھیری میں اندھرا دھری ہو چکے پھرتے ہیں۔

وَإِنْ عَلَى النَّارِ النَّدَى وَابْنُ شَامِلٍ
اور بیشک آگ کے پاس غشش اور ابن شامل ہے

حَلْ وَقُلْتُ لَهُ أَقْبِلْ فَإِنَّكَ سَأُشَدُّ
اور میں نے اس کو کہا آگے بڑھ کیونکہ تو راہ راست چلا

الواشد المہدی من الرشاد وهو ضد الضلال۔ الندی الجود۔ قوله وان علی النار الخ متعلق بحدوث ای ان الندی وابن شامل موجودان علی النار ای عند الناس (معنا) بشر نہ بقدر مدد علی وقتلہ اقبل فانک را شد مہدی فی طریقہ غیر مضل

فیه و انک قد ایتت فامراً عند هالجود والکرم وصاحب الجود والکرم وهو ابن شامل۔
گفتش بیا و بنشین ہر آئینہ راہ راست آمدی تحقیق بر آتش بود و خانیز جواد و کنی یعنی ابن شامل موجود اند یعنی
ہشترش دادم کہ راست آمدی و نزد چنان آتش رسیدی کہ نزد دی بود و جواد ہر دو موجود اند انہن تہر و لہیز و
(اردوم) اور میں نے اُس سے کہا کہ آئیے شریف لائیے۔ کیونکہ آپ ٹھیک راستہ آئے۔ بیشک اس آگ پر سخاوت
اور سخی یعنی ابن شامل موجود ہے۔ یعنی بہت ٹھیک راہ پر چلے ہو اور ایسی آگ کے پاس پہنچے جسکے پاس سخاوت
کی کمی نہیں ہے ابن شامل جیسا کنی اسکا مالک ہے اب کس بات کی پرواہ آرام سے رہو اور خوب کھاؤ۔

وقال النمری و يقال انہا لوجل من باہتة

وَدَاعِ دَعْبَعْدَ الْهَدْوِ وَكَانَ	يُقَاتِلُ أَهْوَالَ الشَّرَى وَتَقَاتِلُهُ
بہت سے پکارنا و اون نے پکارا بعد ازاں کہ چھپانے کے گویا	لڑتے تھے یہ شب کے صاحبزادے اور وہ صاحبزادے کہ لڑتی تھیں

حل الواو یعنی رہا۔ الہدو والسکون ای سکون اللیل وسکون اصوات الناس۔ اکھوال جمع ہول
وہو الشدة يقال حال اکھم فلاخا ای افزعہ۔ ریاب نصر) السرمی السیر لیکہ قال تعالیٰ سبحان
الذی سر علی عبید اکلیۃ و تقالذہ ای تلک اکھوال۔ من المقاتلہ۔ باب مفاعلة و خاصۃ لا شترک۔
(معنا) درج دافع دے بعد سکون اللیل ای فی احوال اللیل و کان فی اسو حال من احوال اللیل
کاذا یقاتل اکھوال و اکھوال تقالذہ۔

(ف) بساخواندہ اند کہ بعد خاموشی شب فریاد خواست و ہاتش و شب تار چنان بود کہ گویا صاحب شب
روی بادوی چنگیدند و اوادی می چنگید۔ چہل اینکہ بہ شب تار و تیرہ بروی سخت مصیبت افتادہ بود آخر
بے بس گشتہ آواز میداد کہ کسے خبر گیرش کند و آواز از آن رخ وادہ اند۔

(اردوم) اور بہت سے پکارنے والے ہیں کہ اس نے رات کے سنان ہونے کے بعد یعنی آخر شب کو پکارا اور اسکی حالت
یہ تھی کہ گویا شب روی کی مصیبتوں سے لڑتا تھا اور مصیبتیں اُس سے لڑتی تھیں۔ چہل یہ ہے کہ ایسی رات میں راستہ
بہول گزیر سخت تاریکی وچہ سے بڑی مصیبت میں گرفتار ہو کر پکارتا تھا کہ کمال کوئی اندکامی بندہ میری خبر گیری کسے

دَعَا بَالِئًا شَيْئًا الْجَنُّونَ وَمَا يَمُ	جَنُّونَ وَلَكِنْ كَيْدَ امْرِئِيَّا وَكَ
پکارا اس حالت میں کہ وہ مصیبت زدہ ہو گیا اور کوئی عقل مند	جنون لیکن کید اس امر کا جسکا دفعیہ کرتا تھا

حل الباءش ذوالبوس والشدۃ منصوب حال من المستکن فی الفعل۔ التنبیہ المثل الموافق۔ نصبہ علی
انعنة للدعاء۔ الکید بالفتح المکرو الخیلة کیا دجمعہ یحاول و یطلب دفعہ و الخلاص منه۔

(معنا) دعا و ہوا بآتش فقیہ و محتاج کدعاء الجنون و ماہو لجنون و لکن کان بہ کید امر قیصد

دفعہ و الخلاص من ید الہ الخاصل ان دعاء مثل الجنون مع انما بہ جنتہ و لکن شدۃ الجمع صیرقہ
مجنوناً عجیباً متعجباً۔ ہو ید طلب دفعہا۔

(ف) بحالت فقر و قافہ قتل مجنون، آواز داد و بگازند مگر فی الحقیقت درو مجنون نبود۔ لیکن فکر و حیلہ آن چیز دیگرش
بود کہ ارادہ قتلش داشت۔ یعنی از شدت گرسنگی بدست موت گرفتار بود۔ وی خواست کہ بکدامی جیل از دستش
رہا شود لاہرم بخاندان کے ضیاع قتل کردہ سیر کند۔

(اردو) اس نے بحالت شدت و مصیبت مجنون کی طرح پکارا حالانکہ اسکو کسی قسم کا جنون نہ تھا مگر وہ اس امر کی
تذکرہ کرتا تھا اور اسل بابت جیل پر تھا جو اس کے قتل کو طیارہ قایم یعنی بھوک سے اسکی جان نکلنے پر تھی۔ اس کے دفع کی صورت
تلاش کر رہا تھا کہ کوئی اسکو مہمان رکھے اور وہ چارے سامنے دروے تو اسکی جان بچ گئی۔

فَلَمَّا سَمِعَتْ النَّصُوتَ نَادَيْتُ نَحْوَهَا	بِصَوْتِ كَرِيمٍ الْجَدِّ حَلُو شَمَائِلُهُ
تو جب میں نے آواز سنی تو اس کی طرف پکارا	آواز سے کریم الجدی مٹھی خصلت والے کی

حل الجدی۔ بضم الاول و تشدید الی الثانی الخطیقال فلان ذہبی کذا ای ذہب فہ جہدی عین
الناس اذ اعطی فیہا۔ الجدی بالفتح۔ اب الہ اب الامجد اجمع۔ المحلو الذی یدقیال
حلہ الشیء لذہم حلو۔ الشماثل جمع الشمیلۃ و هو الطبع۔

(معنا) فلما سمعت صوت الطارق المصباح نادیت الیہ بصوت کریم الجدی او کریم الخط
حلوا الطباع لذہم الشماثل ای لما سمعت صوته نادیت الیہ و ان کریم الجدی حلوا الشماثل۔

(ف) چون آواز شش گوش خورم۔ بسوی اور و کردہ باوا از نرمش مرد شریف النسب و اقبالہ شیرین الطوار
اور بخواندم کہ سوی من سیاہ چاک حال خود را تو کن من مرد کریم و مہمان دوستم۔ حامل اینکہ آواز ششینیہ اورا
سوی خود خواندم۔

(اردو) سو جب میں نے سنی آواز سنی تو اسکی طرف رخ کر کے اسکو اپنی طرف ایسی نرم اور ملائم آواز سے پکارا ایسے
شریف النسب خاندانی بڑا آدمی دولت و اقبالہ شیرین خلاق شخص آہستہ سے کسی کو پکارتا ہے یعنی محبت کے
لئے میں اسکو پکارا کہ میری طرف آؤ کہ تمہاری حالت زبورین کی اصلاح کروں۔

فَأَبْرَزَتْ نَارِي ثُمَّ انْثَقَبَتْ حُصُونُهَا	وَأَخْرَجَتْ نَارِي وَهُوَ فِي الْبَيْتِ كَدَاخِلُهُ
سو میں نے آگ جلا کر اس کے شعلوں کو بھر دیا	اور کئے کو نکال دیا جو گھر کے اندر تھا

حل ابرزت من الا برار (یا ب افعال) یقال ابرز النش اذا خرجہ۔ ابرز الکتاب نشق۔ انثقت
من الکثاب و هو الکتاب و الا ناسرۃ۔

(معنا ۱۴) فاخرجت له ناری والھبت ضروھاواخرجت کلّی لیلنج فیعتدی الطاری الی السبیل وکان کلّی داخلا فی البیت لاجل کثرة البرد الحاصل انی فعلت له افعالی هذا لیلعتدی بھا الی داسری فیطلب قدی۔

(ف) پس آتش پر آورده شعله زن ساختم و سگم را از درون خانہ کہ بسبب بسیاری سرما در و داخل شدہ بود برون کردم حاصل اینکہ آتش بر آفر و ختم تا از روشنی وی راہ یابد علاوہ بران سگ را بخت آواز کردن از خانہ برون آوردم تا آوازش شنیدہ همان مصیبت زدہ ام برسد۔

(اردو) سوین نے اس کے لیے آگ جلائی اور اس کے شعلے کو بھڑکا دیا کتے کو گھر سے نکال دیا جو بسبب کثرت سردی کے گھر کے اندر گھس گیا تھا۔ یعنی اپنے گھر کی طرف آنے کا پورا پورا سامان میں نے ہیا کر دیا۔ آگ جلادی کتے کو بھونکنے کیلئے گھر سے باہر کر دیا۔ تاکہ بچارہ همان آگ کی آواز سکرادھر رخ کرے۔

فَلَمَّا سَأَلْنِي كَيْفَ بَرَأَ اللَّهُ وَخَدَّكَ	وَيَسِّرَ قَلْبًا كَانَ جَمْعًا يَكُونُ
سو جو وقت مجھ کو دیکھا بڑائی بیان کی خدا نے یگانہ کی	اور خوشخبری سنائی اُس دل کو جس کے غم بہت تھے

حل الجملہ اللّٰثیر قولہ تعالیٰ وَتَجِبُونَ الْمَالَ تَجَامِعًا اِی جاکثیرا۔ منصوب خبر کان مقدم۔ بلا جملہ اسمہ مؤخر۔ الضمیر للقلب۔ البلا بل جمع بلبل وهو الحزن والهم۔ بشر من التبشیر یا التبشیر ومنه التبشیرۃ والبشری وهو الخبر المفروح بشاشرات وبشائر جمعه۔

(معنا ۱۵) فلما اتی الی داری ورا فی کبر اللہ وحد کھیت شہد آہ الی اجل کریمہ ونجاء من کرب عظیم۔ وبشر قلبہ الذی کان همومہ ولامتوانہ جمعة کثیرة۔ الحاصل انہ فرح برداریہ یا نا فراح شد (ف) چون مرادید بزرگی خدا یگانہ بے ہمتا بزرگان آورد و انشاء کہ گرفت و دل خود را کا زغم و اندوہ مالا مال بود نوید رسانید یعنی از دیدارم بس شادمان شد و دل خود را بار بار داد و داد کہ البتہ بعد از تکلیف بخانہ کر کے آمد کہ اکنون دوامی دردت را بطبعہ عادی موجود است۔

(اردو) سو جب اُس نے مجھ کو دیکھا تو انشاء کہ کی نہا بلند کی اور اپنے دل کو جو بہت غمگین تھا او اس کے غم و الم شمار تھے خوشخبری دی۔ یعنی مجھ کو دیکھتے ہی خوشی سے اس کا غمگین دل بھر گیا۔ اور اس خدا کی بڑائی بیان کرنے لگا۔ جس نے ہکو میری طرف پہنچایا اور رات کی بلاؤں سے نجات دلائی۔

فَقُلْتُ لَهُ أَهْلًا وَسَهْلًا وَفَرَحًا	أَرَشِدَاتٌ وَلَمْ أَقْعُدْ إِلَيْهِ إِلَّا سَائِلًا
سوین اُکو اہلا و سہلا و مرجب کسا	تو شیک راہ چلا ہے اور اس کے پاس بیٹھا ہے کہ اس سے پوچھوں

(معنا ۱۶) فَقُلْتُ لَهُ آتَيْتَ أَهْلَكَ وَفَزَلْتَ سَهْلًا وَفَرَحًا وَاهْتَدَيْتَ فِي مَشِيكِ فَبَعْدَ ذَلِكَ

قسمت من عندہ ولما قعد اسائلہ عن نسبہ ووطنہ واحوالہ وغیر ذلک کان فیہ مظنۃ الوهم بالضل وتلخیر فی القری۔ الحاصل انی مرجعہ وقعت الی اہتمام قراءہ۔

(ف) ہدو گفتم کہ در میان اہل و عیال خویش آمدی۔ و درجہ سے فراخ رسیدی۔ بیابا خوش سیار راہ راست آمدی۔ این گفتہ و برائے انتظام طعاش بر خواستہ نوشتہ احوال پر سی دی نکردم کہ از جا آمدی۔ تو کسی چہ از ان در اطعاش دیر اورد و مکان پیش من برد۔ حاصل اینکه مبارکباد گفتہ بہ تیسہ سامان ضیافتش معروف ماندم۔

(اردو) سو میں نے اسکو کہا کہ تو اپنے گھر میں آیا۔ اچھی راہ چلا۔ فراخ جگہ میں اترا اپنی مراد کو پہنچا۔ اسقدر کہتے ہی میں ضیافت کے سامان کرنے کو چلا اور اسے احوال مثلاً کون ہو کھڑا کمان۔ تو کسی۔ دریافت کرنے کیلئے اسکے پاس بیٹھا رہا۔ کیونکہ اس سے طیارے طعم میں دیر ہونے کے علاوہ کچل کا شبہ پایا جاتا ہے۔ پس گواہی پر سی مہمان بھی ضروری تھی لیکن ان باتوں کے خیال سے اسکو ترک کر دیا۔

لَوْجَبْتَهُ حَقِّيْكَ لَأَرْسَلَ اَنَا فَاعِلَهُ

واسطی واجب کے جکا میں کرنے والا ہوں

وَقَعْتُ اِلَى بَرْكٍ جَعَلَنِي اَعْلَى

اور میں چلائی تھی اسی سید اونیوں کی طرف جنکو بارگہ کہتا ہوں

عن البرك بالفتح جماعة الابل الواحد برك والا نثی بارك والجمع برك۔ يقال برك البعير اى جلس وهو ان يلقى صدره بالارض المجان اكل البيض۔ العجبة مرقوم وجب انزل و سقط

(معنا) وقعت للذبح والحرالى ابل بارك۔ بيض عظام كرام اعداها النزل حق فاعل اننا فاعل ذلک الحق۔ الحاصل انی وقعت لغز الابل للكرام القى اعداها الضيافة الا نسيا فالتأثر بداسرى۔

(ف) پس با ستادم سوئی شتران نشینند سفدرنگ کہ بر اسحق واجب مہمانان کہ ہمیشہ ادائیگہ میا داشتہم برائے ذبح فرم۔ حاصل این است کہ بارادہ ذبح سوئی آن شتر فرم کن رہا برائے حقوق مہمانان داشتہ ام۔

(اردو) اور میں اُن بیٹھی ہوئی سفدرنگ اونیوں کی طرف بارادہ ذبح توجہ ہوا جنکو حقوق واجب کیونستے تیار رکھتا ہوں اور برابر اُن حقوق کو ادا کرتا رہا ہوں۔ یعنی مہمان کیلئے اُن اونیوں میں کسی ایک کو ذبح کرنے کی غرض سے اُن کی طرف چلا۔

مِنْ الْاَرْضِ لَمْ تَحْطَلْ عَلَى حَمَائِكَ

زمین سے چھلانا نہ تھا اسکا پر تہ محمد پر

بَابِضٌ خَطَلَتْ لَحْلَهُ حَيْثُ اَذْرَكَ كُتْ

پیشانی تلوار لیکر کسی گلی خطا پہنچی ہے جس جگہ گلی

قوله بابيض متعلق بقمت فی الیبت قبلہ۔ خط صیغۃ التانیث من الخط یفعل السیف حی الخد التي تكون فی اسفل بعض السیف لَمْ تَحْطَلْ اى لَمْ تَضْرِبْ یفعل تَحْطَلْ فی العشی اذا تلوی وتختار

الحماثل جمع الحمیلة علاقة السیف -

(معنا ۱) یسئل القائل بیته الی طول السیف وطول قامته یقول قمت الیہا سیف مصقول طویل اذا لم یسئل غملاہ الا من غطلہا وعلماہا - ومع ذلک حماثل لهذا السیف لم یقل علی لانی قامتی طویلة -

(۲) من یشیر یقصد ارسوی شرتو جردم کہ نکوش بہبب درازی وی برزین خطا میکشد لیکن بوجہ درازی قہ قامت نیامش برین طویل و دراز نشاءے یا نیامش مضطرب و متحرک نہ گشتہ - درین شعر بدرازی قامت خود ویشہ اشارہ است -

(اردو) میں ان شترؤن کی طرف ایسی پگھلا رہا مصقول تلو الیکر چلا جسکی کوتاہی بہبب درازی کے زمین کے جس جگہ لگتی وہیں خطہ کچھ نمی چلی جاتی تھی اور میری قامت دراز اور لمبی ہونے کی وجہ اسکا پرتلہ میرے بدن پر دراز نہیں معلوم ہوتا تھا - یا یوں کہو کہ اسکا پرتلہ میری درازی قامت کے باعث پھینچا تا نہ تھا کیونکہ کوتاہ قدر کے بدن پر لمبی تلوار کا پرتلہ حرکت کرتا ہے -

سَنَامًا وَأَمَلًا مِّنَ النَّحْلِ كَاهِلًا

کو بان کی رو سے اوپر تمام ترے اس کا کندھا

فَجَالٌ قَلِيلًا وَأَتَقَانِي بِخَيْرٍ

سو جولانی کی کچھ دیر تک اور گلیا مجھے بخیر کے غم کے

حال حال یصول باب نصر - یقال جال فی المكان ای طاف - فاعلة البرک - اتقانی ای جعل وقایة له عنی - النح الخ یعنی تفصیل المملو کاھل مابین الکفتین - مرفوع بفعل دل علیہ املاہ علی قول من یقول ان سم تفصیل لا یعمل فی الظاہر - قوله قلیلا ای نہ مانا قلیلا -

(معنا ۱) فجال البرک نہ مانا قلیلا و اتقانی بخیرہ سناما و املاہ کاھلا من الخ والشخص الحاصل انی لما رأیت بعیداً خیراً لا بن سناماً و املاہ کاھلا من الخ وسم اختاره للتعذر وتوکت البواتی فكان الاصل الباقیة اتقانی ببیعو خیرہا سناماً الخ -

(۲) چون یشیر سوی شتر فتم از دیدنم قدرے جولانی کر دند بعد ازل از شترے کہ کو ہانش از جملہ شتر خوب و شاداش از بہر جرب بود از یشیر بن جان بردند و سلامت ماتند یعنی شتر موصوف چون یشیر بن پسند آمد و دیر از رخ کر دم گویا عملہ شتران ویرا صدقہا نہامے خویش کردہ از بن سلامت جستند -

(اردو) پس مجھ کو دیکھ کر کچھ دیر تک وہ شتر جولانی کرتے رہے آخر میرے ہاتھ سے ایک ایسے شتر کو پیش کر کے بچے جو ان میں سے سب سے گلی کو بان اور کندھے کی چربی اور مغز کی رو سے اچھا تھا - خلاصہ یہ کہ ایک ایسے شتر پر میری نظر پڑی اور ایسی کو میں نے پسند کر کے ذبح کیا - گویا فقیر شترؤن نے اسکو اپنی جانوں کے بدلہ صدقہ پیش کر کے میرے

باتہ سے اپنے کو بچا لیا ورنہ غم لہانے اور کس کو تنہا کی نذر کر دیتا۔

طَوِيلُ الْقَرْمَى لَمْ يَعْدْ أَنْ شَقَّ بِأَوَّلِهِ

لمیے پیٹ والا تجا ورنہ کیا تھا اس کے نیش نکلنے سے

بَقَرْمٍ هَيَّانٍ مُصْعَبٍ كَانَ فَعْلَهَا

جوان سفید رنگ سواری سے آزاد جوان کا نہرتسا

قوله بقرم بدل من قوله بخيرة منها الخ باعادة الجاسر - المعجمان هي الابل البيض - القرم مل الشاب القوي - المصعب الفحل الذي تركه كوبة قوله فعملها الفاعل يلبرك - قوله طويل مجرور فعت قرم - القرمي الظهر - قوله لم يعد المستكن للقرم - من عدا اذا تجاور عنه - وان شق مفعول لم يعد - الشق طالع الناب البازل هو السبق تطلع وقت البزل اي وقت طلوع النيا وارا د به هنا كمال الشباب - قوله بازل مر فروع فاعل شق الضمير للقوم -

(معنا) اتقاني بالجمال الشاب القوي الابل بيض الذي كان فعلا للبرك وهو طويل الظهر لم يتجاوز ان شق بازل اي لم يتجاوز كمال شبابه الذي يطع فيه النياب بل كان عليه الحاصل اني نجت جملا كذا وكذا وصفه فكان الابل الباركة اتقاني به -

(ف) آن شتر خود را از من نگا داشتند - بستر تر قوی سفید رنگ کے یہ سبب افزایش نسل و عمدگی وی بر دوار دشوم - نرکان شتران - دراز پشت کہ ہنوز از وقت شباب برون نرفته است - خلاصہ اش اینکہ شتر جوان سفید رنگ دراز پشت را کہ بر کمال سن شباب رسیده است قوی کر دم شتران دیگر جوان سلامت مانند -

(اردوم) وہ شتر مجھ سے ایک ایسے شتر تر قوی جوان سفید رنگ شتر کو الکرکوب دراز پشت کی وجہ سے بچ گئے جو تمام مادہ شتروں کا نہرتسا - اور اب تک وہ اپنے سن شباب ہی پر تھا - اسکا چھوٹکے ہوئے کچھ عمر نہ تھیں ہوا تھا - یعنی ایک ایسا عمدہ قوی جوان شتر تر سائے آنکلا جس کی عمدگی نیز افزایش نسل کی غرض سے سوار نہیں ہوا تھا ناکی جوان صرف آئی ہوئی تھی - اور میں نے اسی کو نہرتسا کیا گویا ان شتروں نے اسی کے سہارے ہو کر ہاتھ سے اپنے کو بچا لیا -

أَوْدَاكَ عَقَالٌ لَا يَنْشُطُ عَاقِلُهُ

اور وہ ایک ایسی بندش جو جسکو باندھنیو لاکھوں نہیں کرتا

مَحْذُوفٌ وَطِيفٌ الْقَرْمِ فِي نَصْفِ سَاقِهِ

سو گز بڑا ہاتھ جوان نہراونٹ کا آدمی ساق سے

الفاء فصیحة تقصص عن محذوف ای فضریت السیف فی ساقه الخ و السقوط - الوطیف مستدق الذراع والساق فی الدواب - اللام فی القرم للعهد الخارجی - قوله نصف ساقه المراد به ما قرب منه - العقل شد العقل قوله لا ينشط من التنشيط يقال نشطه ای حله - والمفعول محذوف ای لا ينشطه العقل من يشد العقل - قوله ذك ای الضرب بالسيف -

(معنا) ضربت السیف فی ساق القرم محذوف و هو فی نصف ساقه - و ذاك عقل لا يحمله

من يشده - ای نحرۃ بالسيف فھلكتہ فکان ھلاکہ بالسيف عقلا لا یشدہ العاقل ای ذلک عقد
لا یصل الحاصل انما مات بالموت الذی لا مخلص لہ منہ -

(ف) شمشیر بساق شتر زرد پس دست او تا نصف ساق ازوی جدا شد و آن گره چنان ست بستند اش نیز
توان کشاد یعنی شمشیر بر ساقش زده اورا از چنان بزدوم و آن زنج کر دم گریہ چنان ست کہ کشودہ نشود یعنی موت
را علایح چھست و طبیعہ کیست -

(اردو) میں نے اُنکی ساق میں تلوار لگا لی تو اُس عمرہ نو جوان شتر نر کا ہاتھ نصف ساق سے کٹ کر گر پڑا اور وہ
ہلاک ہو گیا۔ اور یہ ایک ایسی اکیل ہے کہ جسکو اُسکا باندھنیوالا بھی کھول نہیں سکتا غلاصہ یہ ہے کہ شمشیر کی زد سے
وہ شتر نہ یوں ہو رہا اور اُنکی جان تن سے علو رہ ہو گئی یہ زرد ایک ایسی اکیل یعنی عقد لایخل یعنی جسکو خود مار نیو لا
(باندھنیوالا) کھول نہیں سکتا ہے۔ کیا مار کر کوئی پھر زندہ کر سکتا ہے اس جملے کا مطلب دوسرے الفاظ میں
یوں ادا ہو سکتا ہے کہ اونٹ کا قصہ بالکل پاک ہو گیا اور اُسکا کام اکیلا رگی پر ابر کیلئے تمام ہو گیا۔

بذلک اَوْصَانِیْ اَبِیِّ وَ یَمِثْلُہ	کَذَا لَکْ اَوْصَاةٌ قَدِیْمَةٌ اَوَّلُکَ
اُنکی وصیت کی جھکو میرے باپ نے اور اس کے مانند	ایسی ہی وصیت کی اُسکو اُنکے بزرگوں نے قدیم زمانے میں

قوله بذلک ای بالفعل المذکور۔ و یصل کذا لک منصوب علی الحال۔ قوله قدیمًا منصوب
علی الظرف۔ قوله اَوَّلُکَ الضمیر للاحب۔ وهو فاعل اوصاء۔

(معنا کا) بقول اوصانی ابی بالفعل المذکور و یمثله اوصاء کذا اباؤہ الذین ہم وائلہ
فی القدیم۔ الحاصل انی لعار کذا لک عن کلالہ بن وراثۃ اباعن اب اوصانی بہ ابی و اوصا
بہ ایاؤہ الاولون۔

(ف) پدرم مراد بن کار یعنی ضیافت و مہمان نوازی وصیت کردہ بود و پیمان پدرش اورا وصیتش نمودہ صحاح
این ست کہ سخاوت و بخشش غنیافت و مہمان داری میراث پدری سن ست از پیشہ پشت جاری ہست۔ چنانچہ
پدرم مراد پدرم مراد را بدین وصیت کردہ ہست۔

(اردو) ایسے ہی سخاوت اور مہانداری کیلئے میرے والد نے جھکو وصیت کی تھی اور اسی طرح اُنکے ابا و اجداد نے
کلم جراً ایک دوسرے کو اُنکی وصیت کی تھی یہ غلاصہ یہ ہے کہ یہ صفتیں جھکو صرف ذاتی طور پر حاصل نہیں ہوئیں
بلکہ وہ موروثی چیزیں ہیں جو دست بدست چلی آتی ہیں مدتوں سے ہم میں اسکا سلسلہ جاری ہے۔

قال النابغة الدبائی

وھو منسوب الی سعد بن ذبیان جدہ الاعلیٰ جاھلی معروف یمدح نعمان بن وائل بن

الجراح الکلبی۔ من حدیث هذا کہ ابیات ان النعمان هذا اقدار علی بنی ذبیان فبسی منهم
واخذ عقرب بنت النابتة فسأل عنها فقالت ان ابنت النابتة فقال والله ما احد اکر معلینا من
ایک ثم جهرها وخی سبیلها ثم قال والله ما ادری النابتة یرضی بهذا اطلاق کلام فقال النابتة

لہ یفناء الیبت سوداء فحمة
تلقف اوصال الجزور العراعر
نقہ کر جاتے ہیں گوشت کے پارے کو موٹی تازی اور ٹینو کے

الضاعما التسع امام الدار افنیة وفنی جمعه۔ سوداء ای قدا سوداء۔ فحمة عظيمة تلحق من
لقمه شیئا الا وصال الفاصل۔ الجزور والناقة وقد وصفها ابن العراعر وهو من وصف المذکر
یقال جعل عراعر ای عظیمہ تلحق لان الجزور یقع علی الذکر والناثی۔ والعراعر بالضم السمین القوی
(معنا لا) یقول ان یفناء بیت نعمان بن وائل قد اسر سوداء عظيمة تلحق فیها مفاصل
الجزور السمین العراعر کثیرة اللحم والشحم۔ الحاصل ان نعمان حمل مخی یقری الاضیاف فان
بساحة بیتہ قد عظیمه کافیه لاطعمة الاضیاف النازلین تلحق مفاصل الابل الکثیرة
اللحم والشحم مع الفطامتها۔

(ف) بہ صحن خانہ نعمان دیکھائے سیاہ فام کھان اندکہ درو پار ہلے گوشت ناقہ فرہ انداختہ شوند یعنی آن
دیکھا انقدر کھان اندکہ بسیار پار ہائے گوشت کہ مضیافت اضیاف کافی شوند درو انداختہ شوند وآن دیکھا کہ
خویش آن پارہ را بخندہ محل این ست کہ او بسیار خاوت کندہ است۔

(اردو) نعمان بن وائل کے صحن خانے میں بڑی بڑی سیاہ دیکھیں ہیں جن میں موٹی تازی ناقہ کے گوشت کے
پارے ڈالے جاتے ہیں اور وہ دیکھیں ان پاروں کو بطور نقہ لپٹے اندر رکھتے ہیں۔ یعنی وہ شمس بڑا بر دست مخی
اور نعمان نواز ہے۔

بَقِیَّةُ قَدْرِ مِّنْ قَدَرٍ تَوَرَّثَتْ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَابِرٌ أَبْعَدُ كَابِرٍ
آل جراح کی ایک بڑے کو دوسرے کے بعد مٹی ہیں

قوله بقية قدر ای ہی بقية قدر۔ قوله تورثت مجهول من تورثه اذ اوردہ قوله کابر ابعدا کابر قال ابو
علی کابر یس باسم الفاعل کا لقاعد والقائم انما هو اسم الجمع کالباقر والمرا کبراء بعد کبراء
او کابر بمعنی کبیر قال التبریزی کعب بعد کابر فی معنی کبیر الا فی هذا المكان وقد بین بکن
لفظة بعد ان عن فی قولهم کابر عن کابر بمعنی بعد۔ فقوله کابر انخ مفعول فعل محذوف
ای یلغت کابر ابعدا کابر۔

(معنا کا) ہی قدر بقیت من قد و اعظام فحما جعلت مؤونة لال الجلاح الکلبی بلغت کابراً منهم بعد کابره۔ الحاصل ان هذه القدر مال موروثی لال الجلاح الکلبی بلغت من کبیرت کبیر و هکله جوا الی نعمان فان قدر بقية تلك القدر و۔

(ف) آن دیگ بقیت آن دیگما است کہ میراث یعنی موروثی آل جلاح کلبی اند کہ از دست طالب بزرگی بدست طالب بزرگی رسیدہ اند۔ حال آنست کہ آن دیگ از جملہ دیگمائی مال موروثی آل جلاح است کیے را بعد دیگرے رسیدہ و ہر یک از ایشان طالب نیک نامی و عاشق ذکر جمیل بود۔

(اردو) وہ دیگ بقیہ آن دیگوں کا ہے جو آل جلاح کی موروثی چیزیں جو ایک بڑے کو دوسرے بڑے کے بعد ملی ہیں یعنی ان کے پشتا پشت سے ہماذاری کا سلسلہ چلا آ رہا ہے ایک بڑائی کا چاہنے والا گذر گیا تو وہ یگین اس کے بعد کسی دوسرے بڑے آدمی کو مل گئیں و ہر نامور ایک اس سلسلے کی کڑی ملتی ہوئی ملی آئی۔

تَظَلُّ الْأَمَاءُ يَنْتَدِرْنَ مَنْ قَدْ يَنْجُهَا	کَمَا ابْتَدَرَتْ سَعْدًا مَيْمَنًا قَرَأَ قِر
جلدی سے لوٹدیاں اس کے شوربہ کی طرف جاتی ہیں	جیسے بنی سعد اب قرأ کی طرف مشتائی سے جاتے ہیں

(محل) اکاماء جمع اکامۃ القدر یعنی المرق و ما یبقی منہ فی مثل القدر فی غیرت بالقدر۔ قولہ سعد ا واد بہ بنی سعد بن عوف من تميم۔ قرأ واد بالدهناء و هو فی بلا تميم۔ قولہ کما ابتدرت الخ شبه بتادیر اکاماء نحو القدر ابتداء بنی سعد الی تلك الميعة۔

(معنا کا) و یصف الشاعر عظمت قدره فيقول اذا فرغت الخائز من اكل لحمها و شرف مرقها اقل اکاماء یبتدرن الی ما یبقی فیہا من المرق فیغترفن منها غرقة بعد غرقة کما ابتدرت بنو سعد بن عوف الی میاء قرأ و المعنی ان کما ان بنی سعد بن عوف یبتدرون الی میاء قرأ و یبتدرون اکاماء بعد ما وضعت القدر من اكل ثانی مرقها الخائز۔ الحاصل ان قدر عظیمه یسع فیہما یعنی الخائز و اکاماء جمیعاً۔

(ف) آن دیگ انھذا رنگان ست کہ حرار و کینز کان را کافی ست چون زنان حرار و گوشت و شوربہ اش سیر شوند کینز کان برائے بر آوردن شوربہ از تہ دیگ سبققت کنند چنانکہ بنو سعد آب چشمہ قرأ را بشتابی برون آورند یعنی چنان گوید کہ چون دیگ از دیگران فرو آورده شود کینز کان بہر بر آوردن گوشت مر زنان حراد و روند و بشتابی بر آورند چنانکہ بنی سعد آب چشمہ قرأ بر آورند و درین شعر سولے بیان کلانی دیگ نکتہ دیگر است کہ ان کس چنان دریادل ست کہ سفرہ او عام ست بہر کہ خواہد از ان محفوظ تواند شد۔

(اردو) جب گھر کی بیسیان اس دیگ کے گوشت اور شوربہ سے آسودہ ہو جاتی ہیں تو لوٹدیاں اُسکی تہ سے پیلے

بھر بھر شور بہ نکالتے تھے مگر اور اس دیگ کی طرف ایسا جھپٹتی ہیں جیسے بنی سعد تالاب قرقہ کی طرف جھپٹتے ہوئے پانی کو جلد جلد نکالتے ہیں۔ یا یوں کہا جائے کہ جب دیگ پر کچھ لے آئی جاتی ہے تو بیسیوں کیلے گوشت اور شور بہ سیالے بھر کر لوندیاں نکالتے تھے مگر بنی سعد تالاب قرقہ کے پانی کو جلد جلد نکالتے جاتے ہیں۔
خلاصہ یہ کہ دیگ بہت بڑی ہے اس میں گوشت و شور بہ بہت زیادہ پکاتا ہے اور وہ بھی ایسا دریا دل ہے کہ
اُٹکی دیگ کی پکی ہوئی حیرت فرما عام ہے جبکی طبیعت چاہے اس سے جھلے۔

وقال الفرزدق

وَدَاعَ لِحْنِ الْكَلْبِ يَدْعُو دَوْفَهُ
مَنْ أَلَيْسَ بِجَفَا ظَلَمَةٍ وَغِيَوْمَهَا

بت سے پکار نیوالے باواز سگ پکار تھیں اور اس سے دکر
الواو بمعنی رہ قبولہ داع لحن الکلب بمعنی مستنبح۔ السجف بالکسر الفتح السترو انما ابقی بالظن
للا کلا علی التکرار سقط النون بالاختلاف الغیوم جمع الغیم وهو السحاب۔

(معنا کا) بقول و رہ بداع یصوت لحن الکلب یعنی کلب موضع قریب منہ فیہ تدی بہ اہل
انما یصوت کذا کلا ید عو جلا کریمہ اقربہ۔ ودوفہ استاذ ظلمۃ من الیل وغیومہا۔
الحاصل انہ اذ لم یہتد کلا جمل ظلمۃ الیل یصوت بصوت الکلب ید عو کریمہ۔

(ف) بسا اواز کندہ باواز سگ کہ مدحی را بہ ضیافت کر دلش بخواند۔ و حال امین ست کہ رو بر پیش صد ہا
پردہ تیرگی شب و ابر آست۔ حال اینکه در چین شب تاریک کہ مسافر شب روز از صد پارہ تار کش کو ساختہ
کہ چرتن توان دید بسا اواز کندہ باواز سگ ازاو ارش منی و کریمہ رای جت کہ کہے اورا بہ ضیافت بخواند۔

(ارو) اور بت سے پکار نیوالے باواز سگ ہیں جو کسی مکان تو ان شخص کو کھانا کھلانے کی واسطے پکارتے ہیں
یہے حال میں کہ اُسکے سامنے رات کے ابریز آہنی تاریکی کے صد پارہ پڑے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ کچھ بھی
دیکھ نہیں سکتا۔ لہذا حسب دستور عرب کہ جب رات کو راہ نہیں ملتی ہے تو مسافر کتوں کی طرح بیونکتا ہے تاکہ
کسی بیل بلی کا کوئی کتا بول لے اور وہ اُٹکی آواز سکروہاں جاپوئے کسی نئی شخص کے تلاش کی غرض کتوں
کی طرح آواز دیتے ہیں۔

فَتَعَا بَنِي لَيْلٍ حَيْنَ غَارَتِ نَجْوَاهَا

کسی جوان کو بن لیل کے مثل جبکہ لٹکتا تارے دھب گہرے

دَعَا وَهُوَ نَجْوَا نَ يَنْبُ إِذْ دَعَا

پکارا اور وہ آواز کو تار کا تھکا جگا دیوے جب کہ پکارا

یہ بنو قطیف جو ان کیوں معر فہا و مجھوگا۔ المراد بالفتہ کابن لیل نفسہ فان لیلہ بنت حابس بن
عقال اخت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کانت جلد تہام امیہ غالب۔ غارہ بمعنی غابت

یہ حسین غارت بدل من قولہ اذ دعا نجومها الفیاض للیل والاضافة لادانی ملاجستہ والنجوم جمع نجم
(معنا) دعا سجدہ مخیا وکان یومعین دعا ان یوقظ کابن لیطحن غایت نجوم للیل الحاصل
انہ کان یجوان یوقظ بصوتہ کما مثلی فی آخر اللیل حین غایت نجومها۔

(ف) بوا اندر دینی و کریم را و آرزو مند بود کہ با و از خودی را مثل این بیخ از خواب بیدار سازد و قتیکہ انہما شب غروب
کرده بودند یعنی در آخر شب با و از سنگ آواز گرد و آرزو داشت کہ چون سخی و کریم را از خواب بیدار کند تا ہما نیش کند
و او را از دست گرفت و اراہاند۔

(ارزو) اس کے کسی سخی کو پکارا اور پکارتے وقت اس بات کا آرزو مند تھا کہ اپنی آواز سے ابن لیطحہ کسی سخی شخص
کو بیدار کرے جگہ کہ جسکے آسمان کے تارے اندھیری کوجہ سے غائب ہو گئے تھے یعنی آخر شب میں کثرت تارکی سے
جب ستارے نظر میں آتے تھے ایسے وقت میں اس نے مجھ جیسے مہمان کو از شخص کو جگہ نکال کر من گھڑی کی مانند آواز نکالی۔

تَدْرُا اِذَا مَا هَبَتْ اَنْحَسَا عَقِيْمَهَا
دودھ دیتی تھی جب ٹھنڈی ہانچہ ہوا ہستی سخی

قوله بعثت له جواب رب البعث الروح۔ الدھماء الناقة السوداء والمراد به هنا القدر النقية
وهي ذات اللبن من النوق۔ تدريقال دوت الناقة اذ ادرا لبنها۔ ما في اذ اما من اذ الداء النقص
الريح الباردة۔ العقيم من الريح ما كالتلق ولا تنفع۔ الضمير الجرد للرياح۔

(معنا) رفعت لہ قدر اعلیٰ کا ثانی لہ تمکن ناقة ذات لبن فی الحقیقۃ۔ یدمر مر قہا اذ اھب عقیم
الرياح وهي باردة لم تحصل انه لم لاجع في مكانه رفعت له قدرا لم تكن ناقة ذات لبن تد لبنا
الكن كانت القدر كانها ناقة ذات لبن حيث يدمر مر قها۔ وكان رفعي القدر في وقت شدة
الزوم يدمر حيث هب الريح الباردة التي كاهل معها۔

(ف) براے او دیگے کہ در حقیقت ناقہ شیرہ نمود بر دیگران برداشتم کہ شوربہ اش کہ بشا بہ شیر ناقہ بود و شیرہ می شد
و قتیکہ بادر دھقم می وزید۔ حاصل اینکہ در ایام سرما با وقت ختم شب ہر گاہ بادر کہ باوی بارش نہ باشد تا سودے کند۔
گو یا عقیم ست می وزید درین وقت براے مہمان بردیدان دیگر را برداشتم۔ اگرچہ آن دیگر ناقہ شیرہ نمود اما شوربہ اش
مثل شیر بود کہ برون آورده نوش فرمودہ شود۔

(ارزو) میں نے اسکے لیے سیاہ فام دیگ چولے پر چڑھائی کہ فی الحقیقہ دودھ دینے والی اونٹنی نہ تھی مگر اسکا شوربہ
دودھ کا حکم رکھتا تھا یعنی وہ دیگ اسوقت جبکہ ٹھنڈی اور ہانچہ ہو چلتی دودھ دیتی تھی۔ خلاصہ یہ ہے جب سرما اور
قحط کی ٹھنڈی ہو چلتی ہے جسکے ساتھ پانی اور بارش نہونے کی وجہ سے نباتات وغیرہ کو فائدہ نہیں پہنچتی ہے گو یا وہ ہانچہ ہو

ایسے وقت میں میری دیگ کا شور بہ دودھ کا کام دیتا تھا اور مہمان اُسے پیالہ بہرہ دیتے جاتے تھے اس زہون گال مہمان کیلئے ایسے وقت میں میں نے ایسی دیگ کو چولہے پر چڑھایا۔

كَانَ الْحَالُ الْخَيْرَ فِي حَجَرِ آتِهَابَ	عَدَاؤِي بِدَاتٍ لَمَّا أَصِيبَ بِصَمِيمِهَا
گویا پشت کے سفید مہرے اُسے اطراف میں	بارگاہِ عزت میں ہوئی ہیں جبکہ ان کا تڑپ رشتہ داندِ صیبت نہ ہو

الحال بالفتح فحار الظہر وبالكسر المکرو والکید۔ الفرج جمع اغزای الا بیض لمكان الشحم۔ الخراجات بالفتح النواحی والضمیر للذہباء۔ العذاری جمع عذراء البکر الجمیم القویب قولہ تعلی کاندہ ولی جمیم (معنا) فی اشعر تشبیہ بلیغ شبہ فحار الظہر وقطع اللحم الا بیض لمكان الشحم وحی فی حجات القدر السوداء بالعداری الاتی بفصل الثیاب السود حین اصاب قریبہا نغم التشبیہ۔ یقول کان فحار الظہر وقطع اللحم الا بیض لمكان كثرة الشحم وحی داخلہ فی نواحی القدر السوداء لہی العذاری الاتی ظہرت بعد لبس الثیاب السود لما اخبون بقتل قریبہا۔

(ش) گویا مہرے پشت کے بہرہ بہرہ کثرت شحم سفید بوند در اطراف آن دیگ آن زنان دوشیزہ اندک بعد از تشبہ خیر قریب لباس ماتی پوشیدہ بر دامنند یعنی زنان دوشیزہ سفید قام چون لباس ماتی سیاہ پوشند در آن وقت منظرے عجیب قائم شود آن پارہے گوشت و مہرے پشت شکر کہ کثرت شحم سفید رنگ اند چون در دیگ سیاہ انداختہ شد نہ بہرہ مہمان زنان دوشیزہ ہی مانند۔

(اردو) گویا گوشت کے پارے اور ناقص پشت کے مہرے جو چرمل کی وجہ سے بالکل سفید تھے۔ دیگ سیاہ کے اطراف میں ایسی بارگاہِ عزت میں عین ہوا ہے قریب رشتہ دار کے قتل ہونے سے ماتی لباس پہنے نکلے ہیں۔ یعنی سفید رنگ گوری گوری کنواری عورتیں اپنے کسی رشتہ دار کے مرنے پر سیاہ ماتی لباس پہنے نکلتی ہیں اس وقت جو منظرہ قائم ہے ایسی گوشت کے پارے اور پشت کے مہرے دیگ کے اندر ایک عجیب منظر پیش کر رہے تھے غلامیہ یہ کہ اس دیگ میں چریدار گوشت بکتا تھا۔

عَصُوبًا خَيْرَ دَوْمِ النِّعَامَةِ أَحْمَشَتْ	بِأَجْوَارِ خَشَبٍ نَزَّالٍ عَنْهَا هَشِيمُهَا
سخت غضبنا کہ مثل سید شمر غ کے جوش دی گئی تھی	کڑیوں کی گدوئے جوارش ہوئی تھیں ان کی سوکھی ٹھکان

قولہ عَصُوبًا بالفتح سوداء الغضوب مبالغة الغاضب ای شدید الغضب۔ الحیز دَوْمِ الصدر أَحْمَشَتْ مجہول من أحمر القدر اذ القى الوقود الکثیر تحتها لاجواز الا وساط۔ الخشب۔ بالضم جمع خشب۔ الهشیم الیابس للنفس الفیض للخشب۔ قولہ غضوباً کنی بہ عن شدۃ غلیان القدر قولہ کحیز دَوْمِ النعمامة شبہ القدر بالحیز دَوْمِ النعمامة فی الارتفاع والظہر۔

(معنا ۱) كانت القدم السوداء شديدة الغليان كانها غضوب - غظيمة الصدر كصدر النعامة اشبعت باوساط الخشب نزل عنها فروعها المنسقة اليابسة الحاصل ان القدم كانت تغلغل على الكافه غليانا شديدا بالخشاب عظام -

(ف) آن ديك به سبب كثر و شدت جوشيدش غضبناك بود و در كلانی به سینه شتر مرغ میماند به سبب مری که خشک ریخته باش علیحد کرده بود و در جوش آورده شد - محال اینکه در دیگران تنهائی به سبب انداخته آتش را شعله زن کرده شد لهذا آن دیک خوب می جوشید و بر دیگران به کلانش چوب سینه شتر مرغ می نمود -

(ار و و) وه دیک ایسه زور سے جوش مارا کی تھی کہ غضبناک معلوم ہوتی تھی - اور کلانی بین شتر مرغ کے سینہ کی مانند تھی - ان لکڑیوں کی گدوں سے جیسے کئی سوکھی لٹمیان جن کی کئی تھین خوب جوش میں لائی گئی تھی - خلاصہ یہ ہے کہ بڑی بڑی لکڑیوں سے آگ سلگائی گئی تھی اور دیک گوشت سمیت اس شدت سے جوش کھا رہی تھی جس سے لکڑی تمام لکڑیوں کا ثبوت ملتا تھا - سوکھی ٹہنوں کو جن لینے کی شرط اس لیے کی گئی کہ اُسکے رہنے سے آگ کم ہوتی ہے اور جب اسے آگ کر دیا جائے تو آگ خوب شعلہ زن ہوتی ہے -

اِذَا الْمَوْضِعُ الْعَوَجَاءُ جَالَ بَرِيمَهَا	فَحَصْرُهَا لَا يَجْعَلُ الشَّرَّ دَوْلَهَا
جبکہ دودھ پلانے والی دہلی عورت کا پیچہ نگاہ کندہ جولان کرنے لگے	وہ دیک حاضری گاہ ہے اس پر پردہ میں ڈالا جاتا ہے

حضرة اسم مفعول من التصدير يقال هو محضر اذا حضرة كثير من الناس - قوله لا يجعل السرد ونهاى تستر القدم عن الاعضيات والمساكين لا يمنع منها احد الجوعاء مونة الاعوج الضامرة من الابل ومن النساء من اعوجت هن الاعوجا - قوله جال اى اضطرب - البرم الخيط المتلون بالوان مختلفة تشد النساء فى اوساطهن وانما يحول البرم اذا اثر الهزال فيها - فالمراد بقوله جال بريمها هن ال العوجاء فان السمن يمنع البرم عن الاضطراب - الموضع هو الذى لها ولد وضع واذا وضعت رأس شديدها فى فم الولد فعلى مضعة -

(معنا ۱) يقول تلك القدم كثيره حصنوا الاعضيات والمساكين لا يطرح السرد ونهاى ولا يمنع منها احد منهم حين يضطرب الخيط للشد ودعلى وسط الموضع المهزولة لشدة هن الهال الحمال ان قد مرى يحضرها الناس عند اشتداد الزمان وایام القحط حيث تمهل الموضع فتضطرب بريمها - (ف) وقتیک زن نیم دارا ز قحط شدید لاغر و نحیف گرد تا آنکه رشته گمرش بوجه لاغری کجیش مضطرب و متحرک شود در آن وقت نیز گرد دیگر همانان و مساکین بطبع طعام کثرت حاضر مانند و بر دیک بغرض منع طعاش از کسی پرده نیانداخته شود - محال اینکه در چنین ایام قحط هم من از نماز داری باز نیاید بلکه یک روش گرد و نیم حلقه همانان بسته باشد -

(اردو) میری دیگ کے ارد گرد اس وقت میں بھی سہانوں اور مسکینوں کے جوم لگے رہتے ہیں جبکہ بچے کو دودھ پلانے والی دہلی تکی کے اعضا عورت کا پرنگہ گندہ کی لاغری سے مضطرب ہو کر سر ہر کرنے لگے اور ایسے سخت قحط کے زمانے میں اس دیگ کو پردہ ڈال کر سہانوں سے چھپایا نہیں جاتا غلام یہ ہے کہ ایسے قحط کے زمانے میں بھی میری دیگ کے پاس سہان و سافر کھانا کھانے کیلئے بکرت حاضری رہتے ہیں دیگ پر سر گرہ و المانیں جاتا ہے بلکہ کھل رہتی ہے اور ایک طرف سے لوگ کھاتے جاتے ہیں۔ واضح رہے کہ گندے کے مضطرب سے مراد لاغری اور دبلا پن ہے کیونکہ موٹی تازی عورت کا گندہ مضطرب نہیں ہوتا ہے فحش لڑکے مانع ہوتی ہے۔ دودھ پلانے والی عورت کی تنہی کی وجہ یہ ہے کہ ان کے کھانے کا اہتمام خیال فرزند زیدہ کیا جاتا ہے۔

وقال شریح بن الاوص جعفر بن کلاب

وَمُسْتَبِیحٌ بِغَى الْمَيْتِ وَذَوْهُ
مِنَ اللَّيْلِ مَجْفَأٌ ظَلَمَةٌ وَسُتُورٌ هَا
بہتے کتوں کے ساتھ اور زوالے ہوئے شب کی کھانا کھانے والے
رات کی دوپروے اندھیری کے اور ان کے پردے

الواو بعضہ رب۔ بلایت المسکن ومعنی قولہ بغی المیت امی طلب المسکن للاقامة لیلاً۔ ستور جمع ستر۔ قدم تھیں قولہ سجعاً فی ما قبلہ۔

(معنا) رہ طارقیں مستقیم بغی المسکن یتیم فیہ اللیل ودونہ استا ظلمة اللیل وغیرہما الحاصل کہ معنی مستقیم بعد ابتلاۃ بشدة ظلمة اللیل حیث لم یجد السبیل۔

(ف) بسا آواز کناخہ سگان اندک برائے شب باشی جالے ہی طلبہ دھال ایکنہ بدرویش پردہ تار کی شب و پردہ اسے برائے یون بوجہ کثرت تاریکی شب و ابرسیاہ راہ نیابد شل سگ آواز گندہ تاکے باگے دھواں آواز بلند کند و او بکانش شب گذارد۔

(اردو) بت سے کتوں کے بھونکائیوں میں جو شب باشی کیلئے جگہ تلاش کرتے ہیں اور حال یہ ہے کہ ان کے ورے تاریکی شب اور ابر کے پیشا پر دے ہیں یعنی رات کی تاریکی نیز ابر کی اندھیری نے انکوں کے سامنے پردہ ڈال کر انگور اسے پہچاننے سے اندھا بنا رکھا ہے ایسی حالت میں وہ کتوں کی مانند آواز کرتے ہیں تاکہ کسی طرف دھوئی کسی کتے کی آواز ان کو سنائی دے اور وہ ان پر ہو کر شب باشی کریں۔

سَرَفَعَتْ لَدَا نَارِیْ فَلَکَمَا اَهْتَدَا یُهَا
نَرْجَزَتْ بِکَلْبِیْ اَنْ یَّهْمَ عَقُورُهَا
میں نے اُس کے آتش بلند کی سو جب وہ مجھ تک پہنچا
میں نے دُشیا اپنے کتوں کو کہ کھٹکنے کہتے نہ ہوئیں

رفعت الخ جواب رب۔ العقور الکلب الضوض۔ قوله ان یهم عقر الیہ اذا نزع علیہ قلیلاً الضحیر نے عقور ہا الکلاب۔

(معنای) رفعت الطاریق لیل ناسری والہبتھا فاحتدی بہا لیل فلما جاء زجرت کلہی عنہا لیل
یہر الیہ عقوبہا لعل اصل لیل کریم مخی اذ صلا الاضیاف بالکنازل موقدۃ فی اکمکنۃ المرققۃ ولما
احتد والی بضوئہا المنع واذہر کلہی عنہم مخافۃ ان یم الیہم الکلب المعنوی -

(ف) برائے اور جانے بلند آتش روشن کر دیم بالزرویش سوی سن لہ کر پس چون سوی سن رسیدگان را
غائب کر دیم تا سگ گزیدہ بر آوازہ کند یعنی سن خاطر داری حملان خوب میدانم بدین خوف کہ گان گزیدہ بر
ممن عمل کنند و آواز دہند سر زش ہی کنم تا ما من وعاقبت همان من شود۔

(اردو) میں نے اس کے لیے آگ جلانی اور خوب شعلہ زن کر دیا تاکہ وہ میرے گھر کی طرف چلے۔ سبب اس نے
اُس آگ کی روشنی کے بدولت راہ پائی اور میرے ہاں پہنچا تو میں نے تنوں کو ڈانٹا کہ وہ خوف تھا کہ کہیں اس کو
کٹا ہے کہے بھونکے لگیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں ہمانوں کی بڑی خاطر کرتا ہوں۔

فَبَاتَ وَإِنْ أَمْسَرَ مِنْ اللَّيْلِ عَقِبَةً	بَلِيلَةَ صَدَقِي غَابَ عَنْهَا شَرُّ وَوَهَا
سو وہ شب باش ہوا اگرچہ رات کو کس قدر چلا تھا	ایسی ہی رات میں جس سے اُنکی بدین غائب تھیں

قول بات یقال بات مبیہا بمکان اذا اقام فیہ اللیل۔ وان اُسری۔ الو او وصلیۃ۔ اُسری ای سار
لیلاً۔ العقبۃ النوبۃ۔ وھو ان یتعاقب اثنتان علی بعیر واحد۔ المراد بدین المسافۃ القلیلۃ۔ قولہ من
اللیل ای فی اللیل۔ قولہ بلیلۃ صدق متعلق ببات طرف لہ۔ الصدق اللکرم والحسن۔ الشر جمع
الشر والفاہم للبلیلۃ۔

(معنای) فبات عندی بلیلۃ حسن کہ ہم غاب عنہا شر و رہا اول عنہا سادھا وان کان اُسری
فی اللیل علی النہاقب الحاصل انہ وان اُسری فی اللیلۃ مسافۃ قلیلۃ لکن قد اصابت عندی لراحۃ
کثیرۃ فانہ بات عندی بلیلۃ کذا او کذا۔

(ف) پس ہر زمین پیمان شے شب گذشت کہ ہم بدینہاں ازوی دور ہو زند اگرچہ شب قدر سے علی سافت
کر دہ بود۔ چاہل ایکنہ گرفتہ کہ جو ہر شب قدر سے گفتش رسیدہ بود۔ ہر زمین بسا آرام و راحت رسیدہ بود۔ اطمینان
تام شب بگزشت۔

(اردو) سو وہ میرے پاس ایسی عمدہ اور آرام دہ رات میں رہا جسکی ساری برائیاں غائب تھیں۔ اگرچہ وہ رات
کو کسی قدر معمولی سافت ملی کرچکا تھا یعنی رات کو کسی قدر چمکے اگرچہ اسکو تھوڑی بہت تکلیف پہنچی تھی لیکن میرے
پاس ایسی رات میں رہا جسکی خوبیوں نے اُن تکلیفوں کو راحت سے تبدیل کر دیا۔

وقال مسکین الدادی

قَبَابُ التُّرْكِ مُلَبَّسَةٌ بِالْجَلَالِ

ترکی خیمے ہیں سیاہ جھولین پس اسے ہیں

كَانَ قَدْرًا قَوْمِي كُنْ يَوْمَ

گویا دیکھیں میری قوم کی ہر روز

القباہ جمع قبة والقبة التركية نوع من القباہ تجعل من النمد وتكون عظيمة - الملبة اسم مفعول من البس لبس الباسا - الجلال جمع جمل وهو ما يلقى على الدواب لدفع البرد -

(معنا) یصفت القدا ورافی العظمة وكثرة الطبخ فيقول كان قدرا قومي في كل حين قباہ تكثر عظيمة متلوثة بالسواد لكثرة الطبخ كانها ليست الجلال الحاصل ان شبه قدرا قومه في العظمة بقباہ تركية وفي سوادها لكثرة الطبخ تلك القباہ الملبوسة غطية سوداء -

ف دیگاہ قوم من ہر روز جانتا کہ گویا خیمہاے ترکی اندک ہر سیاہ نمدا انداختہ شند یعنی دیکھانی و سیاہ رنگی بدان خیمہا می مانند بسبب کثرت کھن طعام و دیگہ سیاہ فام گشتند - زیرا کہ ہر دم سمانان موجود باشند -

(اردو) میری قوم کی دیکھیں ہر روز ایسی ہیں کہ گویا وہ ترکی خیمے ہیں جن پر سیاہ جھولین ڈال دی گئی ہیں یعنی کھانا میں ان خیموں کی مانند ہیں اور کثرت کھن کے باعث ختمی سیاہ ہو گئیں گویا ان پر سیاہ جھولین مثل ان خیموں کے ڈالی گئی ہیں - خلاصہ یہ ہے کہ سمانوں کا سلسلہ آمد بھی ختم نہیں ہوتا ہے برابر آتے رہتے اور دیگوں میں کھانے کیے جاتے ہیں -

طَلَاهَا الزَّرْفَتُ وَالْقَطْرُ أَنْ طَالَ

جن پر ط ہے روغن زفت اور قطران طنے واسے نے

كَانَ الْمَوْفِدِينَ بِهَا جَمَالٌ

گویا ان کے اتارنے پر مہانوں کے لوگ ایسے شتر ہیں

الموفدين المشرفين عليها يقال وفد به اذا شرف عليه - قوله بها الفصيحة والقدر وجمال جمع جمل - الزفت القار - القطران بكسر الهمزة والفتحة اول والقطران بفتح الهمزة اول وكسر اللام سيال وهو قطران من بعض الاشجار كالصنوبر والكرز - طال اسم فاعل من طلى طليا - يقال طلى البعير القطران اذا طغى به -

(معنا) كان المشرفين عليها بالوضع والرفع جمال جرب طلاها الطل الزفت والقطران الجامل ان الخدم والفلان الذين يشرفون عليها يرفعونها على الاثافي ويوضعونها عندها سود ثيابهم والوانهم حقه شبهوا بالجمال لطل على عليها القطران والزفت -

(دش) گویا خدمتگاران و خبرگاران آن دیگہا خاشکی شتر است کہ مالہ ہر روز روغن زفت و قطران مالیدہ است - حاصل آنکہ خدمتگاران و غلامان کہ خدمت طمع نمودند بسبب کثرت خدمت بش دیگر را زدیگان آورد و بر داشتن جامہ و بدن ایشان القدر سیاہ گشتہ است کہ بشتر خاشکی کہ ہر روز روغن زفت و قطران مالیدہ شودی است -

وایشان را فرصت دست ندہ کہ جامہ زبردست کند زیرا کہ ہر وقت ضیافت جاری است۔

(اردو) گویا دیگوں کے خدمتگار لوگ ایسے شرمین ہیں کہ اپنے دلے نے روغن زفت اور قطران ملا ہے یعنی جو لوگ ہر وقت بکاتے کے کام میں رہتے ہیں مثلاً باورچی بوسے۔ انکے کپڑے اور بدن ایسے سیاہ ہو گئے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ شتر کے بدن میں روغن زفت اور قطران ملا گیا ہے کیونکہ وہ لوگ آنکھوں پر دیگوں کو چو لیے پر رکھتے ہیں پھر تارے ہیں غرض کہ کسی اُن کو اتنی فرصت نصیب نہیں ہوتی جو اپنے کپڑے لے کر صاف کریں ہیشہ جانوں کیلئے کھانا لکارتے رہتے ہیں۔

بَايِدُ لَهُمْ مَعَارِفٌ مِنْ حَدِيدٍ	اَشْيُهُمْ مَقِيْرَةٌ الدَّوَالِي
انکے ہاتھ میں لوہے کے کفیر ہیں	میں انکو تشبیہ دیتا ہوں روغن عمارے ہوئے ڈولوں سے

(حل لغات) المعارف جمع معرفة ما يعرف به للمرق من القدر رجبی اشید من التشيب شبه به وایا کلاهما جاکو مستعمل المقيرة اسم مفعول المطلق بالقدر الدالی جمع دالیه وهی الدلو (ڈول) قوله مقيرة الدوالی فی تقدیم وتلخیص الی الدوالی المقيرة۔ قوله مفار من حدید کقول خاتم فضیة (معنا لا) بلید الی الموفدین المشرقیین علی القدر و مفار من حدید سودا مشبهها بدول مقيرة الی ان تلك المفار من سودت کثرة الاستعمال۔

(فت) بدست خدمتگاروں و خبرگران چھائے آبی اندکہ سیاهی بیا دو لہائے مقیر و تشبیہ ہم یعنی ان چھائے آندہ سیاہ گشتہ اند کہ بر و نما نیکی بر و قائلہ شودی ماتد۔

(اردو) انکے ہاتھوں میں لوہے کے کفیر ہیں میں اُن کفیروں کو قار لگا ہونے ڈولوں سے تشبیہ دیتا ہوں یعنی جن لوہے کے کفیر نے خدمتگار لوگ دیگوں سے کھانا کھاتے ہیں وہ کفیر کثرت استعمال کے باعث ایسے سیاہ ہو گئے جن کو اُن ڈولوں سے تشبیہ دینی مناسب ہے چنانچہ قار لگا گیا ہو۔ (قاریک تم کار و غن ہے جو بہت سیاہ ہوتا ہے)۔

وقال العلي

وهو الغمرين تولب شاعر غفر صاحب النبي صلعم وروى عنه وكان جواداً كريماً هكذا في التبريدى۔

أَعَادِلٌ بَلِيغِي لَا ضِيَا فِ بَلِيغِي	نَزَوْرُ الْيَقْرَى أَسْتُ بَلِيغًا شَعَالًا
ای ملامت گر بی بی رو بھگو بسبب هماناں شب کے	جنگل معانی قنوروی ہوگی اور شمالی ہوا باران سے تر

(حل) الهمزة للنداء۔ العادل تو خیمہ عادلہ بلیغی صیغۃ لامر من التبیة التزور والقلیل عمر ویر نعت لیلۃ البلیل الریح الباردة ذوندا و ذو قلیلة بلیلا منصوب خبر اسمت قوله شعالها الضمیر الیلۃ مرفوع اسم مست۔ والمراد بقوله نزور القرى ای لیلۃ عدیمة القرى۔

(معنا لا) یا عذلة اذا مضاف بکفی لاجل اضیاف ليلة قليلة القری است سوجها الشملی لیللا
من مطر خفیف الحاصل انی اذا مت فبکفی الاضیاف المصاب فی لیلته کذا قالی کنت الکفیه
فی امثال هذه الیالی =

(ف) ای زن ملامت گریوں میرمیں برائے سمانان شبے کہ درو سمانداری بعد و نیست خواہد شد
و باد شالیش از یاران اندک تر شود۔ باید گریست محفل است کہ بعد از من چون چنین شبے ہوں کہ سمانان تم
رسیدہ و تباہ شوند کہ نباشد کہ ایشان از اضیاف میر در میں خوب باید گریست زیرا کہ من چنان سمانان را خوب
قد رمی کردم و ہر گونہ خدمت ایشان ادا نمودم۔

(اردو) ای زن ملامت گریسے مرنے کے بعد ان سمانوں کی بابت بمحکوب روز بولیں رات میں جب سمانی
بالکل نہ رہی اور کسی شمال ہو کسی قدر آب یاران سے تر ہوگی۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایسی شب میں جو سمان لوگ اور
اگر میرے رہتے ہیں کوئی انکو پوچھتا ہے میں چہ جائیکہ انکو کھلا دے ہلا دے۔ اور پھر رات کی شمال ٹھنڈی
ہو اے کسی قدر بارش کیوجہ سے بالکل پریشان اور تباہ ہوتے ہیں۔ ایسے سمانوں کی بابت میری بات یاد کر کے
خوب روٹا کیونکہ میں ایسے آئے وقت میں ہمیشہ انکے کام آتا تھا اور ہر طرح انکی مدد کرتا تھا۔

أَعَاظُكُمْ مَهْلًا وَلَا تَلْمِزُوا وَلَا تَكُنْ	خَفِيفًا إِذْ أَخْبَرْتُكَ عَدُوًّا رَجُلًا
اے غار دمے بمحکومت نہ کر اور نہ ہو	گناہ جبکہ خیرات والے شمار کیے جاویں

قوله مهلا مهلا بمعنى خفيا بمعنى خفيا الخيرات جمع خيرة وهي المصلحة الشريفة قوله
تقويع حيوات حسن۔

(معنا لا) یا عاظم مهلا او امهلنی مهلا ولا تلمز علی الجود والکرم۔ ولا تکن خفیا اذا عدت
رجال الخصال الشریفة الحاصل ارفقی فی عتبتک علی ولا تکن خفیا و الخفا فی الامور واعمل بعمل
تکون ساعی کاسم علی الصیت حتی لا تخفی اذا عدت الخیرات و رجالها بل تعد فیهم و منهم۔
(ف) ای علم مر بار سخاوت ملامت کن و سلت گیر چون مردان اخلاق شریف شمار کہ وہ شوند تو گناہ شو بلکہ
تعلل عن کردہ سخاوت آغاز کن تا بد فرشان نامت مند رج شود یعنی غیر خیر غفلت کن تا نیکی نام شوی چنانکہ ہم
اردو اے علم زار دمے او بمحکود اور دیکش پر ملامت نہ کر اور تو ایسے وقت میں کہ جب نیکی لوگ شمار کیے جاویں
گناہ نہ بول یعنی سخاوت بمحکومت ملامت نہ کر و فری میں جاتا کہ نیکیوں کے دفتر میں تیرا نام مرتی ہو جائے جسے پناہ میں شمار کیا جاتا ہے

أَرَأَيْتَ إِنْ جَزَيْتَ نَجَارِي حَمْدًا	كشبو و ان گانت قليلًا قالها
میں دیکھتا ہوں اپنے شروں کو قائم مقام شران	کیر کے اگرچہ کچھ نہ توڑے

قولہ تجزی مجازی یقلاً فلان اجزی مجزی فلان الخ کفی کفایتہ وسد مسد۔ الجمعة الاحدیون
من الابل الی ما زادت اوصابین السبعین الی لمانۃ۔ ولما رجا بها الجماعۃ۔ الا فال جمع افعیل
وهو التفصیل ابن معاض۔ الضمیر فی ا فالها الابل۔ قلیلاً منصوباً خبر کانت الا فال اسمہ۔
(معنا) انی امری ا بلی تسد مسد الجماعۃ من الابل وان کانت ا فالها قلیلاً فانها تخر لافیت
الحاصل انی الخرابی للامنیات فلا تكثر ا فالها۔ فان کانت ا فالها قلیلاً فلا حرج فانها
تسد مسد الابل الکثیرۃ العدیۃ۔

(ف) من شترم قائم مقام بسیار شتران می بینم اگر چه چوگان شتر کم اند حاصل این است کہ من اکثر بتقریب ضیافت
معانان چونکہ شتر مذبح میگویم لاجرم چوگانش اندک اند مگر باین ہمہ شتر بسیار شتران را قائم مقام اند۔
(اردو) میں اپنے شتر کو شتران کے قائم مقام دیکھتا ہوں اگرچہ انکے بچے تھوڑے ہیں لیکن چونکہ ہر وقت بتقریب
ضیافت اونٹوں کو ذبح کرتا رہتا ہوں لہذا انکے بچے تھوڑے ہیں مگر باین ہمہ میرے شتر بہت سے شتران کے قائم
مقام ہیں غلام یہ ہے کہ جبکہ پاس بیٹھا شتر موجود ہوں اور ضیافت نہ کرتا ہوں لہذا انکے ہزاروں شتر کس کام کے
ہیں میرے دوچار ان ہزاروں کے کام دیتے بلکہ ان سے بھی افضل ہیں۔

مَتَّ كَيْسَلٌ مَا تَنَفَّكَ أَجْرُ جُمُعَةٍ	تَرَدُّ عَلَيْهِمْ نَوْقُهَا وَبِمَا لَهَا
مفقود والا ولادین ہمیشہ فرد گاہ رہتے ہیں اس جماعت کے	جن پر واپس دیے جاتے ہیں انکے نرودادہ

المشاکل جمع مشکال۔ وحی التي تفقد ولا دها باللوات والذبح (ومنہ تکلتک امک) ای فقد تک
الا حرج جمع حرج المنزل۔ الجمعة الجماعۃ ترد مجهول من رد یرد۔ الضمیر للجماعۃ فان المراد منها
السائلون۔ النوق جمع الناقۃ۔ والحوال جمع حجل۔ قولہ ا حرج منصوباً خبر تنفک۔

(معنا) کہ ابلی مشکلیں مفقودہ اولاد کا تزاں منازل جماعۃ السائلین یرد علیہم نوقھا وجمالہا
الحاصل ان ابلی مفقودہ اولاد کافی الخ اولاد کا دھا و ما تنفک منازل السائلین فان السائلین یالتون
لطبیھا ا نثما۔

(فارسی) شترانم گم شدہ اولاد اند۔ ہمیشہ فرد گاہ جماعتی مانند کہ مرآن جماعت وہ نر و انہا بے مائل دادہ و نوبہ حاصل
ان ست کہ چوگان راذیح کردہ شترانم را مفقود والا ولاد ساختم۔ ہمیشہ سوال کنندگان شترانم را بے رسول خوش و سبیل گویا
شترانم فرد گاہ جماعت سائلین اند و چون سالان سوال شتر کنند من نرودادہ را بے مائل شل واپس کردن مال
عادیت میدہم۔ یعنی بسیار سخی است۔

(اردو) میرے شتر مفقود والا ولادین۔ میں نے ذبح کر کے انکے چوگان کو اپنی ماؤں سے پھر لایا ہمیشہ میرے شتر اس

جماعت کے فرود گاہ رہتے ہیں جبکو ان کے تروملدہ بے سوچے سمجھے دیے جاتے ہیں یعنی ہمیشہ سائلوں کی آمد رفت جاری ہے جبکو وقت سوال تروملدہ ایسے ہی دیے جاتے ہیں جیسے پرانی چیز بے تامل واپس دی جاتی ہے۔ پس بائین معنی گویا میرے شتر ان کے فرود گاہ ہیں۔

وقال جابر بن حیان

فَلَنْ يَقْسِمُوا خَلْقِي الْكَرِيمَ وَلَا فَعَلِي

قَانَ يَقْتَسِمُوا بَيْنِي وَبَيْنَ خَلْقِي

سو اگر بائین میں میرے مال کو میرے بیٹے اور بائیں

کو ہرگز تقسیم نہ کرینگے میری عمدہ صنعت اور میرے عمل کو

قولہ مالی مقبول يقتسم قولہ بئی و الخوق فاعلم۔

(معنا) کہ یقول ان کلن مالی منقسمہ بین ابنائی و الخوق فلا بائی بہ فاقسم کا یقسموا خلقی و لا فعلی و ہما کا خولان الذکر للعیل۔ الحاصل انی لا بائی بالمال بل ابائی بالخلق۔

(ف) اگر میرا مال میرا تقسیم کردہ دیگر بندہ مضائقہ ندارد زیر اگر خوبی نیک و کردار عمدہ تقسیم تو ان کو نہ دہرے نیک نامی آن کافی ست۔ یعنی من بر مال شیفتمہ بلکہ بر خلق نیکو و ذکر جمیل شیدام۔

(اردو) اگر میرا مال میرے بیٹے اور بائیں سب ملکر آپس میں بانٹ لیں تو مضائقہ کیا ہے میری نیک عادت اور عمدہ فعل ہرگز۔ بانٹ نہیں سکیں گے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مال سے کیا آتا جاتا ہے دراصل عمدہ خلعت اور اچھے کام انسان میں پائے جاتے چاہئیں مخی ہونا چاہئے نہ بخیل۔

مَسَاوِرُهُ الْأَحْيَاءُ سَيَرُهُ مَنْ قَبْلِي

أَهْلِيْنِ لَهْمُ مَالِي وَأَعْلَمُهُ أَرْبِي

عقرب وارث اور شکر و گناہ کا ترند ان کو باز اپنی پہلے لوگوں کے

میں ذیل کرتا ہوں ان کے پیچھے اپنے مال کو لوہا جاتا ہوں کہ بیک

اہلین متکلم من الاحیاء۔ المصیر فی الہما الاحیاء۔ الاحیاء جمع حی ضلہ میت۔ قولہ سیر من قبلی منصوب علی المصداقۃ النوعیۃ۔ من فی من قبلی موصولة والمراد باہانۃ المال الخرد العلم (معنا) انی اہلین و اذل مالی لا ضیاف کافی اعلنان اور شامالی الاحیاء منی کہ اذکر وہ ایانا من کا قبلی من ابائی۔ الحاصل ان المال لا یدوم فی ید احد بل یتقل من ید الی ید فاذا کان الامر کذلک اقلما یجمل و لا اسمی۔

(ف) من مال خود را ذیل و خواہ سیکم برائے مہمانان زیر کہ من خوب میدانم کہ عقرب آخر تر زندگانم فرو گذارم چنانکہ شہیدگان من ہیں فرو گذار شتر اندر جمیل ایک مال ہمیشہ بدستے فائز دوتے بدستے دیگر پرودہ من میدانم کہ چنانکہ پدر انم وارث آن مال ساخته برفتمہ اندر چنان عقرب من زندگانم وارث آن ساخته ہمچون من این ست پس چرا منم و از سخاوت باز مانم لاجرم شتران خود را برائے مہمانان فرو گذارہ ذیل یعنی ہلاک کنم۔

(دارود) میں ممانوں کیلئے اپنے شر کو ہلاک کرتا ہوں کیونکہ مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ عقریب میں انکا وارث زندہ رشتہ داروں کو گردن لگائیے مجھ سے پہلے کے لوگوں نے اپنے اقارب کو اپنا وارث کر دیا غلامیہ یہ ہے کہ جب میرے بعد وہ مال ہارٹوں کا حق ہے چنانچہ اسی طرح میں نے بھی اپنے پہلے کے لوگوں سے اس مال کو بطور وارث لیا ہے تو خواہ مخواہ کچل کر کے اپنی عزت برباد کرنے کیوں جاؤں۔ بخدا تو ہی اس وقت سب سے اچھی چیز ہے۔

وَمَا وَجَدَ الْأَضْيَافُ قِيَامًا تَوْبَهُمْ
لَهُمْ عِنْدَ عِلَاقَتِ الزَّوْجَانِ أَبَا مَثَلِي

اپنے لیے وقت سوانح زمانہ کے

جیسا باپ

قوله أبا مثلی مفعول وما وجد - العلات جمع العلة المانع - فیکما یؤیدھما - المصنوع نواصب الزمان -
(معنا) ہمیں یہ معلوم ہوا کہ اوصیاء نے اپنے اوصیاء سے انصاف کیا اور ان کے حقوق کو ان کے حق میں
الزمان وموانع المانع عن الضیافہ والقری - الحاصل یس أحد غیری یعنی علیہم عند اشتداد
الزمان فانی امن علیہم نحن اولہم حنا کاب الشفیق الکریم۔

(ف) ممانان در مصائب وشدائد زمانہ جو میں پلے سے نیا بند (یا نیا فتنہ) نے کسے نباشد کہ چونکہ انہارا مدد رسانہ
وجہت کند من چون پدر ممانان را محبت میکنم و در سختی تا انجاں و دل مدد مایم پس چون بگذرد ایشان پدرے شفیق
مثل من نیا بند۔

(دارود) ممان لوگ ان معاملوں میں جو وقت عوائق و موافق زمانہ انکو پیش آویں گے جیسا ممانان اور عہد باپ
نہ پاویں گے یعنی مصیبتوں میں میرے سوا کوئی نہیں ہے جو انکی مدد کرے۔ یا یوں کہے کہ تنگ آن مصیبتوں میں جو
آن پر آئی ہیں مجھ جیسا شفیق باپ کسی کو نہیں پایا ہے۔ مگر ہر مطلب زیادہ تر زور و طاقت ہے کیونکہ ایک معنی یہ ہوگا
کہ ممانداری اور ممانوں کی مدد مجھ تک ختم ہے میرے بعد یہ بات اور کسی میں نہ پائی جائیگی۔ خود ستائی کی بابت یہی تھی
زیادہ چسپان معلوم ہوتے ہیں یا یہی کہہ سکتے ہیں کہ جب ان تک مجھ جیسا کسی کو نہیں پایا تو میرے بعد کیا خاک کسی کو پاویں گے۔

وقال حاتم

وَإِذَا قَامَتْ عَلَى تَلْوَمِي
كَأَنِّي إِذَا أُعْطِيتُ مَالِي أُضِئِمَهَا

گویا میں جب اپنا مال بخش کرتا ہوں تو غیر ظلم کرتا ہوں

بہت ہی ملامت کرتا ہوں چنانچہ آئیں مجھ پر ملامت کرتی ہو

(حل) اضمیمہ کل من الضمیمہ ای اضمیمہ اضمیمہ کل من۔ والضمیمہ اسمہ۔ الواد فی وعادۃ بمعنی رب۔

(معنا) رب عادیۃ قامت علی راہی تعذلی وتلومنی علی اعطای المال للمساکین والفقراء
کافی اذا اعطیتہم مالی اضرھا۔ فلذلک تلومنی علی البذل والسخا۔

(ف) بسا زمان ملامت گرانہ کہ بر سر من ایستادہ مرا بر خود و کرم ملامت میکنند گویا میں در آن وقت کہ مال خود را

بہ نظر اوسا کین عطا کر دی تم کہ تم نے مجھے ملاحظہ کیا ہے کہ وہ اس میں ضرور رساں آتا ہے
ورنہ چہ چاہا کرتا۔ حاصل اینکہ میں اس پر خواہ مخواہ کرتا ہوں۔

(اردو) اور بہت ملاحظہ کر عورتیں ہیں کہ ملاحظہ کرتی ہوں کہ مجھ پر ایسی چیزیں آئیں کہ گویا جب میں اپنا مال غریبوں
اور مسکینوں کو بخشا ہوں تو ان کا نقصان کرتا اور کچھ سرم ڈھاتا ہوں جس کے عوض وہ ملاحظہ سے میرے لئے نہ کرتے
کرتی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں تجھ سے کتنا ہوں۔

وَلَا تَحْلِدِ النَّفْسَ الشَّيْخَةَ لَوْ مَهَا
اور نہ ہمیشہ کہنے والا ہے بنیل کو اس کا بدل

أَعَاذِلْ أَنْ الْجُودُ لَيْسَ بِمُفْلِكِي
اے زین ملاحظہ کرے کہ جس کو ہلاک کرنے والی نہیں ہے

حل (الهمزة للنداء العادل من اهلك من اهلك يهلك - المحل من الاخلاق -
الشخصية الشخصية البخلية - لومها الفاعل النفس مرفوع فاعل محذوف۔

(معنا) یا عاڈل! تو مومن علی الجود فان الجود ليس بمفلكي ولا يخل الخيل يخلده المحاصل
ان الجود لا يخل الجواد والبخل لا ينفق الخيل لا الجود يهلك الجواد ولا البخل يخلد الخيل فاذا
كان الامر كذلك فالسواء او لا من البخل البتة۔

(ف) اے زین ملاحظہ کر کہ میری بخشش ہلاک کنندہ من نیست و نہ بخل ہمیشہ وایم دارندہ نفس نہیں ست۔
یعنی مرد کی سبب ملاحظہ کن باوجودیکہ کچھ نقصان دہ ہے مگر سود مند نہیں نیست۔ مگر زود نیرد و نہیں از موت ایمن
نہ شود۔ لاجرم خواہت بدرجہ از بخل افضل ست۔

(اردو) اے زین ملاحظہ کر میری بخشش بھلا کر نہ کوئی اور نہ بخل کو اس کا بدل ہمیشہ رکھتا ہے یعنی خواہت چتا
کو کہ نہیں کرتی اور بخل نہیں کو مرنے سے روک نہیں رکھتا ہے۔ بخشش مضر ہے اور بخل مفید مگر بخل بھلا ملاحظہ کن کہ

مَغِيْبَةٌ فِي الْقُبْرِ بِأَلِّ مَرَمِيْمَهَا

قبر میں پوشیدہ ایسی پرانی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہیں

وَتَذَكَّرُ أَخْلَاقَ الْفَتَى وَعِظَامَهُ

یاد کیجئے جتنے بھی کے اخلاق حسنہ ملائے کسی ہڈیاں

حل (العظام جمع العظام القبر - مغيبة مخفية - الرمي العظام البالية قوله تعالى مَنْ يَنْفِي عَنِ الْعِظَامِ
ذِي نَبِيٍّ - الفمير للعظام۔

(معنا) تذکر اخلاق السخی الذکر والمحال ان عظامه مخفية في القبر بال رميمها المحاصل ان
الاخلاق الحميدة لا تبلى ولا تقف وان في صاحبها و هلك ما الكها حتم انها تذکر في ما بين الناس
والحق في القبر قد بال رميم عظامه المحزقة۔

(ف) اخلاق حمیدہ و فوہائے نیک مرد کی مر یاد کر دہ شوند و حال این ست کہ ستونش در قبر لویہ و ستونہاے

کستہ پارہ پارہ زیرہ زیرہ اندھماں ایکنہ اخلاق انسان گاہے کہ نہ شونہ گاہ انسان بیزرو استخوانش در آب و گل
آئینہ شود و آئینہ و نام و نشان نماند و ان وقت ہم اخلاص در میان مردم مذکور شونہ گویا مرد فانی است و اخلاق حسنہ
اش باقی وابدی۔

دار دو مرد کریم اور سخی کی نیک خصلتیں یاد کی جاتی ہیں حالانکہ اسکے استخوان قبر میں بوسیدہ اور اسکی پرانی بلدیان زیرہ
زیرہ ہو جاتی ہیں یعنی انسان کا جسم و بدن بوسیدہ ہو جانے کے بعد بھی اسکی اچھی عادتیں بحال خود ترقی اور لوگوں میں
یاد کی جاتی ہیں انسان مرگتا ہے مگر اسکے اخلاق پر زوال نہیں آتا۔

مَنْ يَنْتَبِهْ مَعَ مَا أَلَيْسَ مِنْ خَلْقِهِ نَفْسُهُ	يَكْفُهُ وَيُغْلِبُهُ عَلَى النَّفْسِ خَيْرُهَا
جو شخص تیارید کرتا ہے جس پر کوئی عادت مہل نہیں ہے	اسکے بڑے نام ہے اور غالب کرتی ہے اس پر مہل ذاتی خصلت

حل (۱) الابتداء (۱) الاحداث۔ التعميم بالکسر (۱) الاخلاق والاعادات قولہ يدللہ الفہمیر لہا۔ يغلبہ الفہمیر
لہن۔ غلبہا الفہمیر للنفس مرفوع فاعل يغلبہ۔

(معنا) من بعد ثانی فی نفسہ مالیس من اخلاق نفسہ التي طبع علیہا بدعہ یومئذ ما ان الاکدام
و یغلبہ اخلاق نفسہ التي خلق علیہا۔ الحاصل ان الاخلاق العزیزۃ لا تفارق صاحبہا و الاخلاق
العاصیۃ لا تادوم لہا۔ قولہ تعالیٰ فطر اللہ انبی فطر اللہ انہا علیہا کائید الخلق اللہ۔

(دفع) ہر چیز کے نوید کر کے کہ از عادت اسی اونیسٹ ضرور آئے گا اگر دو عادت ایش بر و غالب آید۔ حال اینکہ
نیکنای و بدنامی اتمدیری است از تکلف حاصل نشود کہ در آفرینش محفل شد ہرگز سخی خواہد گشت۔

دار دو جو شخص کوئی نئی بات پیدا کرتا ہے جو اسی مہل عادت نہیں ہے تو آخر کو اسے چھوڑ دیتا ہے اور اسکی مہل عادت
اس پر غالب آجاتی ہے یعنی سخاوت اور کین خطری شئی ہے نہیں کسی تکلف سے سخی نہیں بن سکتا اور سخاوت شروع بھی
کرے تو دو چار روز کے بعد وہی مہل پلٹ آئے گا۔ اس سعادت بزرگ یا زونیت۔ تانہ بخشد خدائے بخشنده۔

وقال آخر

أَلَفْتُ يَدِي عَنْ أَنْ يَكْتَالَ التَّمَا سَمَا	أَلَفْتُ يَدِي عَنْ أَنْ يَكْتَالَ التَّمَا سَمَا
میں اپنے ہاتھ کو روکتا ہوں پہنچنے سے اس کا چھونا	اپنے یاروں کے ہاتھ کو ہفت ہماری ہاتھ بندی کی ایک سہ

حل (۱) أَلَفْتُ صِيغَةُ التَّكْلُمِ مِنَ الْكَلَفِ وَهُوَ الْقَبْضُ وَالْمَنْعُ۔ أَلَفْتُ مَعَالِي الْمَسْ۔ أَلَفْتُ جَمْعُ كَلَفٍ مَنْفُوعٍ
مَفْعُولٌ يَنْتَالُ قَوْلُهُ حِينَ حَلَامًا مَعَالِي الْمَسْ جَمْعُ وَجَعِ الصَّحَابَةِ۔

(معنا) یقول قبض یدی عن ان ینال مسہا یدی اصحابی عند الکمل حین میسوی وایا
المجوع الحاصل انی اوثر اصحابی علی نفسی ولو کان لی خصاصة ایضا فانی قبض یدی عن

ان قصص ایدہی اصحابی عندہ کل حین احتیاجی واحتیاجہ علی الاکل۔

(ف) من دست خود را باز دویم تا بدست دوستانم نرسد و قیاس من و دوستانم معاً علی طعام شویم یعنی ہر گاہ من و ایشان معاً گرسنہ باشیم پس بوقت تناول طعام دست خود را باز داشتہ طعام را بدوستان بگذارم و خود گرسنہ بمانم یعنی من از ایشان کار کنم و حاجت دوستان برابر حاجت خود ترس جمیعہ ہم۔

(اردو) میں اپنے ہاتھ کو روک رکھتا ہوں تاکہ میرے دوستوں اور میری حاجت کے وقت انکے ہاتھوں کو چھو نہ سکے خلاصہ یہ ہے کہ جب میرے دوستوں کو اور مجھ کو معاً کھانے کی نوبت پہنچتی ہے اور دونوں کو کھانے کے قائل رہنے کے بعد کھانا کھانے کا وقت آتا ہے تو میں نہیں کھاؤں گا بلکہ انکو کھلاتا اور انکے لیے کھانا چھوڑ دیتا ہوں غرض میں ایسے وقت میں بھی ایشان سے کام لیتا ہوں۔

وَابَيْتٌ هَضِيمٌ الْكُشْعُ مَضْطَرُوعًا	مِنْ الْجُوعِ أَخْشَى الدَّمَ أَنْ أَضْلَعَا
اور رات گزارتا ہوں ٹوٹی ہوئی پسلیاں خالی شکم	بھوک سے میں ڈرتا ہوں بدنای سے میری شکم کی

حل (المضم المکسر المضمیع یعنی المضموم الکشح ما بین الخاص والاضلع للضطر الممزول للکشح و الخشوة یا الضم من البطن الا ماعاء۔ قولہ ان اضلعاً بقدر اللام ای لانی اضلع بالاضلع من الضلع باب تفعل) یقال اضلع الرجل اذا اضلأ اضلاً من الطعام۔ قولہ اخشی الدم محذو حال من ابیت۔

(معنا لا) ابیت مکسور الکشح ممزول البطن خالیاً من الطعام بخلاف الدم لان امتناعی اضلاع من الطعام۔ المحاصل فی الکف بدی عن الطعام و اقرکہ لا صحابی و ابیت بجای مکسور الکشح محذول البطن۔ لحوق الدم ان اکل محتلیاً اضلاعی۔ فلجوع احب الی من الذم بعد الشبع۔

(ف) من باشکستہ تہنگاہ و تھی کم از گرسنگی شب گزارم زیرا کہ از مذمت کم سیری میرے ہم خلاصہ یہ ہے کہ من طعام خود را بیارلان بخشدہ بجالت گرسنگی شب بسر کنم کہ از کثرت جوع تہنگاہم شکستہ باشد و کم تھی زیرا کہ کم خوف آن دانستہ است کہ از سیری شکم دم مدت کم کند لاجرم فاقہ کشی را از بدنای یہ پسندم۔

(اردو) میں بھوک سے دبی ہوئی پسلیاں اور تھی کم رات بسر کرتا ہوں کیونکہ میں ڈرتا ہوں کہ میری شکم سیری کی بدنای نہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ دوستوں کو اپنا کھانا کھلا کر رات بھر بھوکا پرارہتا ہوں۔ پیٹ میں تو کچھ ہے نہیں غضب تو یہ ہے کہ بھوک سے پسلیاں چور چور ہونے لگی ہیں کچھ بھی ہو کر مجھے شکم سیری کی بدنای کا درد ڈر رہا ہے لہذا اس سے بچنے کی غرض سے ایسی ہی حالت میں رہنا مجھ کو پسند ہے۔

وَإِنِّي لَا شَيْءَ فَرِيقِي أَنْ يَسْرى	مَكَانَ يَدِي مِنْ جَانِبِ الزَّجَادِ أَقْرَعًا
اور میں شرم کرتا ہوں اپنے دوست سے دیکھنے کو	جگہ میرے ہاتھ کی توڑ کی جانب سے خالی

(حل) قولہ ان یدری بدل اشغال من رفیقی۔ اکثر عشاء الخالی یقال قروح القضاء اذا خلا الاثر من ذهب شعر داسہ۔

(معنا) ہدائی کا سنی من ان یدری رفیقی۔ مکان یدری من جانب الزاخالیہ۔ الحاصل فی اذا جلست لا کل مع رفیقی فلا اکل من الزاد الخاص شیا فانی اتقی من ان یدری مکان یدری منی جانب الزاخالیہ (ف) تحقیق من از رفیق خود شرم کن دارم کہ بوقت تناول طعام جائے دست من از جانب توشہ خالی پیدمصل اینکہ برگاہ من و رفیق خود برابرے تناول طعام پیدمصل من ہی بخورم زیر کہ مر شرم آید کہ او جائے دست من از جانب توشہ خالی پیدم۔

(اردو) اور بیشک میں اپنے رفیق سے اس بات کی شرم کرتا ہوں کہ وہ میرے ہاتھ کی جگہ توشہ کی جانب سے خالی دیکھے۔ یعنی جب دونوں کھانے کو بیٹھتے ہیں تو میں صرف اس کے لیے ہاتھ لگائے رکھتا ہوں اور اس سے کچھ بھی نہیں کھاتا کیونکہ میں اس امر کی شرم کرتا ہوں کہ وہ طعام کی جانب سے میرے ہاتھ کی جگہ صاف دیکھے۔

وَأَنَّكَ مَهْمَا تَقَطَّ بِطَنِكَ سَوَّاهُ	وَفَرْجُكَ نَأْلًا مِّنْهُ لِي لَذْمًا أَجْمَعًا
اور بیشک تو جبکہ عطا کرے اپنے پیش کی خود شون کو	اور اپنی شرمگاہ کی تو دونوں غایت برائی کو پورے

(حل) السؤل المطلوب والسؤل قال تعلقه فقلت أَوَيْتَ سَوَّاهُ يَا مَوْسَىٰ أَوِ ادَّيْتِ مَطْلُوبَكَ۔ قوله نَأْلًا مِّنْهُ لِي لَذْمًا أَجْمَعًا اسناد میل الذم الى البطن والفرج تجوزی۔ قوله نعتی الذم ای اقعی غایتہ۔ قوله اجمعاً تاکیداً لانا لکما یقال جاء العلماء کلهم۔

(معنا) کہہ کہ میں نے اپنے شخص کو اپنے بطن سے فوجہ مایشتھی و اتبع هو لا بقضاء ما تزينه له نفسه من شهواتها اصابه من الناس مفتی الذم والشتم۔

(ف) ہر گاہ خواہشات کم و شرمگاہت را رو کنی پس آن ہر دو بغایت دشنام و نہایت نکویش پیدمصل اینکہ چون مرتباً خواہشات نفس تو گردان زینکناں دور و بدنامی نزدیک شود نہ از وی همان نوازی ممکن باشد و نہ خود و تفاوت بلکہ ہمیشہ بر غلبہ نفس گرفتار ماند۔ مکن نفس امام را پیروی در حق منہست۔

(اردو) بیشک جبکہ تو اپنے کم و شرمگاہ کے سوا کوئی اور کرتا یا کچھ تو وہ دونوں نہایت درجہ کی برائی کو پورے عطا میرے کہ جب انسان اپنی نفس پروری میں مصروف رہے ہر طرح سے کسی خواہش کو پوری کرتا رہے تو ہمیں صرف ہرگز نوازی پہنائی اگر آپ کے پاس نہیں ہو سکتی نہ اس سے همان نوازی ہو سکتی ہے اور نہ لادش وہ تو کچھ میرے میں پہنچاؤں اور نقلی خدمت کہ کہے

وَنَحْيُ الْعِظَامَ الْيَبْسَ وَنَحْيُ مَرِيضًا	أَمَّا الَّذِي لَا يَعْلَمُ الشَّرَّ عَمِيرَةً
اور زندہ کرتا ہے سفید پل یون کو اس حالت میں کہ وہ بوسیدہ	تم ہے اس خدا کی جسکو ابھید و سرا کوئی نہیں جانتا

حل ١١ ما خوف تنبيهه ويكثر بعدها القسم يقال اما والله - السرايا كسر هذا الجهر - غير الوفاء للذي
البيض جمع عيص - الرقيم البالي - والمزاد بقوله يحيى العظام الخ أي يحيى الخلق بعد دفنهم يوم البعث -
ومعنا لا - اما والله الذي لا يعلم السر الا هو - يحيى العظام ايحيى البالية بقدر قوتهم يوم البعث والنش
وهو على كل شيء قدير - اي في اقسام الله الذي شأنه كذا -

(ف) سوگندِ خدا کے پاک دست کہ مجھ کو کسے راز دل نہ دے اور دوسرے متواضعانے سفید بوسیدہ لڑکے نہ بنائے۔
یعنی تو انہیں کہ از گوشت و پوست علیہ گشتہ اند و بوسیدہ خدا کے کہ آفتاب بار و دگر زندہ کن سو گند او مت۔

(اردو) اے مخاطب اس ذات کی قسم ہے جسکے سوا بیدار پوشیدہ راز دوسرے کوئی نہیں جانتا اور وہ ذات سفید رنگ اور پوشیدہ ہدیوں کو زندہ کریگی۔ یعنی اس خدا تعالیٰ کی قسم ہے جسکے ساتھ مسیحدوں کا علم مخصوص ہے اور وہ اپنی قدرت سے سڑی گئی ہوئی ہڈیوں کو روزِ حشر زندہ کر لگا جوئے گوشت و پوست محض سفید ہڈیاں ہڑی ہوئی ہن۔

فَحَافِظَةٌ مِنْ أَنْ يُقْتَالَ لَيْسَ

لَقَدْ كُنْتُ أَخْشَاؤَ الْيَقْرِى طَاوَى الْحَشَا

ہر سبب پہنچے اس سے کہ بھٹکو کچھ س کسا جاوے

بغداد میں اختیار کرتا ہوں معانداری کو جو کے شکم رہے

(حل) لقد كنت الخ جواب القسم طوى الحشا او جاع الحشا محافظة منصوب مفعول له من اختيار اللزم الحصل - قوله طوى الحشا منصوب حال من الفعل -

(ف) بخدا گریستیم که ما نداری را پسندیدیم به سبب پریشانی که در غیبت تو مرا تحمل گشته شود حاصل اینکه من حالت
ارزشی همان داری کنیم خود گریستیم باینکه من ازین امر میترسم که مرا تحمل گویند پس بخوف آن بدنای همان داری
را بر پیش خود ترجیح بدهم۔

(اردو) عزمین ایسے حال میں کہ خود بخود ہلکے ہلکے ہمارے کو اپنے کھلے کی نسبت پسند کرتا ہوں۔ یہ سب سے
اس بات سے کہ مجھ کو کین کوس کہا جاوے خلاصہ یہ ہے کہ میں خود دیکھ کر ہر مہمانوں کو کھاتا ہوں تاکہ وہ لوگ مجھ کو
میں نہ کہوں۔ اور اس سے اہمیت مجھے کوس نہ کہیں۔ کیونکہ یہ خطاب مجھ کو موت ناپسند ہے۔

وَبَيْنَ فِى دَابِى الظَّلَامِ بِهَمِيمٍ

[illegible]

اور میرے منہ کے سخت اندھیری رات ہو

اور شیک میں شرم کرتا ہوں اور کہنے ہاتھ سے اور درمیان اس کے

اليامين اليد اليعق - الضمير في بيننا اليعني فانه مؤنث سماءى - الداحى مأخوذ من دحى شعر
الماغزذ اكثر واختلف بعضه بعض اليعم شديدة الظلمة لا وضع فيه - الاسود -

معنای اولی لا سستی من ان یقع یعنی علی الطعام وینها وین فی لیل شدید الظلمة لا وضح فی
الحاصل الی استی من ان اکل وحدی ولا اوقد السراج او النار للضیافة فی لیل مظلم یعنی الی
بیعی الکاحیات والطارقون لیلہ بل اوقد النار لیتدی بها المسافر ون فانی جمل کرام غیر لیم۔
(ف) من از دست راست خود شرم آن دارم کہ بر طعام بیفتد و ران حلال کہ میان دی و دھنم شب تار و تیرہ باشد
جامل بن است کہ در شب تاریک آتش زافروخہ تنہا بخورم بلکہ بر جالے بلند آتش بلند ساخته همانان و مسافر ان شب
روان را سوی خود بخواند و هماننداری شان انم را شرم آید کہ در شب تاریک بجعل تنہا تناول طعام کنم۔
(ار دو) بیشک میں اپنے ہاتھ سے اس امر کی شرم کرتا ہوں کہ وہ کھانے پر پڑے ایسے وقت میں کہ اس کے اور
میرے منہ کے درمیان سخت اندھیری رات ہو خلاصہ یہ ہے کہ ایسی رات میں وہاں کو کیلے آگ نہ جلائے اور ان سے
چمپکرتن تنہا بخیلون کی مانند کھانا کھانے سے شرم کرتا ہوں بلکہ میں تو اپنی جگہ میں آگ بھڑکا دیتا ہوں کہ وہاں لوگ
میرے گھر آئیں بعد ازاں میں کھاؤں نہ کھاؤں اکی پرواہ ہے نہیں۔

وقال رجل من آل حرب

ای من آل حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف ومن قصته ان السفاح العباسی وهو ابو العباس
السفاح اول خلیفہ من دولۃ بنی العباس۔ امر قیس جمل من بنی امیہ بن عبس عبد الشمس۔ فنبعته
امراتہ مع ابنہ الفیز۔ وكان الرجل یفرق ماله وتقول امراتہ ولداک ولداک فانشد۔

عَوَّدَتْهُ عَادَةً وَالْجُودُ تَعْوِيدُ

بَاثَتْ تَلُومًا وَتَحَايَ عَلَى خَلْقٍ

جکی بھکو عادت ڈالی تھی بھکوشش ہی عادت ڈالتی تھی

رات گزارتی بھکو طاعت کرتی اور برکتی ہوئی ان خصلتوں پر

نہ۔ بات تلوم امی نروجتہ۔ قولہ تحای من لحاہ اذا شتمہ ولا مہ الخلق بالضم العادۃ اخلاق جمع۔
عودۃ جمع ہول من التعوید۔ ومعنی قولہ الجود تعوید ان الجود اذا صار عادۃ لا انسان لا یمكنہ
مفارقة ولا یففع اللوم فیہ۔

معنای اولی بات زحمتی تلوم و تشقی علی خلق عودۃ وان الجود مجایعود بہ الانسان فلا یمكنہ مفار
الحاصل ان امراتی باثت تلومی وتعذلی علی الجود الذی صرح بمقتاد بہ وان الجود مجایعود بہ
الانسان حتی لا یمكنہ مفارقة ولا ینفع فیہ لومة لا تم۔

(ف) زن من ویرن حالت شب آخر سنا ید کہ مرا بخلق نکو کہ مرا عاوش بکشتہ بہت شہادت و طاقت دیکر دجال
اینکہ جو و سخاوت نیز عادت آفس است یعنی جو و سخاوت از ان چیز بہت کہ چون انسان مقتاد بوی شود بہرگز عادت
دی از و جدا نگردد چنان کہ مرا بہر جو و کرم عادت افتادہ کہ من خوگرش شدہ ام اکنون از بہر ابرجد و جدا زان با نماند

مکن نیست۔ لاجرم زن من ہمیشہ بر ملاست و عمارت من بگزارد۔ و مرا از جود منع کند۔ و این ندانم که عادت ازین برگزنی (اردو) میری بی بی نے ایسے حال میں رات گزاری کہ بھکومت کرتی اور راجا بھکتی شی ایک نیک خصلت پر جسکی بھکومت عادت پڑ گئی ہے اور حال یہ ہے کہ جود کو کم بھی ایک عادت ڈالنے کی چیز ہے جب اسکی عادت پر مباحی ہے تو ہزار ملاست سے بھی اسکا چھوڑنا ممکن نہیں بلکہ محال ہے جیسے میری حالت ہے کہ وہ ہزار ملاست کرے۔ مگر میں کو بخش سے دل برداشتہ ہو نہیں سکتا۔

قَالَتْ اَمَّا اَنْفَقْتُ ذَا سِرْفٍ	فِيْمَا فَعَلْتُ فَهَلَا فِيْكَ لَصْرِيْدٌ
اُس نے کہا میں جو کچھ خرچ کرنے میں مفعول خرچ	میں جو تو کرتا ہے سو کیون نہیں ہے تو میں کم خرچ

من ذَا سرف مفعول ثان کا ذاک۔ السرف کا سرف يقال اسرف المال بذرا سرف فی کذا افعال و لا احد فيه والسرف فی الاصل تجاوز الحد والاعتدال۔ ضد العقد۔ قوله فهلا فيك لصرید۔ فيك لصرید التقليل۔

(معنا) کہ قالت زوجتی انی امراک فی انفاقک المال مسرفی مبذرا۔ فهلا کان فيک لتقليل منه المحاصل انها قالت لا کثیر الانفاق کذا ایل قتل البذل والانفاق فانی امراک فیما فعلت من البذل مسرفا متجاوزا احد الاعتدال۔

(د) گفت من ترا در صرف کردن مال مسرف و گذرنده از حدی نیم پس چرا خرچ کم کنی حاصل اینکہ آنقدر خرچ را بگذار و خرچ کم کن من ترا فی الحال مسرفی ایم آنقدر مفعول خرچ خوب نیست۔

(اردو) اُس نے کہا کہ میں تجھے خرچ کرنے میں سرف اور مبذرا کہتی ہوں جو تو میں کم خرچ کرنے کی عادت کیوں نہ ہوئی۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری بی بی بھکومت کرتی ہوئی بولی کہ میں جس انداز سے آپ مال و دولت کو خرچ کر رہے ہیں وہ تو صاف اسراف ہے مہربانی کر کے ذرا کم خرچ کر سکی عادت ڈالیے ورنہ سب کچھ یوں ہی لٹا دیتے۔

قُلْتُ اَمَّا لِيْنِي اَبَع مَالِيْ بِمَكْرَمَةٍ	يَكْتَفِيْ شَتَايَ بِهَا مَا اَوْرَقَ الْعُودُ
میں نے کہا بھکومت چھوڑ دے چون اپنے مال کو کھدکھوٹ	جس سے باقی رہے میری تعریف بھکومت ڈالی پتے نکالے

من اربع مجزوم و جواب الامر العود لنفس الطری الام للجنس۔ وللا دیبذہ الجملة الدوام۔ وما فی ما اوراق مصدرية ظرفية قوله یکتفی شتائی الجملة نصت مکرمۃ۔

(معنا) کہ قلت لہا لا تلعنی والترکینی اباع مالی بمکرمۃ فانہ یبقی بجانثائی فی الناس ما اوراق الفضن الطری۔ المحاصل انی قلت لہا علیی اشتری بمالی مکارم یدوم مدح الناس لی بسببہا مال دام الله الحیاة فی البیات اودا انما۔

(ف) گفتش مرا بگذر که از مال خود آن نیک کار با محرم دیارالم را بعضی کارهای نکو بفروشم، کہ میان مردم ستایش من بدان باقی بماند تا اگر شایخ بزرگ بیارند محل آنکہ مرا بر سخاوت ملامت کن زیرا کہ من ازان چنان کارهای نیک بخرم کہ بدان تا قیامت حمد و ثنای من روان خواهد ماند۔

(اردو) میں نے نبی سے کہا کہ تو مجھ کو ملامت نہ کر اگر شیش کرنے پر مجھے طلق العنان رکھ کر میں اپنا مال ایسے عمدہ کاموں کے عوض بخوں جس سے میری تعریف اس وقت تک باقی رہے جب تک شاخیں پتے دار رہیں یعنی میں داود و دیش سے ہمیشہ ہمیش کیلئے ذکر خیر خرید کر رہا ہوں اس میں تو حرام نہ بن۔ کیونکہ قیامت نیک اس سے میری ثنا و حمد جاری ہوگی۔

إِنَّا إِذَا مَا آتَيْنَا أَمْرًا مَّكْرَمَةً	قَالَتْ لَنَا أَنْفُسُ حَرْبِيَّةٌ عَوْدًا
بہ شک ہم جب کوئی عمدہ کام کرتے ہیں	تو ہماری حویہ طبعیتیں کتنی ہیں دوبارہ کرو

حرف صافی ما آتینا از ائد کا۔ آتینا بمعنی فعلنا۔ انفس حربیہ منسوب الی حرب بن امیہ۔ عود و اصر من العود یا ب اصر، يقال عاد یعود عوداً۔

(معنا) انا اذا فعلنا فعل خیر و امر مکرمه قالت لنا انفسا المنسوبه الی حرب بن امیہ عود و اصر الیها امرات کرات الحاصل نحن قوم اذا عملنا عملاً من اعمال الکرم حضرتنا انفسنا ان نکرده لان الکرم طبعنا و دشنا هاعن جدنا الاعلی حرب بن امیہ۔

(ف) ماہر گاہ کارے نیک کنیم دران وقت نفساے پاکہ بہ حرب بن امیہ منسوب اند ما را برور ترغیب دہند و بگویند کہ بار دیگر یہ کنید یعنی ما اگر وہ حرب بن امیہ ہمہ کارم الاخلاق و رشاد ما موجود اند لاہرم چون بکارے نیک رو کنیم نفس ما را برور ترغیب می دہد کہ بار بار ان کنیم۔

(اردو) بیشک جب ہم کوئی عمدہ کام کرتے ہیں تو ہماری طبعیتیں جو حرب بن امیہ کی طرف منسوب ہیں۔ ہم سے کتنی ہیں کہ ایسا عمدہ کام دوبارہ کرو۔ حاصل یہ ہے کہ ہم حرب بن امیہ کے خاندان سے ہیں۔ عمدہ کام ہماری طبعیتوں کو خوب بجاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب ہم کوئی اچھا کام شروع کرتے ہیں تو ہماری طبعیتیں ہمیں اسے بار بار کرنے پر ابھارتی کتنی ہیں۔

وقال ابو کدراء العجلی

يَا أُمَّ كَدْرَاءَ مَهْلًا كَلْتُوْ مِيْنِي	إِنِّي كَدْرِي وَإِنَّ اللُّؤْمَ يُوْذِيْنِي
اے ام کدرا دم نے مجھ کو ملامت نہ کر	بیشک میں کئی ہوں اور ملامت مجھ کو اذیت دیتی ہے

من قوله مهلاً اصله مهنى مهاد اللوم بالضم فعل و بالفتح صلا لا يلوم لا ذين من لا يذير و بابا فعال

(معنا ۱) بقول یا ام کدرا (عز و جنتہم ترفقی فی واسطی مہلہ و اقلی عن لومی علی الخلافی)
والفاتی فانی جہل کریم وان الیوم یوجعی ویولعی المحاصل ان الجود والسخا طبعی وخلق فاکرہ
ان اسمع لومًا وعدًا کذا۔ فلا تلوینی علی ذلک۔

(ف) اسے مادر کدرا (زن) اور قدر سے توقف کن و از ملائم باز تحقیق من مرد کریم و بخشش ام۔ ملائم مراد
الین می کند یعنی سخاوت و بخشش عادت من ست ہرگز ترک آن ممکن فی برے خدا تو از ملائم باز آزیں کہ از ملائم
مر آنکلیف و گرد می رسد۔

(اردو) اسے میری بی بی (کدرا کی مان) ذرا پیہر جا اور محکوم زیادتی بخشش پر ملائم نہ کر کیونکہ میں مرد سخی ہوں
محکوم ملائم ازیت پہنچاتی ہے حامل یہ ہے کہ سخاوت میری فطرت ہے اسکا ترک کرنا ناممکن ہے۔ میں مرد
سخی ہوں ملائم سے محکوم تکلیف پہنچتی ہے اور ملائم محکوم سخت ناگوار گذرتی ہے یا یوں کہو کہ بخل محکوم کدھ
دیتا ہے یعنی بخل سے میری طبیعت سزا رہتی ہے۔

وَإِنْ أَجِدْ فاعط عفوًا عَنِ مَعْنُونٍ
اور اگر سخاوت کروں تو دو ننگ از اندام کو بے حسان جملہ

فَانْ بَخِلْتُ فَإِنَّ الْبَخْلَ مُشْتَرِكٌ
سو اگر بخلی کروں تو بخل مشترک ہے

ترجمہ اجدا متکلم من جاد یجود والعفو الزائد عن الحاجة۔ الممعنون المقطوع وما یمن بہ وکذا
مفسر قولہ تعالیٰ اَجْرُ عَنِ مَعْنُونٍ بِالْمَعْنُونِ

(معنا ۱) بقول ان بخلت بمعانی کان فی البخل شرکاء کثیرون فان من البخل عام
یوجد فی کثیر من الناس۔ وان اجدا علی المحتاجین اعطهم ما یفضل عن حاجتی وهو
غیر مقطوع او ما یمن بہ فکان فی الفضل علی المسرفین و علی من یعطی ثم یمن بہ۔

(ف) اگر بہ مال خود بخل کرے پس مر فضیلت حاصل نشود بخل در اکثر مردم موجود ست۔ اگر بخشش کرے پس از مال
زائد عن الحاجتہ بدیم آنکہ گاہے بندہ شود یا از ان برکے حسان نہ نہادہ شود۔ حامل اینکہ مرض بخل عام ست
لاہم در بخل فضیلت فی اما سخاوت من کہ از مال زائد غریب بخشش کرے و آن بخشش بیک روش ہمیشہ جاری ماند
بر چنان بخشش فضیلت دارد کہ بارے خوب بسیار داد و باقیہ عمر نمانش یا نہ شد نیز بران سخاوت کہ بعد از
بخشش بر گردن فقرا بار احسان نہادہ شود پس سخاوت اولی و افضل ست۔

(اردو) سو اگر میں نے بخل شروع کیا تو کوئی کمال نہیں ہے کیونکہ بخل دنیا بھر کے لوگوں میں مشترک ہے اور
اور اگر میں نے بخل شروع کی تو اپنی حاجت سے زائد مال بخش کر دینا جو کسی وہ بخشش منقطع بھی ہوگی
اور نہ کسی پر اس سے حسان جتلیا جائیگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ بخل میں تو ہرگز فضل و کمال کی بوتک نہیں ہے

باقی میری سخاوت البتہ اس میں افضل و کمال ہے کیونکہ میں نہ تو اسراف سے کام لیتا ہوں کہ ایک بار خوب کھا دیا اور پھر عزم آسکا نام نہ لیا۔ اور نہ احسان کر کے پھر احسان جلتا تاہوں لہذا ان دونوں صورتوں سے میری سخاوت اچھی اور قابل تعریف ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ وہ متوسط ہے اور خیر الامور واسطہ ما ہے۔

لَيْسَتْ بِبَاكِتَةٍ اِلَيْهِ اِذَا فَقَدَتْ	صَوْتِي وَلَا وَاِثْرِي فِي الْحَيِّ بِسُكْنِي
رونے والے نہیں ہیں میرے شتر جب کہ گم کرینگے	میری آواز کو اور نہ میرے وارث قبیلہ میں بھگورینگے

(ح) اِذَا فَقَدَتْ صَوْتِي مَعْنَاهُ اِذَا فَقَدَتْ اِلٰہی صَوْتِی اٰی اَمَوْتُ۔ قولہ بیاکتہ خبر نیست والی اے (معنا) یہ کہ اِذَا اَنَامْتُ وَیَفْقَدُ صَوْتِی فَلَا تَبْقٰی عَلٰی اِلٰہی وَلَا یَبْقٰی وَادْنٰی فِی عَشِیْرِتِی الْحَاصِلُ اِنِّیْ لَمَّا تَرَكْتُ الْجُودَ وَالْحِلْمَ اِذَا الْعَقِیْبَةُ عَلٰی اِلٰہی وَلَا یَبْقٰی عَلٰی الَّذِیْنَ یَرْضَوْنَ مَلٰئِیْ بَعْدَیْ۔

(ف) نہ شترم نہ برہن ناگندہ است و نہ ورثہ ام در قبیلہ برہن گر نہ کنندہ است چون آواز گم شود یعنی ہر گاہ ہر دم نہ شترم و نہ ورثہ ام برہن ماتم کنند و نہ گرہ پس بچہ و بچہ بخارا ترک کردہ نخل افتخار گم۔

(اردو) نہ میرے شتر میرے روٹینگے جسوت میری آواز بند ہو جائیگی اور نہ میرے وارث لوگ قبیلہ میں مجھ پر روٹینگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میرے گرنے کے بعد نہ میرے شتر میری موت سے غم کھائینگے اور نہ وارث لوگ ماتم متائینگے پھر کیا ہے کہ سخاوت نہ کروں اور ورثہ کیلئے مال رکھ جاؤں نیز شتر پر احسان کر کے ضیافت کی تقریب میں بھی نہ کروں۔ درحقیقت امر نے کے بعد تو ان میں کاکوئی میرا غمخوار نہیں ہے۔

بَنَى الْبَنَاتُ لَنَا عَجْدًا وَمُسْكُمَةً	لَا كَالْبَنَاتِ مِنَ الْأَجْرَةِ وَالطَّيْنِ
بناؤں نے بنائیں ہمارے واسطے بزرگی اور بیکٹائی کی	نہ اس بنائے جو خشت و گل کی ہوتی ہے

معنی البناۃ جمع البانی امر و یہ هنا باء الکرام الأجدر بفتح الالف و فہم الجیم و تشدید المراء عمایہ بنی من الطین المسوی و تسمیہ العامة۔ القصید۔ الاجر جمعہ۔

(معنا) یہ کہ بَنَى الْبَنَاتُ و ہم اباؤنا الکرام لنا عَجْدًا وَمُسْكُمَةً لَا کَالْبَنَاتِ مِنَ الْأَجْرَةِ وَالطَّيْنِ الْحَاصِلُ اِنْ اَبَاؤُنَا الْبَنَاتُ لِّلْعَکَامِ بَنَوْا لَنَا عَجْدًا وَمُسْكُمَةً لَا یَفْقَدُ کَالْبَنَاءِ الَّذِیْ یَبْنِیْ مِنَ الْأَجْرِ وَالطَّیْنِ بَقِیْ زَمَانًا ثُمَّ یَفْقَدُ۔

(ف) بانیان ہمارے مابعد و شرافت بنا کر دے اند نہ چھوٹ جائیگا زخشت و گل ساختہ شود مخلصانیکہ بزرگان مام شرافت و بزرگی چنان بنیاد نہ خادہ اند کہ گاہے منہدم نہ شود چنانکہ بنای خشت و گل بعد ازین چندین منہدم گردد۔ عزت و شرافت مادی قائمی است۔

(اردو) بنانے والوں نے ہمارے لیے بزرگی اور عزت کی بنا ڈالی ہے نہ ایسی بنا جو اینٹ اور ٹی خشت و گل ہے

بنائی جاتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے جو درحقیقت عزت اور شرافت کے بنانے والے تھے ہمارے واسطے شرف و کمال کی ایسی مضبوط اور پائیدار بنیاد لی ہے جو کسی سہمہ نہیں ہوگی جیسے اینٹ مٹی کا گھر آج کے بعد کل گر پڑتا ہے۔ ہماری عزت پرانی اور زمانے سے ہے اور ایسا ہی مدتوں ہوگی۔

وقال عتيبة بن مجير وقيل انه لمسيلين الدار مري

لِحَافٍ لِحَافٍ الضَّيْفِ وَالْبَيْتِ بَيْتُهُ وَلَمْ يُلْفِضْنِي عَنْهُ عَنْ آلِ الْمُقْتَعِ
میر الحاف ہمان کا لحات اور میر انکرا اسکا گھر ہے اور باز رکشتی نہیں اس سے بھگو آہوے برقع پوش

م لم یلفض من الہاء عندہ اذا شغلہ عنہ قال تعالیٰ لا تلوکم اموالکم ولا ذلکم عن ذکر اللہ الغفل
المقتع کنی یہ عن امرأۃ ذی الجعلال۔ المقتع اسم مفعول من قنع المرأۃ اذا البسها القناع

معنایاں بقول لحاتی لحات الضیف وکن ایسی بیعتہ ولم یلفض عن خدمتہ المعشوقۃ المقتعۃ
الحاصل انی انزل ضیفی منزلی حتی ان لحاتی لحاتہ وبتی بتیہ تصرف فیہ کیف یشاء وانی
اخذم الضیف خدمۃ لہ تشغلت عنہا امرأۃ جمیلۃ کا لزال المقتع۔

(ف) لحات من لحات ہمان وحنانہ فحانہ کوست۔ مر از ان خوبصورت از و باز توان داشت۔ محاسن اینکہ
ہر گاہ ہنجانہ ام فروا یکس بیان خود او فرستے نہ کہ ہم بلکہ اور اختیار تصرف بدہم ہر چہ خواہ کند۔ نیز من بجز متفق چلن
شیدا م نہ زن پری روشل آہوے برقع پوش از ان باز توان داشت۔

(اردو) میر الحاف میرے ہمان کا لحات ہے اور میر انکرا گھر۔ بھگو نہایت حسینہ جمیلہ معشوقہ (دل آہوے
برقع پوش کے) ہمان کی خدمت سے غافل نہیں کر سکتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ہمان کو میں اپنی جان سے غریب مانتا
ہوں اسکو اختیار ہے کہ میرے گھر میں حسب دلخواہ تصرف کرے۔ میں اس پر اس قدر رشید ہوں کہ ایک پریر و سہ لقا
معشوقہ بھی اسکی طرف سے بھگو غافل نہیں کر سکتی۔ بلکہ اسکو چھوڑ کر ہمان کی طرف مائل رہتا ہوں۔

أَحَدُهُ أَنَّ الْحَدِيثَ مِنَ الْقُرَى
وَتَعْلَمُ نَفْسِي أَنَّهُ سَوْفَ يَفْجَعُ
اس سے گفتگو کرتا ہوں کیونکہ گفتگو ہمان تو ازیں سے ہی اور میر انفس جانتا ہے کہ وہ عقریب ہو جائیگا

۲ احديث من الحديث باب تفصيل۔ قولہ ان الحديث من القرى معناه ان الحديث من امارات
القرى او المعنى الحديث نوع من القرى۔ ليرجع بنام۔

معنایاں انی احداث متینہی باحادیث مختلفہ بعد اطعامہ فان الحديث ايضا من جملة القر
وتعلم نفسی انه یفجع۔ الحاصل انی او دی جمیع شرائط القری من الاطعام والحديث
مع الضیف والموانسة مع فی کل شیء حتی انی احديثه وانسہ حتی بنام۔

(ف) من باهمان گفتگو میکنم تحقیق گفتگو نمیضایفت ست و نفس من بداند که او غنقرب بخوابد حاصل اینکه من شرط ضایفت را خوب ادا نمیکنم باهمان نشسته خوش گفتگو میکنم تا بارم خوابش گیرد من میدانم که زود بخوابد زیرا که مصائب برداشته آمده است لاجرم از برای راحت رسانش چنین کنم۔

(اردو) میں اپنے معان سے مزے کی باتیں کرتا ہوں کیونکہ معان سے بات چیت کرنی ہی ایک قسم کی ضیافت یعنی آسکے کو لازم ہے اور میرا نفس جانتا ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے بعد سو جائیگا۔ غلاصہ یہ ہے کہ ہر طرح سے معان کی خدمت کرتا ہوں۔ میں جانتا ہی ہوں کہ پھر پریشان ہو کر آئے ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد سو جائیگا لہذا نیند آجانے تک بیٹھے خوب مزے کی باتیں کرتا ہوں۔

وقال عمرو بن احمرا الباهلی

اِذَا جَهِلْتُ اَجْوَافَهَا لَمْ تَحْكَمْ

جیکہ جاہل ہوتے ہیں اُن کے پیٹ تو جیتنے جیتے ہیں

وَدَحْمٍ تَصَادِيهَا اَلْوَلَا تَدْمَلُ

بت سی سیاہ رنگ کی دیکھیں بڑی ہیں جو کھولتے ہیں اُٹھانیں گے

الاولو و بمعنی رب۔ الدھم جمع دھماء و اللزاد بها القدر السود من كثرة الطبع۔ تصادفها تداخلها بالنصب الا تداخل يقال صاداه اذا داراه باب مفاعلة۔ الاولاد جمع وليدة مثل فعيلة الهمزة الجملة العظام مجرور تحت ثان لدھم۔ قوله اذا جهلت اجوافها معناه اذا اشتد عليها غلبتها شبعته شدت عليها بشدة غضب الجاهل۔ قوله لم تحكم يقال تحكم اذا صار حليماً۔

معنا (ا) رب قدر و سود عظام تصادفها الاماء اذا غلت اجوافها كما يغضب الجاهل لم يسكن كالجليم المحاصل ان تلك القدر و كذا غلبتها غلبتها بشدة اذا كانتا تغضب غضب الجاهل لم يسكن غلبتها كالجليم۔ وهذا القدر و تستعمل في الطبع اذا تصادفها الاماء المخوادم بالرفع والوضع۔ (ف) بسا دیکھا سیاہ کلان اندک گنیز کان انہارا بگردانند ہر گاہ شکم آن دیکھا بخوشی آید ہجوم خوشیدن جاہل، فرو شود مثل بردبار حاصل اینکہ آن دیکھا را گنیز کان در تعامل درازند و ہمیشہ آن دیکھا با گوش خوشند کہ گاہے فرو نشوند۔ زیرا کہ ہر دم سلسلہ معانان جاری باشد واضح باد کہ دین شعر خوشیدن دیگر را بشتم نادانان بشود داودہ شد۔ و گفت کہ چون آن دیکھا بخوشند پس مانند مرد حلیم کہ غصہ اش فرو شود فرو نشود۔

(اردو) اور بت سی سیاہ بڑی بڑی دیکھیں ہیں جو باندیان اُن کا استعمال کرتی ہیں۔ جب اُنکے شکم جاہلوں کے مانند سخت جوش میں آتے ہیں تو حلیم و بردبار آدمی کی طرح اُنکا جوش قہر میں آتا ہے غلاصہ یہ ہے کہ ایسی بڑی بڑی سیاہ دیکھیں ہر وقت گوشت و شوربہ سمیت جوش کھاتی رہتی ہیں تو باندیان اُنکو دیکھنے کے کام میں لاتی ہیں۔ اُن دیکھوں کا جوش جاہل کے جوش کے مانند ہے کہ فرو نہیں ہوتا ہے جیسے بردبار شخص کا جوش فرو ہو جاتا ہے۔

تَرَى كُلَّ هَرَجَابٍ كَجَوْجٍ لَهْمَةٍ

تو دیکھتا ہر بڑی کو جویزى سخت آواز کرنے والی کثیر اللحمہ

تَرَفُوفٍ بِشَلْوِ الثَّابِ هَوَجَاءٌ عَنِيْلَم

جلدی اچھلائی والی بیش غرنا کے گوشت کو انسانی ادھر تک اٹھانے والا

حل الهرجاء بکسر الاول وكذا الهرجاء بتشديد الباء الطويل من الناس وغيرهم من اجنب جمعهم
وآداد بها القدر العظيمة الطويلة - الجوج واللاج والجبجة والجبجة والمجاج الشديدا المجاجة
الجبجة كثرة الاصوات - اللممة تانيث الهمك كثير اللحمه والاكل - الرفوف بالمعجمة الخفيف
السرير يستوى فيه المذكور ولونث - الشلوا بالکسر العضو من اعضاء اللحمه - ولدا الناقه
وكل مسلوخ اكل منه منه شئ وبقيت منه بقية - والباء في بشلوه للتعدي - الثاب الناقه
المسنه - لهوجاء الناقه السريعة - والريح الشديده - العيلم البثور الكثيرة الماء - والصفا
المذكورة كلها اشعارها المقدام -

معناها (توئی فی تذک القد وکل قدر عظیمه طویلہ شدیدہ الصوت کثیره اللحمه)
سریعه اخذ العضو الناقه المسنه العظیمه شدیده الصوت عند القلیان كالريح الشدیل
وسیعه البطن کثیره المرق کا نه البثور کثیره الماء - الحاصل ان تلك القدر اعظمه طویلہ
تلقم ما یلقی فیها وتغلی علیا تاشدید کان اذینها كصوت الريح الشدیده - وانها عظیمه
البطن یسع فیها المرق کثیر کانها البثور کثیره الماء فی وسعه بطنها -

و(ش) یعنی تودران دیگما ہر یکے را کھان وبلندیز بوقت بوشیدن سخت آواز کند و گوشت را بلقمہ بر بندہ عضو ناکه
سن رسیدہ را بر زوئی پزندہ پھون باد صحر آواز کنندہ و در کشادگی شکم چاہ بسیار آب است - خلاصہ اشراش نیکہ
آن دیگما بسیار کھان و وسیع اند و جو چیلے فراوان در و انداختہ شود ہمہ را بہ لقمہ بند و بچند - گوشت شتر کس نہ
بر زوئی سبز ندر سرکہ دران دیگما آنقدر جوش آید کہ آتش مثل آواز باران شدہ ماند - و آن دیگما چنان عظیم الطین
اند کہ در دوشور با بسیار انداختہ شود گویا چاہ بسیار آب اند -

(اردو) تو ہر ایک دیگ کو دیکھتا کہ بڑی جویزى اور بٹنے کے وقت سخت آواز کرے والی - تمام چیزوں کو لقمہ
کی طرح چیلنے والی - کس سالہ ناکہ کے گوشت کی بوٹون کو فوراً بھالنے والی - بٹنے وقت آندھی کی مانند
غل بجائے والی - کشادہ پیٹ والی گویا بہت پانی والا کھان ہے - خلاصہ یہ ہے کہ ہماری وہ دیگین بہت بڑی
بڑی ہیں مختلف اجناس کو انھیں ڈالنے سے ہی وہ سمائیٹی ہیں - آگ پر چڑھانے سے ایسا جوش مارتی ہیں کہ
آہنی آواز آنے کی مانند شمش کرتی ہے بوزی بوزی آوٹنیوں کے گوشت کو پل میں گلاتی ہیں - اس قدر شور بہ
آئینہ سماتا ہے کہ یا ایک گھر کھان ہے حسین بہت سا پانی ہے -

لَهَا لَقَطٌ جَائِحٌ الظَّلَامِ كَأَنَّهُ

اسکے یہ رات بعض صحیر یا بہل ہوئی تھن آوازین ہیں گویا

عَجَارِفٌ غَيْبٌ أَرَاخٌ مُتَهَيِّزٌ م

ہیں گے آوازین غیر روزین آتیوں یا بارش کی کرک دار کی ہیں

من اللفظ اخلاط الاصوات - بلخص بالكسر طائفة من الليل منصوب على الظرفية - العجارف جمع عجرفة وهي شدة المطر - الاراخ الا في رواحا والذاهب كذلك المتهزم اسم فاعل من تهزم الغيب اذا كان معه صوت الرعد - تهزم السحاب اذا انشقق مع صوت عالي - قوله كانه التخيير لللفظ -

(معنای) لتلك القدر اخلاط الاصوات في طائفة من ظلام الليل كان تلك الاصوات شدات امطار دأحة شديدة الرعد قوية الصوت - الحاصل ان تلك القدر وتغلي في جح الظلام غلبا فاشد يد تلك الاصوات مختلفة كانها امطار شديدة مع الرعد الا تية رواحا شديدة صوت الرعد -

(ف) مران ديگہا در بار سے از شب باہم آہستہ آواز ہا چنانکہ گویا باران آیندہ در آخر روز شدید الرعد اندر خلاصہ اینکہ در بارہ شب دران دیگہا بسبب جوشیدن آواز ہا مثل آواز باران آخر روز نہ کہ بارعد و برق میبارد و از آن آواز ہا بلند شوند -

(اردو) ان ديكون كي باہم علی ہوئی مختلف آوازین پیرات بین الی بین کہ گویا آخر روزین آتیوں سخت کیلی اور کرک دار بارش کی مانند ہیں - خلاصہ یہ ہے کہ وہ دیکھیں رات کو چو لے پریسی آواز کیسا تھہلتی رہتی ہیں گویا وہ سخت آوازین آخر روزین آتیوں کیلی اور کرک دار بارش کی آوازین ہیں جو بالکل اندھا دھند سن سُن کرتی ہوئی سی جاتی ہیں -

اِذَا رَكَدَتْ حَوْلَ الْبُيُوتِ كَأَنَّمَا

جب کہ قائم ہوئی ہیں گھروں کے ارد گرد گویا

تَرَى الْآلَ يَجْرِي عَنْ قَنَابِلِ صَيِّمٍ

دھوکا گزندہ ہے گھروں کی کھڑی ہوئی جماعت

من الركد القيام واللبث يقال الماء الركد اي الثابت القائم لا يجري - الال السراب يجري عن قنابل الخ بمعنى يمر من قنائل - يقال يجري عنه اذا مر عليه - القنابل جمع قنبل وهو جماعة الخيل - الصييم جمع الصائم بمعنى الثابت القائم - شبه الدخان المرتفع من القدر والسراب - والقدر بقنابل صييم -

(معنای) اذا قامت القدر وحول بيوتی کافما ترى السراب يمر على جماعة الخيل المحاصل ان القدر حين تطبخ فيها حول بيوتی ويرتفع الدخان منها فكان الدخان هو السراب

یصو علی القدر والحق ہی مثل جماعۃ الخلیل فی العظم۔

(ف) چون آن دیگہاگر دغا منہ سے قائم شوند گویا میثے پختی کہ بر گروہ اسپان میگذرد۔ چنانچہ چون آن دیگہا بفرغ پخت بردیدگان برداشته شوند و در انما طعام میزد پس دودیکہ از ان بخیزد مثل نمایش است گوئی کہ بر گروہ اسپان کہ استاده اندیم و درین شعر دود و دیگہا را بہ سراب و دیگہا را بہ اسپان استاده شبہ داده است۔ (اردو) جب کہ وہ دیگین میرے گھر کے ارد گرد کھڑی ہوتی ہیں۔ تو گویا تو سراب کو گھوڑوں کی کھڑی ہوئی عمت سے گزرتا دیکھتا ہے۔ غلام یہ ہے کہ جب دیگین جو لیے پر پکانے کی غرض سے چڑھائی جاتی ہیں تو دھواں بلند ہو کر ان پر گزرتا ہے۔ اسوقت اگر کوئی دیکھے تو یہی ایسا کہ گھوڑوں کی کھڑی ہوئی جماعت کے اوپر سے سزا گزرتا ہے۔ لیکن وہ دیگین بڑے بڑے گھوڑوں کے مانند قطار کی قطار کھڑی ہیں اور آگ کے شعلوں کی تیزی کیساتھ دھواں ملکر سراب کی مانند نظر دکھلا رہا ہے۔

وقال المراسر الفقهی

سَنَا النَّارَ عَنْ سَابِرٍ وَلَا مَتْنُورٍ

آگ کی روشنی کو رات کے مسافر اور متنور سے

لَيْتَ لَا أَخْفِيَ إِذَا اللَّيْلُ جَلَنِي

قسم کھانی ہے کہ پوشیدہ نہ کروں جبکہ رات مجھ کو ڈھانپے

صل الیت اقممت من الایلاء۔ قولہ یعنی من جن اللیل قال تعلی حکایۃ عن ابی ابراہیمؑ قلما جئت علی اللیل رأی الایۃ الجہا الستور۔ سنا النار ضوع النار منصوب مفعول لا خفی۔ السامری من یسیر باللیل۔ المتنور اسم فاعل من تنو الرجل اذا دأى النار من مکان بعيد۔

(معنا) (یقول انی اقممت باللہ العلی القدیر ان لا خفی ضوع النار عن من یسیر باللیل والذی یتنور اذا ستر فی اللیل۔ الحاصل انی خلعت ان لا خفی النار فی لیل مظلمۃ عن الطارقین والمسافرین بل او قد ہالیہتد وابھا الی درای فاقہم۔

(ف) من سوگند خوردہ ام کہ چون شب مل پوشد۔ روشنی آتش را از شب روچینندہ آتش از دور پوشیدہ مخم۔ حاصل اینکه ہمیشہ آتش افروزم و همان را سوئی خود بدان آتش دعوت کنم مثل غیل آتش فرو کردہ از درم شب روان من نیابند میمن همان نوازی کنم۔

(اردو) میں نے اس بات کی قسم کھالی ہے کہ جب رات مجھ کو ڈھانپے تو آگ کی روشنی کو شب و مسافر اور دور سے دیکھنے والوں سے پوشیدہ نہ رکھوں۔ غلام یہ ہے کہ اندھیری رات میں برابر آؤی جگہوں میں آگ جلائے رکھوں گا تاکہ رات کو چلنے والے مسافر اور اندھیری میں مبتلا ہو کر دور سے آگ کو دیکھنے والے لوگ آگے دیکھ کر میرے ہمان پہنچیں اور میں همان نوازی میں مشغول رہوں۔ غیلوں کے مانند آگ جگہانین رکھوں گا۔

تَقْنِي لِسَايِرِ الْخَيْرِ اللَّيْلِ مُقْتَرِ
روشنی ہو چلاوے آخرات کے مسافر کو جو بیکس ہے

فَيَمُوقِدْنِي نَارِي اَرْفَعُهَا اَعْلَاهَا
سوائے دونوں گروہ میری آگ کے جلائے دے آگ جلاؤں

قوله موقدني ناري حذف فون التثنية بالاضافة - انما اتى بالثني لان المارء به جنسي العبيد
والاماء ارفع لمعنى او قد اعلها الضمير للنار - قوله تقني من الاضاعة لازم ومع ذلك لا هما
محتمل المقتر اليائس المقتدر -

معناه (فاني انا دای عبيدی وامائی واقول ارفع النار واوقد لها هرجاء ان تقني لمقتدر
مسافر میری فی آخر الليل - المحاصل فی امر الخدام الموقد من النار باليقاد النار ليجهتوا
بها المسافرون المقتدون في الليل المظلم الى داری -

(ف) من ہر دو گروہ خدمتگاران را بفرمایم کہ آتش روشن کنید کاش آن آتش بہ مسافر آخر شب محتاج روشن
رساند - خلاصہ اینکه من خدمتگاران را برائے آفر و قش آتش حکم دہم تا ازان روشن سوی رکام مسافر محتاج کہ در
آخر شب راہ گرفتہ است ہدایت یابد و من خدمتش کنم -

(اردوم) میں دونوں گروہ خدمتگاروں کو پکار کر کہتا ہوں کہ اسے دونوں گروہ میری آگ کے جلائے والو
آگ کو خوب بھڑکاؤ - کاش وہ آخرات کو جلنے والے محتاج بیکس مسافر کو روشنی ہو چلاوے - خلاصہ یہ ہے کہ
میں اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو آگ روشن کرنے کا حکم دیتا ہوں تاکہ انکی روشنی کے سہارے آخرات کو
چلنے والا اجتماع مسافر میرے گھر پہنچے اور میں انکی ضیافت اور معانداری کروں - واضح رہے کہ موقدنی کا
لفظ تثنیہ لایا گیا ہے کیونکہ اس سے غلام باندیان دو گروہ مراد ہیں یا یہ کہ تثنیہ سے جمع مراد ہے -

كِرِيمِ الْحَيَا شَاحِبِ الْمَتَحَسَّرِ
ایک عمدہ پھر والا لاغر بدن

وَمَا اَدْعَيْنَا اَنْ يُّوَجِّهَ نَادِكَا
دو ہم پر کیا ہے یہ کہ مقابل ہووے ہماری آگ کے

قوله وما ادعينا ان يوجه نادكا - ان يوجه بمعنى ان يقابل المواجهة المقابلة سوکفی به عن
الاتيان - الحيا الوجه - الشاحب المتغير للهزل - المتحسر ما يبذل ومن الجسد كالوجه واليد
والرجل والارء بالجسد مطلقاً -

معناه (اے حق ضرر پہنچنا اذاتی نارا ضعیف کریم الوجہ متغیر الجسدم - المحاصل ان يقول انی
او قد ناری لمهتد وایہا الطارقون فاذہ لا ضرر لی اذاتی نارا ضعیف کریم الوجہ مهزول
جسدم - فَلَمْ لَا وَقْدَهَا وَاَنْجِلْ -

(ف) مرا چہ نقصان ست کہ مہمانے کریم الوجہ لاغر جسم نذر آتش آید - صجل اینکچون آتش افروزم وبران مہمان

کریم الوجہ لا غریب من مکان من آید از موضع سے لایق نہ شود پس چہ مثل محمیان آتش نافرورم و بلان رحمت ہمان کیم
 (اردو) اس سے ہمارا کیا نقصان ہوتا ہے کہ ایک شخص عمر و چہرہ و جسم والا ہماری آگ کے مقابل ہو جائے
 خلاصہ یہ کہ ایک شخص اچھے چہرہ والا شریف اور عاجز والا یعنی مصیبت زدہ ہماری آگ کے پاس آدو
 اور ہمارا ہمان بنے۔ اس سے ہمارا ذرا کیم نقصان نہیں ہے پھر کیون آگ روشن کر کے کو اپنی طرف ٹھیک

وَإِذَا قَالَ مَنْ أُنْتَفِعُ بِغَرَفِ أَهْلِكَ
 اور جب پوچھے کہ تم لوگ کون ہوا آگ کو بچھتے کیلئے
 سَرَفَعْتُ لَهُ يَأْتِيهِ وَلَهُ أَتَتْكُمْ
 بلند کرتا ہوں اُس کے لیے اپنا نام اور چھپاتا نہیں

وَإِذَا قَالَ أَيْ الضَّعِيفُ الْكَرِيمُ الْوَجْهَ - أَهْلُهُ الضَّعِيفُ الْمَوْثِقُ لِلنَّاسِ - لَمْ أَتُكْرَمُوا لِي لَمْ أَخَفْ وَأَتَغَيَّرَ -
 یہاں انکو الرجل اذ اتغير وانحفي۔

معنا ۱) اذ قال کریم الحیا من انت لی عرف اہل ناری بیت لہ امی بصوت رفیع ولم اخف
 علیہ فان ذلک من امارات البخل - الحاصل انی رجل محی لا مخفی علی الضعیف شیئاً من احوالی
 اذ مسائل عنہا کما یحیی البخل۔

(ف) چون آن ہمان کریم الوجہ ہر سکہ شہا کیستید تا آتش را بشناسد۔ باواز بلند نام گویم و مخفی نہ دارم۔ یعنی
 چون بدین غرض کہ آتش افروزندگان را بشناسد از باہر سکہ شہا کیستید باواز بلند نام گویم و مخفی نہ دارم۔
 (اردو) جب وہ کریم الوجہ ہر پے پوچھے کہ تم لوگ کون ہوو اس غرض سے کہ آگ والوں کو بچھانے توین باواز
 بلند اپنا نام بتاؤ ہوں اور چھپاتا نہیں ہوں خلاصہ یہ ہے کہ میں مخفی اور کریم ہوں لہذا جب ہمان نام و نشان
 دریافت کرے تو صاف صاف بیان کر دیتا ہوں۔ کیونکہ نام و نشان کا چھپانا بخیلوں کا شیوہ ہے۔

فَبِتَنَافُخِ مِنْ كَرَامَةِ ضَعِيفَاتٍ
 اور تمام رات اُس کے لیے کھانا پیا کرتے رہے پھر بچھپائے
 وَبِتَنَافُخِ طَعْمًا غَيْرَ مَيِّسٍ

حال الطعم بالضم الطعام - قوله غیر میس منسوب بنزع الخافض ای من غیر میس۔ انما قال
 غیر میس فان العرب کانت من عادتهم اذ انزل بهم ضعیف فی سنتہم لیکامرون بینہم
 فمن فاز وغلب یذبح للاضیاف ما یحصل لہ۔ والمیسر القمار۔

و معنا ۲) فبتنافخ من غیر و عافیت من اجل کرامۃ الضعیف و بتنافخی طعمہ من غیر ان تقامر
 فیما بیننا۔ الحاصل انی لا احتاج الی ان اقامہم اذ غلبت اذ یج للضعیف ما یحصل لی غانی
 رجل کریم مخفی اطعمہ الا ضیاف دأما سوا عندی الخصب والقیح حتی انی بت مع ضعیفی بخیر
 و صرح من کرامتہا من غرت لہ و محدثہ و غیر ذلک من غیر مزاولۃ قمار۔

(ف) مانتظم و کریم همان شب بخیر گذاشتیم و ہم شب بہ ہیو طعاش بے آنکہ باہم قمار بازی بسر بردیم چہل اینکہ من مردی و کریم ستم مرارے همانندی همان حاجت قمار بازی نیست قسط و فراخ سالی نزد من کیست - چنانکہ ما با همان خود بہ شب بخیر گذاشتیم - عیش کریم برے او شتر قمر کردہ ہمہ شب سامان طعاش کریم بے آنکہ باہم قمار بازی کنیم و از محصول بازی ضیافتش کنیم -

(اردو) اور ہم نے رات اپنے همان کی نظم اور آدھ بھگت میں خیر و عافیت سے گزاری - رات بھر اسکے کیے کھانے کا سامان کرتے رہے بغیر اسکے کہ جو اکیسٹہ خلاصہ یہ ہے کہ ہم کو همانندی کیلئے قمار بازی کی ضرورت نہیں جو ہم یوں ہی اپنے مال سے همان کی ضیافت کرتے ہیں اور رات بھر اس کی نظم اور خدمت کرتے اور پیٹھے خوش فٹو کرتے رہتے ہیں - واضح رہے کہ عرب میں دستور تھا کہ قسط سالی میں جب همان کسی کے ہاں آتا تھا تو آپس میں جو اکیسٹہ تھے اس میں جو شخص جیت جاتا وہ اسی محصول سے همان کی ضیافت کرتا تھا - شاعری بات کی طرف اشارہ کرتا ہوا کہتا ہے کہ ہمیں اسکی ضرورت نہیں ہے - ہم خود اپنے مال سے همانندی کرتے ہیں -

وقال عروة بن الورد العسبي

ومن حديث هذه الايات ان فاسا من بني عيس رهطه هلك اموالهم فانواعرة وقالوا اغتنياء عرودة فخرج بهم على عزم الغزو ففنته زوجته لما خافت عليه الهلاك فلم ياترها فاعسا على قوم واصباب ايلك كثيرة فانشد يقول -

أَرَأَيْ أَمْ حَسَّانَ الْغَدَاةَ تَلَوْنِي	تَحَوَّنِي الْأَعْدَاءُ وَالنَفْسُ أَخُوْتُ
میں ام حسان کو دیکھتا ہوں کہ صبح کو مجھ کو ملامت کرتی ہے	مجھ کو دشمنوں سے ڈراتی ہے اور طبیعت ڈر پوک ہوئی ہے

(اردو) ام حسان زوجتہ - الضیافت بعدی الی مفعولین قولہ تحوئن بدال من قولہ تلومنی احوال من المستکن فی تلومنی - اخوف ام تفضل الخائف -

(معنا) (اف) اری ام حسان غداة ذلك اليوم تلومنی علی عزم الغزو وتحوئننی الاعداء والنفس اخوف من الشدايد - الجاصل انھا كانت تمنعني عن الغزو وتحوئنني الاعداء - لانھا خافت علی اهلاك والنفس محولة علی الخوف من الشدايد فخوفها غیر مستعجب -

(ف) من پیغم زمر را کہ مرا بر قصد جنگ تلوش می کند و از دشمنان مرا بر سر ساز و حال این است کطیع انسانی ترسندہ می باشد - چہل اینکہ چون عزم پیکار و غارتگری کردم زن من از ہا تم ترسید لا جرم مرا تلوش میکرد و از دشمنان نمی ترساید - و در حقیقت طبیعت انسان ترسندہ می باشد پس ترس وی عجیب نبود -

(اردو) میں اپنی بی بی ام حسان کو لڑائی کی صبح کو دیکھتا ہوں کہ وہ مجھ کو قصد جنگ پر ملامت کرتی اور مجھ کو

دشمنوں سے ڈراتی ہے اور انسان کی طبیعت ڈرپوک ہوتی ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جب میں نے غار گری کا قصد
مصر کیا تو وہ مجھ کو اس پر ہلاکت کرنے لگی اور میری ہلاکت کے خوف سے مجھ کو دشمنوں سے ڈرانے لگی اور حقیقت
میں انسان کی طبیعت ڈرپوک ہو کر رہتی ہے۔ لہذا اس کا ذرا تعجب انگیز نہیں ہے۔

يُصَادَفُ فِي أَهْلِهِ الْمُتَخَلِّفُ

مجاوے اُس سے اپنے اہل میں چھپے رہنے والا

لَعَلَّ الَّذِي خَوَّفْتَنَا مِنْ أَمَانَتِنَا

شاید وہ موت جس سے تو مجھ کو ڈراتی ہے ہمارے لئے

دعوى خوفنا مفعول ثانى له المحذوف وهو الموت - يصادف يصادف يصادف المتخلف من تخلف عن القوم
الضهير في اهل المتخلف لتقدم مرتبة - والضهير في يصادف للموت المحذوف والمتخلف فاعله
قوله في اهل المتخلف طرف لصادف -

(معنا) - فقلت في جواب اهل الموت الذى خوفنا من امانتنا يصادف المتخلف عن القوم
في اهل وداع ولا يلاحقه الذى ذهب مع القوم للغزو - الحاصل فاجتہدوا قتل الموت والهلاك
غير مخصوص بالذى يغزو وكما تخاف في على بل بما يلاحقه المتخلف عن الاضرب في دامن خوفه
على مما لا وجه له -

(ف) - جواب دادش کہ آن موت کہ مارا از پیش آمدنش میرسانی - شاید کہ باوی شخصی پس مانده از قوم
در خانه خود میان اہل و عیال ملاقی یا شدہ محال اینکہ ہر کہ در جنگ رود مردن دلازم نیست باشد کہ ہر کہ
در جنگ نہ رفت بلکان خود باوی و چار شود پس چرا از جنگ منع میکنی -

(اردو) - میں نے اُس کو جواب دیا کہ شاید وہ موت جس سے تو ہم کو اُس کے آنے سے ڈراتی ہے تو ہم سے چھپے
رہنے والا شخص اپنے اہل و عیال میں اُس سے ملاقات کر لے۔ خلاصہ یہ ہے کہ لڑائی میں جانے سے مرنا
لازم نہیں ہے بلکہ جو شخص گھر میں ہے اُس کو بھی موت آسکتی ہے لہذا لڑائی سے مجھ کو کتنا محض ہے وجہ ہے

أَبُو صَبِيحَةَ يَشْكُو الْمَفْاقِرَ عَجْفُ

باپ چھوٹی لاغر لڑکی کا شکایت کرتا ہوا فقر کی

إِذَا قُلْتُ قَدْ جَاءَ الْعَقْبَى حَالٌ دُونَهُ

جب میں نے کہا کہ تو گری آئی ہے حال ہو گیا اس سے دور

العقبى اراد به المال فانه سبب العقبى فذکر المسبب واراد به السبب - قوله حال فاعله ابو صبيحة
دونه الضهير للعقبى - المفاقر جمع الفقر كعائج جمع عيب - لا عجت المهازول - وهو نعت
ابوصبيحة التنكير للتكثير قوله يشكو المفاقر حال من حال -

(معنا) - اِذَا قُلْتُ يَوْمًا قَدْ جَاءَ عِنْدَنَا مَالٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ جَرٌّ مَسْكِينِ ابوصبيحة صفات
شكياً مفاقر - الحاصل انى رجل كثير السخا حتى انه اِذَا قُلْتُ يَوْمًا فاقوى قد جاءنى المال يحول

بینہ ویننا قبل ان یقتسم ویترت فیہ رجل مسکین معزول ذو اولاد صغار ضاعف - یشکو حاجاتہ
فاعطیہ المال -

(ف) چون گفتہ کہ مال آمدہ است میان من و مال من شفعی لاغر پدر دختران خردم فخر و حاجتش گلہ کنان
حاصل شدہ حاصل اینکہ من سخی بہتم مال بدست من نماز چنانکہ چون روزے در گروہ من بگویم کہ بدست من امروز
مال آمدہ است قبل ازین کہ دران تصرعے کم مسکین و محتاج در دست و مال را ببرد -

(اردو) جبکہ میں نے اپنی قوم میں کہا کہ مال آیا ہے تو میرے اور مال کے درمیان ایک شخص چھوٹی اور لاغر
لڑکیوں کا باپ اپنی حاجت کی شکایت کرتا ہوا آکر ہوا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میری سخاوت کی تو یہ حالت
ہے کہ جب کبھی ہاتھ میں مال آیا اور میری قوم کو خبر لگی تو مسکین اور فقیر لوگ اپنی حاجتوں کا گلہ کرتے ہوئے
ہوئے اور میں نے سب کچھ عطا کر دیا -

لَمْ تَخْلُ لَكَ دَخْلُ الْحَقِّ دُونَهَا	کَرِيمٌ أَصَابَتْهُ حَوَادِثُ تَجَرُّفٍ
اسکو ایسی حاجت ہے کہ داخل نہیں ہوتا ہے حتیٰ اس سے پہلے	وہ مزاج کا سخی ہے جو بچے اسکو وہ حوادث جس نے مال کو ہار لیا

الضعیف لا یوصیۃ الیمیت نعت ثان کا بوجبیۃ - الامداد بالحق ما یجب ان یقضى - الخلة الخفا
تجرف تھلث یقال جرفه اذا اهلكه وذهب بکله - قوله لا یدخل نعت خلۃ -

(معنا) کہ حاجتہ شدیدہ لا یدخل د و نہا حق من الحقوق النی یجب ادا و عا - وهو
کریم قد اصابتہ حوادث تھلث المال کلہ - الامصال ادا باحبیۃ رجل شدید الحاجة حیث
لا یقدم علیہا حق الاخوان والا قارب شدۃ حاجتہ ہو کریم اصابتہ نوائب الذہر النی ذہبت
بعالہ کلہ و ترکہ فقیراً محتاجاً -

(ف) اور اچھے دست کہ حق واجب الادا پر داخل نہ شود نیک مرد دست کہ حوائشیکہ ہمہ مال را ہلاک
کندر رسیدہ است - حاصل اینکہ آنکس آنقدر متعجب است کہ حق او پر ہم حقوق واجب الادا مقدم است - نیک
مرد بود مگر مصائب زمانہ بملی مالش را ہلاک کردہ بدست فقر و حاجت گرفتار کردہ است -

(اردو) اسکو ایسی سخت حاجت ہے کہ کوئی حق اس سے پہلے داخل نہیں ہو سکتا ہے - وہ اچھا آدمی ہے کہ اسکو
ایسے حوادث پہونچے جو تمام مال کو ہلاک کر دیتے ہیں - حاصل یہ ہے کہ اسکی محتاجی آنقدر سخت ہے کہ تمام حقوق واجب الادا
پر اسکی مقدم ہو جائے جلا مانسے زمانے کی مصیبتوں کے سارے مال کو فنا کر کے اسکو حد سے زیادہ متعجب بنا دیا ہے

رَأَيْتُ بَنِي لُبَيْنِ عَلَيْهِمْ غَضَاظَةٌ	حَلُّوْهُمْ وَسَطُ الْبُيُوتِ التَّكَلُّفُ
میں نے دیکھا بنی لبی کو کہ ان پر ذلت ہے	انہوں کے کیج اترنے والا کام حوال کا باطنہ پیلانا ہی

حال المراء بنی بنی بنی عیس۔ الفضاضة بالفتح اللذلة والهوان۔ والجملة الظرفية في محل نصب المحلول
جمع حال من حل في الدار۔ وهو بقدير المضاف ومصدر۔ قوله وسط البيوت منصوب بالمحلول
التكفف مذكر الكف بالسؤال۔ انما حصل التكفف عليه على المبالغة۔

معنای (۱) انی برایت بنی بنی علیہم ذلہ وھوان۔ ومن حل منہم وسط البيوت فحالہ التكفف
ومد الکف بالسؤال لھا اصل ان رھل بنی بنی لھا امتثالو فی قرأیتہم وعلیہم ذلہ وھوان کلہم
محتاجون بحتہ ان من حل وسط البيوت منہم فبالمد الکف بالسؤال۔

(۲) دیدیم بنی بنی را کہ بر ایشان ذلت و خواری است۔ و از انہا کہے کہ در خانہ بنود داخل است حالش ذلت
در از گردن بسوال است۔ محال اینکہ ایشان را بحالت زار دیدم کسانیکہ بر اس جنگ برون شدہ خواری ذلت
بر ایشان نمایان است و آنکہ درون خانہ شکستہ پاشستہ اند دست مسلمانانہ در از کردہ اند یعنی ہر محتاج و یکس اند
(اردو) میں نے اپنی قوم بنی بنی عیس کو دیکھا کہ ان پر ذلت و خواری برس رہی ہے۔ اور جو شخص گھر
میں بیٹھا ہے اسکی حالت مسلمانانہ ہاتھ پھیلا نا ہے۔ یعنی انکی حالت بالکل زبون ہوگئی ساری قوم میں ایک
بھی ایسا نہیں ہے کہ فقر و حاجتمندی سے آزاد ہو بلکہ قوم کی قوم فقر و غربت کے بھنور میں پڑی ہوئی ہے۔

تَقُولُ سَلِيمِي لَوْ أَقَمْتُ بِأَرْضِنَا	وَلَمْ تَذَرْنَا فِي الْمَقَامِ أَطْوَفَ
سلیمی کہتی ہے کہ اگر تو ہماری زمین پر مقیم رہے	اور جانتی نہیں کہ میں نے شہر کے کیلے طواف کرتا ہوں

مربو بعضی لیت۔ المقام بضم المیم الإقامة أطوف من التطويف۔

(معنای) تقول لی سلیمی لیت اقامت بارضنا ولم تذهب الی الغزوات ولم تذرنا فی المطوف
للاقامة ای اطوف لانی یحصل لی مال کاہ فاقیم بالراحة۔

(۲) سلیمی مرگفت کہ کاش در زمین ما مقیم شوی۔۔۔ یعنی داند کہ من بر اس قیام کردن طواف میکنم یعنی
نقتم در غزوات بدین غرض است کہ مال بدست آورده بمکان اقامت کنم و با عیش و عشرت زندگی بسر کنم۔
(اردو) سلیمی مجھ سے کہتی ہے کہ کاش تو ہماری سرزمین میں قیام کرے اور لڑائیوں میں نہ جاوے اور
وہ نہیں جانتی کہ میں اقامت ہی کے لیے طواف کرتا ہوں یعنی وہ مجھ کو لڑائیوں میں جانے سے روکتی اور کہتی
ہے کہ تم ہمارے ہاں اقامت اختیار کرو اور لڑائیوں میں مت جاؤ۔ مگر وہ جانتی نہیں کہ قیام کرنے کے لیے سلیمی ہر
سفر پر اپنے لڑائیوں میں سے مال کمال کے گھر میں بیٹھے مرے سے کھاؤں اور آرام سے زندگی بسر کروں۔
ایکے سو اگست لگانے کی دوسری غرض نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں بہت بردلاؤ اور زحمت کروں۔
لوٹ مار کر مال جمع کر کے میں بیٹھے آرام سے زندگی گزارتا ہوں۔

وقال يزيد بن الطثيرة

احل ذاك امرسلوني عند تقديري حاجتي
 جب مجھ کو بھیجے کسی حاجت کے جانچنے کے وقت

قوله اذا امرسلوني شرط - وكنت الممارس جواب له - اما رس فيهما كنت نعمة للمارس
 والا استعمال - والجملة نعت حاجته - قوله نعمة للمارس المخصوص بالمدح محمد بن - والجملة
 الانشائية خبر كنت فاعل امرسلوني قومه -

(معنا لا) يصف نفسه بالرفق والتؤدة في الامور الجليلة فيقول اذا امرسلوني قومي عند
 تقدير حاجته اما رس فيها وحدي - كنت فيها نعمة للمارس افا - الحاصل اني رجل
 مشاق معلم في الامور -

(ف) چون مرگروه خود بوقت آزمودن حاجتي که صرف من مشاق آم بفرستند چه خوب مشاق ثابت
 شوم - خلاصه اینکه من شخص تجربه کار و مارتان شوم -

(اردو) جب میری قوم بوقت جانچنے کسی ضروری حاجت کے جس میں من مشاق ہوں مجھ کو بھیجے تو میں خود
 مشاق نکھوں گا - اور اکیلا اس حاجت کو پورا کر دوں گا - خلاصہ یہ ہے کہ میں جمیع امور میں بڑا مشاق اور
 تجربہ کار ہوں - میرے سوا دوسرا تجربہ کار کچھ نظر آتا ہے -

سَوَائِي سَوَاءُ الْمُقْتَرِينَ الْمَفَالِسُ
 میرے شتر مفلس ناواروں کے مانند ہیں

وَلَفَعِي نَفْعَ الْمُوسِرِينَ وَالْمَا
 میرا نفع مالداروں کا نفع ہے اور

الموسر النقي ضد المقتر - السوام بالفتح الابل الراعية جمع السائمة - المقتر الفقير بالمفلس
 جمع مفلس والا حصل فيه الكسر لانه نعت المقتر من لكن ضم لضر وزنة فقيه اقواء وهو من
 عيوب القافية والا لانه ان يقال المفالس خبر لحدوف اي هم المفالس -

(معنا لا) ان نفعي نفع الاغنياء والموسرين وانما ابلى الراعية ابل المقترين الفقراء
 ذوى الافلاس - الحاصل ان نفعي للناس نفع الاغنياء المعطين وان كان مالي قليلا
 لا في غنى النفس -

(ف) سو در برابر من مثل سود رساندن مالداران است مگر شتر چرندہ ام مثل شتر فقیر نادار است یعنی اگر چه
 مال بسیار دارم اما زدا و دوش و ضیافت و غیره مرفق را و سائین سود بسیار رسانم زیرا کہ دلم غنی است
 و چه خوب گفته شد کہ تو انگری بدل بست زیر مال -

(اردو) میرا نفع تو انکروں کا نافع ہے مگر میرے شتر محتاج اور ناداروں کے شتر کے مانند ہیں۔ یعنی مال و دولت میرے پاس گویا زیادہ نہیں ہے چنانچہ میرے شتر قلیل التعداد ہیں لیکن لوگوں کو فائدہ پہونچانے میں بڑے بڑے مالداروں کے مانند ہوں میرے ہاتھ میں جو کچھ آتا ہے بخشش کر دیتا ہوں میں دل کا غنی ہوں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کوئی قارون کی دولت کا اگر مالک ہوا تو کیسا تو انکروں سے جسکے پاس ہمدردی کی دولت ہو۔

وقال سالم بن قحطان وعاببة امرأة
وقدم مثل هذا الكلام في هذا الباب

لَقَدْ بَكَرْتُ أُمَّ الْوَلِيدِ تَلَوْمُنِي وَكَمْ أَجْتَرِمُ جُرْمًا فَقُلْتُ لَهَا مَهْلًا
بیشک ام الولید بڑے کو جھکومت کرتی ہوئی آئی حالانکہ کوئی جرم بیچہ نہیں کیا سو میں نے اُس سے کہا کہ مہلے

(حال بکرت ای جاءت بکرة۔ الاجترام الکسب۔ الجرم الذنب۔ قوله تلومني حال من بکرت الواو فی و لما جترم حالیه۔

(معنا لا) ان امراؤی ام الولید جاءتنی بکرة تلومنی والحال انی لعد اکتب جرمًا
فقلت لھا امھلی مھلاً۔ الحاصل انھا جاءت بکرة تلومنی عی کثرة اعطائی والحال انی لعد اکتب ذنباً فاکلام علیہ۔

(ف) بوقت پگاہ زہرام ابولید مرانگوش کنان رسید۔ حالانکہ گناہے نکرده ام پس بد گفتم کہ تو کن یعنی مرا بر کثرت دادوش نگوش میگرد حالانکہ گناہے از من سرزد نشد تا برو ملامت کرده شوم۔ پس بد گفتم کہ توقف کن و از ملامت باز آ۔

(اردو) بے شک میری بی بی ام الولید صبح کے وقت مجھ کو اس امر پر ملامت کرتی ہوئی آئی کہ میں زیادہ بخشش کرتا ہوں حالانکہ میں نے جرم نہیں کیا سو میں نے اُس سے کہا کہ ذرا دم لے۔ حاصل یہ ہے کہ میں نے رات کو بہت سے شتر بخشش کیے تھے۔ لہذا صبح ہی کو وہ ملامت کرتی ہوئی پہونچی۔ اُکی ملامت سے معلوم ہوتا تھا کہ میں سخت مجرم ہوں مگر حقیقت میں مجھ سے کوئی جرم صادر نہیں ہوا لہذا میں نے اُس سے کہا کہ تم میرا ملامت سے ذرا دم لے۔

فَلَا تُخَرِّقْنِي بِالْمَلَامَةِ وَاجْعَلِي
لِكُلِّ بَعِيرٍ جَاءَ سَائِلُهُ حَبْلًا
ہر اونٹ کیلئے جسکا مانگنے والا آوے بشی

(حال ملامت مفعول اجعلی۔ قوله لكل بعير معلق بالاجعلی۔ الفی صوفی سائلہ للبعير۔ قوله جاء

مسائلہ الجمعہ ہجر والجل علی ان نعت بعیر۔

معنا کا) وقت لہا لا تحرقینی بنابر الملاحۃ بل حی حیلاً لكل بعیر من ابی جاء مسائلہ
الحاصل کا لٹنی و اعینی علی العطاء فاعادی الحیال للابل المعطیۃ للسانین
لیخذوا وصابہ۔

فت) گفتمش کہ مرا از آتش سلامت سوزان و براے ہر شتر کے کہ سائلش آید رستے طیار کن یعنی از
سلامت باز آسہ مرا بر جود و خوات سد کن۔ و براے شتران عطا کردہ شدہ نہ طیار کن تا
بدان کشیدہ شوند۔

داردوم) سو تو سلامت کی آگ سے بھکوت جلا اور ہر شتر کے لیے جس کا سائل آوے رسی طیار کر۔
خلاصہ یہ ہے کہ سلامت چھوڑ اور میری سد کو طیار ہو۔ تیری سلامت سے ہرگز اپنے کام سے نہ پھر ونگا
لہذا سلامت چھوڑ کر میرے موافق ہونا تیرے لیے مصلحت ہے۔

قُلْ اَمْ یَسْتَعْجِلُ الْاَبْلَ مَا لَا یُلْقِیْ	وَلَا یَمْثِلُ اَیَّامَ الْعَطَاءِ لَهَا سَبْلاً
سوین نے نہیں دیکھا اور نہ کی طرح دوسرا مل بھیج کیلئے	اور نہ مثل ایام عطا کے راستے

حل المقتر المحتاج الفقیر۔

(معنا کا) فانی لما ارشش الابل ما لا للفقیر المحتاج ولما ارشش ایام العطاء
سبلاً یعنی یجود فیہا الانسان باھلہ۔ الحاصل ان غیر الاموال الابل وغیر السبل
لعطاء الابل ایام العطاء۔

فت) براے علق و فقیر ملے از شتر بنیدہ ام و نہ چون روز ہائے بخشش را ہے براے شتر۔
خلاصہ اش اینکہ بہترین مالہا براے ناوار و نگدست شترست و نیز ہوائے بخشیدن شتر روز ہائے عطا
بہترین راہست۔ لاجرم بہترین مال را در بہترین راہ صرف نہایم۔

(اردو) میں نے شتر کے مانند کوئی دوسرا مان حاجت مند کے لیے نہیں دیکھا۔ اور نہ مانند ایام
بخشش کے شتر کے لیے کوئی اچھی راہ دیکھی یعنی سب سے اچھا مال شتر ہے اور بخشش کیلئے سب سے اچھی
راہ ایام بخشش ہے۔ لہذا سب سے اچھے مال کو بہترین راہ میں صرف کرنا چاہیے۔

فاجابتہ امراتہ وقد مرت هذه الایات

تَكْفُلُ بِالْأَزْوَاقِ فِي السَّهْلِ وَالْجَبَلِ

جو روزیوں کا خاص ہے میدان اور پہاڑ میں

حَلَفْتُ يَمِينًا يَا ابْنَ قَحْطَانَ بِالَّذِي

میں نے قسم کھائی اسے بیٹے قحطان کے اس خدا کی

عالم را د بالذی بالله الذی - تکفل من التکفل ای صار کفیلًا - لا ذرق جمع الرزق -

(معنا) فاجابتہ امراتہ وقالت افي حلفت يمينًا بالله الذی صار کفیلًا للرزق مخلوقہ فی کل مکان فی السهل والجبل -

(ف) سو گند خوردم بنام خداے بزرگ (اسے ابن قحطان) کہ در دشت و کوہ مرز رہتا ہے بندگان ذمہ دار و کفیل ست - جواب قسم آمیزہ خواہ آمد -

(اردو) میں قحطان کے بیٹے (یونکر) کی قسم کھائی ہے جو اپنے بندوں کی روزیوں کا میدان اور پہاڑ پر اپنے ہر جگہ میں کفیل اور ذمہ دار ہے یعنی خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں -

لَهَا مَا مَشَى يَوْمًا عَلَى خِفِّ حِمْلٍ

شتر کے لئے جب تک چلے اپنے نوزد پر اوٹ

تَزَالُ جِبَالٌ مَبْرُمَاتٌ أَعْدًا

ہمیشہ مضبوط رسیاں طیار گردن گی

(حل) تزال - معذت لا النافیة ای لا تزال - الجبال جمع الجبل - المبرمات المحکمات من الابرام وهو الاحكام يقال قضاء مبرم ای محکمہ لا یرد الضمیر فی لہا للابل - ما بمعنی مدام - یومًا منصوب لانه ظرف لمشی -

مضاعہ نقول لا تزال عندی جبال محکمات اُھتیکھا للابل المعطیۃ للسائلین مدۃ مشیرھا علی اخفافھا الخاصل انی اعدۃ الجبال للابل دائمًا ولا اقصر فیھا قط -

(ف) ہمیشہ باشند رسنہاے درست کہ طیار گندم ہرے شتران تا وقتیکہ شتر تر پر پائے خود روز و محال اینکہ تمام و مستدام مر شتران کہ سائل بدہی رسنہا بسا نام نازد نام و دین باب یا زلوا م -

(اردو) مضبوط رسیوں کو شتر کے لئے ہمیشہ طیار رکھوں گی جب تک کوئی نراوٹ اپنے نوزد پر چلے گا - خلاصہ یہ ہے کہ ان شتروں کی رسیاں ہمیشہ کے لئے مہیا رکھوں گی جن کو تم بخشش کر دے گے - اس امر میں کبھی قاصر نہ ہوں گی -

فَعِنْدِي لَهَا عَقْلٌ وَفَدَّرَاحُ الْعِطَلِ

کیونکہ میرے پاس انکی رسیاں موجود ہیں اور بیک بنانہ دھڑلے

فَاعْطُوا وَلَا تَمُخَّلْ إِذَا اجَاءَ سَائِلٌ

سو بخشش کر اور محفل نہ کر جبکہ سائل آوے

(حل) فاعطاء امر من الاعطاء. اذا جاء الخ طرف فاعط ولا يتحمل. العقل بالضم جمع عقلا وهو ما يربط به البعير في يده. راحت زالت العلل جمع العلة اي خالت المواضع.
(مغلا) اذا جاءك سائل يبغى الابل فاعطيه ولا يتحمل عليه فان العقل مبنيا عندى وقد زالت العلل لما نعت من الاعطاء الحاصل انى كنت امنعك عن الاعطاء ولا اتخذ الحيل لاجل منى فالان قد حلفت كذا وكذا فاعط كما تشاء.

(ف) پس پخش و بخل کن هرگاه سوال کنند در آید. زیرا که نزد من رسنها موجود اند هر آینه من کشفه و سخاوت دور شد حاصل اینکه قبل ازین من بوجه بخل رسنها منی ساختم اما اکنون برساختم آنها سوگو کند خورده ام لا جرم مواضع از میان برخواستند. پس سائلان بیشتر را بده و بخل مکن.

(اوردو) سو سائل کو جب میرے پاس بغرض سوال آوے شتر بخشدے اور بخل مت کرے کہ چونکہ بخیل در بیان میرے پاس موجود ہیں بیشک من کریموالی چیزین دور چو گئین. خلاصہ یہ ہے کہ قبل ازین مجھ میں بخل تھا اسلئے ٹکوسخاوت سے روکتی اور در بیان طیار نہ کرتی تھی۔ مگر اب تو وہ سب باتیں فریض۔ بلکہ بیشمار در بیان میرے پاس موجود ہیں لہذا جو شخص شتر مانگے آوے اسکو دو۔

وقال الاقرع بن معاذ

ان لنا حرمۃ تلقى محبسة	ففيها معاد وفي اربابها كرم
التي تبارس پاس چند شتر ہیں جو مقید پائے جاتے ہیں	انہیں بار بار نفع ہے اور انکے مالکون میں بخشش

(حل) حرمۃ اسمان مؤخر ولنا خبرۃ مقدم۔ الصبرۃ بالكسر النوع والقطعة من الابل او السحاب والفضة حرمۃ۔ تلقى مجهول من الفاء اذا وجدت وادركه۔ المحبسة المقيدة المذلة اي لم تسرح بل حبست للنحر والعطاء۔ المعاد النفع اي يعود فيها العفاة يصيبون منها مرة بعد اخرى۔

(مغلا) ان لنا قطعة من الابل. توجد مقيدة غير مسرحة الى المرمى وفيها منافع كثيرة للعفاة فانهم يعودون فيها ويصيبون منها مرة بعد اخرى وايضا في اربابها جود وكرم. اتحلف ان لا انسج تلك الابل بل نقيدها حول البيوت للنحر والعطاء فكما عاد السائلون نعطيم منها فلهم فيها منافع كثيرة مرة بعد اخرى لان ارباب كرم۔

(فارسی) اما اگر شترست که مقید یافته شود و در آن نفعست و در اربابش کرم۔ حاصل اینکه مالک شتر را

بدین غرض کی بیانیات ذیل کے ہیں۔ درسا مکان پر ہمیشہ گرد و خاک و محبوس ہوا پریم و بھڑکا ہوا نذرانہ۔ در ان گلہ مر
سا مکان بسیار نفع حاصل است یعنی بار بار سوال کنند و بار بار بخشیم تریر کہ بار بار جو دوسخا الیم۔
(اگر دو) ہمارے شتر کا ایک لپٹا رہے جو مقید پایا جاتا ہے۔ اس میں فائزے ہیں اور اسکے الگوئین کریم۔
خلاصہ یہ ہے کہ ہم ضیافت اور سخاوت کی غرض سے اپنے شتر کے ایک گئے کو ہمیشہ گھر کے ارد گرد باز رہے رکھتے
اور چراگا ہ میں چھوڑتے نہیں ہیں۔ مسالوں اور مالتوں کے اس میں کمر فائزے ہیں یعنی جب سوال کرنے یا ہرمان
آتے ہیں اسی وقت ہم اس سے ان کے مقاصد پوچھ کر کرتے ہیں کیونکہ ہم اہل کرم ہیں ہمارے مزاج میں غریب و کرم
کوٹ کر بھرنے لگے ہیں۔

تَشْرِيفُ الْجَارِ شَرُّ بَا وَهُوَ حَائِمَةٌ وہ مقدم رکھی ہیں ہمسایہ کو پانی پینے میں اور وہ پانی پاتا	وَلَا يَبِيتُ عَلَى اَعْنَأَقِهَا قَسْمُ اور رات نہیں گزارتی ہے اُن کی گردنوں پر قسم
(حل) تَشْرِيفُ بمعنی تَقْدِمْ وهو التَّعْدِيمُ وَالتَّسْلِيمُ وَهُوَ التَّقْدِيمُ وَالتَّسْلِيمُ یَنْفَعُ لِمَا فَعُلَى إِلَى الْجَارِ وَالشَّرْبُ مَقْعُولٌ ثَانٍ لَهُ۔ وَالشَّرْبُ بِالْكَسْرِ الْمَاءُ كَالْمَشْرَبِ وَظَمْنُ الْمَاءِ وَالْحَائِمَةُ مَن حَامِلُ ذَا عَطَشٍ وَاِذَا دَبَّكَ اَعْنَاقُ الْاَنْفُسِ فَاِنَّ الْعَقَّ وَالرَّقَبَةَ يُعْبَرُ بِمَا عَنِ النُّفْسِ وَالْقَسْمُ مَوْجُوعٌ فَاعْلُ يَبِيتُ۔	

(معنا کا) ان لنا صرہ تقد مانی الجار شرب الماء وھی عطشی نحو محول الماء ولا تقسم علیها
بان لا تقصر ولا توب ولا تلط فی لایات۔ الحاصل اخافوا ثورا الجار علی انفسهم مع خصاصتها و
لا یبیت علی انفسهم با قسودان لا تنخر الا ضیاف ولا تلط فی لایات والغرامات۔

(فارسی) مقدم می سازند ہمسایہ را در آسائیدن آب با وجودیکہ تشنه اند و سگند بگردنہا سے آنها شب باش
نشود۔ حاصل ایگہ آن شتران با وجود شترنگی خود ہمسایہ را در آب آسائیدن بر خود مقدم دارند۔ و گاہے برآنها
سگند آن زخوردہ و مشوکہ و ضیافت ذبح نکردہ و در دبات و ناوان نہ بخشیدہ شوند بلکہ ہمیشہ در کار خیر ہر فک و شہ
(اگر دو) وہ از دشمنان با وجود اینی شترنگی کے ہمسایہ کو پانی پینے کے بارہ میں اپنے پر مقدم رکھتی ہیں۔ اور اپنے
کبھی اس بات کی قسم کھاتی نہیں جاتی کہ ضیافت میں ذبح نہ کیجا دین اور نہ مسائیں اور نہ مالتوں کو دیکھا دین۔ خلاصہ
یہ ہے کہ ہمیشہ مہارت خیر میں صرف کیجانی ہیں ایثار کا مادہ ہم میں اس قدر ہے کہ اپنے شتر کو بیارہ چھوڑ کر ہمسایہ
پانی پلاتے ہیں (واضح رہے کہ مطلق شتر مار نہ لیکر فقط از دشمنان اسلئے ترجیح میں لکھا گیا کہ تریزی نہ شرب سے دودھ لے لیا گیا
اخلاصنا و شرب یب الشو و یجملو

وَلَا تَسْقُفُ عَنْكَ الْحَوْضُ عَطَشًا کیونکہ گھر نہ سب نہیں کرتی ہے حوض کے پاس بھی شترنگی	اخلاصنا و شرب یب الشو و یجملو ہماری عقول کو اور کہنے شریک دانت کا تھا ہے
--	---

(رحل) تسفه من التسفيه يقال سفهه اذا سفيه الى السفاهة او وجدته سفهياً - العطشة مرة
من عطش فالناتع لوجوده مرفوع فاعل تسفه - الاحلام جمع الحلو العقل - منصوب مفعول تسفه
والشرب من يشاد كل في الشرب اضيف الى الوصف - يحتد من احتدم عليه غيظاً اذا
تحرق عليه انيا به - امتداد التسفيه الى العطش يجوزى -

(مقالة) لا تنسب عطشها عقولنا الى السفاهة عند الحوض - ومن يكون شربياً سئى
الخلق يحرق انيا به على شربك - الحاصل اذا اوردنا ايدينا الماء وهى عطشى فلا نراهم
الموردين كما تجد لهم على نقد ما لشرب فيكون عطشها سفهاً لعقولنا - وقد يحترق الشرب
السوء غيظاً ونحن لسنا كذلك -

(فارسی) نشکى آنها نزد چشمه خرد با هم را به کینگی منسوب نه کند و حال اینک مراد کینه که شریک آب باشد به
شریک خود از کینه دندان بگزوده حاصل اینست که با وقت آشامیدن آب مشربان خود را با دیگران جنگ
جدا نه کنیم چنانکه کینگیان بکنند و بر دیگران از کین و غصه دندان بگزودند و اگر با دیگران با هم
به دنگی منسوب نه شوند -

(اردو) ان شربون کی پیاس حوض کے پاس ہماری عقلوں کو کینگی کی طرف منسوب نہیں کرتی ہے اور حال
یہ ہے کہ شریک کینہ ایک دوسرے پر غصہ میں دانت کاٹتا ہے - خلاصہ یہ کہ ہم اپنے مشربان کو سب سے
آگے بانی بلانے کی غرض سے لوگوں سے نہیں لڑتے ہیں جیسے کینے لوگ آپس میں لڑتے رہتے ہیں بلکہ ہم اپنی
شرافت سے انہار سے کام لیتے ہیں لہذا ہماری عقلیں سخت کی طرف منسوب نہیں ہوتی ہیں -

يَذْرَعُهَا اللَّهُ مِنْ جَنَّتٍ وَتَحْصِدُهَا	فَلَا تَقُومُ لَهَا كَاتِي بِهِ الضَّرْمُ
اللہ اسکو پوتا ہے کسی طرف سے اور ہم کاٹتے ہیں	برابری نہیں کر سکتے ہیں اس چیز کی جودہ کلا دیہت لگے

حل - يذرع من الزرع والضمير المنصوب للصرمة - واستعمل الزرع هنا الاعطاء - وهو في الاصل طرح البذر
في الارض او سببه الصرمه الزرع ثم انبت له لواز من طرح البذر والحصد - تحصد ها من الحصد
اي انقطعها واستعمل الحصد الاقادة والاستفاداة - فلا تقوم عنى لا تقابل وتساوى والضمير في بيا
الصرم يا لكسر جمع الصرمه مرفوع فاعل تقوم - والمستكن في تاتي للصرمة -

معنا لا يذرعها الله من جنب من جنوها ثم تحصد ها ولا يقوم الصرم لها اتاني به تلك الصرمه
من اللبن واللحم والاعطام والاعطاء - الحاصل ان الله يعطينا اياها من جنب بالخزوات او
يخلق في موتنا ثم يفيد بها الغلبه والاضيات بالخير والعطاء - فيها من الموائد لا تقابلها الصرمه الكثيره -

(فارسی) خداوند تعالیٰ آسمان را به علاقہ نامیکار و دوام در جمہ پس گلباسے شتر مقابلہ آن متواضع کرد کہ آن گلباسے حاصل ایک خدا سے پاک آسمان را از جوانب و اطراف بہ سبب جنگ و غارتگری بمعنائیت کمند و اذیت بر خور و از شوم و رقیافت ذبح کنیم مساکین بہ بخشیم پس در آسمان آن قدر مودا اند کہ بہ گلباسے شتر تقدیر یافتہ شدہ درین شتر گلہ شتر را بہ کاشت تشبیہ داده بنا سبت و سہ در زمین وغیرہ را ذکر کردہ۔

(اُردو) خداوند تعالیٰ اس گلہ شتر کو ہمارے علاقہ میں کسی طرف بوتا ہے اور ہم اس زراعت کو کاٹتے ہیں۔ (یابون کو کہ اللہ پاک کسی طرف سے ہماری کھیتی میں اسے بوتا ہے) اور جو فائدے اس گلہ سے حاصل ہوتا ہے بہت سے شتر دیکھے گئے اسکا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جنگ اور غارتگری سے ہم اسے جمع کر لے آئے اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ مہانوں کی ضیافت، غریبوں کی امداد، اس کے گوشت اور دودھ ویز سواری وغیرہ سے جو جو فائدے حاصل ہوتے ہیں بہترین شتر کو گلے سے بھی حاصل نہیں ہو سکتے ہیں۔

لَا اَخْلَفَ الصُّبْحُ رَسْلًا عِنْدَ حَاجَتِنَا
لَوْ خَلَّفَ الصُّبْحُ مِنْ اَصْلَابِهَا دَسْوًا
اگر بھلے سے ہمارے ضرورت کو وقت آگاہ دودھ و وعدہ خلافی کرے
تو آگاہی پشتون کی جبری جان سے وعدہ خلافی نہ کرے گی

ص لا اخلف من اخلف المجرم اذا لم يطر او من اخلف وهداه الضيف منصوب مفعول اخلف. الرسل بالکسر اللین۔ عند حاجتنا ظرف للفعل لا صلاب جمع صلب وهو عظم الظهور الى العجب والودع وهذا النسب بالی سمو. والد سمو الولد من لحم او شحمه الوضو والدنس و د سمو رفوع فاعل لم يخلف (معنا) ان لم يطر اللین ابلی علی الاضیاف عند حاجتنا الیه او اخلفهم وعدة لم يخلفهم من اصلا بها الحاصل انما ان لم نسقمهم اللین نطعمهم اللحم لا محالة

(فارسی) اگر شتر شتر بہمانان نہ بار دیا یا از نشان وعدہ خلافی کند وقت ضرورت ما۔ وعدہ خلافی نکند چرب پستانہ آسمان۔ حاصل آنیکہ اگر کردار اسی وقت ہو کہ فقدان شیر شتران مہمانان ازان محروم مانند لیکن از گوشت محروم نشوند بلکہ شتر را ذبح کردہ ضیافت شان کنیم۔

(اُردو) اگر ہماری ضرورت کو وقت آدینٹون کا دودھ مہانوں پر نہ رہے (یابون کو کہ ان سے خلاف وعدہ کرے) تو ان کی پشتون کی جبری اسے خلاف وعدگی کرے گی حاصل یہ ہے کہ اگر کبھی دودھ نہ ہونے کی وجہ سے مہانوں کو نہ پلا دین تو ہم شتر کو ذبح کر کے انکو گوشت کھلاتے ہیں بہر صورت مہانوں کی خاطر کرتے ہیں۔

وقال یزید بن الجهم الهلالي وروی محمد بن ثور

لَقَدْ آمَرْتُ بِابْنِ بَنِي بَنِي مُحَمَّدٍ
فَقُلْتُ لَهَا حَتَّى عَلَى الْبَحْلِ حَمْدًا
بہذا حکم کیا بنجل کا محمد کی مان نے
سو میں نے اُس سے کہا کہ بنجل پر احر کو اُجھار

حل اللام للقسر کفی یا محمد زوجه۔ و محمد ابده۔ و کذا احمد علم لابها و القریب منها حتی صیغه
الامر من الحث بقال حثه فلان علی ذلک اذا حرضه علیه۔

(معنا لا) واللہ لقد امرتني زوجتی (ام محمد) بالخیل حینما رأتی کریما۔ نقلت لہا
حرض علیہ ابتلیک و قریبک احمد یطیعک فان امرک لا یؤثر علی ولا انقادک بان یخل
و اترك الجود۔

(فارسی) بخدا ادا را محمد از من ہر اے بخل بفرما یہ گفتش کہ بہرست احمد را بردا گنیز یعنی حکم تو در من اثر سے
نہاں کرد و نہ من از سخا باز آیم اگر حکم کردن مست پس میری باز شدہ دار تو کہ احمدست بفرما تا تمیلش کنند۔
(اردو) بخدا میری بی بی ام محمد سے بھگو بخل اور تجوسی کا حکم کیا سو میں نے اس کی کما کو بخل پر اپنے بیٹے یا
رشتہ دار احمد کو بجا کر تو کہ میری طبیعت میں نہ بخل آسکتا ہے اور نہ تیرا حکم مجھ پر اثر کر سکتا ہے البتہ احمد تیری
بات کو مان سکتا ہے کیونکہ وہ تجھ سے انجس ہے۔

وَكُلُّ امْرِءٍ جَارٍ عَلَى مَا تَعَوَّدَ	فَانِي امْرُؤٌ عَوَّدْتُ نَفْسِي عَادَةً
اور ہر شخص اپنی عادت پر چلتا ہے	کیونکہ میں ایسا شخص ہوں کہ اپنی طبیعت کو عادت کا عادی کر

حل النفاء للتعلیل ای لا تا امرنی بالخیل فانی ام عودت متکلم من التعوید (یا بالتفعیل) یقال تعوید
الشیء اذا جعله عادۃ لنفسه تعوید المریض اذا زاره من التفعیل۔

(معنا لا) فانی رجل عودت نفسی عادۃ الجود و کل امرء یجری علی ما اعتاد بہ یا حاصل ان
امرئ بخل لا یؤثر علی فانی رجل معناد بالکرم و لا شک فی ان عادۃ طبیعۃ ثانیۃ لا تتغیر۔

(فارسی) زیرا کہ من نفس خود را بجمود و کرم خوگر ساختہ ام و ہر کس بر عادتش ہی رود حاصل انیکہ مرعات
سخاوت افتادہ است تا کنون نفس من ہر وقت بخل نخواستہ شدہ عادت طبیعت دیگرست گاہے تغیر نشود
(اردو) کیونکہ میں اپنی نفس کو بخل و سخاوت پر خوگر بنا رکھا ہوں ہر شخص اپنی عادت پر چلتا ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ میں سخاوت کا عادی ہوں اب تمہارے حکم سے عادت بدل نہیں سکتی کیونکہ عادت طبیعت
ثانی ہے ہر شخص اس کے موافق چلتا ہے اس میں تغیر و تبدل ناممکن ہے۔

اِنَّکَ بَنُو عَمِلَانَ مَثْنٰی وَمَوْحَدًا	اَحَدًا بَدَا فِی الْکُرَاسِ شَیْبًا وَاَقْبَلًا
میرے پاس بنو عیلان دو دو اور ایک ایک	کیا جب سفیدی سہ پہر ظاہر ہو گئی اور آنے لگی
وَرَأٰکَ عَمَلًا طَالِقًا وَاَمْرًا حَرَجًا	رَحْوً سِقَاطً وَاَعْتِلَکَی وَتَبَوَّیَ
مجھے رہا ایسے حال میں کہ تجھ کو طلاق و امر کو حرج کر جا کل	تو اسید کرتی میری خاموشی سے بڑا ہوا اور بہاد جوار گندہ لگی

(رحل) الهمزة لا تكد والقول المنكر رجوت. شيل لراس كناية عن الشين فخذ يقال شاب شيبا
اذا ابيض شعر راسه. الموحد معدول عن واحد واحد تقول جاؤا
وحادوا جاءوا موحد اي واحدا واحدا او كذا في الموثث وهي غير منصرف للحدل و
الوصفية - رجوت من الرجاء السقاطان لا يفعل الانسان فعلا لكرام ولا ينهب ما ذهبه يقال
ساقط الرجل ذال السبق بال تخير اعتدالي من اعتل الرجل اذا ظهر العلل والموانع والنوبة مصد
نبا السبق اذا كل واخطأ ولم يقطع شيئا قوله وراء لاصل ظرف وقد جعل لسا للفعول اي بعد عنه قوله
طائفا جال من البعدى عنه وارحل عطف عليه. غدا ظرف لارحل واراد ببنی عيلان بن قيس بن عيلان
(معنا) احين ابيض شعر راسي وصرت شينغا واقلت الي بنو قيس بن عيلان شينغا وفرا دى
ان اساقط ولا ابالي بالخير واظهر العلل والموانع عند نزول الاضياف وان اكل مثل السيف انتاب
بان لا يعول من غير البعدى عنه طائفا وارحل غدا الى مكان ابيك. التحاصل انه يوضح زوجته
على امرها اياها بالخل فيقول رجوت ان لا يفعل فعل لكرام واعتل على الاضياف والمساكين
واكون كلالا خيرا في حين اصا بنى الكبير ومصدر بنو قيس بن عيلان حناجا يقبل الي شينغا
وفرا دى فراذكان رجوت كذا فابعدى عنه واذا همالي مكان ابيك غدا وانت طائف.

(فارسی) آيا وقتیکه غفیری بر سر هوید باشد بنو قیس بن عیلان دو دو یک یک شسته نزد من می آیند بے پروا
شدند نماز کار را بے غیر و بانه جو کنند شد نماز امید میاری. از من دو شود درین حال که مطلقه هستی فردا راه خود نیز
حاصل میکند همه سرخاوت کردم اکنون که پیری آمد بچوب تنگی و احتیاج بنی قیس تو کار امید و سو من متوجیه
شدند اگر درین دلاکز زواری کما کارا بے خیر بے پروا و بوقت فردا من همان بانه جو و عذر خواه نیز
مثل شسته کنند و بیکار شوم پس با تو مرا تعلقه فی از من دور باش و راه خانه بدرت بگیر.

(اردو) کیا جبکہ میرے سر پہ غفیری ظاہر ہو گئی اور بنو قیس بن عیلان ایک ایک اور دو دو گنا میرے
پاس بامیاد آئے گئے۔ ایسے وقت میں تو میرے کار خیر بے پروا ہونے اور باندہ جو نیز شسته کنند بیکار ہو گئی
امید رکھتی ہے۔ ہرگز ایسا نہ ہو کہ تو مجھ سے دور ہو جائے ایسے حال میں کہ تجھ پر طلاق ہے اور کل اپنے باپ کے گھر چلے
خلاصہ یہ کہ میں ساری عمر سخاوت کرتا رہا اب فطرا و رنگی کے وقت میں کہ بنی قیس جو جو میرے پاس مارا گئے
سے آئے گئے ہیں۔ تو امید رکھتی ہے کہ امور خیر کو خیر باد کہد ملن۔ مہا لون کو مال دون۔ کند ہمار کے مانند کسی
معرفت کا نہ ہوں صرف تمہاری بات کو کہ نخل اختیار کرنا چاہئے سر و چشم سے مان لون۔ ہرگز نہیں ہوگا بلکہ
بجھکو صان جواب دینا ہوں کہ کل اپنی راہ دیکھ۔

وقت آخر

إِنِّي وَإِنْ كُنْتُ بِمَالِي مَدَى خَلْقِي
فَيَا ضَ مَا مَلَكَتْ كَفَايَ مِنْ مَالٍ

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

ہا ہوا ان لم الواد و صلیتہ۔ نیل من نال فیذل نیلا۔ المدی بالفق الغایة۔ الفیاض کثیر العطاء۔ و هو خیر ان

کفای فاعل ملکک۔ قولہ من مال بیان لہام ملکک۔

(معنا) انی فیاض ما ملکک کفای من مال وان لم یصل مالی غایۃ خلق الذی خلقت علیہ

من البذل ولا نفاق۔ اتماصل انی خلقت جوادا غایۃ الجود والاکرم فان لم یصل مالی غایۃ خلق لکن فی

فیاض ما فی یدی علی الفقراء والمساکین۔

(فارسی) ہر آئینہ من بخشنده آن مال کہ ہر دوست ملک من آئندہ اگرچہ مال من غایت شرم را نہ رسد حاصل انیکہ در شرت

من داد و پیش ہیجست۔ لاجرم ہرچہ در قبضہ ام آید بہ بخشم اگرچہ مال من بنایت آفرینش نہ رسد یعنی حسب

وخواہ مال بہ قسم نیست تا بہ حسب صحت خویش در سخاوت کمی نہ کنم۔

(اردو) بیشک میں اپنے قبضے کے مال کا بخشنے والا ہوں اگرچہ میرا مال میری نیا مادہ شرت کی نہایت کو نہیں

پہنچتا ہے۔ یعنی حسب خواہ سخاوت سے قاصر ہوں کیونکہ اتنا مال میرے پاس نہیں ہے لیکن جو کچھ بھی میرے

ملک میں ہے اسے بخشتا ہوں۔

لَا أُحْسِنُ لِمَالٍ إِلَّا لِمَنْ نِيتُ أَنْ يُلْفَهُ

وَلَا تُغَيِّرُنِي حَالٌ إِلَى حَالٍ

میں نہ نیکوئی نہایت کو نہیں کرتا ہوں

اور نہ مجھ کو ایک حالت دوسری حالت کی طرف بدلتی نہیں

حاج احبس من الا حباس (باب افعال) قوله لا اديث مفعول على الظرفية۔ الریث بالفق مفعول راجع لہام

یقال وقت ریشما علی ای مقل را مصلی۔ وایضا یستعمل بغير ما یقال ما قعدت عندہ الادیث اعتقد

شسعی۔ والمراد بقوله لا یغیر فی حال کما فی لا یغیر فی حال (لا فلاس) الی حال (ترک الجود)

(معنا) لا حبس لعمال عندی الا مقتدا را تلفہ ولا یغیر فی حال (لا فلاس) الی حال (ترک الجود)

یصل ان لا فلاس والذوقه سواء عندی لا اطلع عن الکرمر علی حال۔

(فارسی) من بہت خود مال را تا وقت دارم کہ صرفش کنم حالتم را بہالتہ دیگر متغیر نہ کند یعنی میں بخشنے والا ہوں

جمع نکوہ در راہ خیر من یکتم لاجرم مدت ماندیش بہت من بہت صرف شدن ست۔ افلاس ناداری مرا از

سخاوت باز نہارد بلکہ در ہر حال بہ بخشم و سخاوت میکنم۔

(اردو) میں اپنے مال کو اسوقت تک اسے نہ دیتا ہوں کہ اسے صرف کر ڈالوں یعنی اُسکے بعد ہاتھ میں

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

بیشک میں اگرچہ مال میری شرت کی نہایت کو نہیں پہنچتا ہے

ایک بیسہ بھی نہیں ہوتا ہے۔ اور مجھ کو ایک حالت دوسری حالت کی طرف نہیں ملتی یعنی ناداری و غربت میری شہرت
سخت کو نہیں بدلتی۔ میری سخاوت و دونوں حالتوں میں کیساں رہتی ہے۔

اَوْ قَالَ سَوَادَةُ الْيَرُوعِي

لَا بَكَرْتَ مَعِيَ تَكَلُّوْمِي تَقُولُ لَا أَهْلَكَ مَنْ أَنْتَ عَائِلَةٌ
سن؟ مجھ کو ان کے میرے پاس مجھ کو ملاحت کرتی ہوئی
کتنی تھی سن، تو نے ہلاک کر دیا ان کو بچا تو عیال ہمارے

ہم انکی حرفت مستقیم بہ الکلام ویدل علی تحقیق ما بعد لا نحو لا انھو هم الشفہاء و بوجہ حرفت تنبیہ
نحو لایا صراح قوم و عرض و هو الطلب بلین نحو لا تنزل بنا۔ و تمضیض و هو الطلب بعنف نحو
لا تنوب و تتردد عن غیبت۔ قولہ بکرت ای انت بکورتا۔ فی ترحیم صیغۃ فی غیر موضع النداء (وہی
زوجہ) قولہ تلو منی الجملۃ حال من بکرت۔ تقول بدل من تلو منی۔ عائکہ من عاہلہ اذا کفلا لک کلم
والضمیر راجع الی من۔

(معنا) لایا مخاطب انہ بکرت علی نزوجی (میتہ) تلو منی علی الاتفاق تقول لی لا قد اهلکت
بہ من یجب علیک ان تعولہ الحاصل انما تلو منی علی کثرة العطاء و تقول قد اهلکت الاولاد
والقی یجب علیک ان تعولہا۔

(فارسی) (بسنوایے مخاطب) بوقت نگاہ زن (میتہ) مل بردار و درش ملاحت کثان در آمد میگفت ہوشیار
کہ اہل و عیال را ہلاک کردی یعنی چون ہمگی مال و دولت را صرف کردی اہل و عیال چہ بخورند باوجودیکہ پرورش
ایشان بزرگوار لازم است۔

(اردو) سن (اے مخاطب) میری بی بی (میتہ) من کو مجھ کو ملاحت کرتی ہوئی میرے پاس آئی۔ وہ کہتی
تھی کہ سن تو نے فقو لغرجی سے اہل عیال کو جن کا ذمہ دار ہے ہلاک کر ڈالا یعنی سارے مال کو جب تو صرف کر ڈالا
تو اولاد اور اہل خانہ کو کیا خاک بنے گا۔

ذَرْنِي فَإِنَّ الْجَمَلَ لَا يَخْلُدُ الْفَتَى
وَلَا يَهْلِكُ الْمَعْرُوفُ مَنْ هُوَ فَاعِلُهُ
بھلو چھوڑ۔ کیونکہ بھل۔ بھیل کو ہمیشہ نہیں رکھتا ہے
اور نہ بھلائی ہلاک کرتی ہے اُس کے کرنے والے کو

حافظ ربیعہ ترکیبی۔ یخلد من الاخلاذ لقال خلد اذا جعله خالداً۔ الفتح مفعول یخلد۔ قوله من هو فاعل
الجملۃ مفعول یهلك المعروف ضد المنکر۔

(معنا) قلت لہا فی جوابہا۔ ترکیبی اجود و اسخی فان الجمال لا یجعل بخیل خالداً یخلد
ولا ان المعروف (مثلاً لجد و الاسخ) یهلك الذکر لجد و الحاصل انہ لا ینفع البخل ولا یضر

الکرم۔ فلم تامرینی بالعدل وتلومنی علی الاتفاق۔

(فارسی) مرا بگزار زیر آن بخل مرد را همیشه باقی ندارد۔ وہ نیکیوں کی ہلاک کن کسی کہ گستاخہ اش بود یعنی مرا بر جو دگر مر بگزار زیر اگر در بخل سوکے وہ در سخاوت ضرور سے۔ بخل ہمیشہ ہی ماند و سخی زود ہلاک نہ شود پس چار ترک سخاوت۔

(اردو) زمین نے بی بی کو جواب دیا کہ جھکو چھوڑ کر بیکہ بخل مرد بخل کو ہمیشہ نہیں رکھتا ہے اور نہ بھلائی کرتا تو انکی بھلائی ہلاک کر دیتی ہے یعنی بخل میں ذرا بھی فائدہ نہیں ہے پھر کیون اسکو سخاوت پر ترجیح دیتی ہے۔ جھکو چھوڑ کہ خوب داد دہش کروں۔

وقال حطاط بن يعفر

تَقُولُ ابْنَةُ الْعَتَابِ رَهْمُ حَرَبِنَا
حَطَّاطٌ لَمْ تَتْرُكْ لِنَفْسِكَ مَقْعَدًا
کتنی ہے عتاب کی بیٹی رہم۔ کہ تو نے میرا مال حسین لیا
اے حطاط تو نے اپنے لئے کوئی جگہ نہ چھوڑی

رہم بالضرار الشاعرو قیل نزوجہ۔ حرمتمنا من حریدہ اذا سلب مالہ قوله حطاط بعد فلان لئلا یموت۔ ای یا حطاط۔ اقلع اسو ظرف من تعد یقعد ارادہ موضع الراحة کما فی مقعد صدق۔

(معنا) بقول لامتنی امی دھر بنت العتاب تقول سلبت مالنا یا حطاط ولم تترك لنفسك مقعد راحة اصاصل سرفت الحال کله ولم تترك لك ما یمكنك فی المعیشتہ مکانا تقعیفہ و قریم (فارسی) میگویو دختر عتاب کہ رہم تاسمت (داد من) اے حطاط ہمراہ جو د و سخا می ر بودی و برے خود جاسے فرد گناشتی کہ بآرام زندگی بسر کنی یعنی ہر مال را صرف کر دی بر اے خود آن قدر سامان نگذاشتی کہ بآرام زندگی بسر می بری۔

(اردو) میری ماں رہم عتاب کی بیٹی مجھے کہتی ہے کہ اے حطاط تو نے ہمارا مال حسین لیا اور اپنے لئے آرام پسنے کی کوئی جگہ نہ چھوڑی یعنی اسراف سے تمام مال کو لٹا دیا اپنے آرام کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔

اِذَا مَا أَفَكَ نَا صِرْمَةً بَعْدَ حِمَّةٍ
تَكُونُ عَلَيْهِمَا كَابِنِ امِّكَ اسْوَدَا
جب ہم مائل کریں ایک ملازمت کو دوسرے گھر کے بعد
تو تو اسپر اپنے بھائی اسود کی طرح ہو جاتا ہے

عفا دنا بعضے اسنفدنا۔ الصرمة بالکسر قطعہ من الابل نحو الاربعین۔ صوم جمعہ والجمعة من العشرة الی الاربعین ابلًا وما زادت۔ علی للضررای تكون لتلقها کابن امک۔ اسود اخو الحطاط۔ والبيت من جملة مقول بنت العتاب۔

(معنا) اذا ما اصلنا صرمة من الابل بعد جمعتهما تكون متلفا کاخیک اسود ای انت اخو

اسود سو اونی اقلاف الالیل واسراف المال -

(فارسی) چون حاصل کنیم گاہ شتر را بعد از گاہ آن همچون برادر تو اسود در پہ نقصان آن شوی یعنی تو در برادر تو نقصان کردن و زبان ساختن مال کیسان ہستید۔
(اردو) جبکہ ہم ایک گاہ شتر کو دوسرے گاہ کے بعد حاصل کریں تو اپنی باقی اسود کی طرح اُسکے نقصان کے در پہ ہو جاتا ہے یعنی مال کے صرف او شتر کے متع کرنے میں تم دونوں برابر ہو۔ ہم جمع کرتے ہیں اور تم آراتے جاتے ہو۔

اَکَانَ الْهَزَالَ حَقَّقَ زَكِيًّا قَارِبًا	یَقُلْتُ وَلَمْ أَعْلَمْ الْجَوَابَ تَبَيَّنَ
کیا لاغری زید اور اربہ کی موت کا سبب تھی۔	سو میں نے کہا اور جواب سے عاجز ہوا دیکھ لے

حالہ اعی ای لم تجز یقال عیج بکرضی اذا عجز عنه قال تعالیٰ وَلَوْ كُنْتَ تَعْلَمُ لَقَدْ كُنْتَ تَعْلَمُ
الجواب منصوب بفرع الخاضع ای بالجواب قوله تبینی بمعنى تبصری او تاملی۔ یقال تبین الشیء
الفتح والشیء تأملہ وتعرفہ۔ الهازال بالضم قوله الحمد الشکر فبعض السمن۔ الحنف الموت یقال حنف
الغدا وحقق فیہ ای مات من غیر قتل ولا ضرب بل علی فراشه۔ حنف جمعہ ومنع قوله اکان الهازال ثم
ای هل کان لا فقر والهازال سبب موت مات من عشیة تنازیلا بل کاننا سیدین کریمین فی بنی غمشل
والهمن توفی اکان لا لیسکان۔

(معنا) (فقلت لہا ولما عجز عن الجواب۔ ان تبصری تاملی هل کان الهازال سبب موت زید اربہ
الحاصل ہاں یقلت لہا۔ تاملی وتبصری ان الجوع والهازال لایہلکان المرء بل لموت امر مقدس وقضاء
مہر مصدق لا محالہ اکان الهازال سبب موت زید وارید لاین کاننا سیدین کریمین یوثران لا ضیف
علی النفس ہاں کان ہمما خصاصہ۔ لا والله بل قاتما بموتہما۔

(فارسی) گفتم واز جواب تا مرئیادم۔ تامل کن۔ آیا لاغری باعث موت زید وارید بود۔ یعنی ہر دو کس کا ز
بنی ہنشل در جود و کرم مشہور بود تا آیا بسبب لاغری وفات یافتند۔ نے ہرگز نے بلکہ موت چیز سے دیگر سرت
پس بخل بناید کرد۔

(اردو) سو میں نے اسکا جواب دیا اور کہا۔ ذرا تامل کر کیا زید وارید کی موت کا سبب انکی گرسنگی اور لاغری
تھی۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ دونوں جو سخاوت اور ہمان تولدی میں بے مثل تھے۔ بھوک سے مر گئے ہرگز نہیں
بلکہ مرنا تو سب کے لئے لازم ہے چاہے سخاوت کرے اور چاہے بخل۔ لہذا بخل محض فضول ہے۔

أَرَيْنِي جَوَادًا هَاتِ هَذَا لَعَلَّنِي	أَرَى مَا تَرَيْنِ أَوْ تَحْنِنًا تَحْنَنًا
مجھ کو دکھا دے کوئی جو مر گیا ہو لاغری سے۔ شاید	میری رائے تیری رائے جیسی ہوگا یا کوئی بخل حبشہ رہے یا

حال یعنی جواداً ای دینی علیہ و عرفی مکانہ۔ الضمیر مفعولہ الاول جواداً مفعول ثانئہ۔ قولہ مات
هزلاً الجملة تحت جواداً۔ او غیلاً عطفت علی جواداً۔

(معنا) دینی علی جواد عرفی مکانہ مات لاجل لضعف او غیلاً زاد بمخلہ فی عمرہ
وجعلہ خالداً الخلد۔ یعنی اسی ماترین و اشدی بعدیک و اطوعک و ارجع الی ما تریدین۔
الحاصل اری جواداً او غیلاً کذا او کذا لا علم منافع البخل و منافع الجود۔

(فارسی) (مرجان مروی) بنا کہ از گرسنگی لازمی ہر دو خیلے بنا کہ از بخل ہمیشہ باندہ باشد کہ راسے من
بچون راسے تو باشد یعنی تو کہ مراد باب سخاوت کموش میکنی پس تر از از دست کہ منافع بخل و نقصان بخار بنانی
مکن است کہ من نیز انو موافق شوم لیکن آن بر تو محال است۔ لا جرم موافقت راسے من بر اسے تو نیز نامکن
(اُردو) مجھ کو کوئی ایسا سختی دکھلا کہ بھوک سے لاغر ہو کر گیا۔ اور کوئی بچہ ایسا دکھلا کہ ہمیشہ زندہ بگیا ہو
شاید میری راسے تیری راسے کے موافق ہو جائے لیکن نہ ایسا دکھلا سکتی ہو اور نہ میری راسے بدل سکتی ہے۔
نہ تو من تل ہوگا اور نہ رادھا تا ہے گی۔

وقال المقنع الکندی

نَزَلَ الْمَشِيبُ فَإِنَّ تَذْهَبَ بَعْدَهُ
وَقَدْ ارْعَوَيْتَ وَحَانَ مِنْكَ رَحِيلُ
ترجمہ پانز آسمان کے بعد کمان جاتا ہے
بیشک سپردی راہ سے رد گردانی کی اور کہی وقت قریب آگیا

یہ المشیب ہوا المشیب یقال شباب مشیباً اذا ابيض شعره ای نزل بك الکبر۔ فاین تذہب
یقال للضال لغافلین تذہب ومنه قوله لَعَا أَيْنَ تَذْهَبُونَ بعد ای بعد المشیب۔ ارعوی
عن الشیء انصرف عنه۔ حان بمعنی قرب۔ الرحیل یقال رحل رحلاً ورحلاً اذا ترك المكان و
انتقل الی مكان اخر۔

(معنا) مخاطب نفسہ فیقول قد نزل بك المشیب و اصابتك الکبر فاین تذہب بعدہ ایما
الغافل۔ وقد انصرف عن الخیر و حان ان ترحل۔ الحاصل ان اجلك النقص فینبغي لك ان
تقد مریں یدی موتیک ما یفید لك بعدہ من الکرم والجود۔

(فارسی) (پیری فرود آمد پس ہما زمان کجا میردی۔ ہر تیرے از راہ حق بازماندی ہو وقت رحلت تو قریب شد یعنی
اکنون کہ پیام موت بر سرست پرے تو شد آخرت نش و سخاوت یاد کرو مرنے کہ گشت کہ از خیر دنیا کی بازماند کنون از
خواب غفلت بیدار گشت۔

(اُردو) پیری پہنچی ہے۔ غافل شخص اس کے بعد کمان جاتا ہے۔ بیشک تو نے راہ حق سے منہ پھیرا۔

ابو کو کج کا وقت نزدیک آگیا ہے حاصل ہو کر کاپوت کا پیام سنا دیا گیا ہے اندر اور غفلت کرنا چاہئے بلکہ اگر کریدین
توجہ ہوئی اور سامان آخرت کے لئے کوشاں ہوتا فردی ہے۔

كَانَ الشَّبَابُ خَفِيفَةً اَيَّامُهُ وَالشَّيْبُ فَحْمَلَهُ عَلَى ثَقِيلٍ
جوانی کے دن ہلکے چلکے تھے اور بڑھاپے کا بھاری بوجھ باریک گراں ہے

ما خفيفة مضمون خبر کان والشباب اسمہ ايامه فاعل خفيفة والضمير للشباب - والشيب مبتداء
وما بعد خبره المحمل الحمل - على متعلق بثقل -

(معنا) ان الشباب خفيفة الايام لان زمان الله هو قد انقضت ايامه وجاءت ايام الشيب
وهي ايام التفكير والعلو الهوى فلهذا ثقلت على

(فارسی) اور زاس جوانی در پیش و نشاط و دلگیزشت و یک معلوم شد اما باری برین گران شد زیرا کہ پیری ایام
تفکر و درستی و پیش و مشرت در دنیا بابت - پیری و مدد عیب منین گفتند -
(اُردو) جوانی کے دن ہلکے چلکے تھے پیش و طرب میں بہت جلد گزر گئے اور اب بڑھاپے کے دن باریک گراں معلوم
ہو رہا ہیں کیونکہ انہیں پیش و مشرت کی بوجاس بھی نہیں ہے علاوہ برین وہ تفکر کے ایام ہیں۔

لَيْسَ الْعَطَاءُ مِنَ الْفُضُولِ سَمَاحَةً
حَتَّى تَجُودَ وَمَا لَكَ يَكْ مِلِيلٍ
زائر از حاجت میں سے دینا بخشش نہیں ہے یہاں تک کہ تو بخشش کرے اور تیرے پاس کی چیز نہ ہو

ما خطاء معروف اسو ليس وسماحة خبره - الفضول بالضم وما فضل من الغنيمة فلم ينفسموا ولا ادب هنا
الزائد عن الحاجة يقال فضلات المال الزائدة عن الحاجة - فضول ليدن ما يتخرج من منافذ خزائنا
طبعيا كالريق والعرق يخرج من الجود (باب نصرته) قوله وما لك ياك لم في موضع الحال من تجود -
السماحة الجود (سمح سمح من نصرته)

(معنا) ان العطاء من الزائد عن الحوائج لا يقال له جود وسماحة - انما السماحة اذا قطعت مع قلة
ما في يدك بحيث لا يكتفك بها جلتك -

(فارسی) بخشیدن مالیکہ زائد از حاجت باشد سخاوت نیست - تا آنکہ بخشش کنی در آن حال کہ هر چه بہت است
آنکہ باشد یعنی با وجود تنگدستی سخاوت کردن در حقیقت کمال است نہ آنکہ چون بہت تو سوائے حاجت
بسیار مال باشد -

(اُردو) اپنی حاجت سے بچوئے مال میں سے دینا کوئی سخاوت نہیں ہے - ہاں سخاوت جب ہوگی کہ تو
بخشش کرے ایسے حال میں کہ جو تیرے پاس ہے وہ تھوڑا ہوا اور اپنی حاجت رد والی کو بھی کافی وافی نہ ہو -

قَالَ تَعَالَى يُنْفَعُونَ فِي الشِّرَاءِ وَالْبَيْعِ لَأَيَّةٍ

اَوْ قَالَ جَوْبَةُ بْنُ النُّضَرِ

قَالَتْ طَرِيفَةُ مَا تَبَقَّ دَرَاهِمُنَا

وَمَا بِنَا سَرَفٌ فِيهَا وَلَا خَرْقٌ

طریفہ نے کہا کہ ہمارے درہم ہمارے پاس ٹھہرتے ہیں

حالانکہ ہم میں اس کی بابت نہ اسراف ہے اور نہ بیوقوفی ہے

حال طریفہ مصغرہ طریفہ کثریمہ علم امر آتہ۔ دراهمنا مرفوع فاعل ما تبقي السرف الاسراف و
الواو في وما بنا لم الحال لخرق كعق وهو اجراء الامر على غير مجزاة۔ والمصراع الثاني يحتمل ان يكون
من كلام طريفه وان يكون من كلام الشاعر۔ فتأمل۔

(معنا)۔ قالت زوجتي (طريفه) ما تبقي دراهمنا عندنا والحال اننا لا نسرف فيها ولا نتجملها على غير
مجزاه۔ اي ليس بنا فيها تبدير ولا عدم حسن التصرف فعمد ذلك لا تبقي دراهمنا عندنا۔

(فارسی)۔ زن من طرفیہ گفت کہ درہم ہرست مانماہ حالانکہ ما دران فضول خرچ کنندہ نہیں وہ بے توقع صرف کنندہ۔
میں نے درکار خیرش سخاوت و صفیات خرچ کیے۔ لاجرم مال ہرست پائدار مانما۔

(اردو)۔ میری بی بی (طریفہ) نے کہا کہ ہمارے درہم ہمارے پاس کچھ ٹھہرتے ہیں اور حال یہ کہ ہم ہرست
فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بیوقوف صرف کرتے ہیں۔ ہمارا مال داد و دہش میں صرف ہوتا ہے اس لئے
ہمارے پاس ٹھہرتے ہیں۔

ظَلْتُ إِلَى طَرِيقِ الْمَعْرُوفِ تَسْتَبِقُ

لَنَا إِذَا اجْتَمَعَتْ يَوْمًا دَرَاهِمُنَا

تو احسان کی راہوں کی طرف سبقت لیجائے میں

جنگ ہم ایسے ہیں کہ جب کسی روز ہمارے درہم جمع ہوں تو میں

قوله انا اى انا القوم۔ دراهمنا مرفوع فاعل اجتمعت يومًا ظرف له۔ ايضًا فاعل تستبِقُ
ظلت هو الدراهم الى طرق المعروف متعلق بتسابق قوله اذا اجتمعت ثم نظر لقوله ظلت۔ و
الاستباق بين رجلين فصاعداً ان يريد كل واحد منهما ان يسبق الآخر (سبق مادته) يابغى تعالى
والطريق جمع الطرق۔ المعروف ضد المنكر واسناد الاستباق الى الدراهم تجوزى۔

(معنا)۔ انا القوم اذا اجتمعنا الدراهم يومًا من الايام ظلت تستبِقُ الى طرق الخ المرفوع اسے
تسابقا في طرق الخير لا يبقے عندنا شيء منها۔

(فارسی)۔ ما گردے ہستیم کہ چون روزے ہرست ما درہم فراہم شود۔ سوے راہدے خیر و کردار سبقت ہر
میں جن مال فراہم کنیم در راہ خیر صرف کنیم لاجرم نزد ما چیزے باقی نہماند۔

(اردو)۔ میں ہمارے ساتھ میں مال اتنے ہی ہوتے اچھے کاموں میں لگا دیتے ہیں گویا ہمارے دیرینہ نیک کاموں

مین صرت ہونیکا بر اسوق ہوتا ہے کہ وہ خود آگے نکلیا نا چاہتے ہیں۔

لَكِنْ يَمُرُّ عَلَيْهِمْ وَهُوَ مُنْطَلِقٌ

گر چلے ہوئے احسب گزر جاتے ہیں

مَا يَأْلَفُ الذُّرُّهُوَ الصَّيَاحُ صُرْتَنَا

الفت نہیں رکھتے ہیں جھنکارو اے درہم ہماری تھیلی سے

ما يالفت من الفت يالفت (فتہ لغت) انس یہ واحبہ - الصياح - مبالغۃ الصائم من الصبر - وہی اصوت بالقصر طاء
ووصف الدرس بشمار یاد نصیم علی الساکلین او کئی بہ عن جودہ فان الدرس هو الجید بصوت بخوتہ
صرتنا - منصوب مفعول یالفت الصرۃ بالضم وحرز علیہا اجزاء عنہا - والقیہ للصرۃ - انطلق بمقتضی ذہب
ومعنا ان الذر هو الذی له صوت لجودہ صارا یالفت صرتنا بل یمر علیہا ویدہب ولا یستقر
الحاصل ان المال یستقر فی صرتنا بل یجودہ علی الغریب وواحتاجین۔

(فارسی) درہم بسیار آواز کند و با کیست ام الفت نواز و بلکہ بیاید و از آن بگذرد یعنی مال کیست ما فرہم نہاد کہ بر سائلان
بخشیدہ شود۔ واضح باد کہ ادا درہم آواز کند و درہم رواست یا مراد از آن است کہ آن درہم بشوق صرت در راہ غیر بر سائلان
آواز میکند کہ حاضر م حاضر م۔

(اردو) ہماری تھیلی سے بڑی جھنکارو اے درہم الفت میں رکھتے تیری اس میں ٹھہرنا نہیں چاہتے ہیں۔ مگر تھیلی پر
- چلتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ادھر کڑا ہوا اور ادھر ٹا دیے جاتے ہیں تھیلی میں جس رہے گی نوبت
نہیں آتی ہے۔ واضح رہے کہ جھنکار والی درہم سے کہ درہم مراد ہے یا یہ سچی ہو سکتا ہے کہ خود درہم بخشے جائیکے
شوق سے تھیلی کے اندر اچھلتے رہتے۔ اور زبان حال کہتے رہتے ہیں کہ حاضر ہیں اے سائلو ہمیں
ہاتھ لگاؤ۔

يَكَادُ مِنْ صَرَّةٍ اَيَّاهُ يَمْتَرِقُ

قریب ہوتی ہے کہ اسکو تھیلی میں بند رکھنے سے بچ جائے

حَتَّى يَصِيرَ إِلَى نَذْلٍ مَخْلُودَةٍ

یہاں تک کہ پہنچیں ایسے نخل کے پاس جو ہمیشہ کیلئے تیار رکھے

النذل بالنون المفتوح والذال لسكون اللام خمس مغلدة اى يحبسہ مدة طويلة
والضماير الدرس هو - فاعل يخلد النذل - صرۃ حبسہ فی الصرۃ - اى يكاد يمتزق من
حبسہ اياه فی الصرۃ - الا تمزق الا اشتقاق۔

(معنا) حتیٰ یصل الدرس هو الصياح الی خیس لثیمو حبسہ مدۃ مدیدۃ فی صرۃ یکاد
یشق من حبسہ اياه فی الصرۃ الحاصل الی انہ لا یدخرها الا بالخیل فان الکریہ لا یحبسہا فی
الصرۃ بل ینفقہا۔

(فارسی) تا آنکہ برسد کہ مرو تھیلی کہ ہمیشہ را در کیسہ آزارت کند قریب بود کہ آن کیسہ بسبب محبوس داشتنش در آن

برہر دو حاصل ایک مال بہت آگاہ ہے تاہم بلکہ ازما بہت نیکل میرود و او بہر بیان آرا فراہم کند تا آنکہ بہر بیان
بہر سبب پڑشدن قریب بود کہ در یہ ہشود۔

(اُردو) وہ درہم بہر بیان تک چلتے ہیں کہ وہ ایسے نیکل کے پاس جا پہنچیں جو ہمیشہ کیلئے انکو تھیل میں بند کر کے
اور انکی تھیل پر پوتے ہوتے پھٹ جائیکے قریب ہو جاتی ہے۔ لیکن ہمارے مال سے بہت لوگ غنی ہو کر
اپنی تھیل میں اتنے درہم جمع کرتے ہیں کہ وہ تھیل پھٹ جائے اور قریب ہو جاتی ہے۔

و قال زرعة بن عمرو

وَأَرَمَلُهُ تَنَوَّعَ عَلَى يَدَيْهَا
مِنَ الضَّرَاءِ أَوْ قَصَصَ اهْزَالَ

بہت سی محتاج عورتیں کہ دونوں ہاتھ کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں

بہر سبب سختی اور موت کے قریب ہونے لاغری سے

یہ لیا و او رب۔ الارملة تانیث الارمل وهو الذی لفلان زاده ای لاحتاج تنوع ففرض یجد (باب نص)
عدی یعنی لضعفه من الاحتماد ای تعتمد علی یدینہا والجملة فی موضع نعت ارملة۔ الضراء البؤس و
الشدّة ضد السرا۔ او یعنی واد العطف۔ قوله قصص لہزال ای دلت الموت منها والقصص بحركة
مصدر رقص الموت اذا قرب منه اقصد الموت اذا اشرف علیہ۔ والاضافة فی قصص لہزال من
قبیل اضافة المسبب الی السبب ای قرب الموت من الہزال۔ وهو الضعف۔

(معنا) (رب) محتاجہ مفقودہ نذر زاده ای اعتماد علی یدینہا من البؤس والشدّة وقرب
الموت منها لاجل الہزال والضعف۔ ای رب امرأۃ اشتدت علیہا الشدّة واعیاها لاجمیع حتی
انھا تعتمد علی یدینہا اذا قامت لہما لحقهما من الضعف۔ ویاتی الجواب فی البیت القابل۔

(فارسی) بسا ازن محتاج کہ توشہ را ہش خرمند۔ برہر دو دست خود بایستد بہر سبب سختی و قریب شدن مرگ را تا توانی
لیکن بہر سبب فقر و کسلی آنقدر لاغر شد کہ گویا موت از دے دو دست۔ تا توانی ہش بجائے رسید کہ بر دست تکیہ
زدہ بایستد۔

(اُردو) بہت سی راہ کے توشہ خرمندہ اور محتاج عورتیں ہیں کہ دونوں ہاتھ کے سہارے کھڑی ہوتی ہیں۔
بہر سبب سختی کے اور لاغری سے موت کے قریب ہو جائیں گی جو سے یعنی جو کہ کی تکلیف سے موت آگئے ہر کھڑی
تا توانی اس حد کو نہی ہے کہ وہ دونوں ہاتھ کے سہارے کھڑی نہ ہوں ہو سکتی ہیں۔

شَرِيكُهُ مَن يَعْدُ مِنَ الْعِيَالِ

خَلَطَتْ بَعْضُهَا بَعْضًا فَاصْطَحَتْ

شریک اُن کو توں میں جو میرے عیال شمار کئے جاتے ہیں۔

میں نے ملا دیا انکے دلی جسم میں اپنے موٹے جسم کو سو ہو گئی وہ

حل البیت جواب رب۔ خلطت متکلم من خلط یخلط۔ الغث المہزول۔ الضمیر المجرور والارملة۔ السجین

بالکسر ضد الھزال۔ يقال رجل سمين اذا کثر لحمه۔ وهو مفعول خلطت۔ والمراد بالسمن الخلاء
ما یكون سبباً للسمن من الطعام والغذاء۔ اصبحت فعل ناقص الضمیر المؤنث اسمہ وشریکتہ خبیلہ
یعد یجھول من ہذا یعد (نصر نصر الامم قل لعیال للعمد ای عیالی۔

(مضامہ) انی تفقدت احوالہا فخلطت بجسمہا المہزول ما یورث مہمی من الطعام والغذاء
فصارت سفردیکہ من ہومن عیالی۔ ای ترکت علیہا وجعلتہا من جملۃ عیالی۔ وکفلت لہ
ما یورث السمن فی جسمہا من الغذاء والطعام۔

(ف) آئینہ بجسم لاغرض جسیر فرہ ام را (یعنی مراد را کفیل شتر طعام وغذا سے را کہ از ان بدن من فرہ شد)
پس شرک کہنے شد کہ از عیال من غما کردہ شوند حاصل اینکہ بر حال ناراض رہم کردہ اور شامل اہل عیال خود
ساختہ تا بہ ہمیشہ نشاط ماند و شکر بر کردہ بخورد و فرہ گردد۔

(ار و و) من نے اس کے قلمو بدن من اپنے سوتے جسم کو ملا دیا۔ یعنی جس غذا سے میرا بدن فرہ ہوا ہے
اسی غذا اور طعام کا مالک اسکو کر دیا۔ سو وہ اُن لوگوں میں شرک ہو گئی جو میرے عیال میں شمار کئے
جاتے ہیں خلاصہ یہ ہے کہ اس کی بُری حالت دیکھ کر من نے اُسے خوب کھلایا ملا دیا اور اُسے اپنے اہل
عیال میں داخل کر لیا تاکہ خوب کھا پی کے بوٹی تازی ہو جائے۔

وَأَفْتَنِي اللَّيَالِي أَمْرَ عَمْرٍو	وَحَيْكُ فِي لَيْلَاتِي وَأَزْتَحَالِ
اور مجھکو فنا کر دیا راتوں نے اے ام عمرو	اور میرے آئینے فریادگو بنیں اور کو بی کرنے سے
وَتَرَدِيَّتِي الصَّغِيرَ إِلَى مَدَاهِ	وَتَأْمِيلِي هَلَالًا عَنِ هَلَالِ
اور بچہ کی پرورش نے اُسکی مدبوغہ تک	اور ایک ہلال کے بعد دوسرے ہلال کے انتظار سے

حل (ف) فتنی من الافتاء باب افعال۔ الليالی فاعلہ والضمیر المتکلم مفعولہ والمراد بالليالی الاحداث
فان اکثرها يكون فيها۔ ام عمرو منصوب۔ بحذف النداء ای یا ام عمرو (وہی زوجہ)
قوله حلے اے حلولی عطف علی الليالی۔ التناثف جمع تنيفۃ وہی المفازۃ۔
قوله اترحال بحذف یای المتکلم لوزن الشعر ورعاية الريدف۔ الصغیر منصوب علی
المفعولیۃ۔ المدا والغایۃ۔ تأمیل ای انتظاری۔ عن یعنی بعد۔ ای ہلالاً بعد ہلال۔
التأمیل مصدر التفعیل۔ وکن الترتیبۃ مصدر التفعیل۔

(معنا) یا ام عمرو وقد افتنی الاحداث وحلولی فی المفازات (کثرة الاسفار) وارحالی
عنها وتردیت الصغیر حتی یبلغ الشده (لما فی تربیتہ من المشاق) وانتظاری ہلالاً بعد ہلال

الحاصل ان هذه المذكورة قد اضعفت قواي لما فيها من المصائب -

(ف) امی مادر عمر و (زن) او حادث روزگار و فرود شد تم در بیا بانها و کونج کردن ازان بجا دیگر و پرورشش بچہ ام تا بلوغش - و انتظار کردن ماه نور اید از ماه نور افشاگر یعنی ازمین کارهای ثنوار نیز از گردشهای روزگار تخفیف و لاغر شدم - زیرا که من همیشه در جنگ و جدال نیز خائز نگری و غیره در چله دور دراز سفر کنم و علاقه برین تربیت اولاد و غیره کار بار انجام میدهم -

(اُردو) اے میری بی بی ام عمر و حادث زمانہ اور جنگلو میں میرے اُترنے اور پھر وہاں سے دوسری جگہ کو گئے۔ بچے کی حد بلوغ تک پرورش کرنے اور ایک مہل کے بعد دوسرے مہل کے انتظار نے مجھ کو تنہا لیکن بالکل ضعیف اور ناتوان کر دیا ہے۔ واضح رہے کہ تاھیلے ہلا لُحْن ہلال (سے مراد یہ ہو کہ اشتر حرم میں خائز نگری و جنگ شروع ہونے کی وجہ سے عرب کے لوگوں کو اکثر اوقات حساب رکھنا پڑتا تھا کہ وہ کون مہینہ ہے اس کے بعد کون مہینہ آئیگا۔ و لا انتظار اشد من الموت -

وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَشْرِ الْجَدِّي

وَعَايِرُ اللّٰوْمِ اَدْنٰى لِلْسَّدَادِ

الابکرت تلومک ام سلم

حال یہ ہے کہ ملاطمت کرنا رہنمائی کے بہت قریب ہے۔

ام سلم (بی بی) کو ملاطمت کرتی ہوئی تھی

ابکرت تلومک ات بکورا - و هو فی موضع الحال ای بکرت لائمه - تلومک مخاطب نفسہ - ام سلم کسیتہ من وجہ و اسمہا اہیمہ - الوافی و غیر اللوم للحال - ادنی یعنی اقرب والسداد الارشاد و کانت من وجہ تلومہ علی اتفاق المال و تقول انک مسروق و مہذو و یصد قضا فیہ صدیقہ رفاعة الخدی -

(معنا) الابکرت ام سلم تلومک علی اتفاق المال و اختلاف الحال ان اللوم لیس باقرب

لا رشادی فان الانسان حریص علی ما یمنع بل تلوم اللوم بما یكون اقرب الی السداد -

(ف) (پہن) زن تو ام سلم بوقت پگاہ تراہ جو دو کرم نگویش کنان آمد حالانکہ ترک ملاطمت سے رہنمائی نزدیک تر باشد یعنی از نگویش ابرار و فضول نچر بیش گردد - انفسوس کہ زخم نراست و برضلاف مرانگویش کرد -

(اُردو) اپنے آپ کو خطاب کر کے کہتا ہوں کہ اے شخص تمہاری بی بی ام سلم صبحی کو مجھ کو ملاطمت کرتی ہوئی تیرے پاس آئی اور حال یہ ہو کہ ملاطمت کرنا رہنمائی کے قریب بھی نہیں ہے بلکہ اس سے فضول خیزی اور زیادتی ہوتی ہے کیونکہ انسان اس چیز پر حریص ہوتا ہے جس سے وہ روکا جاوے۔ الانسان حریص علی ما یمنع -

يَا سِرَافُ امِّعْ وَلَا فْسَادُ

تہ تعول غریبی برائے امیم اور نہ فسار

وَمَا بَدَلْتِي تِلَادِي دُونَ عَرَضِي

اور اپنے موروثی (قدیم) مال کو غریبی کی خاطر غرتا

جس میں منافقت۔ التلاد المال القدیر وصدہ الطارف۔ قولہ دون عرضی فی عمل نفسه علی نہ مفعول البذل۔ قولہ یاسراف الباء داخلۃ علی خبر ما النافیۃ۔ امیم و ترخیر امیم۔ منصوب علی التلاد ای یا امیم و لا فساد علی سراف و فی البیت التفات من الخطاب الی الاخبار علی ما دہم فی کلامہم۔

(معنا) یا امیمۃ! ان بدل لی المال القدیم الموروثی دون حفظ عرضی لیس یاسراف و لا فساد فکیف تلومنی علیہ و تقولین انی مبذر مسرف۔ الحاصل انی ابذل المال الموروثی لحفظ اعراضی عن العیوب فلا اسراف فیہ و لا فساد کما ظننت۔

(ف) اے زن! من نشیدن مال قدیم مورثیم برابرے حفاظت آبروے خود نہ اسراف است و نہ فساد پس چو نہ مسرف و ہمیں قمرن گندہ سگونی آرسے مال برابرے گندہ شتن آبرو دست اگر غرت بر باد شد مال بچہ کار آید۔

(آر ۲۰) اے میری بی بی امیم! اپنے موروثی مال کو اپنی آبرو کی حفاظت کیلئے من کرنا نہ اسراف ہے اور نہ فساد۔ پھر تو کہیں مجھ کو طاعت مگر فی اور نفعول غریبی کہتی ہے۔ کیا یہ نہیں سمجھتی اگر غرت بر باد ہونے سے مال کس کام کا ہے۔

مَكَاشَرَتِي وَامْتَعَرْتُ تِلَادِي

اپنا بسم اور نہ دون اسکو اپنا موروثی مال

فَلَا وَآيِيكَ مَا أَغْطِي صَدِيقِي

تیرے باپ کی قسم۔ نہ دو گنا میں اپنے دوست کو

جس میں لازائفة الواو والقسو۔ المكاشرة مصدر باب مفاعلة من الكثر و هو ابدع الاستان بالضم قولہ امتنع عطف علی اعطی فرفعہ والمعنی لا اکثر للصدیق ولا امتنع تلادی۔ و يجوز ان یروی بالنصب ویكون انصابہ بأن مضمرۃ فتقدیرہ ما اعطی صدیقی مکاشرتی مانعاً لہ تلادی و يجوز فی امتنع وجہ آخر و هو ان یكون علی الاستیناف و لا تقطع مما قبلہ ویكون المعنی لا اعطی صدیقی مکاشرتی و انا امتنع تلادی۔

(معنا) واییک! یا امیم! لا یكون معنی عند نزول صدیقی الجمع بین الاھربین احماھا مکاشرتی والثانی منع التلاد عنہ بل اکثر و اضمحک الیہ و اعطیہ اموالی لغدیمۃ و هذا المعنی علی نصب امتنع اما علی رفعہ فمعنا لا اعطی صدیقی مکاشرتی و لا امتنع

(ف) سو گند پرست اسے ایم ازمن توان شد کہ آمدن دوست من سرت ظاہر کنم و اور از مال مورد وثیم نہ ہم لینے دوست خود را چون نزد من در آید شادمانی ظاہر کردہ از مال قدیم حظ وافر بہ ہم۔

(اگر وہ) اسے میری بی بی ایم مجھے یہ نہیں ہو سکتا کہ اپنے دوست کے آنے پر صرف خوشی ظاہر کروں اور اسکو اپنے مورد وثی مال سے کچھ نہ دوں بلکہ خوش ہو کر اسکو مال بھی دوں گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مجھ میں ان دونوں اہم کا جملہ ہو گا۔ خوش ہونا۔ اور مال کا نہ دینا۔ بلکہ خوش ہونا اور مال کا دینا مجھے ہو سکتا ہے۔

وَلَكِنِّي أَمْرٌ وَعَوْدٌ لِّفَسِي

اُسکے نوالے کے باوجود۔ عمدہ گھوڑے کی نیز زقاری کی

اُسکے نوالے کے باوجود۔ عمدہ گھوڑے کی نیز زقاری کی

اُسکے نوالے کے باوجود۔ عمدہ گھوڑے کی نیز زقاری کی

حل عودت من التعود۔ علی علائھا ای موانعہا وعوایقہا من الحاجات وخوف الفقر۔ قولہ جری مضبوط مفعول عودت والحواد الفرس لکرم السریع السیر علی محضہ مع۔

(معنا) ولکنی رجل قد عودت نفسی علی اتفاق المال فی طرق الخیر والصلاح جزی الفرس لکرم السریع السیر مع موانعہا من الحاجات وخوف الفقر۔

(ج) لیکن میں مدیم کہ طبیعت خود را باوجود خوف فقر و ناداری کہ از بخشش باز دارد۔ برصفت کردن مال در کانیز نیز رفتاری اسب تیز و خوشتر ساختم۔ یعنی نفس من باوجود عوائق آن در صرف مال بکاخیر مثل اسب تیز و تیز گام است۔

(اگر وہ) اگر میں وہ شخص نہیں کہ اپنی طبیعت کو بآن بخشش اور عاجزندی کے باوجود داد و پیش کی راہ میں اس کی نیز روی کی ایسی عادت ڈال دی ہے جیسا عمدہ گھوڑا تیز رو ہوتا ہے۔ یعنی سخاوت کی میرے نفس کو عادت ہو گئی ہے اگرچہ عاجزندی میں بآن بخشش ہے مگر میری طبیعت ان موانع کو کب نہیں ہے۔

مَسَاعِي آلٍ وَرِدٍ وَالرَّقَادِ

مَحَافِظُهُ عَلَى حَسْبِي وَأَدْعَى

آل ورد اور رقاد کی کوششوں کی

بفرض حفاظت اپنی ہردی کی اور رعایت کردن

انصب محافظہ علی اندہ مفعول لہ ای اقل کذا کی حفظ بشری و ادعی مکارم ابائی۔ قولہ ارعے حملہ علی المعنی نقطہ علی ما قبلہ وان اختلاف ای محافظہ علی جسمی و رعایۃ لمساعی الخ والمساعی جمع مساعاة و علی المسعی فی تحصیل لکرم۔ ورد والرقاد بطنان من بنی جعدۃ و کان ورد ابن عمرو بن عبد اللہ بن جعدۃ قتل بعض الملوک عند زکوان قد سبی لسانہما و اذن وقتل رجالہم فنبوۃ یفتخرون بتلك العدۃ و هو قول الاخطل یصبو النابتۃ قبیلة یرون الغدر فخر۔ ولا یدرون ما نقل الجفان۔ واخوہ الرقاد و هو الجحد لا علی للشاعر۔

(معنای) اتنا عودت نفسی جری الجواد لا حفظ حسب عن العیوب وارے مکارم ابائی و اسلاف و هم آل و رد و الرقاد۔ الحاصل ما غرضی بما افعلا حفظ الشرف و مراعاة مکارم ابائی فقط

(ف) ہاں گندرم عزت و بزرگوار خود را از تنگ و بدنامی و پاس مکارم اخلاق آباء و اجداد کما از اولاد و رد و الرقاد از گندم۔ یعنی از داد و دہش و بجز این دو کار کہ نگہداری عزت و پاس داشتن مکارم بزرگان است معصومینی (آر و و) میں نے اپنی طبیعت کی جو عادت ڈالی ہے وہ اپنی بزرگی کی حفاظت کے لئے ہے اور اسلئے کہ میں ورد اور رقاد کے گننے کی نیک کوششوں کی رعایت کروں یعنی میری غرض اس سے یہ ہے کہ اپنی عزت بزرگی کا رکھنا دھبہ نہ لگے اور ان دونوں قبیلوں کی نیکیاں میری وجہ سے جاری رہے کیونکہ وہ میرے بزرگوں ہیں اور ہمیشہ سے ان دونوں کے گننے کی نام رہے۔ مبادا کہ میں انکی بدنامی کا باعث ٹھہروں۔

اَوْ قَالَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَعْدِ

تَقُولُ لَا قَدْرَ ابْنُكَ الدَّارِ حَالِيَةَ

اَلَا بَكَرْتُ اَمْرَ الْكَلَابِ تَلُوْمَنِي

کتنی تھی میں۔ بیشک مدد کے دینے والے نے مدد کو مانا۔

میں جو کو آئی میری بی (ام الکلاب) مجھ کو ملا کر تھی

وہاں ام الکلاب بنو ساعدہ تھے۔ بقول بدل من تلومنی۔ الدار اللین۔ ابنک حالبی اقلہ یقال بکلبت الناقۃ مہموزا اذا قل لبنہا و ابنکھا اذا وجد اقلیلۃ اللین۔ ابنک اللین اذا وجدہ قلیلۃ۔ الحالب اسرافل من حلب۔ حلب۔ الدار مصوب مفعول ابنک

(معنای) اے ایسا مخاطب بکرت زوجتہ ام الکلاب تلومنی علی اتفاق مالی و بذلی ابائہ فی بعد بقول لا یاکلھا العاقل لمسرف قد اهلکت المال بلا اسراف حق و وجد الدار حالبہ قلیلۃ۔ (والمراد بالمال الاول و لغیر بقدرینہ عن ذکر الدین)

(ف) ہاں تو ای مخاطب۔ زن من۔ ام کلاب بوقت جمع برابر داد و دہش کو ہر شے کنان سید میگفت ہوشدار اے غافل۔ و دشمنہ شیر اندک یافت یعنی شتران و گوسفندان را ہلاک کردی الاہرم شکر کرتے تھے تو (آر و و) جان لو اے مخاطب۔ میری بی بی ام الکلاب جمع سویری مجھ کو نجات پر ملا کر تھی تو ہی آئی کتنی تھی کہ میں دودھ کے دہنے والے نے دودھ بہت حقرا پیا یعنی تنے شتر اور کبریوں کو ایسا ہلاک کر ڈالا کہ اب دودھ حقرا ملتا ہے۔ خدا را اب بھی دست نہروں کو روک لے۔

وَهَلْ ضَلَّ أَنْ يَنْفِقَ الْمَالَ كَسْبُهُ

تَقُولُ لَا أَهْلَكَ مَالُكَ ضَلَّ

اور کیا ہے راہی ہے مال کے پیدا کر نیا لے کا خرچ کرنا

کتنی تھی میں۔ تنے بے راہی میں مال کو ہلاک کر دیا

حل) تقول ای تقول اما الکلاب - والمراد بالمال الابل والغنم - الضلة الضال منصوب على الحالیه
او على انه مفعول له - قوله وهل ضلته اثم المصراع جواب عن جانب لشارح - قوله ان يتفق لمال
کاسب مبتدأ - مؤخر - وهل ضلته خیر مقدم والتقدير هل اتفاق کاسب لمال ماله ضلال
هل استقها امر انکاری -

(معنا) تقول زوجتہ الايها المسرف قد اهلك الابل والغنم ضلالاً وانا اقول هل
اتفاق کاسب لمال ماله ضلال لا والله بل ان يتفق ماله كيف يشاء -

(ف) میگفت بشزای شوهرم شتران وگوسفندان ابگر ای ہلاک کردی میں گفتم راگویم یا ہمارے
کردن فرما کہ کتنہ مال مال خود اگر کسی است یعنی اعتراض محض بجا است زیرا کہ کاسب مال را خود اختیار است
کہ مال خود را صرف کند ہرگز صرف کردنش گنہی نیست -

(اُرو) وہ کہتی تھی کہ میں نے اپنے مال یعنی شتر اور بکریوں کو بے راہی میں تلف کر دیا لیکن میں
کہتا ہوں کہ کیا یہ بے راہی کی بات ہے کہ مال کا کیا نیوالا اسکو اچھے کام میں صرف کر دے یعنی اگر زمین
بلکہ اسکو اختیار ہے کہ جیسے چاہے صرف کرے سو میری بی بی کا کہنا بالکل غلط ہے -

وقال مزعفر

لَهَا اخْتِمَا حَتَّى اَعْلَ وَاشْفَعَا

اس کے لئے اُس کے شل کو دوبارہ پھیلانے اور بیکاروں

وَالِي لَأَسْدِي نَعْمَتِي ثَوَابَتِي

اور بیشک میں اپنی نعمت پھیلادیتا ہوں پھر تلاش کرتا ہوں

حل) اسدی ای لا کر من الاسد - باب افعال يقال اسدى اليه اذا احسن اليه - اسدى لغوب
اذمناه اختما ای مثلاً والضمير للنعمه - اعل بضم العين وكسوها من اعلل وهو الشرب
الثاني يقال اعل اي سقاها ثانياً - اشفعا - جعلها شفعا يقال شفعا اي جعله زوجاً
(معنا) انى لا مد تحمى على الفقراء والاضياء واحسن اليهم ثم طلب لتلطف النعمه
مثلاً لاسقيدهم ثانياً واجعلها لهم شفعا اصل انى احسن اليهم مودعاً اذنى
(ف) ہر گز نہ من نعمتم را برغریبان و ہمانان بہترم پس برائے او شش می طلبم تا بار دیگر خوشا
و مرآن نعمت جنتی بسا زمین من بسیار بخشش کنم یا بخشش کردہ نظر اتم کر بار دیگر چنین نعمت بخشیدہ ہمانان را
سیراب کنم و مرآن نعمت کہ بار اول بخشیدہ ام جفتے مادم -

(اُرو) اور بیشک میں ہمانوں اور مسکینوں میں اپنی نعمت پھیلادیتا ہوں پھر اس غرض سے
اس نعمت کا شل تلاش کرتا ہوں تاکہ اگر شرت نعمت دوبارہ بلاؤں اور پہلی نعمت کا جو پیداکردن میں ہمانوں کی بار بار
ضیافت کروں اور مسکینوں کو بار بار دے کہ خواہشمند ہوں -

عَلَىٰ وَإِنِّي صَاحِبِي حَيْثُ وَدَّعَا

اور میں نے اس احسان کی خوشی جو مجھ کو بس نے کیا تھا وہ کبھی

وَأَجْعَلُ لَغْنِي مَا قَعَلْتُ ذِمَامَةً

راہل مکتی بقولہ اجل از عمر انکو مرغان الکدریم بقدر بل احسان اختلاف الخلیل فاند یخزن بہ

الغنی بالضم المسرة۔ والذ ذممة العهد۔ ائی صاحبہ ائی ائی قبورہ زائراً حفظ عهدہ حیا و میناً
قوله حیث ظرف و ذمما عن التوہیم و اراد بہ الموت۔ ائی ائی صاحبہ حیث مات و لا انسیہ۔

(معنا ۲) اجل مسرۃ ما احسنت الی الاضیاف و المساکین ذمماً واجبۃ علی و ائی
صاحبہ حیث و د غنی بموتہ الحاصل ائی افرح بالاحسان الی الناس و ازور قبر صاحبہ
و لا انسیہ بل اراعی و دہ بعد موتہ ایضاً۔

(ف) من برت و شادی آن چیز احسان بہا کہ کرم پر خود عہد و پیمان ساختہ و میروم نزدیکم بچاے کہ
مرا بسبب مرگ خود رخصت کرد حاصل انگیز من کرم و سخاوت را بر خود واجب کردم و بعد از وفات یارم حق
دوستی را نگاہ دارم و بغرض زیارت بر قبرش روم۔

(اگر دو) اور میں نے ان احسانوں کی خوشی کا جو لوگوں پر کیے ہیں اپنے اوپر عہد لازمی کر لیا ہے یعنی
کرم کو اپنا شیوہ قرار دے لیا ہے کیونکہ خیال حسان کر کے غلین ہوتا ہے اور سعی خوشی حاصل کرتا ہے۔ اور میں
اپنے دوست کو کبھی بھولتا نہیں۔ بلکہ جان اُسے بھولنے بسبب اپنی موت کے رخصت کیا و مان جا کر اُسکی
قبر کی زیارت کرتا رہتا۔

وَإِنْ كَانَ مَوْفُورًا جَلْبَنًا أَهْمًا

اور اگر وافر ہے نوب لا حاضر کر دیتا ہوں

وَإِنِّي بِمَا يَكْفِي مِنَ الزَّادِ أَهْلُهُ

میں مستحق ہوں ان کا توشہ کافی و ائی دیتا ہوں

راہل ائی بما الباء للتعدیة و فی نسخة وائی بالنون ائی انی الکف بما یتکسر من الزاد۔ اہلہ ائی مستحقہ
والضمیر للزاد۔ وان کان موفوراً ائی الزاد جلبناً ائی جنباً یقال جلبناً اذا ساق و جابہ
والضمیر المنصوب للزاد قولہ اجمع تاکید من الضمیر۔

(معنا ۳) ائی اعطی المستحقین ما یکفی من الزاد و لا اطلب زائداً علیہ وان کان الزاد وافر
جنباً نہ کلامی افعل علی حسب مقتضیات الاوقات۔

(ف) من مقدار ان را کافی توشہ برہم۔ اگر توشہ نزدیکم وافر و افراد ان بود ہر را پیش نشان جان کریم
یعنی حسب اقتضای زمان بہ مقدار ان برہم۔

(اگر دو) میں مستحق ہوں کافی و ائی توشہ دیتا ہوں اگر وہ توشہ میرے پاس نہ ہو تو اُنکی رہبر دے لا ہر دیتا ہوں

یعنی جیسا وقت کاروبہ دیکھتا ہوں ویسا ہی عمل کرتا ہوں۔

وقال عارق الطائي

الْأَحْيَ قَبْلَ الْبَيِّنِ مَنْ أَنْتَ مَا شِئْتُ
وَمَنْ أَنْتَ مُشْتَاقٌ إِلَيَّ وَشَائِقُهُ

مَنْ سَلَامَ كَرِهَائِي سَے پہلے اس شخص کو جس کا تو عاشق ہے اور جس کو تو مشتاق اور اس کو شوق دلائیالا ہے

حل جی امر من التحية بك التفعيل - البين الفراق من موصولة وقوله انت الخ في موضع المفعول
لحي - المشتاق من اشتاقه واشتاق اليه اذا نزعته نفسه اليه قوله وشائقه من الشوق يقال
شائق يشوقني شوقا فالحب اليه وهاجاني فانما مشوق وهو شائق - والضمير راجع الى من ومعنى
قوله شائقه يشتاق اليك والشوق متعدد بنفسه -

(معناه) بخاطب نفسہ وبقول الاسلم قبل لفراق من انت ما شئتم ومن انت مشتاق اليه
وهو مشتاق اليك -

(ف) ہن اسلام قبل از جدائی کسے را کہ تو عاشق اور ہستی نیز کسے را کہ تو بدو مشتاق ہستی و او تو مجھے
محبوب خود را کہ اسلام کروں ست پس پیش از جدائی سلام بکن و ملاقات را عنایت بشمر
(اوردو) من لئے شخص را پتہ کو خطاب کر کے (تو جدائی سے پیشتر اس شخص کو سلام کرے جس کا تو عاشق ہے
اور اس شخص کو جس کا تو مشتاق ہے اور وہ میرے اپنے محبوب کو جدائی سے قبل سلام کرے شائقہ
سے مراد یہ ہے کہ تو اپنی طرف شوق دلا کر اسے مانگ کر ہے - جیسا کہ وہ تجھے مانگ کر ہے -

وَمَنْ لَا تَوَاتِي دَارَ الْغَيْرِ فَيَذَنُ
وَمَنْ أَنْتَ تَبْكِي كُلَّ يَوْمٍ تَفَارِقُهُ

اور اس کو جس کا گھر نہ ملے موانع نہیں آتے اگر ایک لمحہ اور اس کو جس کو تو روتا ہے ہر روز جس تو جدائی کرتی ہو

لومن الخ مفعول حي في البيت قبله - تواتي من المواتاة مصدر المفاعلة بمعنى المواقفة والمساعدة
دار هم رفوع تنواتي ويجوز فيها ايضا والمعنى لا تقدر على مواتاة نهار والامام بها الاساعة والرفع انش
الغينة الوقت يكون مفعول ونكره قوله من انت تبكي اي تبكيه وتبكي عليه - وكذا قول تفارقه
اي تفارقيه فمذات مفعول لفعلين - ويجوز ان يجعل كل يوم مفعول تبكي - وفذكر من
في البيتين - ويجوز ان يكون بمعنى الذي والجمل بعده في صلته والمعنى حتى لا تاتي
عاشق الخ ويجوز ان يكون نكرة في معنى انسان والجمل بعده صفات له -

(معناه) وحی الذی لا توافق دار الا ساعۃ والذی تبکی شوقا الیہ فی کل یوم تفارقه
فیما حاصل سلمو الذی لا تجتمع معہ فی دار الا ساعۃ لکثرة الرقباء والذی تبکی علیہ

فی کل یوم تقارقه فیه - او سلام من انت یتکلی علی کل یوم یعنی من عمرک ای من کان مغفراً
عندک دائماً وانت یتکلی بفراقه -

(فارسی) سلام کن آنرا کہ فائدہ اش جز ساعتی مہر تر موافق نیفتد و آنرا کہ ہر روز بر آن منالی کہ در آن دوست
جدا باشی یعنی آن را سلام کن کہ خانہ شش بسبب بسیاری رقیبان مہر تر تا دیر موافق نباشد و آن را کہ
بسبب فراقش ہر روز می نالی -

(اردو) اور اُس شخص کو سلام کر جس کا گھر ایک دو ساعت کے سوا کسی تجھ کو موافق نہیں آتا یعنی ہر وقت رقیبوں کا
جملگھ لگا رہتا ہے لہذا تمہیں دیر تک اُس سے ملنے کی فرصت نہیں ملتی ہے اور اُس کو سلام کر جس کے
فراق میں تو ہر روز روتا ہے - یعنی ہر روز تو اُس سے جدا رہتا اور روتا رہتا ہے - واضح رہے کہ تفارقت کی ضمیر
مضروب یا تو یوم کی طرف راجع ہوگی یا شمس کی طرف ہر قدر اول سے یہ ہوگا کہ تمہاری عمر سے جو دن گھٹتا ہو
اور تم اُس دن سے چلے ہوئے ہو اسی میں محبوب کے فراق میں روتا ہوتا ہے (یعنی ہمیشہ) اور ہر قدر ثانی
مطلب یوں ہوگا کہ ہر اُس روز میں کہ تو اپنے محبوب سے جدا ہوتا ہے اُس کو روتا ہے -

مُحِبُّ يَصْحَرُ إِذَ الثَّوِيَّةُ نَاقَتِي	كَعْدٌ وَرَبَاعٌ قَدْ مَحَتْ نَوَاهِقَهُ
میری ناکہ ٹویہ کے میدان میں تیز دوڑتی ہے	مثل تیز دوڑنے جمان شتر کے جسکے رخسار کی دو ٹون میں چھڑتا ہے

مُحِبُّ يَصْحَرُ إِذَ الثَّوِيَّةُ نَاقَتِي مَعْمُومٌ نَاقَتِي فَاعِلُ نَحْبٍ الْعَدُوِّ وَالسَّيْرِ السَّرِيعِ
وَالرَّبَاعِ كَالثَّمَانِي مَالِكُونَ مِنَ الْبَعِيرِ يَبْعَلُ لِنَابٍ وَالْعَشِيَّةُ وَقِيلَ لِلرَّبَاعِ حَمَارٌ أَلَوْ حَش - قَالَ
الْبَزْزَمِيُّ إِذَ الرَّبَاعِ قَبْلَ الْقُرُومِ بَسَنَةٌ كَأَمَّا رَادِيهِ اسْتَحْبَا مَشَابَهَ وَقُوتِهِ - أَمَّا الْعَطْمَا إِذَا
صَارَ إِذَ النَّوَاهِقِ جَمْعُ نَاهِقَةٍ وَالنَّاهِقَانِ عَظْمَانِ مَرَقَعَانِ فِي عَجْرَةٍ أَلَوْ مِّنْ كُلِّ
ذِي حَافِرٍ وَخَفٍ وَيَقَالُ لَهَا النَّوَاهِقُ إِضْأُ وَلَا يَمُتُّ هَذَا لَأَعْدَدَ كَمَالٍ لِّشِيَابٍ - وَ
الضَّيْفُ فِي نَوَاهِقِهِ يَرْجِعُ إِلَى الرَّبَاعِ -

(معنا) (م) تقد وناقتی بصحراء الموضع الذی یسبغ ثوبہ کما یعد وبعیر رباع شاب قد اکل
ھبابہ قصارت نواھقہ ذات الخ -

(فارسی) تیز سید و ناکہ ام بیدان مقام ٹویہ مثل تیز دویرن شتر چار سالہ کہ بقایت جوانی پسید و
ہر دو استخوان بلند جانب بالائی رخسار شل از مغز پُر شدند یعنی مانند شتر جوان ناکہ ام تیزی رود -

(اردو) ٹویہ کے میدان میں میری اونٹنی ایسی دوڑتی ہے جیسا چار سالہ جوان شتر جسکی جوانی بھی کمال
کو پہنچی ہے اور اسکے رخساروں کی جانب بالکی دو ٹون اونچی بڑبان مغز سے بھری ہوئی ہیں وہ تازہ -

وَلَيْسَ مِنَ الْقَوْتِ الَّذِي هُوَ سَابِقُهُ

اور نہیں ہے قابو سے جانا آگے بڑھنا اس شخص کا جو آگے آئے بغیر

إِلَى الْمُنْذِرِ الْخَيْرِ بْنِ هَنْدٍ تَزْوَرُّكَ

نیک بادشاہ عمرو بن ہند کی طرف سے کی غلات کو جاتی ہے

حاصل الی المنذر متعلق بقولہ تخب فی البیت قبلہ والخیر من صفۃ المنذر وهو الذی تانیثہ خیرۃ و یجوز ان
 یکون مخففا من الخیر کما یقال لیس متغلا ولین مخففا۔ والمراد منذر بن ماء السماء وقیل
 الصواب الی ملائک الخیر بن ہند فان المنذر بن ہند اخو عمرو بن ہند۔ قوله تزورہ فی
 موضع الحال والمستکن فیہ التافتہ والضمیر المنسوب للمنذر۔ قوله لیس من القوت الخ القوت
 بتقدیر المضاف ای لیس من القوت سبق الذی ہوسابقہ والضمیر المحذوف فی سابقہ للمنذر
 والمعنی من قدر انہ سبقہ فانہ لا یفوتہ فان المنذر یدرکہ۔

(معنا) تقد و ناقص الی الملک الذی صادر ہو الخیر کثرۃ خیرہ والحال انما تزورہ و لیس من
 القوت سبق عمرو بن ہند الحاصل انہ لا یتقدار حدان یتسبقہ فی الخیر والغنی فانہ یأخذہ
 و یدرکہ۔ فهو یتسبق ولا یتسبق۔

(ف) اسے نیک بادشاہ کہ عمرو بن ہند دران حال کہ ناقص ہلا قاتش میرد و۔ ویت فوت شدن
 سبقت کسی کو بروی سبقت برد یعنی ہر کردار سر جنگ یا در فضل و کمال ہر موص سبقت برد پس ان حقیقت
 سبقت نے زیر کہ مروج ہوسے سابق گردود اور اگر قمار کند مروج من ہمیشہ سابق ہی مانگا ہے بکار
 سبقت نہاشد۔

(ارو) ہم نیک بادشاہ عمرو بن ہند کی ملاقات تو وہ ناقد جاتی ہے دوڑتی ہوئی چلتی ہے جو شخص
 عمرو بن ہند سے آگے بڑھنے والا ہے سوا اسکا آگے بڑھنا فوت ہونا اور قابو سے نکل جانا ہے کہ وہ مروج سے
 گرفتار کرتا ہے کسی مجال کیا ہے جو اس کے ہاتھ سے بچ جائے۔ خلاصہ یہ ہے وہ ہمیشہ ہر اچھے کام میں سابق
 رہتا ہے کبھی سبقت نہیں ہوتا۔

عَنِیْمَةُ سُوءٍ وَسَطُهُنَّ مَهَارَقُهُ

غنیمت زشت ہیں کرانے پنج اسکے مہارہ ہیں

فَإِنْ نَسَاءً غَيْرُ قَائِلٍ

کیونکہ عورتیں بخون قول قائل کے

حاصل القاء للتحلیل۔ قوله غیر ما قال الخ یجوز ان یکون نعت نساء۔ وغنیمة سوء خبر مبتدأ
 اصافة الغنیمة الی السوء علی طریق الازراء والاستحقاق و یکنون حکایة نکلا ما ناقلا لذل
 ذکرہ۔ قوله وسطہن مہارقہ الجملة فی موضع خبر ان والمعنی ان نساء مخالفۃ صفتہا
 لما قال قائل۔ و یجوز ان یکون غنیمة سوء خبر ان و وسطہن مہارقہ من صفۃ النساء

وقد فصل بين العفة والموصوف بخيرات وغير ما قال قائل فيقتصب على المصدرفيكون مؤكداً
للقصة - والمهاري هم مهرق وهو فارس معرب صهرة وهو يوصل بالقرطاس ونحوه من
النوب واراد به قطعة ثوب مصقل بالمهرق فاعلم كانوا يكتنون اليهود والعرك على وكفى
عن اليهود والضياع المجرولعمرو بن هند -

(معناه) وذلك لان نساء مخالفه لما قال في باحما قائل مقصد (وهو وزارة بن عدس
الذي حمل عمرو بن هند على افارة بني طي مع انهم حلفاء علم غنيمته سوء لا غنيمته صدق
فيهم كتب عمرو بن هند اى ان النساء الا لاى سبا من المملوك وحسن لبعض الناس
ان يوقع بهم فمن بالحقيقة غنيمته سوء لا يتم به لانه قد سبق من الملك محمد بن بلكا فان
(فارسي) رفتنم سوء بادشاه از انست که زنان با بخلاف قول قائل که زاره بن عدس است زیرا که او
شاه را بر فارنگری تبليغ بنی طي برانگخته بود غنیمت زشت و نامزیا اتم که در میان شان بر عدم رنگری
مرشاه را عهد و پیمان موجود است یعنی شاه خود عهد و پیمان داده بود که بر تبليغ طي نهب و غارت نکند اما بوج
در غلانیان زارة بن عدس شاه برین کرده غارت کرده زنان را را عبوس ساخت حالانکه دفعی عهد او ان
غنیمت زشت اند - نه غنیمت خوب چنانکه زاره گفت - پس من براسه دارم نسیدن شان
بخدمت بادشاه می روم -

(آردو) کہینکہ ہماری قیدی عمرتین چکے در میان بادشاه کے عہد نامے موجود ہونے کے سبب سے وہ بری
غنیمت ہیں - بخلاف قول قائل یعنی زارة بن عدس کے خلاصہ یہ ہے کہ ہم ان عورتوں کے چھوڑا لانے کی غرض
سے بادشاه کے پاس جاتے ہیں جن کو زارة بن عدس کے بہکانے سے اور یہ کہنے سے کہ وہ اچھی غنیمت
ہیں بادشاه نے بنی طي کو لوٹ کر قید کر لیا ہے - حالانکہ دشمن کی بات بالکل غلط ہے کیونکہ ان کو انان
دینے پر اسے جو عہد نامے لکھ دیے تھے وہ اب تک انکے بیچ موجود ہیں لہذا وہ بری غنیمت ہے -

وَفِينَا وَهَذَا الْعَهْدُ أَنْتَ مُعَاقِلُهُ
تو ہم ایسا سے عہد کریں اور یہ عہد تم کو اسکا عطا کردہ ہے

وَكُونَيْلٌ فِي عَهْدٍ لَنَا حَمُّ أَدْنَبٍ
اور اگر ہمارے عہد میں خرگوش کے گوشت پر مہبت پور نکالی جاوے

حننیل مجھوں میں نالہ صابہ کو استعمال مجھوں میں لاف مقام الضمر - قوله لمحارناب ذکرہ
تحتیاد الاد صید مستباح واراد به الضعیف قوله وفینا ای اقتصنا منه وفاقعہدہ - قوله
انت معاقلہ مجوز فی وجہ ان یروی بکعبین من عاقلہ اذا علقہ والمعنی هذا العہد
الذی معہم متعلق بذ متاک - او بالغبین من غلق الرهن والمعنی انت مفسدہ و

محتسب تازک الوفا عبدہ -

(معنا) دلو اصاب فی عمدنا جار ضعیف جا ورنہ نہ سم ازنب الضعفہ و فیما عہدہ و
 ہذا العہد الذی بیننا و بینک کنت معانقہ و معہذہ لک قد غلظت بنا حیث اغرت علیتنا
 بقول زرادہ بن العدس - الحاصل التعجب علی حالک انک عقدت العہد بیننا و بینک
 بالامان کفیف عہد بنا و نقضت العہد و اصبحت علی الضعفاء -

(فارسی) اگر در عہد و ضمان ما بر گزشتہ خرگوش یعنی بر ضعیفان عہدیت رسانیدہ شود۔ ما الیای عہد
 کنیم و پاداش بگیم و این بیان تو علاحدہ ارش استی حاصل یکہ شکفتہ آنکہ تو بر امن و پناہ ما غریبان بیان
 دادی و باز عہد خود را شکستی و ما را بتا باج بردی -

(اردو) اور اگر ہمارے عہد بیان بن خرگوش کے گوشت جیسی ادنی چیز پر ضعیف اور حقیر پر عہدیت ڈالی
 جاوے تو ہم ایسا عہد کریں اور اسکا بدلہ لیویں اور تجھ تو یہ ہے کہ ہمارے اور تیرے درمیان جو عہد تھا تو
 اسکا علاحدہ رکھنے والا ہے۔ تو نے عہد کیا اور تو ہی نے اسے توڑ کر بھکھو لیا -

وَصَادَفَ حَيًّا دَانِيًا هُوَ سَائِقٌ	اَكْلُ خَمِيْسٍ اَخْطَا الْعُثْمُ مَرَّةً
اور بالما ایک قوم کو اپنے قریب وہ اسکو بھکا بجا دیا	کیا! جس بڑے لشکر نے ایک دفعہ غنیمتیں چپائیں

الہفۃ لا لککار و الاستعداد - الخمیس الحیش العظیم - اخطا یعنی لہو جبہ لیا قال خدا
 الراۃ القرض اذ الوبیصہ - العثو یعنی الغنیمۃ - غنولشے فازیب و نالہ بلا بدلہ صادت
 یعنی غنیمتیں - الخ القیوم - دانیامن الدن و هو القرب - والعمیر المرفوع للخمیس المحرور المحی -
 (معنا) اکل حبش عظیم اذ الوبیصہ الغنیمۃ مرۃ و لقی عند عودہ قوماً ذریباً
 منہم ہوسائق ہذا القوم و اخذہ غنیمۃ - ای لا ینبغی ان یفعل کذا و فعل فہو
 غیر حسن - و فی البیت ایماء الی ان عمرو بن ہند لما لم تصب غنیمۃ اتار علی
 بنی طی مہ المیشاق الغلیظ -

القوم

(فارسی) آیا ہر لشکر عظیم کہ بارے مال غنیمت نیافت و گروہے راز و خود یافتہ بلور مال غنیمت
 بردہ یعنی ہرگز چنان بنیاد کر کہ از جنگ بے مرام واپس شدہ در میان آہ گروہے را بتا باج برد
 زیرا کہ کن سراسر ظلم است۔ چنانچہ عمرو بن ہند با بنی طے کردہ است -

(اردو) اور وہ کیا جس بڑے لشکر نے لڑائی میں مال غنیمت حاصل نہ کیا اور اسے میں قریب بسنے والی
 ایک قوم کو پاداش نہ بھکا بجا دے۔ یعنی کیا یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی غرض کی خاطر جبکہ چاہے بھکھو لے

اوضاف فذلك قد قدرت بئنا۔

(فارسی) سوگند خوردہ ام کہ فروکش نشوم مگر بجاسے بلند کہم تو رنگ و پشنتا ہے رنگ اور حرام باشندی در چنان جاسے با تم کہ در انجا نتوان رسی۔

(آر دو) سومین نے اس بات کی قسم کھائی ہے کہ جسے در ایسی بلند جگہوں میں فروکش ہو گا کہ اسے عمر و جسم اس ریح کے نیلوں پر جانا حرام ہو گا جیسے ایسی جگہ میں فروکش ہو گا جہاں پر تیرا گزنا ممکن ہے جا نیکہ کہو لے۔

حَلَفْتُ بِهَذِهِ مَسْعَرٍ يَكُونُ أَتَى	تَحْتِ بَصْحَرَاءِ الْعَبِيْطِ ذَرَأَوْقُهُ
میں نے قسم کھائی اس قرانی کی جس کی جو ان اوشیان اشعار کی ہے	جس کے چھوٹے چھوٹے شتر قبیلہ کے محراب میں تیر چلتے ہیں

حل الہدی ما یهدی الی الکعبۃ الشریفۃ من الابل۔ والمسعر اسم مفعول من الاشعار وهو ان طبع فی سنتہا فیصل الد مرفیستدل بذلک علی کونہ ہدیاً البکرات جمع بکرۃ وہی الساقۃ الثانیۃ۔ نجب بمعنی تعدد و سریداً۔ العبیط ارض لبی یربوع۔ الد رادق جمع دردق وہی صغار الابل۔ وجعل الہدی فی البیت دالاً علی الجنس وما بعدہ مفتہ۔

(معنا) حلفت یہی عہدی الی البیت الحرام۔ قد اشعرت بکراتہ کسرم صفارہ بصحراد العبیط۔ جواب القسم بانی فی البیت القابل۔

(ف) سوگند خوردہ ام بشر قرانی کہ ناقماے جوان آن اشعار کردہ شد نہ یعنی برفض شتافت قرانی بر کوہان آہنا زخم خفیف کردہ شد۔ وہ صحرای غبیط شتران خرد آہنا تیز میرود۔ جواب قسم آئندہ می آید

(آر دو) میں نے اس شتر قرانی کی جو کہ میری جانب روانہ کئے جاتے ہیں قسم کھائی ہے جس کی جوان اوشیان اشعار کی گئی ہیں (یعنی جن کے کوہانوں پر خفیف زخم لگا کر اس غرض سے خون نکال دیا گیا ہے تاکہ اسے قرانی سمجھ کر کوئی ٹوٹ نہ لے)۔ اور مقام صحرای غبیط میں اُن کے چھوٹے چھوٹے شتر تیز چلتے ہیں۔

لَئِنْ لَمْ تَعْدُوْا بَعْدَ مَا قَدْ صَنَعْتُمْ	اَلَا تَنْتَحِيْنَ لِلْعَظْمِ ذُوْا عَارِقَهُ
اگر تو نے بدل نہ دلا جس کو تم لوگوں نے کیا ہے	تو بیشک میں اُس بڑی کا تعداد لگا جا گا کہ تو میں نے لیا ہے

حل تعذر الخطاب لعمر و بن ہند۔ التحین متکلم من الانعام وهو القصد۔ ذو یفحی الذی عارقہ اسم فاعل من عرق العظم اذا اخذ منه اللحم۔ والضمیر المجرور للعظم جعل شکوۃ کا عرق وجعل ما بعدہ ان لو یفعل معاملة تاثیراً فی العظم نفسه وقد احسن فی التعلیل

و فی الکتابۃ عن فعلہ ۔

(معنا) (یقول) آیت ان لم تغیر بعض صیغکم الذی قد صنعت من الاشارة علی بنی طح و سبغ النساء لا قصدت فی مقابلتک کسر العظم الذی صورت انقزم اللحم منه ای لا قطن الذی استکوه و بعد ادا و بتغیر بعض صیغهم و النساء و الله اعلم ۔

(فالمسی) اسے عمر و اگر بعض حرکات کہ تو دہرا بیان تو اشل غازی مگر ی و قید کردن نہ نان بنی طح و لغز آور و دیار بنیادی آنرا بدل کردی ہر کتبتہ من قعدہ شکشتن آن سخوان کہ ہم کہ از گوشت کشند ام ۔ حال نیک اگر نہ نان ملا بہانہ کردی در پے قتل تو کہ بہ بندم کہ ہنوز نگاہ نومی کہ ہم درین شکر نگاہ کردن را بہ گوشت کردن از سخوان و قتل را بہ شکستن و تشبہ دلو ۔

(آر دوم) نے عمر و اگر تو نے اُن حرکات کو جو تو نے در صیغہ ہر ایہوں نے مگر کہ بن یعنی قبیلہ طح پہنوٹ مار کر کہ اُن کی عورتوں کو قید کر لیا ہے کسی قدر بدل نہ ڈالا اور اُن عورتوں کو واپس نہ کیا تو یوں کہ کہیں اُس ہڈی کو توڑنے کا قصد کروں گا جسکا گوشت جدا کرنے والا ہوں یعنی اب تک صرف شکایت سے کام لے رہا ہوں مگر عنقریب قتل کے در پے ہو گا ۔

نوٹ عاق کو کہنے ہڈی سے گوشت جدا کرنے والے کہ بن اس شعبہ میں اس سے شاکل اور ہڈی کے توڑنے سے قتل مراد ہے ۔ اسی شعر کے سبب اس شاعر کا لقب عارف پڑ گیا ہے ورنہ دراصل اسکا نام قیس بن جودہ ہے ۔

و قال یح بن مسهر الطائی

إِلَى وَدُونِي مِنْ قَنَاةٍ شَجْوُهَا

بِرِطَانٍ عَلَا كَرِيمٌ سَأَلَنِي بَنَاتُ كِنَانٍ بَنِي

سَرَتْ مِنْ لُوى الْمُرُوتِ حَتَّى تَجَاوَزَتْ

قَا قَدْرَاتٍ كَوَادِي مَرُوتٍ كَرِهَ جَاهَانُ نَكْرَ بَوِيٍّ كَمَا

حل سرت ای جاء طيقها ليداً والمستكن للفاقة اللوى بالكسر مسترق الرمل والمروث بالفتح واد بفتح حمان - وفات بالقان والنون ماء بفتح جزية - وجهه من الانصراف التانيث والعلية الشجون جمع شجون وهو شعبة كل شئ والشجون ايضاً الاشجار المتداخلة المنقطة والشواجن واحد تماشاخنة وهي المواضع التي فيها الشجون - قوله دولي اتم اي شعاب ماء بفتح جزية جائلة بمعنى ويبيهم -

(معنا) سَرَتْ القافلة من لوى المروث حتى تجاوزت قَا قَدْرَاتٍ كَوَادِي مَرُوتٍ كَرِهَ جَاهَانُ نَكْرَ بَوِيٍّ كَمَا (الحال ان ما بيني وبينها شعاب ماء بفتح جزية الحاصل انها وصلت الى لاجل شهرة جودى وان كانت شعاب قنات حائلة بيني وبينها) ۔

(فارسی) قافلہ زادادی مردت بوقت شب روان شدہ جملہ مقامات راطی نمودہ سوے من رسید
و حال اینکه پیش من شاخاے آب قنات اند یعنی باوجودیکہ شاخاے آب قنات در میان افتد بسبب
شہرہ سخاوت قافلہ بوقت شب روان شدہ من رسید۔

(اردو) رات کی بوقت قافلہ زادادی مردت کے نکلنے سے چل کر تمام مقامات کو طے کر کے میرے پاس پہنچا
حالانکہ آب قنات کی شاخیں بیچ میں داخل ہیں خلاصہ یہ ہے کہ میری سخاوت کی شہرت کے باعث قافلہ
دور دراز راستے سے میرے پاس پہنچا۔ آب قنات کی شاخیں بیچ میں داخل ہو کر بھی ہکونہ روک نہ سکیں۔

إِلَى رَجُلٍ يَرْجُو الْعَوِيَّ عَلَى الْوَجْهِ	دِقَاقًا وَدِشْقِي بِاللِّسَانِ سَمِينًا
ایسے مرد کی طرف جو اونٹنوں کو تیز بھاڑا باوجود پاؤں گیسے ہو چکا	حالاںکہ وہ دلی بہن اور بختی لگتی پراسکے نیزہ سے نہ بھونکا

حال قولہ الی بدل من ضمیر المتکلم فی اللہ یا حادۃ الحمار و اراد بقولہ الی رجل نفسہ یزجی مو صلا۔

السوق العنیف۔ المطی جمع المطی وھل ناقة ترکیب۔ الوجاء رقة الخف والمخاف و اللق
السیور۔ تولد و قافاً منصوب علی الحالیۃ والذقاق جمع دققة والمراد بها المھزول
یشق یشق فھو شقی صد السعید یقال شقی یخضر ربہ الام فی لسان بدل عن اللہ
ای انسان لہ۔ والضمیر فی سمینا المطی۔

(معنا) سرت قافلہ الی رجل یسوق المطایا علی رقت اخافھا وھن ضوامر
و میضمر بستانہ سمینا حیث یخضرھا الاضیاف۔ الحاصل ان القافلہ وصلت الی
الاسفار و یخضر الاضیاف الا باللسان۔

(فارسی) رسیدہ سوی مردیکہ سوار یہاں خود را باوجود فرسودگی پاسے آئنا تیز براندہ راں حال کہ آئنا لاغرا
فرہ را از نیزہ اش ضرر رساند یعنی سوے من کہ همان دست نیز لیسایا سفر کنندہ ام رسید۔

(اردو) ایسے مرد کے پاس پہنچے جو سوار یوں کو باوجود انکی سو دہ پائی کے سفر میں اڑاے لئے جاتا ہے۔
ایسے حال میں کہ وہ لاغر ہیں۔ اور وہ شخص ایسا مہمان نواز ہے کہ کوئی تازی اونٹنیوں کو اپنے نیزہ سے
ہلاک کر دیتا ہے یعنی مہمانوں کے لئے ذبح کرتا ہے گو یا قربانے کو اسکے نیزہ سے بدبختی لگتی ہے خلاصہ
یہ ہے کہ میری طرف پہنچنے اور میں بڑا سفر پیشہ اور مہمان نواز ہوں۔

فَلْيَقْوِ مِنْهَا يَا لِمَدِّجِلٍ كَلْبَخَةٌ	وَاللَّطِيفُ مِنْهَا فَزْنُهَا وَجَنِيَّتُهَا
سو نہ کم کو آئین سے دیکھوں میں ایک فخریہ لگا ہوا گوشت مقدس	اور بڑیوں کو آئین سے شکہ اور جنین ملتا ہے۔

حال الضمیر فی منها الاولی السوین علی اکتساب التانیث من المضاف الیہ علی ان الفعیل قد استوی

فی الجیم والمفرد والمراجل حم الخ والقدح والطحينة ای طحينة واحدة ای کل ما یغسر منها یطعم دفعة واحدة ولا یدخر کثرة الا کلة۔ او المعنی کا نہ کان علی السفر فیطبخون طحينة واحدة الفرت الشترین فی البکوش (یعنی لا کوبہم والحمین الولد ما دام فی بطن امه)۔

(معنا) اذا نحررت من اهل الطائفة السمیة فھو منقسمہ الی قسمین للقوم منها طحينة واحدة بالقدح وحدث یطعم لھم فیھا اللحم وللطیر سرقینھا وولدھا لھا صل ان الانسان یطعمھما اللحم والطیر تا کل من فرثھا وجنینھا۔

(فارسی) ہمراہ قوم از ان گوشت یک دفعہ پختہ بزرگ بست و براس ہندہ سرگین و بھپاش لینے بسبب کثرت افراد گردہم یا محال سفر تا نہ فریزہ را ذبح کردہ یک دفعہ بزرگ پختہ شود بلا جرم قوم را از ان گوشت نصیبی باشد و بھپہ آوردہ و دشکم نیز سرگین طعمہ بزرگان گردد۔

(اردو) اس موٹی تازی اوکشی میں سے قوم کو دیگ میں ایک دفعہ پکایا ہوا گوشت اور چڑیوں کو اُس کی پیٹی کا گوبر اور پیٹ سے نکلا ہوا بچہ ملتا ہے غلام یہ ہے کہ لوگوں کی کثرت کے باعث اس کا گوشت ذخیرہ نہ کر کے ایک ساتھ دیگوں میں پکایا جاتا ہے یا یوں کہو کہ سفر کی حالت میں بار بار نہ پکا کر ایک دفعہ پکایا جاتا ہے۔ لہذا قوم کو اُسی سے حصہ ملتا ہے اور چڑیوں کو گوبر وغیرہ سے حصہ ملتا ہے گویا ایک ہی ناکہ سے انسان اور حیوان دونوں کی ضیافت ہو جاتی ہے۔

وقال صلحہ الجرمی

ھو بکر المیمر شاعر جاہلی من بنی جرم بن عمرو بن العوث بن طی۔

فَلَمْ تَخْطُطْ مِنْهُ بِالْحِمِّ وَلَا دَمَ

فَتَمَّ عَزَلَتْ عَنْهُ الْفَوَاحِشُ كُلُّهَا

سورہ اسکے گوشت کے ساتھ آئینہ نہیں ہیں اور نہ خون کے ساتھ

وہ ایسا جوان ہے کہ تمام مجرایاں اُس سے دور گزرتی ہیں

حالہ باللفظی نفسہ ای خوفی۔ عزلت من العزل وھو الاعداد والفواحش مرفوع فاعل عزلت۔ قولہ فلم تخطط ای الفواحش لم تخطط بالحمم ودمہ۔

(معنا) خوفتے من الفتیان عقیف دوناتہ قد غیبت وابعدت عنه الفواحش کلھا فلم تخطط شئ منها بلحم منہ ولا دمای اتہ کدیو عقیف قد غی متہ جمیع ما یعیبہ۔

(فارسی) او جوانیت کہ ہمہ زشتہا از او دور شدند۔ و زشتی از انہا گوشت و خولش نہایت۔ یعنی ہر ہلکی بد بیا پاک و صاف ست۔

(اردو) وہ (یعنی میں) ایسا جوان ہے کہ تمام بری باتیں اس سے دور کی گئی ہیں یوں برائیوں میں سے

گوئی برائی اسکے گوشت اور عسل بن مرغی نہیں ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ میں مرد کریم ہوں تمام برائیاں میری ذات سے دور ہو گئی ہیں۔

کَانَ سُرْدُوْرًا لِّلْقُبْرِیَّةِ غِلَقَتْ	عَلَا یَقْهَامُنْہُ یَجْدُ عِمْ مَقْوَم
گویا گھنڈیاں کتان کے سادہ لباس کی مانند بن گئی ہیں	انکے علا نے درخت کی ایک سیدھی ٹٹنی پر

حل الزمر بالاضمحض ذیہو بالافاسیۃ گوئی گریان دبا مژدہ گھنڈی وکنا یحجم علانہ دایہ۔ والقبطیۃ ضرب من لثیاب البیض من کتان۔ العلائق جمع علاقۃ ای مایعلق بعضہا المدح منها۔ والضمیر فی منہ للفتی وهو فی موضع الحال من الجنج علی التحدید۔ الجنج عمود الشجر والمقوم هو مفعول من قوم یقوم تقویمًا۔ شبہ قاصتہ بجذع مستقیم (معنا) ہو طویل لقامتہ حتی کلان اذاد الثیاب من کتان الی یلبسہا قد علفت علاقہا بجذع مستقیم منہ العاصل تطویل لقامتہ مستقیم لحد (فارسی) گو گویا گریان سید لباس او علاقہاش منہ درخت راست معلیٰ از منیٰ آن حیران چنان دراز قامت مرقدت کہ گویا گریان لباس گویا شستر شد نہ۔ (اگر وہ گویا ایسے کتان کے سید لباس کی گھنڈی بن گئے ہوتے تو درخت کی ایک سیدھی ٹٹنی پر ہوتے۔ گھنڈیوں کے علاوہ شستر پر ہوتے ہوتے نظر آتے ہیں۔)

عَمَّسُ اسْفَارِ اِذَا اسْتَقْبَلْتُ لَہْ	سَمُوْمٌ کَحَرِّ السَّارِ لَمَوْیْتُ لَہْ
وہ سفردنکا بھیر رہا ہے جبکہ اُسکے سامنے آئی ہے	لڑھکھٹا آتش سوزان کے تودہ عاجز نہیں ہوتا

حل المجلس لا اصل لذبا لجزی المقدر موضع نفسه فی جرداۃ والاقدام فی اور الحرب وغیرہ زاد الامر فی قوله سقبلت لہ تاکید او لا اصل الاستقبلہ و اسمو علی الراجح الحارۃ حطب فی ظہا اثر النہاد۔ موزوم فاعل استقبلت لو یبتلش من قلبہ اثر اذ اعجز عما یدید و انکسر وهو جواب اذاد هو العاقل فیه۔ (معنا) ہو علم سفاہ عدو او سیدنا اذلا ما وجرداۃ اذا استقبلہ الرجح مثل حر النار لو ینکسر ولو یجوز عما یدید الخ اصل نہ رجل شجاع یثبت علی الخ فی المناقب والمصائب (فارسی) اگر گریہ فراست چلن یا موم مثل آتش سوزان شہر او وزو از عزم خود باز نیاید و عاجز گردنخ در بہادری و دلاری و بہرین در ہفتیا بنیست ہر دو عالم میں آید او از ارادہ خود باز نہ شود۔ (اگر وہ) جرأت اور دلیری میں وہ نفس غریب کا بھڑکا ہے جبکہ آتش سوزان کے خش کو اسکے سامنے آئی ہے تو وہ اپنے انداز سے عاجز نہیں ہوتا بلکہ بہر ذات سے کام لیتا ہوا اپنی مراد کو حاصل کرتا ہے۔

اِذَا مَا رَے اَحْکَابُہُ یَجْبِیْنِہُ	سَرِی لِّلْیَکُوْۤالِ الظُّلَمِ اَکُوْۤیْۤکُمْ
جبکہ اُسکے بار اُسکو آگے کر لیتے ہیں	سفر میں اندھیری رات کے تودہ غصہ میں

حل صافی اذاما زائد۔ اصحاب جمع اصحاب ہو الملازم۔ المعاشرو مالک التی و یجیم الشیخ علی صاحب صحبہ و صحاب و صحبان و صحبۃ۔ قولہ رے مجبیتہ ای جملہ جنت (ذہال) و قدمہ الیہ و السری بالضم مسیر اللیل کہہ قولہ اصحابہ یوز فیہ الوجہان ان یکون مرفوعا فاعل رے دان یکون منصوبا و یکون السرفاعل رے و یتحکم من تھکوا الرجل اذا غضب نہ۔ (معنا) اذ اقلل اصحابہ لیتحدایہ و ہو یسیرون فی لیلۃ شدیدۃ الظلام لو یغضب بل یتقد موزیہ رجۃ لہ عن اقات اللیل و قیل ان مضی قولہ لو یتھکوا لوی یخطی و التھکوا التند من غیر هذا۔ و تسکیل

معناه لو یعتقن علیہم والتھکمون التکذب وقال ابو العلاء التھکمون کوب الرأس وعبادة القدر
فی الاشیاء یقال تھکمون فلان بفلانہ اذا اکثر ذکرھا۔

(فارسی) چون بارانش در سفر شب تار اول مقدم کنند پس بزدل نہ نشسته پیش نشان بدود و برادش خشم
نگیرد و بگوید او بہت خویش آفات متبدا بہم نمود۔

(اردو) اسکے یار جب اسکو از میری رات کے سفر میں آگے کر کے اپنے کو بچانے کی دھمال بنالیتے ہیں
تو وہ اپنی بہت سے کام لیتا ہوا اٹھا پیشوا بنتا ہے اور اپنے تاشا اور خشکین نہیں ہوتا۔ یعنی وہ بڑے نکاح
اور دلیر ہے ہر کام میں پیشوا رہتا ہے۔

إِطْلِقْ مِنَ الْجَوْلَانِ كِتَابَ أَجْمِ

گارسے کی مقام جولان کے کتابان جمع

كَانَ قَرَادَى زَوْجِيهِ طَبَعْتُمَا

گواردون کلنیان اسکے سینے کی دو سر نگاہیں ہیں

حل قولہ قرادی ثمنیۃ سقطت فوفھا بالاضافۃ وہی بالنسب وبتیۃ معروفۃ یقال لھا بالقارسیۃ
کنہ وبالعندیۃ جیمیری وکنی۔ والذو دبا لفتح الصدر واستعدیل محملتی الشدین والشجاع
یوصف بصغر حملتی الشدی حدیث لا یشب المرأۃ ولان صغرة يدل على حارة القلب
وبیسہ وھما یدلان علی الشجاعۃ قولہ طبعتم املی لفتح الطابع الخاقو۔ قولہ الطین
الزق والبزم (گارانی گورمی ہوئی مٹی جس سے اینٹیں بنتے ہیں) انما خص طین الجولان لانہ
ستد ید السواد والجولان موضع بالشام بنیہ وبنی دمشق صلیۃ لعلیہ۔ والکتاب جمع کتاب
واد بکتاب اجم کتاب المرح والقرس لا عمر ۛ کانوا احذق بالکتابۃ۔

(معنا) ہو رجل شجاع فانه صغير حملتی الشدین حتی کانھا قرادان علی صدرہ
ختمہا علیہ کتّاب اجم من طین الجولان۔

(فارسی) گو یا ہر کلمہ پیش را کتابان روم فادرش زنگی چربار مقام جولان مرزہ اند۔ خلاصہ اش اینکہ
ہر بہتاش نہایت خدمت زیر کرد و لا رہا درست و مرہاداران سرستان کو چک باشد پس ہر دو
سرستانش بسبب غایت فروی چنان می نمایند کہ برینہ اش زنگی جولان کہ بسیار سیاہ باشد
دو سر چسبان کردہ شدہ اند۔

(اردو) گو یا اسکے سینے کی دو لون کلنیان (سرستان) دو سر ہیں کہ علم کے کتابوں نے مقام جولان کے
گارسے کی چوناہریت لیس را اور سیاہ ہوتا ہے گادی ہیں خلاصہ یہ کہ مدوح بڑا سپہ سالار و دلیر ہے
لہذا اسکے دو لون سرستان نہایت چھوٹے چھوٹے ہیں دیکھنے سے معلوم ہوتے ہیں کہ وہ چھوٹی چھوٹی

دکن (گورمی)

کثیر الاسفار و کثیر یکدم الاضیاف۔

(فارسی) بسا کس ہر آگندہ موسے مراست کہ سفر دور دراز قیصش را بدیدیم کشیدن گوشت نیم
از چوبستی خویش یعنی از برائے همان گرسندہ بخال شتابی از چوب گوشت نیم خیزد را ہمیشہ و بسیار
سفر کند لاجرم جامہ پیش دیدہ و موسی سرکش پراگندہ است۔

(اردو) بہت سے شخص سرے بھوسے بال دالے ہیں کہ سفر کرتے اور آدھے بچے گوشت کو چوبستی سے
کھینچنے نے اس کے گرتے کو بھار ڈالا ہے۔ واضح رہے کہ دور دراز کے سفر سے جامہ جاک ہوتا ہے اور
بوجہ محنت اور مشقت کے سر کے بال پراگندہ ہو جاتے ہیں لکڑی سے آدھے بچے ہوئے گوشت کا کھینچنا
بھوسے کے مہان کی ضیافت جلد کرنے کی غرض سے ہوتا ہے۔

دَعْوَتِ اِلٰی مَا نَا بِیْ فَا جَابَتِیْ	اَلْکَرِیْمُ مِنَ الْاِفْتِیَانِ غَیْرُ مَرْکُومٍ
میں نے بلایا اس صحبت کی طرف جو مجھ کو پہنچی تھی اس سے جواب دیا	دہ کریم ہے عیدوں میں اور ناقص النسب نہیں

حق قولہ دعوت الخ جواب رب فی البیت قبلہ والمفعول محذوف ای دعوتہ ثابتہ فی اصابتی و
الکرم ایستعمل فی الشر قولہ فاجابتی ای جاء کلا عانتی۔ کریم مرفوع بہبتدأ محذوف ای
ہو کریمو المستکن فی جانبی لا انتعت غیر مرفوع نعت کریمو المزمع الناقص من الرجال
والمصق بالقوم ولا یكون منهم۔

(معنا) دعوت الی ما صابتی من البؤس والشدة لیغیثنی وبعینتی علی ذلک فاجابت
واستعد لاحانتی وھو کریم من الفتیان لو لیکن ملصقاً بالقوم ولو لیکن ناقص الرجال
بل کان منهم صریحاً وکاملاً فی الرجال ثابت النسب۔

(فارسی) اور ابراہیم نے تم درین مصائب کہ بر من افتادہ بودند خواندم پس بہودن کہ بہت شدہ از جوانان
سخاوت کنندگان بہت و ثابت النسب شریف النسب یعنی چنان شخصے تھی را برائے اعانت خواندم و او
بہ نصرت آمادہ شد۔

(اردو) میں نے ان عیدوں میں جو مجھ کو پہنچی ہیں مدد کے لئے اس کو طلب کیا تو وہ میری مدد کو مستعد ہو گیا
وہ سخاوت میں عمدہ آدمی اور خالص النسب اور کامل تھا خلاصہ یہ ہے کہ ایسا شخص میری مدد کو آجائے
حقیقی ہے ادعائی نہیں۔

فَتَمَلَّا السَّيْرُیْ وَیَرَوْنِیْ سَنَانَهُ	وَلِیَضْرِبُ فِیْ رَاسِ الْبُکْمِ الْمَدْحُجَّ
وہ ایسا جوان ہو کہ ٹھہرے پھر بہر دیتا اور اپنے نیزے کو سر کرتا ہے	بڑے دلیر اور پورے مسلح کمر تلواریں مارتا ہے

قوله فتی ای هوفتی و الجملة ما بعده نعت له الشیخی والشیخ کالذکر و الذکر بقی تلفت
التانیث و بغيرها و هو خشب سودی یخذ منه القصاع و الجفان و اراد به هنا الجفان المراد
بقوله یبلا الشیخی انه جواد کریم و یروی من روى (ربا یا فعال) (سیرب کرتا ہے) و قوله یروی
سنانه کنایتی عن الشیخاۃ و الکی بفتح الکاف و کسر المیم و تشدید الیاء الشیخاۃ اولی
السلام لان ینکی بنفسه ای یسترها بالدرع و البیضة و الحافظ لیسرہ یجمع علی کماۃ
و اکماء۔ المدح التام للسلام۔

(معنا) هوفتی کریم جواد یبلا الجفان اذا نزل علیه الاضیاف و یروی سنانه بدم
الاعداء اذا هجموا علیه و یضرب فی راس الشیخ القوی التام للسلام ای جامع بین صفی
الشیخاۃ و السخاۃ۔

(فارسی) اوچان جوانیت کہ بوقت ورود ہوتا ان کا سہارا برمی کنند و از خون و شمنان نیزہ اش را
سیراب کنند و شجاعت و شہر سمنان نظر دارد کہ بر سر دلیران مسلح تیغ بر تیر یعنی ہر دو اوصاف
سخاوت و شجاعت کما حقہ دروے موجود اند۔

(اردو) وہ ایسا جوان مرد اور سخی ہے کہ ہاتھوں کو کٹھرے بھر بھر دیتا ہے اور اپنے نیزے کو شمنون
کے خون سے سیراب کرتا ہے۔ شجاعت میں ایسا ماہر ہے کہ بڑے بڑے بہادروں کے سر پر چڑھ کر
ہتھیرا باز رہے رہتے ہیں تلوار مارتا جاتا ہے۔

و کلا فی بیوت الحی بالمتوکل

اور قوم کے گھروں میں شفقت سے داخل نہیں ہوتا ہے

فتح کیس یا لراضی یا دنی صغیر

وہ ایسا جوان مرد ہے کہ تھوڑی روزی سے خوش نہیں ہوتا

فتح ای هوفتی الراضی سرفاعل من رضی برضی۔ ادنی یعنی اقل۔ المعیشۃ و المعاش ما تعلیق
من المظمر و المشرب و ما تكون به الحیاة معالیش ج المتوکل اسو فاعل من توکل و ما بال الفعل
و طوۃ الوب۔ ای لا یدخل فی بیوت الحی محمد و مشقہ۔ قوله فی بیوت الحی تبیان و قد حصل
الاكتفاء بقوله المتوکل فیکون موقعه منه کموقعه من قوله مرحبا بک لئلا یحصل
تقدیر الصلة علی الموصول۔

(معنا) هوفتی کریم عالی لہمہ لا یرضی بادی معیشۃ کالذکر البخیل بل یطلب
صالح الامور و مدارج العلم و لا یدخل فی بیوت القوم حیث یأبل یغزو و یجادل بالحاصل
انہ عالی لہمہ طالب الدرجات العلم۔

(معنا) اقیب فی دنیا دجلا طاهر العرش نقی الثیاب وطویل قامۃ یکتفی المشاہد غیبۃ من لم یشہدها من الرجال حیث لا یتطبیحها جہ الصوم الحاصل انی رجل کویوم شجاع الکفی فی الحروب غیبۃ من لم یحضرها

(فارسی) آیم بدنیابی لیکہ قیسم سپید و کامل است و کافی باشند در زرنگا یا غیر حاضری کسی را کو حاضر بنا خلاصہ شش ایک عزت و ابر و ایم از رنگ و عار پاک و صاف است من در از قدہستم یعنی شجاع چنانکہ در میدان کارزار تنہا بس باشند و آنانکہ غیر شوند من تنہا کار سازانرا انجام بہم۔

(اردو) میں دنیا میں ایسے حال میں آیا ہوں کہ میری آبر و عزت بدنام و ہون سے بالکل پاک اور فرط طوالت اور میرا کرتے پورا یعنی میں دراز قامت ہوں۔ حرکت کا ہوں میں اُن لوگوں کی غیر حاضری کے لئے کافی ہوں جو غیر حاضر رہتے ہیں خلاصہ یہ کہ شجاعت میں کیا ہوں میدان جنگ میں میری موجودگی میں اور کبھی حاجت نہیں ہوتی ہے۔

وقال درید بن الصمۃ

عَتِيدٌ وَيَعْدُو فِي الْقَيْصِ الْمَقْدَامِ

اور حاضر وہ پھٹے گزرتے ہیں صبح کو پتا پھرتا ہے

تَرَاهُ خَمِيصَ الْبَطْنِ وَالزَّادَ حَاضِرًا

تو اس کو خالی شکم دیکھتا باد جو دیکہ دوشہ موجود ہے

حق قول خميص البطن و زاد البطن لقاخص البطن اذا خلا فهو خميص البطن۔ العتيد الحاضر المحدث الحمي۔ المقدام اسم مفعول من التقديد قد مادته بمعنى الشق في جانب الطول۔

(معنا) (یا مخاطب) خالی البطن جائعاً معان را د حاضر بھی لانعم حاجتہ لا یصرف الزاد بل ید خرا الاضیاف و یصح فی القميص المشقوق الممزق لانہ یروی من تکلف او المعنی لا یجد الفرصۃ تشغلا لخدمة الاضیاف فلا یفرغ لتبديل اللباس۔

(فارسی) مجروحم را با وجود موجودگی تو شہ خالی شکم و گرسنہ بہ بینی و صبح کند و قميص بارہ بارہ یعنی تو شہ را براسہ همانان میا کردہ خود گرسنہ مانند از رنگہ بخندت شان مشغول باشند لاجرم فرستے نیاید کہ جائزہ دیدہ را راسدیل ساز دیا اور اشوق آرايش نصیت لهذا جائزہ دیدہ در بردار۔

علہ و هو ممن اذن شاعر جاهلی قتل یوم حنین کافر او هو مشیم کبیر و کان له اخوة عبد الله المرتی قتلہ غطفان و خالد قتلہ بنو الحارث بن کعب قیس قتلہ ابوبکر بن کلاب بن ربیعہ و عبد یغوث قتلہ بنو مرہ و ہرنا یفی اخاہ عبد الله طالع القصة بتمامها فی باب المرتی۔

(اُرو) میرے مودع کو توشہ کی موجودگی کے باوجود تو اسے مخاطب (گرسنہ اور خالی شکم دیکھے گا کیونکہ وہ توشہ مہمانوں کے لیے رکھ دیتا ہے اور باوجود حاجت کے اپنے صرف میں نہیں لٹا۔ اور پچھلے ہوئے کرتہ میں صبح کو طبا بچھرتا ہے یعنی مسکوبائی آرکیش اور بناؤ کا شوق نہیں ہے یا یوں کہو کہ مہمانوں کی غیرت سے اسکو فرصت نہیں ہے کہ اپنا جامہ بدل ڈالے صبح ہوتے ہی انکی ضیافت کی فکر میں بیٹھتا ہے اور اگر سید بچے اسکو فقر اور بلا تو برہمہ دیتے ہیں

وَرَأَى مَسْكَةً أَلْفَوْا وَالْجَهْدُ زَادَهُ
سَمَاحًا وَزَادَهُ قَالِمًا كَانُ فِي لَيْلٍ
اور اگر سید بچے اسکو فقر اور بلا تو برہمہ دیتے ہیں

حَقَّقَتْهُ أَصَابَةُ الْفَقْرِ وَالْفَلَسِ - وَالْجَهْدُ بِالْفَتْحِ الْمَشَقَّةُ وَالْبَلَاءُ قَوْلُهُ زَادَ جَوَابُ الْبَشْرِ
وفاعل زاد الاتواء والجهد - السَّامَةِ السَّخَاوَةُ وَالْإِتْلَافُ مِنَ التَّلَفِ وَهُوَ الصَّرْفُ وَالْهَلَاكُ
(معنا) ان اصابت الفقر والفلس - والجهد بالفتح المشقة والبلاء قوله زاد جواب البشر
يد الفاعل انه يكمو ويسعى على كل حال سواء كان في خصب او في بؤس -

(ف) اگر ناداری و بلا و مصیبت برورد۔ بہشت کر کن سخا و ش و صرف کر کن مالیکہ بدست او باشد یعنی درنگی ہم از سخا باز نگردد بلکه تنگی سخا و تنگی زایش کند

(اُرو) اور اگر افلاس و بلا مصیبت اسکو پہنچے تو سخاوت کو گھٹا دینے کی بجائے وہ اسکی سخاوت اور اپنے مال کے صرف کرنے کو برہمہ دیتے ہیں یعنی سختی اور مصیبت کے وقت اور بھی زیادہ داد و دوش کرتا ہے۔

فَصِيرُوا لِأَرْحَامِكُمْ نَصْفَ سَاقِهِ
صَبُورٌ عَلَى الْعِزَاءِ طَلَعُ أَجْدٍ
دہ اونچی تیار کرنا ہے کہ اس کی آدھی بیڈی لکھ رہتی ہے

حَلِّ الْقَصِيرِ ضِدُّ الطَّوِيلِ - وَقَوْلُهُ قَصِيرٌ لِأَزْوَاجِكُمْ بِمَعْنَى الْمُسْتَعِدِّ لِلْأُمُورِ فَإِنْ طَوَّلَ لِأَزْوَاجِهِمْ مِنْ
السَّرْعَةِ عَدُوًّا قَوْلُهُ خَارِجٌ نَصْفُ سَاقِهِ بَيَانٌ لِقَوْلِهِ قَصِيرٌ لِأَزْوَاجِهِمْ نَصْفُ مَرْفُوعٍ فَاعٍ خَارِجٌ
الْعَبْرُ مِبَالِغَةُ الصَّابِرِ الْعِزَاءُ السَّنَةُ الشَّدِيدَةُ - وَالْأَجْدُ جَمْعُ نَجْدٍ وَهُوَ الارتفاعُ مِنَ
الْأَرْضِ وَالطَّلَعُ مِنَ الطَّلَعِ وَهُوَ الْعُرُوجُ وَالْمُرَادُ بِقَوْلِهِ طَلَعُ أَجْدٍ أَنْ يَطْلُبَ لِلْمَنَازِلِ الْعُلْيَا -
(معنا) هو قصير الازداحة ان نصف ساقه يخرج منه ولا يستريح الازداحة مستعد
للأمور السريعة في نجاء هائل كثير الصبر على شدة أذى السنين - طالع المكانات المرتفعة
طالب للمنازل العليا -

(فارسی) ادا کوتاہ از راست کہ نصف ساقش بر دل ماند۔ بر سختیما سے سال قطبسیا صبر کثرت
و بر مکانات سے بلند ماندند۔ حاصل تنگہ ہر وقت برائے کار ہا مستعد و آدھ می باشد لا جرم از ایشان کوتاہ است

چنان کہ برکت بندہ است کہ در خشک سالی اثر غم در و پیدا نہ شود و ہمت خود را ہمیشہ بلند تیار و -
(اُرو) وہ شخص ستوری اور چالاکی کے سبب اونچی تہمت پہنچے آدمی پنڈلی کھولے رہتا ہی۔ قوس سالی
کی نسبتو نہ بہت مہر کرے والا ہے اور مراد علیا کو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے یعنی اگلی ہمت ہمیشہ بلند
پر داز رہتی ہے۔

قُلِ الشُّكِيُّ لِلْمُصِيبَاتِ حَافِظٌ	مِنَ الْيَوْمِ أَعْقَابُ الْأَحَادِيثِ فِي غَدٍ
وہ مصیبتوں کی شکایت دہرتا اور یاد رکھتا تھا	آج سے - انجام کل کی باتوں کا

حال و المراد بقیل الشُّكِيُّ عدیہو الشُّكِيُّ کما فی قولہ تعالیٰ قُلِ لِّمَا نَذَرْتُكَ لَوْ نَوْنِ اِی لَایَذْکُرُونَ۔
والاعقاب جمع العقاب نعیم الاول وسکون الثانی العاقبة (انجام کار)
(معنا ۴) ہو عدیہو الشُّکُّ لغزولاً لمصائب حافظ فی الیوم عواقب الاحادیث والامور
الدنیہ فی غدا الحاصل انہ حزم مذکی صابر علی النوائب والحدثان۔
(فارسی) برکت فرد آمدن مصائب نگہ و شکایت یعنی جمع و فزع و نیکو۔ چنان دور اندیش است کہ
امروز بچا کار ہائے فردار انگاہ میداشت۔

(اُرو) وہ مصیبتوں کی شکایت نہیں کرتا اور آج سے کل کی باتوں کا انجام یاد رکھتا تھا یعنی دل کا مضبوط
اور مصائب پر صابر اور بہت دور اندیش تھا آج سے کل کی باتوں کے انجام کو سوچ لیتا تھا کہ کیا ہوگا۔

وَقَالَ آخِرُ

قال ابو یزید ہوا الاحمر المری احرقة الحجاج بما عجاہ ہکذا فی مجموعہ شمس الخلافۃ و اکثر
شروع الکتاب۔

کَرِيمٌ رَأَى الْإِفْتَارَ عَارًا قُلْمٌ يَزِلُّ	أَخَا طَلَبَ لِلْمَالِ حَتَّى تَمُوَّلَا
دہ ایک سختی ہے کہ اسے افلاس کی تنگ و عاری بھی ہو ہمیشہ	مال کا طلب رہا جہان تک کہ بڑا مالدار ہو گیا

حال کی گویا ہو کر یہ۔ الاقشار لقیض لا کثارت قال قتر علی اہلہ اذا ضیق علیہم فی الاتفاق قال
تعالیٰ عَنكَ الْمُقْتَرِفُونَ ذَکَ الْعَادِ النَّقِصَةِ وَالْعِيبِ (تنگ) قولہ اخا طلب منصوب خبر لہ یزِل و
المستکن اسمہ۔ تمویل ای صار ذامال کثیر۔

(معنا ۴) ہو رجل کریم رای ضیق الرزق عاراً و نقصۃ لنفسہ فلم یزِل طالبا للمال حتی
صار ذامال کثیر الحاصل انہ کریم لا یحب ضیق الرزق علی اہلہ۔

(فارسی) او کریم است کہ تنگی رزق را تنگ و عاری استہ در طلب مال ہمیشہ کوتاہان مانند آنکہ غنی و

مالدار گشت۔

(اُرو) وہ ایک نخی ہے کہ اپنے اہل و عیال پر رزق کی تنگی اور افلاس و غربت کو سخت عارضہ سمجھ کر ہمیشہ طلب مال بین کو شان رہا لہذا پڑا مال دار اور معمول بن گیا۔ خلاصہ یہ کہ شروع ہی میں بخل و تنگی رزق سے اس کو خاصی نفرت ہے۔

عَلَى مَنْ يَرْجُو جَدَاهُ مُؤْمِلًا

ہر اس شخص کو جو اس کی خوشحالی امیدوار تھا

فَلَمَّا أَفَادَ الْمَالَ عَادَ بِفَضْلِهِ

سو جب مال حاصل کر لیا تو بخشنے لگا زائد مال سے

حال فاد یعنی استفاد قولہ عاد بفضلہ ای انعم بہ علیہ اذ انعم بہ علیہ۔
المجدی النعمۃ قولہ مؤملاً منصوب علی الحالیۃ من یرجو من التامیل (امل مادتہ) (اس)
(معنا) فلما استفاد المال انعم بالمال لئلا تدع من حاجاته الضروریۃ علی من
یا تیہ مؤملاً جداہ (اجیا نعمہ والحاصل انہ جاد بما لہ بعد استفادہ ولو بخل بہ)
(فارسی) پس چون مال حاصل کر دے کسی کو یا امید بخش نزدیکی و ملازمت کے لئے یا بخل سے خود کو فائدہ
لیئے بعد از حصول مال سخاوت آغا کر دے بخل دور ماند۔

(اُرو) سو اُس نے جب مال جمع کر لیا تو اپنی حاجت سے جہاں پہنچا تھا اُسے اُن لوگوں کو بخش کر دیا
جو بائید عطا اُس کے پاس اُس لئے آتے تھے یعنی ہمیشہ دست سخاوت کو گشاہ رکھا بخل سے بالکل
درکنار رہا۔

وَقَالَ بُوْتَمَامُ لِمَاتِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بَالُ مَهْلَبٍ قَامَكُنِيرٍ

بین یدی یزید فقال ید حمہ ليعقونہم

اَسَدُ الْعُقَابِ أَوْ عَقَابُ الْوَيْلِ رَبِّ

یا موات کر دیتا ہے اور طاعت کرنے میں کرتا

حَلِيمٌ إِذَا مَا نَالَ عَاقِبَ جَمَلًا

تو وہ بردار ہے کہ جس پر غلبہ ہو تو نہ کیجیئے اسے کوئی ملامت

حلیم ای انت حلیم قولہ اذا ما نال عاقب یعنی غلبہ یقال نال من عدوہ اذا غلبہ واحدا
عاقب من المعاقبہ۔ قولہ جملاً من اجمل الرجل اذا لا یفعل جمیل وهو منصوب علی الحال۔
اسد العقاب منصوب تاکیدا من مصدر عذوف ای عقاباً اسد العقاب۔ قولہ لیریب
من التریب وهو التعییر والتویجیح وقال ابو عبیدہ فی قولہ تعالی لا تتریب علیکم الیوم ولا یخیط
(معنا) انت یا یزید حلیم اذا غلب علی عدوہ عاقباً اسد العقاب وهو مجمل

او عفی عنہ حتی لا یلومہ علی شیء الحاصل انت اذا عاقبت عدواً اسد العقاب تجمل فیہ
واذا عفیت عنہ لم تعد وہ ولا تو بخیر۔

(فارسی) تو اسے مزید بردبار ہے ہستی کہ چون بردشمن قلبہ پائی اور اسے سخت ترین عذاب نہاد ہی دوران
نیک نیت داری یا از ان در گذرد کہ ملاتش ہم نہ کند یعنی ہر کر عذاب کنی بہ نیک نیتی عذابش کنی تا بار دیگر از تو
نفی چنان سرزد نہ گردد و ہر کر اسوائ کنی بے عتاب و مکر ہوش از تو در گذری۔

(اُردو) تو ای مزید بردبار ہے کہ جب اپنے دشمن پر غالب آتا ہی تو نیک نیتی کی رو سے اس کو سخت عذاب
کرتا ہے تاکہ بار دیگر اس سے کوئی دوسری بڑی حرکت صادر نہ ہو یا اُس سے در گذر کرتا ہے اور اُسے ملامت تک نہیں
کرتا۔ یعنی تمہارے عذاب کرنا اور صاف کر دینے دونوں میں غریبی بھری ہوئی ہے۔

فَمَا تَكْتَسِبُ مِنْ صَالِحٍ لَكَ يَكُنْ

اگر نہ جو نیک کام تو کرے گا تیرے ہی لئے لکھا جائیگا

فَعَفُوا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَحَبِيبَهُ

سودھان کر اسے امیر المؤمنین اور ثواب کی امید رکھ

حرف اولہ عفو ای قاعف عنهم عفو قولہ امیر المؤمنین بمعنی حرف اللہ او قولہ حسبہ ای حسب
حسبہ۔ قولہ من صالحمین بنیۃ ما فی قولہ فما والفاء للتعلیل۔

(معنا) امیر المؤمنین اعف عنهم عفو و احتسب فیہ عند اللہ حسبہ فان لسان
مہما کتسب من الاعمال الصالحۃ فهو یکتب فی کتاب اعمالہ ولا یضیع فکذلک ان تعف
عنہم فلک اجر جزیل۔

(فارسی) پس ازو شان در گذر کن لے امیر مؤمنان دوران امید ثواب دار زیرا کہ ہر آن عمل نیک کہ کنی ہرگز
در نامہ اعمال تو نوشتہ نہ شود یعنی خود اسے پاک عوض ہر عمل صالح ثواب داشتہ است پس اگر ایشان را صاف
کنی مرزا نیز ثواب موجود است۔

(اُردو) سو اسے امیر المؤمنین اُن لوگوں کا قصور صاف کر دے اور اس میں ثواب کی امید رکھو کیونکہ
تو جو جو عمل صالح کرے گا وہ تیرے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا لہذا اُن کے قصور صاف کرنے سے
تجھ کو بہت بڑا ثواب حاصل ہوگا کیونکہ وہ بھی نیک کام ہے۔

وَأَفْضَلُ حِلْمٍ حَسْبَةُ حِلْمٍ مُقْضَبٍ

اور بہت اچھی جزا باری ثواب کی رو سے بڑی عفو ہے جو شخص کسی

اسْأَوْا فَإِنْ تَغَفَّرَ فَإِنَّكَ أَهْلُهُ

ان لوگوں نے مجھے کام لکھو اگر تیرے تو بیشک اُس کے لائق

حل اسأؤم من الاسماء فضل الاحسان۔ قولہ حسبہ ای ثوابا و لوجه اللہ الغضب اسو مفعول من
اغضب بغضب۔ افضل حیلہ مبتدأ وحلہ مضرب خبرہ وقولہ حسبہ منصوب علی التمییز

(معنا) ہم اس آواز الیہ قال تفعلو لہم فانک اہل لدو افضل حلو حسبہ للہ حلو الرحیل
المغضب کما قال تعالیٰ اَلْکَاظِمِیْنَ الْعُقُطِ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔

(فارسی) اوشان باتو بہ زشتی پیش آمد تدریس اگر عاف کنی تو در غور آن ہستی و بہترین بُرد باری از روی
ثواب بُرد باری کسے ست کو غشم آورد شد حاصل انیکہ تیرہ جرم شان غصہ آمدہ است لاجرم امیدوارم
کہ اوشان را عاف کنی زیرا کہ بہترین عفو خوشگین ست۔

(اُردو) سچ ہے کہ انھوں نے بُرے کام کیے لیکن پھر بھی عاف کر دینا تیرے اختیار میں ہے اور تو اس کے
لائق ہو ڈاہلی رکھ اور سچے اچھے بُرد باری اس شخص کی بُرد باری ہے جو غصہ دلایا گیا ہو یعنی اُن کے افعال سے
تجھ کو غصہ آیا ہے سو غصہ کی حالت میں عاف کرنا سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

وقال یزید بن الجهم الہلالی

تَسْأَلُنِي هُوَ اَزَنٌ اَيْنَ مَالِي - وَهَلْ لِي غَيْرُ مَا اَتَلْتُ مَالَ

پوچھتی ہے مجھ سے میری قوم ہوا زن کہ تیرا مال کہاں ہے
اور حال یہ ہے کہ کہیں ہے میرے پاس ای اگر خرچ کر ڈالو گا

حال نسائی بمعنی نسائی قولہ حل لی استفہام علی طریق النقی کا نہ قال ومالی مال الاما تلفتہ
وانتصب قولہ غیر حل لی نہ استثناء مقدم۔

(معنا)۔ تَسْأَلُنِي قومی ہوا زن بن منصور عن مالی ویقولون ابن مالک ولیس مال
الاما تلفتہ فی قرع الاضیاف وحل لدیات وغیرہما من فعل الخیر۔

(فارسی) اگر وہ من کہ ہوا زن بن منصور است از من بیابست مال بہر سید کہ مال کہجا است حالانکہ
نزد من جز آن مال کہ صرف کردہ ام مانے نیست یعنی من مال را نہ خیرہ نکردہ در کار نامی خیر صرف نہایم
لا جرم ہر وقت تہی دست ہما نم۔

(اُردو) میری قوم ہوا زن مجھ سے پوچھتی اور کہتی ہے کہ تیرا مال کہاں ہے اور حقیقت تو یہ ہے کہ میرے
پاس اُس مال کے سوا جسکو راہِ غیر میں صرف کر چکا ہوں دوسرا کوئی مال نہیں ہے یعنی میں مال کو کبھی ہاتھ
میں نہیں رکھتا بلکہ اچھے کاموں میں مثل ضیافت وغیرہ کے لٹا دیتا ہوں۔

فَقُلْتُ لَهَا هُوَ اَزَنٌ اِنْ مَالِي - اَضْرَبِ الْمِلْمَاتِ الثِّقَالَ

سو میں نے اُن سے کہا کہ اے بنی ہوا زن بیشک تیرا مال کو
تبا کر دیا ہے سخت مصیبتوں نے

ہوا زن بحذو حروف النداء ای یا ہوا زن۔ الضمیر المحذوف فی بہ للمال والباء المتعديتہ۔

المملات جمع المملۃ وهی الألفۃ النازلة الثقال جمع الثقیل وکن الثقال بفتح الثاء والفتحة والفتحة على الثقال بالکسر والثقلاء۔

(معنا ۴) نقلت لهما بئنی هوذان ان مالاً قد افنته الاوقات النازلات الثقال فلو بقی شیء فی یدی الحاصل ان المال انلقتہ وانفقته فی الضیافۃ وحمل الدیات عند نزول المملات علی الناس۔

(فارسی) مر ایشان گفتہ کہ اسے بنی ہوا دن تحق مال من قناسا خندش سخت آفات و مصائب نازل شوند یعنی بوقت نازل شدن آفات بر مردم رضیافت ممانان واداکردن تاوانی غیر مال خود را صرف کردہ ام لاجرم بہت من بچ باقی نماندہ است۔

(اُردو) سو میں نے اُسے کہا کہ اسے بنی ہوا دن سخت مصیبتوں نے جو لوگوں پر نازل ہوتی ہیں میرے مال کو ہلاک کر دیا ہے یعنی لوگوں پر مصیبت پہونچنے وقت ضیافت اور مرد کرنے میں میں نے اُسے کٹا ہے اب اور کیا باقی رہ سکتا ہے۔

عَلَى مَا كَانَ مِنْ مَالٍ وَبَالَ

مال موجود پر وبال ہے

أَصْرَرِيهِ نَعْمَ وَنَعْمَ قَدْ يَمَّا

اُسکو میرے ہاں کہنے نے ہلاک کر دیا اور ہاں کہنا ہمیشہ

ما نعم حرف وضم لا یجاب ونقص لا وقد جعلہ الشاعر علی ہیئۃ منقول الی باب الاسماء وهو فاعل لا ضرر بہ والضمیر المجزور للمال۔ انصب قدیمًا علی الظروف والعاقل فیما اشتمل علیہ قولہ علی ما کان الخ قولہ نعم ثانیاً مبتدأ والخبر وبال ويجوز ان یکون قدیمًا انصب علی الصفة المتقدمة ای نعم وبال قدیم علی الاموال فلما قدم نصب۔

(معنا ۵) اہلک مالی قوی نعم عند السؤال ونعم وبال قدیم علی ما کان عندی من مال الحاصل ان کثیرۃ الایجاب والتسلیط سوال لساثلین ذهب بعمالی واهلکہ وهذا وبال علی مال منذ قدیم من الایام۔ کما قبل قول لا یدفع البلا وقول نعم نیزہ نعم۔ (فارسی) نیست و نابود ساختہ مال مرا گفتہ من آری و آری ہمیشہ بر مال کہ بہت موجود باشد وبال باعث زوال است۔ خلاصہ شش انیکہ چون کہے از من چیزے طلبید من در جوابش آری بگویم لاجرم بدین گونه ہر مال خود را صرف کردم و آن آری گفتہ از قدیم الایام مست گاہے سائل را محروم نگردانم۔

(اُردو) میرے مال کو میرے ہاں کہنے نے ہلاک کر ڈالا۔ اور یہ ہاں کہنا کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ

وہ قدیم زمانے سے مال بردار اور اُسکے زوال کا باعث ہے یا یوں کہو کہ مان کتنا ہمیشہ مال پر
دوال ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس نے مجھے کوئی چیز مانگی فوراً اُسکو دے ڈالنا میں میری زبان
سے نکلتا ہی نہیں۔

وقال عربی

لَيْسَ أَبُوهُ بِابْنِ عَمِّهِ

اور اُسکا باپ اُسکی مان کا چچرا بھائی نہ

اَلَا فَنَالِ الْعِلَّاهُ

کیا کوئی جوان ہے؟ کہ اپنی ہمت سے بلند مرتبہ کو پہنچے

تَرَى الرَّجَالَ تَهْتَدِي بِرَأْيِهِ

تو دیکھئے لوگوں کو کہ اُسکے طریقے پر چلتے ہیں

مولا لعلت للاستفهام دخل على لال النافية ومعناه القنى كما فى قوله تعالى اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ
كَشَيْدٍ ه قوله ليس ابوه الخ هو المعنى الذى ورد فى الخبر غتر بوا لا تضوا ولا هموا كانوا يفتقدون
ان الولد اذا كان بين مشاركين فى النسب مقاربين جاء ضاويا وضعيفا - اللهم القصد
يجتمع على الهمم - الا تم بالكسر الطريق -

(معناه) اليس فتى نال لمراتب العلى والمكارم بقصد وهدى العلياء وهو قوى
شديد بحيث لا يكون ابوه ابن عوامه وامه بنت عواميه - ترى الرجال يهتدون
بهدى بقصد ه اى انى استمنى ان يكون فتى كذا قويا مشديدا اذ ارأى سليما
سيد امطاعا هاديا للناس كلهم -

(فارسی) کاش جوان مردے چنین بودے مراتب بلند را بقصد و ہمت خود حاصل کر دہد
پسر عم مادرش نباشد مردان را ببینی کہ بر راہ اور ذرا خلاصہ اش اینکہ من آرزو مند کہ چنین قوی و
صاحب راے صاحب کسی باشد کہ برے مردم ہادی گردد -

را اُردو) کاش کوئی جوان ہو کہ بلند مرتبوں کو اپنی ہمت سے حاصل کرے اور اُس کا
باپ اُس کی مان کا چچرا بھائی نہ ہو اور سب لوگ اس کی راہ و روش پر چلیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ
میری آرزو تو یہ ہے کہ ایسا شخص ہو جو اپنی تیز عقل اور فہم صائب سے اور لوگوں کا ہادی بنے
اور دنیا اُس کی پیروی کرے۔

واضح رہے کہ عرب کا اعتقاد تھا کہ مان اور باپ دونوں قریب رشتہ دار ہونے سے اُنسے ضعیف اور اُلپیدا
ہوتی ہے۔ اسی لئے شاعر نے کہا کہ اُس جوان کا باپ اُس کی مان کے چچا کا بیٹا نہ ہو یعنی وہ جوان قوی ہو۔

وقال بن المولى ليزيد بن حاتم بن قبيصة بن المهلب

فَسَوَّاكَ بِأَيْعُهَا وَأَنْتَ الْمَشْتَرَى

سو تیرا غیر اسکا آیت اور تو اسکا خریدار ہے

وَأَذَاتِبَاعُ كَرِيمَةٍ أَوْ تَشْتَرَى

اور جب ازوت بجائے اچھی خصلت اور غریبی جاوے

تباع مجھوں من بام یدیع الکرمیۃ من الخصال ما یدم دہما صا حہما۔ او بعضے داو۔ والمراد بالبعیم انصراف المرغبة عن الفضائل وبالشراء النهوض لیهما والرحبة فیہما۔
(معنا ۱) اذ اتباع الخصال الحمیدۃ وتشتري فغیرک بائم لہا وانت المشتري الحاصل ان الفضائل الحمیدۃ کلہا توجد فیک لا محل لہا غیرک۔

(فارسی) ہر گاہ اوصاف حمیدہ فروخت کردہ و خریدہ شوند پس دیگران نہ شوند و تو خریدہ آنها هستی یعنی تو مخزن اوصاف نیکوشتی آنها صرف در تو موجود اند نہ دیگران نہ۔

(اگر وہ) اور جب خصال حمیدہ فروخت کئے جاوین اور خریدے جاوین تو دوسرے لوگ اسکے فروخت کرنے والے ہیں اور تو اسکا خریدار ہے خلاصہ یہ ہے کہ نیک عادتوں کا تو ہی مخزن ہے اوصاف حمیدہ کی قدر تیرے سوا دوسرا کیا کرے۔

مِنْهُمْ السَّبِيلُ إِلَى ذَاكَ بِأَوْعَرِ

ان را ہوں میں سے راہ تیری بخش کی طرف دشوار گزار

وَأَذَاتِبَاعُ كَرِيمَةٍ أَوْ تَشْتَرَى

اور جب دشوار گزار ہو جاوین راہیں تو خیمہ بول ہے

من تو عورت من التو عوصد رالفعل وهو صعوبة المرور يقال طريق وعزای غلیظ۔ والمسالك جمع المسالك الطريق الضمیر المجرور فی منها المسالك السبیل مرفوع اسر یکن۔ قوله او مرخصا والباء زیدت فی خبر یکن وهو قلیل۔ او عزای اصعب المرور۔ وقوله تو عورت المسالك کنی بہ عن اشتداد الزمان حیث التددت الطرق الی من میتدی باللمعروف۔

(معنا ۱) اذ اشتد الزمان ومادت مسالك الخیر صعوبة المرور لو یکن سبیل منها الی عطاک بصحیح الحاصل انما ذالو یوصل من احد العطاء لا شدت الزمان فیم یكون لا یوصل ذالک سہلاً لانک رجل جواد کریم۔

(فارسی) چون بہ بہ سختی ہائے زمان را باے خیر و عطا دشوار گزار باشند درین دلاہم سوے عطاے تو راہ دشوار گزار نباشد خلاصہ اینکه چون بوجہ قحط از کسی امید خیر نہ شود و از تو بہ سہولت بخشش حاصل شود گاہے راہ سخاوت تو تنگ نہ گردد۔

(اُرو) جب زمانے کی تختیوں کے سبب خبر و برکت کی راہیں دشوار گزار ہو جاتی ہیں یعنی کسی سے کچھ امید نہیں رہتی ہے۔ اسوقت بھی تیری بخشش کی راہ بالکل کشادہ رہتی ہے اور ہرگز دشوار گزار نہیں ہوتی ہے خلاصہ یہ ہے کہ ایسے وقت میں بھی تو داد و بخش کرنا رہتا ہے۔

وَاِذَا هَمَمْتَ كَتِيبَةً اَتَمَمْتَهَا	یَبِیْكَ فِیْنِ لِّیْسَ نَدَا اِهْمَا وَجَلَدَا
اور جب تو کوئی اچھا کام کرتا ہے تو اسے انجام کو پہنچاتا ہے	ایسے دونوں ہاتھوں سے جن کی سخاوت کدہ نہیں ہے

الصنعة العمل المعروف والخير النذا العطاء۔ قوله یبیدین متعلق بآتممتها وقوله لیس نذا هما التمهلة نعت یدین المکدر من التکدیر يقال کدرا الشيء اذا جعله کدرا والکدر والکدورة والکدر عتد صفا۔ وادادیه هذان یدیک غیر مکدر نذا اهما بکدورة المتة۔ (معنا) اذا صنعت معروفًا وحسنت الی قوم بالمجود والسخاوة اتتمتها یبیدین لیس نذاهما بسکدر من العین ولاذی الحاصل انهما لا یتم بعد الا حسان۔

(فارسی) چون بمردم احسان نیکوئی کنی آنرا برود دست خود که سخاوت آنرا از غبار منت کدر نیست بدرجه کمال برسانی یعنی بسیار جود و عطا کردہ بمردم منت نہ می۔ (اُرو) اور جب کہ تو لوگوں پر احسان کرتا ہے تو ایسے دونوں ہاتھوں سے اسکو کمال تک پہنچا دیتا ہے جبکی بخشش منت کے غبار سے مٹ نہیں ہے یعنی لوگوں کو بہت کچھ بخش کر کے بھی تو اچھا احسان نہیں جلتا ہے۔

وَاِذَا هَمَمْتَ لِمُعْتَقِنِكَ بِنَائِل	قَالَ النَّدَى فَاَطَعْتَهُ لَكَ اَكْثَرُ
اور جب تو اپنے ساتھوں کو بخشش کرنے کا قصد کرتا ہے	بخشش کہتی ہے کہ زیادہ کرلو تو محسوس ہوتی کرتا ہے

لِمُعْتَقِنِكَ ای قصدت المعقن السائل حذوت المتون بالاضافة۔ والاصل لمعتقینک النائل العطاء الذی ینال الناس۔ قوله فاطعتہ وجہان علی التکثر والخطاب اما علی الاول فالعامة من ائدة داخلته علی مفعول لقول کما فی قوله وقائمة خولان فانکم بناتم والضمیر المنصوب للعمر المستفاد من هممت۔ واكثر امر من اکثر بیکثر اذا اتی بکثیر واخص قال الندی اتی اطعت همک بنائل فاکثر العطاء واما علی الخطاب فمعناه قال لندی اکثر العطاء فاطعت قوله۔ فالجملة قاطعة معترضة ولک متعلق بقال۔

(معنا) اذا قصدت للساتھین بالعطاء قال لک التکثر فاطعتہ فاطعت قوله اکثر العطاء لساتھین او المعنى قال لندی اتی مطیع لک ای اطعت همک فاکثر العطاء

ما شئت فانه لا عذر لى فيه۔

(فارسی) چون عزم عطا سے سوال کنند گانت کئی بخشش خود بگوید کہ میں فرمانبرداری قصد توام پس بیشتر بہ یا بخشش بخوبی کہ بیشتر بہ پس لوگفته اش را بند پیری۔ حاصل ایک سبب جوادی تو بخشش را سبب قوت گویائی حاصل شد اگر بقال نباشد مگر بحال بگوید کہ بیشتر بخشش من موافق عزم توام۔
(اُردو) تو جس وقت اپنے سالکوں کو بخشش کرنیکا ارادہ کرتا ہوں اسوقت بخشش زبانِ قائل سے نہ سہی مگر زبانِ حال سے یہ کہتی ہے کہ میں تیرے قصد کے موافق ہوں لہذا خوب زیادہ بخشش کر۔ یا یوں ترجمہ کیجئے کہ بخشش کہتی ہے کہ زیادہ کر اور تو اس کی بات مان لیتا اور خوب بخشش کرتا ہے۔

مِنْ قَدْ هَبْ عَنْهُ وَلَا مِنْ مَقْصَرٍ

نہ تو جاے پناہ ہے اور نہ قیام گاہ

يَا وَاحِدَ الْعَرَبِ الَّذِي قَالَ إِنَّ لَكُمْ

لغۃ دہ یگانہ عرب کا جس سے اُن کے لئے

الضمير المجبور في لفظ العرب۔ ان نائبة۔ والضمير المجبور في عنه الواحد۔ والواحد المتفرد۔ المذہب اسم ظرف بمعنى المفتر۔ والمقتصر هنا الموقف۔ وهو بالكسر والقياس فتحها لا من قصر مقصود۔

(معنا لا) یا من فرد واحد من العرب ومتفرد فيهم الذي ليس له عنده مفر ولا موقف بل هو محيط بالعراب كلهم وهو مطيعون اي لا يقصرون في الخيل سواك ولا يبعدون عنك۔

(فارسی) اے یکتا سے عرب کہ امرا ایشان ازو نہ جاے پناہ ہست کہ دران پناہ گیر شوند و نہ قیام گاہ است کہ درواقامت و رز نہ۔ حاصل اینکه تو بہر ہمہ عرب غالب آدہ کسے را محال نباشد کہ از حکم تو برتر چسبند بلکہ ہم سب سے تو متوجہ اند۔

(اُردو) اے وہ شخص جو عرب میں یگانہ اور فرد واحد ہے جس سے نہ تو اُن کو کوئی دوسری پناہ گاہ ہے اور نہ قیام گاہ خلاصہ یہ ہے کہ تو ہی انہر غالب ہے کسی کی مجال کیا جو تیرے حکم سے سرکش رہے بلکہ سارے عرب پر محیط ہے اور سب کے سب تیری طرف متوجہ اور محتاج ہیں۔

وقال لمعزل بن عبد الله

ومن خبره انه كان اخذ بجمرة فقتل عنه خمس بن ربيعة العتكي وحملوه كساة اسلم نفسه فقال له المعذل اخذوا من ان امد حلك وبين ان امد حلك فاختر امتداد حنومة

(اُردو) اُن لوگوں نے اس محنت میں جب کہ میرے لئے موت کی مصیبتیں جسے میں نے والا تھا مقصد کی محنت
تھیں مجھ کو زندہ دین میں شامل کر لیا اور رفیقوں کی خوب تنظیم کی خلاصہ یہ ہے کہ سخت مصیبت کے وقت میری
مدد کی گویا موت کے ہاتھ سے چھوڑ کر مجھ کو زندوں کے گروہ میں شامل کر لیا۔ لہذا اس کے حق میں دعا کرتا ہوں

وَأَجْرُكَ مَسْأَلًا يَبْكُ الْمُخَالِيَا

کو تاہم تیرا راز ظاہر ہے جو کچھ ۱۶۰ اس میں ہے وہ نہیں کہہ سکتا ہوں

هُمْ لَيَقْرِيْنَ شَوْنَ اللَّيْلِ كُلَّ طَمْرَةٍ

وہ لوگ زمین باندھے ہیں ہر لہماں لینے والے

یقرشون من الافواش (رفیق مارا) اراد بقرش اللبد هنا وضع السور ومعناه يجعلون اللبد فرشاً
اللبد بالکسر السور (زمین) قوله کل منصوب بنزع الخافض ای علی کل طمرة۔ والطمرة العرس
الوثاب۔ ولا جرد القصید الشعر من الخیل۔ السبأ مبالغة السأیم وهو اسود فاحل من سبیم
یسیم۔ سأیمون وسبأ حج والسأیم من الخیل السوریم فی الحد وغیر مضطرب فی جریہ۔
قوله یبذل یعنی یغلب من البد الغلیة والمغالی بضم المیم من غالی السهم اذا ارتفع فی
ذهابہ ونجا ذل الغایة۔

(معنا) (ہو مضعون السور علی کل فرس وثاب قصید الشعر سوریم الحد وغیر مضطرب
فی جریہ) ای لطیف السیم یغلب السهم المرتفع المتجاوز عن الغایة الحاصل انھما اهل حرا
مشاقون فی مورعاً۔

(فارسی) اوشان بر پشت ہر آن اسپی کہ بسیار بر جندہ و کوتاہ موخجان تیز رو کہ بر تیر بلند شونہ
واذن انداش در گزندہ باشد غالب آید۔ زمین نہند۔ خلاصہ اش ایکہ اوشان در امور جنگ ماہر کا
آزمودند۔ بر چنین اسب سوار شونہ کہ بر تیر سفت بہرہ۔

(اُردو) وہ لوگ ایسے کھڑے پر زمین باندھے ہیں جو بہت لہماں لینے والا اور ان کے بال چھوٹے اور بہت تیز
رزار ہوتا ہے اور اس کی تیز رفتار سی اس قدر ہے کہ ہوا سے بات کرتا ہو اس تیر پر بھی غالب ہے جو اوپر کی طرف
چڑھ کر نشانہ سے آگے بڑھ جاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ لوگ امور حرب میں بڑے ماہر ہیں ایسے ایسے تیز رو
کھڑے زمین پر سوار ہو کر لڑتے ہیں۔

وَلَا يُحْسِنُونَ السَّرَّ إِلَّا تَنَادِيَا

اور پڑشیدہ احسان نہیں کرتے ہیں مگر کھلم کھلا

كَلَّمَاهُمْ قَوْضَةً فُضَّا فِي رَحَالِهِمْ

انکا کھانا بھینا ہوا اور گڑھ میں اکی دودھا ہون میں

حل فوض من فوضت الاموال بفتح القاف قوم حتی اذا كانوا متشرحين۔ واللفظ من فوضت الاراض اذا اسعفت
ومنه الفضا۔ وايضا الفضة بمعنى المحتاط الرحال لما نزل جمع رحل۔ والسور منصوب علی نظرية

ای فی التو محسنون من الاحسان۔ الا بمعنی لکن قولہ تنادیا مفعول مطلق۔

(معنا) طعامهم منتشر موقوف الی الناس مختلفا فیما بینہم ہر کونہ کیف شاؤا۔ و اذا احسنوا الی الناس لا یحسنون فی السریل یحسنون فی العلانیۃ لیطعم علیہ الناس و یتبادرون الیہ من امكنۃ تبعد۔

(فارسی) بر خزانہ شان طعام پر آگندہ و مخلوط است۔ احسان و نیکی در زمان کثرت بلکہ علی الاعلان۔ حاصل ایکہ سفریشان عام است ہرگز عہد بر رویہ نشیند و خط وافر گیرد و چنان خی اند کہ چون بر کسے احسان کنند آنرا مخفی نہ دارند بلکہ بر سر مفضل احسان کنند تا دیگران برو مطلع شدہ از دور و راز آندہ شریک احسان گردند۔

(اُرو) انکی فرد گاہوں میں انکا کھانا مختلف اور پھیلا ہوا رہتا ہے یعنی عام و سرفراں ہر جس کا جی چاہے کھائے اس میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہے اور جب لوگوں پر احسان کرتے ہیں تو پوشیدہ طور پر نہیں کرتے بلکہ کھلم کھلا تاکہ دوسروں کو اسکی خبر لگے اور اطراف و جوانب سے اگر شریک احسان ہو جاویں۔

اِذَا الْمَوْتُ لِلْاَبْطَالِ كَانَتْ حَالِيَا	كَانَ كَذًا نَبْرًا عَالِمًا قَوْمًا يَتَحَمَّلُ
جب موت پہلوان کے لئے بے تکلف شربت بخانی ہے	گویا اسٹہ فیان اُنکے چمرون پر ہیں

الذنان جمع الذنار القسمات جمع القسمۃ بفتح القاف والسين والميم المحسن الوجوه علیہا جمع علی قسمات بکسوا السين۔ لا یطال جم یطال ہو شجاع یمال یطال بطالة و بطولة اذا صار شجاعا (فہو یطال) والتماس الشرب بلا تکلف و اذا دہر المشروب۔

(معنا) بفرحون فی الحرب فتمل وجوہہم حتی کان الذنان ید اشرفت علیہا اذا کان الموت للشجعان ولا یطال مشروبا متحاسبا۔ الحاصل انہم عند شدۃ الحرب لا یجھون بل یفرحون فتمل وجوہہم۔

(فارسی) اگر شرفیان بروی شان در خشاںد چون موت برآے بہادران بے تکلف شربت باشند یعنی چون در گرمی بازار جنگ پہلوانان شربت مرگ پیشند درین و لاہم برو سے شان اشرافہ و ملال ظاہر نشود بلکہ خوراک باشند۔ زیرا کہ خوب بہت و تہور دارند۔

(اُرو) لڑائی میں جب موت بڑے بہادر و ناکاموت کا سامنا ہوتا ہے اسوقت بے تکلف موت اُنکے لئے شربت بنجاتی ہے (یعنی سخت لڑائی کے وقت) ایسے نازک وقت میں جی وہ لوگ ایسے ہمتاںش لبشاستہ ہیں گویا اُنکے چہرہ پر اشرافیان رکھی ہوئی ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ لڑائی کیسی ہی سخت کیوں نہ ہو انہیں اُسکا اثر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔

وقال اعرابی

وَمَا لِي لَوْ لَا أَشْنَةُ الضَّيْفِ مِنْ كُلِّ

اور نہ تو میرا اگر مہمان کا اُٹس نہوتا کچھ کھاتا

وَزَادَ وَضَعْتُ الْكَفَّ فِينَا شُكَا

بہت سے ٹوٹے پھینکے مہمان کی مہافت سے ہاتھ رکھتا ہوں

کھانا دے دینا اور بھینچنے سے بچنا۔ التماس الہستیناس۔ قولہ میں اکل فی موضع الرفق لانه اسوما۔

(معنا) رب زاد وضعت فی کہنے لیستاش بہ الضیف ویأکل شبعاً ولو لا اشنة الضیف مہمان کا
 لہر اکل لانی لا احد فی نفسی حاجۃ للاکل۔

(فارسی) بسا ایشہ کہ درخت داران بجانا موافقت و موافقت مہمان بیگنم و گر رعایت اُنس نہ ہو دوسے
 ازان بخوردنی بسا وقت بضرورت بعض بجانا موافقت مہمان بخورم تا بیگم او او اگر دوسے تکلف میر بخورد۔
 (اگر دو) اکثر اوقات محکوم کھانے کی خواہش نہ کرنے پر بھی مہمان کی موافقت کے کھاتے کھاتا
 پڑتا ہے۔ اگر مہمان کے اُٹس کا محکوم خیال نہوتا تو ہرگز نہ کھاتا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مہمانوں کی خاطر داری
 بہت کرتا ہوں۔

إِذَا ابْتَدَأَ الْقَوْمَ الْقَلِيلَ مِنَ الثَّقَلِ

جبکہ قوم پیش قدمی کرنے لگی تو تھوڑی سی چھٹ کی طرف

وَزَادَ رَفَعْتُ الْكَفَّ عَنْهُ لَكْرُمًا

بہت سے ٹوٹے میں میں نے براہ کرم اپنا ہاتھ اٹھایا

کھانا دے دینا اور بھینچنے سے بچنا۔ الضیف المجرد فی عنده الزاد۔ تکرماً منصوب علی الحال قولہ اذا ابتدأ طرف لرفع
 و هو جواب القلیل منصوب مفعول ابتدأ و هو من الابتداء لرای الاستباقی من الثقل بیان
 للقلیل و هو بقية الطعام و رزله۔ (کھرچی)

(معنا) اگر ب طعام رفعت کہے عنده من التکرار حین اشتد الزمان و قدر الرزق حتی ان القوم
 اسبق بعضهم بعضاً لی شیء قلیل من بقية الطعام۔

(فارسی) بسا طعام کہ دست خود را از او برداشتم از دوسے لہذا زش چون مردم طعام باقی اندھ بریکہ بیکہ سبقت
 بردند یعنی در ایام قوت چون مردم سوسے چیزے اندک مش دود غیرہ کہ مرغوب طبع نباشد بوجہ کہ سستی و دان
 روز دران وقت براہ کرم میں از طعام خود دست برداشتم دیگران حوالہ نمایم۔

(اگر دو) بہت تو شون میں میں نے براہ کرم ہاتھ اٹھا لیتا ہوں ایسے وقت میں کہ جب قحط سالی کی وجہ سے
 باقی اندھ کھاؤ اور چھٹ کی طرف لوگ ایک دوسرے کے آگے دوڑنے لگتے ہیں یعنی قحط سالی میں
 خود نہ کھا کر بھوکوں کو کھاتا ہوں۔

عَدَّ اِنَّ مَحَلَّ الْمَرْءِ مِنْ اَسْمَاءِ الْفِعْلِ

کل کے لئے بیشک کجوس انسان کی نسبت ہے کاموں میں سے

وَرَادَ اَكْلَانَهُ وَلَمْ يَنْتَظِرْ بِهِ

ہمت سے تو نے ہمتے کھائے اور نہ رکھا اُمین

حاصل قولہ لم ينتظر به ای لم يبقه للغد - اسوء اسم تفضيل ساء يسوء - البخل منسوب اسموان -

(معنا ۴) رب زاد اكلانه اليوم ولم يبقه للغد فان ذلك بخل واساء له ولا شك في ان البخل

من اسوء فعل لسوء وابتحة الحاصل انا بلدون من البخل والاساء فان ذلك مما يشين المرد -

(فارسی) بسا طعامت کا مرد بخوردیم و فردا را نگذاشتیم زیرا کہ آن بخل است و ہمارا بخل زہترین کار کہ

مردست - خلاصہ شایکہ در غرت اسخاوت آمد پس از بخل و درانہم -

(اُردو) بہت سے تو نے تم کھا جاتے ہیں اور کل کیلئے اُمین رکھتے نہیں کیونکہ ایسا کرنا ضرور کجوسی ہے

اور بیشک انسان کے ہرے کاموں میں سے بخل سب سے بُری چیز ہے - خلاصہ یہ ہے کہ ہماری طبیعت نہیں

بخل کی بیشک نہیں ہے بلکہ ہم ہرے سے بخی ہیں -

وَقَالَ بَعْضُهُمْ

مَا أَكَلْتُ عِنْدِي إِذَا لَمْ أَكُنْ فِي مَحَلِّ

بِخَلٍّ بَعْضُهُمْ يَسْتَعِزُّ بِهَذَا

لَقُلْ عَارًا إِذَا ضَيِّقٌ تَضَيَّقْتُ

الْبَيْتَ نَكَّ مَدَنِيْنٌ هِيَ جِدَّ كَوْنِ مَانٍ لِحَيْسٍ مَانَدَارِي طَبِيعَةٍ

حاصل الاخری نقل جواب قسم مضمر و قل ما كان عندی - قول عارًا انتقص علی السبیل

وهو مما نقل لعل عندك انه قال قل عار ما كان انما قوله تضيقني من البخل يقال تضيقا اذا سال

عنه ان يضيقاى يجعله ضيقا له وايضا معناه اذا اتاك ضيقا - قوله اذا اعطيت طرف لقوله

ما كان عندی والجھود المجھد -

(معنا ۵) واللہ عارف القلیل لذی عندی اذا اعطیت ضیف جھدی و طاقتی اذا سال

عنه الضیاء فتا و اذا اتانی ضیقاً - الحاصل ان الاعطاء حسب القدر لا یورث العار لکن لا بأس

عن الیوسم معایعاری و یورث العار -

(فارسی) بخدا چون ہمارا نزد من فرو دآید و من از مالیکہ برستم موجود باشد و وفق قدرت و وسعت خود

بدو بخشم - پس ہرگز آن باعث ننگ و عار نباشد گرچہ اندک شد حال ایک حسب وسعت بخشیدن بخل نسبت و نہ

از ان ننگ و دلیگر حال شود -

(اُردو) خدا کی قسم جب میرے یہاں کوئی ممان آئے اور میں اپنے تم کو ملے مال سے اسکو اپنی طاقت

کے بقدر دین تو وہ مال باعث ننگ و عار نہیں ہو سکتا - خلاصہ یہ ہے کہ اپنی طاقت کے موافق

کسی کو کچھ بخش کرنا بخل اور باعث عار نہیں ہے اگر یہ وہ تھوڑا ہو۔

وَمُكَثِّرٍ فِي الْغَنَى سَيِّئٌ فِي الْجُودِ

اور غنی کا اپنے مقدور بھر دینا بخشش میں برابر نہیں

بِحَدِّ الْمَقِيلِ إِذَا آعْطَاكَ نَائِلُهُ

مفلس کا بقدر اپنی طاقت کے دینا جو کچھ کوشش کرے

حال قولہ حمد المقل مبتدأ أو قوله مكثّر في الغنى مطلق على المقل. وقد حذف الضمان أي وقد

مكثّر في الغنى قوله سيئ في الجود خبر المبتدأ أو المقل من كان عنده مال قليل ضد المكثّر السيان

المتلألئ الجهد بالضم الطائفة والاستطاعة وكذا أبا الفتح يقال بذل جهد وجهد أي طاقته

قال تعالى أَسْمُوا بِاللَّهِ جَعَلَ آيَاتِهِمْ هُجْرًا بِالْغَوَا فِي الْيَمِينِ وَجَعَلَ ذَا

(معناه) إذا أعطاك قليل المال عطاءه حسب طاقته وكذا أجمع المكثّر الغنى في الإعطاء

فهو سايان في الجود فان كل واحد منهما جاد ما في وسعته وبذل ما في قدرته ولا تكلف

نفس ولا مشقة۔

(فارسی) بخشیدن مونا دار قلیل المال بوقت وادیت طاقت خود را در ایمان دادن توانا اگر حسب قدرت

خود در سخاوت برابر اند۔ حاصل اینکه جو مفلس توانا اگر هر دو حسب سوت خود بخشند پس هر دو یکسان اند

زیرا کہ هر یک بغایت قدرت خود بخشید۔

(اردو) مفلس کا بقدر اپنی سوت کے اور غنی توانا کا بھی بقدر اپنی طاقت کے کچھ بخش کرنا برابر

ہے کیونکہ ہر ایک نے اپنے مقدور بخشا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مفلس کا تھوڑا اور غنی کا زیادہ بخشنا جب برابر

ہوگا کہ اپنی طاقت کے اندازہ ہر ایک نے دیا ہو۔

وقال خلف بن خليفة صولي قيس بن ثعلبة

وهو شاعر اسلامي مجيد مقل كان في زمن جرير والفرزدق وكان يقال له الاقطع

لانه قطع يده لسرقته التي بها يمدح آل شيان بن ثعلبة بن عكاية۔

إِلَيْهِمْ وَفِي تَعْدٍ أَدْعُدُ هِمَّ سَعْلُ

اُن کو ہمت ہے اور اُن کی ہر گز کے گئے ہیں ہر اُن کی ہمت

عَدْتُ إِلَى فِخْرِ الْعَشِيرَةِ وَالْهُوْ

میں نے ہمت کی تو تم کی طرف متوجہ ہو گیا اور دل کی خواہش

حال قولہ عدلت متکلم من عدل بعد لا اذ ارجع اليه۔ عدل برب اشربة عدل الطريق

مال۔ الى فخر العشيرة أي رجعت الى من هو فخر القوم قوله والهوى اليهم مبتدأ وخبر والوار

للحال۔ قوله الهوى همهم ويجوز ان يعطف والهوى على فخر العشيرة فيكون المراد عدلت الى

فخر القوم والی لہوی معہم۔

(معنا) الی عدلت الی قومہ فخر العشیرۃ بنی بکر بن وائل وهو ای معہم وفي عدم کارھو واحصا مٹاشغل عظیم یشتغلن عن غیرہ۔ او المعنی انی صرفت ہمتی الی ذکر مٹاشغل العتیر وهو ای معہم وترکت غیرہ لان فی حصام عجب ہو شغلاً عظیماً یشتغلن عن غیرہ بالحاصل الی رجعت الی قوم اجل شاناً و اعز جلالۃ من الاقوام کلھا۔

(فارسی) من بزرگواران روگردانیدہ سوسے گروہ ہے توجہ شدم کہ بایہ تاو گردہ بنی بکر بن وائل است و حال بیکہ ہوا سے من بامشان است و در شمردن بزرگی شان مرا مشغولی است یعنی من ہوسے گروہ گرامی تبار کہ بزرگی شان بے شمار است مائل شدم

(اگر دو) میں دوسری قوموں سے اعراض کر کے ایسی قوم کی طرف رجوع کیا ہے جو تمام کنبے بنی بکر بن وائل کی ماننا نہ ہے۔ میری دلی رغبت انھیں کی طرف ہے اور انکی بزرگی کا گناہت بڑا شغل ہے۔ خلاصہ یہ کہ ان کی بزرگی ان گنت ہیں انکا شمار کرنا مجھ کو اور دن سے بڑھ کر کٹھا ہے۔

رالی ہضبتہ من آل شیبان اشرف	لھا الذی ذوۃ العلیاء والکامل العجل
اونچا پھار آل شیبان کی طرف۔ اونچا اور بلند ہے	جس کی اونچائی بالائی حصے کی اور نرہ دوش ہے

سوال قولہ الی ہضبتہ بدل من قولہ فخر العشیرۃ بأعاده الجار۔ الہضبتہ الجبل الطویل المنیع۔ اشرف: بعضہ ارفعت والذوۃ بالضم والکسواء علی کل شیء۔ العلیاء مؤنث اعلم۔ والکامل ما بین الکشفین ومقدم علی الظہر صحایلہ العنق (دوش) العجل الضخم السہل۔

(معنا) عدلت الی جبل طویل منیم من آل شیبان قد ارفعت وحلت له الذوۃ العلیاء والکامل الضخم السہل۔ الحاصل انی عدلت الی قوم لہو عز منیم و شرف رفیع۔

(فارسی) من سوسے کوہ بلند از آل شیبان رجوع کردم کہ بلندی و بالایش خوب بلند شریف و دوش و میان و دو کتف او بلند است۔ حاصل اشیا و شان از روسے شرف و بزرگی مثل کوہ بلند اند یعنی او شانرا شرف بلند حاصل است درین شمر بزرگی شان را بہ بلندی کوہ و او شان را بکوہ تشبیہ داد۔

(اگر دو) میں آل شیبان کی طرف توجہ ہوں جو اپنی بزرگی اور شرافت میں بلند اور بے پناہ ہے مثلاً ہیں۔ جن کی بزرگی اور نیک نامی کی اونچائی اور نرہ دوش (دونوں تڑھونکے نیچ) بہت اونچا ہے یعنی وہ لوگ بلند مرتبہ اور شرف و بزرگی رنج کے مالک ہیں۔

صَفَا لِحْجُومِ يَوْمَ الرَّفْعِ أَخْصَا الصَّفْأَ

کھل تلوارین ہین بروز جنگ جو صیقل سے صاف کر دیا

إِلَى لَنْفَرِ الْبَيْضِ الْأَكْأَمِ كَأَكْثَمُ

ایسے لڑائی تبار گزہ کی موت گولا دہ لوگ

حل قولہ الی لنفر البیض البیاض من قولہ فخر العشرۃ - المقدماتون العشرۃ من الرجال - البیض لکرام المنطق
الاحساب - قولہ اکام یخفف الذین یمد ویقصروا بعدہ من صلتہ قولہ کاعصم صفا ثم ان شئت
اصف صفا ثم الی الروم وان شئت نصبت الیوم علی الطرف وعلی الوجهین یکون قولہ خلصا
الصقل من صفت الصفا ثم والصفا ثم السیون العراض جمع الصنیحة - الروم الخوف ویراد بہ
الحرب عموماً - الصقل جلاء السیوف عن الصدہ (زنگ) الا خلاصا لتطهرها من الوسم -

(معنا ۴) عدلت الی لنفر البیض لکرام الطاهر من لعار و المنقصة الذین کاعصم سیوف
عراض یوم الحرب مسلولة عن اخادھا تطهرها الصقل من الصدہ -

(فارسی) سوے گزہ بزرگ از عیوب پاک و صاف گویا و شان شمشیر ہائے پسن اند کہ بروز جنگ از
نیام کشیدہ اند و صیقل زنگ را دور کردہ درخشان ساختہ است یعنی بگوئیم ہاں شدیم کہ از عیوب مبرا
استند چہرہ ہائے شان چون شمشیر صیقل خود بہ می درخشند - یا بروز جنگ از دشمنان کا شمشیر بران
بنظر آئید -

(اُکرو) ایک ایسے عالی تبار عیوب پاک و صاف نسبت لے گزہ کی طرف میں متوجہ ہوں گویا دہ لوگ
بروز جنگ نکلے تلوارین ہین جبکہ صیقل نے زنگ سے صاف کر کے چمکیلی بنا دی ہے - یعنی بروز
جنگ بڑی بہادری سے لڑتے اور تلوار موصوف کا کام کرتے ہین - یا یہ مطلب ہے کہ انکے حسب ایسی
تلواروں کی طرح عیوب سے پاک صاف ہین -

هُنَاكَ هُنَاكَ الْفَضْلُ وَالْخُلُقُ الْحَدْلُ

وہیں وہیں فضیلت اور اچھی خصلتیں ہین

إِلَى مَعْدِنِ الْعِزِّ الْمُؤَيَّدِ وَالنَّدَى

طرف کان پائزار عزت اور بخشش کی

حل الی بدل من فخر العشرۃ - المعدن بفتح المیم وکسر الدال المعملۃ (کان) معادن جم العز
العزۃ والشرف - المؤید من التأيید الدائم الثابت علی مرایا مرقولہ الندی یجوز ان یجوز ان یجوز
معطوفا علی العز - ویجوز ان یکون مبتدأ وھنا الاول خبرہ والواو الواو الحال ویكون
ھنا الفضل مستانفاً لاجل المعطوف والجزالة تستعمل فی الرأی والخلق والعقل -

(معنا ۴) الی معدن العز والشرف الدائم الثابت علی مرایا مواصل الندی والوجود -
ھنا الفضل والخلق الحسنة الکرمۃ الطیبۃ - ای ہم منبع العز والخلق والعقل

والکرم والشراف۔

(فارسی) سوئے کان عزت دائمی و بخشش فضل و کرم نیز اخلاق حسنہ و ریاضت حاصل آنکہ من یگر وہیہ مائل شدم کہ اوشان منبع برتری و شرف با نداد و جو د عطا سے فردا ان و فضل و خوبیاں نیک اند۔

(اُردو) ایسے لوگوں کی طرف میری توجہ ہوئی جو دائمی شرافت کی کان اور بخشش کا منبع ہیں انہیں کے پاس فضل و کمال اور اچھی صلتیں پائی جاتی ہیں گویا ان چیزوں کا انہیں حصہ ہے۔

أَحَبُّ لِبَقَاءِ الْقَوْمِ لِلنَّاسِ أَنْ تَحْمُ	مَنْ يَطْعَنُوا مِنْ قِصْرِ هُمْ سَاعَةً يَخْلُو
مین دل سے چاہتا ہوں اس قوم کی بقا کو لوگوں کے لیے کہ وہ لوگ	جب کوچ کر جائینگے اپنے شہر سے تو اس وقت شہر چارہر چارہر

حل اللام فی القوم للبعد و فی الناس للنعم ای احب بقاء قوم و بقاء الناس۔ قولنا نعم کلمۃ ان فیہ للاستیناف ینطعنوا یرحلوا۔ قولہ یخلو یخرو و ما کانہ جواب الشرط و هو مَن یطعنوا۔ قولہ سَاعَةً ظرف یخلو۔

(معنا) (ا) احب بقاء القوم و قیامہم فی بلادہم و ان لا یرحلوا منها و ذلک لنعم الناس بہو لا نعموا ذل یرحلوا من بلادہم و تخلو البلاد سَاعَةً لا تباغ الناس لایہم حیث لا یجدون جوازا کریمادا و نہ ہو۔ او المعنی تخلو البلاد و ان کان فیہا غیرہم فان غیرہم لا یصلون مثل عملہم و کان فقد انعم مستلزم یخلو البلاد و ان الناس۔

(فارسی) من باقی ماندن و قیام گرفتن اوشان در شہر برائے سود مردمان میخواہم و از جان دوست میدارم زیرا کہ چون اوشان کوچ کنند از شہر خود درین خطہ شہر و ران خواهد شد یعنی ہمہ مردم ہمراہ شان از شہر برون خواهند رفت کہ کیے چنان میسر نخواہد شد۔ یا چنین گوید کہ بعد از کوچ کردن شان اگر چه مردم در شہر مقیم مانند لیکن مثل شان نمی بود کہ ہم کسے نباشد لاجرم فقدان شان باعث تباہی شہرست۔

(اُردو) میں دل و جان سے اُن لوگوں کا رہنا اور شہر سے باہر نہ جانا چاہتا ہوں تاکہ لوگوں کو اُن سے فائدہ پہنچے کیونکہ شہر سے اُنکا کوچ کرنا اُس کی تباہی کا باعث ہے جب وہ یہاں سے چلیں گے اُس وقت شہر چارہر چارہر ہو جائیگا۔ اس لئے کہ تمام لوگ اُن کے پیچھے چلے جا دیں گے یا یوں کہو کہ اگرچہ دوسرے آدمی رہینگے لیکن اُن کی طرح نمی کوئی نہ رہے گا لہذا اُنکا جانا شہر کی تباہی ہے۔

عَذَابٌ عَلَى الْأَفْوَاهِ مَا لَمْ يَذُقْهُمْ

دہ لگ شیریں ہیں دشمنوں کے منہوں کو جب تک اُنکو بکھین

عَذُوٌّ وَلَا فَوَاحِشُ أَسْمَاءُ هُمْ تَحْلُو

دشمن اور سب کے منہوں کو اُنکے نام بٹھے منہوں میں

حالِ العذاب جمع عذاب يقال عذاب لعماء علاه المحلب فهو عذاب لعماء (آب شیریں) والمراد بالافواه الاول افواه الاعداء وبالثانی الاعوج قوله ما لم يذوقهم فاذا ذوقوه فهم مؤرصاب وعلقهم حلو الا على افواه الاعداء لان هذا اقمتم تمر على افواههم - تحلو من الحلو -

(معنا) ہو عذاب على افواه الاعداء ما لم يذوقهم فاذا ذوقوه فهم مؤرصاب وعلقهم تحلو اسماء وھم في افواه الناس كلھم الحاصل ان طباعہم کرمیۃ لعینۃ مع اجابہم وقاسیۃ مع عدوھم وانہم لشمول احسانہم الى الناس یحلو ذکرھو فیطیب فی السمع -

(فارسی) اوشان مردہن دشمنان تا دیکھ کہ ذائقہ شیریںشان نہ چشیدہ باشند شیریں و خوشگوار اند و در وہنہای دوستان (یا چلہ مردم) نامشان شیریں بنیاید حاصل انکہ بکثرت احسان ہر مردم ہر دین گشتند برائے دوستان شہد و برائے دشمنان زہر اند -

(اُردو) جب تک دشمن ان کی شیریں کا ذائقہ نہ بکھین تودہ اُنکے منہ میں شیریں معلوم ہوتے ہیں اور یوں تودوست و دشمن سب کیسے کچھ نہ میں اُنکے نام مزہ دار معلوم ہوتے ہیں - خلاصہ یہ ہے کہ دوستوں کے لئے ہمیشہ شہد کے مانند اور دشمنوں کے حق میں زہر پلا بل کی طرح ہیں -

وَلَيْدٌ هُمْ مِنْ أَجْلِ هَيْبَتِهِ كَهْلٌ

اُنکا چھوٹا لڑکا اپنی ہیبت کی وجہ سے ادھیڑ جوان

عَلَيْهِمْ وَقَارُ الْحِلْمِ حَتَّى كَأَمَّا

اُنپر برباری کا وقار اسقدر ہے برہان تک کہ گویا

حال الوقار بالفتح الرزاة والحلو والعظمة الوقوم الرجال ذو الوقار الوليد الصبي - كهل

من الرجال من جادنا ثلاثين (ادھیڑ جوان) کھول ج

(معنا) ہوا اہل الحلو والوقار حتی ان صبیہم کھل من حجة الرعب والهيبة والوقار وان كان صغيراً من حجة السن -

(فارسی) آثار رعب و حشمت و برباری برایشان چنان ہوئے کہ طفل خردسالہ بوجہ رعب و جلالت خود مثل جوان ہی سالہ مینماید -

(اُردو) انہیں عزت اور وقار نیز برباری کی وہ شان ظاہر ہے کہ ان کا چھوٹا سا لڑکا اپنے رعب اور ہیبت کی وجہ سے ادھیڑ جوان کی طرح معلوم ہوتا ہے - خلاصہ یہ ہے کہ اُنکی شان و آن ایک عجیب طرح کی ہے جو اور دن کو نصیب نہوئی -

وَلَا تُقَالُ أَنْ يَجْهَلُوا عَظُمَ الْجَهْلِ

اور اگر جہالت اختیار کریں تو بڑی جہالت ہوتی ہے

إِذَا اسْتَجْهَلُوا لَمْ يُعْزِبْ جَهْلُهُ عَنْهُمْ

جب انہیں جہالت کی وجہ سے تو علم ان سے جہالت نہیں ہوتا

حل استجہلوا من استجہلہ اذا طلب منه الجہل وفعل به فعل الجاہل۔ لم یعزب من عزب
یعزب اذا عاب بعد قال تعالیٰ یعزب عن ذلک من یشاق ذلک الایۃ اثر وامن الایثار و هو
الاختیار۔

(معنا) اذا اطلب منهم الجہل ای فعل یجہل فعل الجاہل لم یبعد الجہل عنہم بل یثبتون
على الجہل وان اختاروا الجہل فی بعض المواقع عظم جہالہم۔

(فارسی) چون از ایشان نادانی و جہالت طلب کردہ شود یعنی کسے با ایشان جاہلانہ پیش آید پس
بر داری از دست شان غائب نشود بلکہ بران ثابت قدم بمانند یا چون جہل را اختیار کنند پس حاصل
سخت گردد و فرودگردنش محال باشد۔

(اُرو) اگر کوئی شخص انہیں جاہلانہ بتا دے تو انکی بردباری انہیں الگ نہیں ہوتی بلکہ علم سے کام لیتے
ہیں ان اگر خود جہالت پر آجائیں تو ان کی جہالت بہت سخت ہو جاتی ہے جس کا دفیہ آسان نہیں ہوتا
ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ کسی پر بگڑنے سے ہم سنبھلنا مشکل ہے۔ وہ مزاج کے تیرے مستقل ہیں۔

مَلُوكُ الرِّجَالِ أَوْ تَخَاطَرَتِ الْبُذُلُ

لوگوں کے سردار یا ایک دوسرے پر ہمت کرنا چاہیں شہزاد قوی شکل

هُوَ الْجَبَلُ لَا تَحُلُّ إِذَا مَا تَنَاقَرَتْ

وہ لوگ بلند یا انہیں جہالت نہان اور آواز نہایت ناہم ہوا نہیں

المراد بالجبل لعلاد والمقل فانهم كانوا يفزعون في الشدة الى الجبال والتناكر ضد التعلل
وكنى به عن شدة القحط۔ قوله ملوك الرجال فاعل تناكرت قوله تخاطرت هو تفاعل من الخطران
وهو اشارة الى ذناب وادارتها عند الهياج والبذل بضم الباء وسكون الذال جمع باذل هو
القوى الشاب من البعير۔

(معنا) وہ الملاد لا علی (کا جبل) للناس اذا اشتد الزمان بحيث ينكر الملوك وفسادات الرجال
بعضہم بعضاً واذا اشتدت الحرب واشتعلت نارها بحيث يقع الاستباق في الهرب بين الجمال القوية۔
الحاصل انہم الملاد المنیم والمقل الرفیع عند اشتداد الزمان واشتعال نار الحرب
یفزع الناس الیہم۔

عہ وقيل التناظر التزمن ای التناهي كما في الزمان وكنى به عن اشتداد الحرب والهروب ۱۱

(فارسی) اوشان جاے پناہ ستوار اند (مثل کوہ) چون بسبب شدت تنگی و خشک سالی سالار قوم کے دیگرے راز شناسد چون شران قوی ہو اکیل در جنگ بغرض فرار کردن و دان بریکدگر سبقت می برند یعنی در وقت مصیبت خواہ در جنگ باشد خواہ خارج جنگ مثل خشک سالی وغیرہ ہمہ مردم سوے شان پناہ گیرند و حاجات خود را از ایشان روا کنند۔

(اُردو) وہ لوگ اپنے پہاڑ کی طرح لوگوں کی گریز گاہ اور جاے پناہ ہیں۔ جبکہ لوگوں کے سر پرست بسبب سخت قحط کے اُن سے ناشناسا اور اِختِجان ہو جاوین یعنی ایسی سختی اُن پہنچی ہے کہ سردار لوگ اپنی قوم کو مدد کرنے کے بجائے حالت قویہ کہ پہچانتے ہی نہیں ہیں یا جبکہ سخت لڑائی کی حالت میں لوگ میدان جنگ سے گریز کریں اور قوی پہلے شتر بھاگنے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایسی مصیبتوں میں وہ لوگوں کی پناہ گاہ ہیں ہر طرح سے ان کی مدد کرتے ہیں۔

وَاِذَا غَضِبُوا فِیْ مَوْطِنٍ خَصَّ الْقَتْلُ	اَلْمُرْتَدُّ اَنَّ الْقَتْلَ عَالٍ اِذَا مَرَّ ضَوْا
اور جب غصے میں آئیں کسی مقام پر تو خونریزی سستی پڑتی ہے	کیا دیکھنا نہیں کہ قتل و خون منگنا ہو جاتا ہے جب وہ غصہ میں ہو

حرفا لا اسوقا مل من غلے یغلو من الغلو و هو ضد الرخص۔ رضوا من الرضا ضد الغضب۔ الموطن ہمہ ظرف بمعنی لمقام والموضع۔

(معنا) المرتد یا مخاطب ان القتل یغلو اذا رضوا حیث لا یقتل ضعیف ولا للثیم واذا غضبوا فی موطن رخص القتل فی کل موضع فلا یبقی کریم ولا شریف فضلا عن الضعیف الحاصل ان رضاهم اجماع و یسقط صوابا۔

(فارسی) آیا غمی نہیں کہ چون رضامند شوند کشت و خون گران گردد و کسے را مجال نباشد کہ بر دیگرے دست افکند و چون بجائے خشمگین شوند پس خون ریزی ارزان بشود و حاصل اینکه رضائے شان باعث حیات و شتر بسبب موت است۔

(اُردو) تو نہیں دیکھتا ہو (اے مخاطب) کہ جب وہ لوگوں پر غصہ رہتے ہیں تو قتل کا بازار ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور جب کسی مقام پر غصے میں آتے ہیں تو کشت و خون ارزان یعنی بکثرت ہوتا ہے گویا انکی رضا موجب حیات اور انکا غصہ باعث موت ہے۔

اِذَا حَرَّكَ النَّاسُ لِمَا وَفِی الْاَذَلْ	لَسْنَا فِیْهِمْ حَصْنٌ وَحَصْنٌ وَمَعْقِلٌ
جب لوگوں کو مضطرب کر دین خون اور سختی سے	ہمارے لئے انھیں مضبوط قلعہ اور جاے پناہ ہے

الحصن یا کسر کل مکان محلی متع یجمع علی الحصون ولا حصان والحصنة۔ الحصان کفیل

المكان المتيقن يقال دبر حصين اى حكمته وحصن حصين للمعاقلة. المعقل بكسر
القاف المجمل وحيث تعقل الايل. والجبل المرتفع يجمع على معاقل. قوله حرك الناس
اى جعلهم مضطربا. الناس منصوب مفعول حرك من التحريك. المخاوف جمع مخافة
الاذل الشدة -

(معناه) لنا فيهم حصن محكم وملجأ منيع اذا حركت المخافات والشدة الناس عن مواضعهم
وجعلتهم مضطربا لما حصل انهم يعينوننى عند الشدايد ونزول المصائب -

(فارسی) مار اور میان شان و تیکه خون مصائب و منفی زبان پریشان و سر سیمہ کردہ از جاسے خود
ی چنبا نہ قلعہ محکمہ جاسے پناہ استوار است کہ در ان پناہ گیر شویم یعنی اوشان مار اور سختی مدی کی سندنہ
(اُردو) جب لوگوں کو مصیبت اور اس کے خون اُن کی جگہ سے ہلا دیتے اور پریشان کر دیتے ہیں ایسے
وقت میں ہمارے لئے اُن لوگوں میں مضبوط قلعہ اور پناہ کی جگہ ہے یعنی ایسے وقت میں وہ لوگ ہمارے مدد
کرتے ہیں اور ہمارے پریشان حال رہتے ہیں -

لَعْمَرَى لِنَعْمَ أَحْمَى يَدُ عَوْصِرٍ حَرَمٌ	اِذَا انْجَارُوا الْمَاكُولُ اَرْهَقَ لَآكُلُ
بریری زندگی کی قسم وہ گویا ہاتھی قوم کے ہاتھ میں فریادی کو	جبکہ ہمسایہ ارضیہ کو ڈھانکے سے ظلم

حل المحمود بنعم عند وقت کا نہ قال اذا استغاثت بهم الصريح فاجابوه بنعم الحى هو الصريح
المستغيث (فریادی) وايضا المغيث (فریاد رس) قوله اذا انجاروا صيدا وارهبه الخ خبره قوله
الماكول كنى يد عن الضعيف وبالاكل عن الظلم - ارهقه بمعنى رهقه اى غشيه ويجوز في
صريحهم وجهان مرفوع ومنصوب على الثاني الضمير المنصوب للمفعول عند وقت كيد عوهم
مستغيثهم -

(معناه) لعمرى لنعم القوم هو يد عو المستغيث منهم المستغيثين حين غشه الظلم
الجار والضعيف المحاصل انهم يعينون الناس عند الشدايد والمصائب -

(فارسی) سو گند زندگی من است آن قوم چه خوب است کہ فریاد رسانش فریاد خوانان را در چنان قوت
زبون نزد خود بخوانست کہ ظلم و ستم یعنی مصائب ہمسایہ و ضعیفان را می پوشاند حاصل اینکہ اوشان درین
ہنگام نازک بہرمان مرد و رسانند -

(اُردو) بریری زندگی کی قسم وہ قوم کیا ہی اچھی ہے کہ فریاد رس لوگ فریادین کو ایسے وقت میں فریاد رس
کیلئے ہاتھ میں جبکہ ظلم و ستم ہمسایہ اور ضعیف کو ڈھانکے ہو ایسے نازک وقتوں میں وہ لوگوں کی فریاد رس کرتے ہیں -

سُعَاةٌ عَلَى أَفْئَاءِ بَكْرَيْنِ وَأَيْشِلْ

وہ لوگ کارسلاہین بکریں وائیل کے

تَبْلُ أَقَاصِي قَوْمِهِمْ لَهْمُ تَبْلُ

کینہ دور رہنے والوں کا انکی قوم کے انھیں کا کینہ

السَّاعَةُ جَمْعُ السَّاعِ مِنْ سَعٍ يَسْعِي وَهُوَ يَسْعَى عَلَى وَجْهِ يَقَالُ لِلْمَدَقِ السَّاعِي وَهُوَ يَسْعَى عَلَى قَوْمِهِ إِذَا قَامَ بِأَمْرِهِمْ وَالسَّاعَةُ فِي الْكُرْمِ وَالْجُودِ وَالشَّاعِرِينَ انْهَرُ يَسْعُونَ فِي مَصَالِحِهِمْ -

الْأَفْئَاءُ جَمْعُ فَنَاءٍ وَهُوَ أَمَّا لَدَا وَادِهَا الْبَطُونُ الْمَتَفَرِّقَةُ فِي الْأَمَاكِنِ الْبَعِيدَةِ - قَوْلُهُ تَبْلُ بِتَقْدِيرِ الْعُوقِ لَانْتِزَاعِ الْمَوْحِدَةِ الْوُتْرُ وَالْحَقْدُ - الْأَقَاصِي الْأَبَعدُ -

(معنا) (ہو سعاۃ علی البطون المتفرقة فی الاماکن البعیدۃ لبکرین وائیل وقائمون بامرهم) ویندہ موہم وحقداً باعد قومہم حقدہم ای یعاملون مع ابا عدہم معاملة الاقارب والقرب والبعید مکاناً ونسباً لسواء عندہم فی الاغانی لہم والقیام بامرہم -

(فارسی) اوشان پر اسے قبائل پر لگندہ در اطراف و جاہاے دور دراز بکرین وائیل کوشان و خبرگیر اند - کینہ و دشمنی دور مانند گان شان کینہ و دشمنی اوشان مت حاصل اندیکہ قریب و بعید را یکسان خبرگیر و دور و رسان ہستند و کینہ و دور مانند گان گروہ خویش را کینہ خویش دانند و رنج و غم اوشان را غم خود شمرند -

(اُردو) وہ لوگ اپنی قوم کے ایسے خبر خواہ ہیں کہ بکرین وائیل کے ان قبائل کی جو مختلف دور دراز جگہوں میں جا بسے ہیں خبر گیری کرتے ہیں ان ہماری پھر دی کا مادہ اس قدر ہے کہ ان لوگوں کا کینہ اور انکی دشمنی جو اپنی قوم سے دور رہتے ہیں یا اُنسے نسبت میں دور رہتے ہیں انھیں کا کینہ ہے یعنی جہاں کا اولیٰ نسبت ہے انکی حمایت و قریب ہشتہ داروں کے موافق کرتے ہیں -

وَأَنْ ظَلَمُوا أَكْفَاءَهُمْ بَطْلٌ لِّدَخْلِ

اور اگر ظلم کرتے ہیں اپنے ہمسروں پر تو نہ انکی ظلم ہو جاتا ہے

إِذَا ظَلَبُوا إِذَا خَلَّ لَا خَلَّ الدَّخْلُ فَاتَتْ

جب وہ لوگ کینہ کش ہو تو ہیں تو انکی کینہ کشی مناسبتاً

حَلَّ الدَّخْلُ بِالذَّلِّ إِذَا تَرَاحَا الْوُتْرُ وَالْحَقْدُ - الْفَاتَتْ الْفَاتَتْ وَالسَّابِقُ - الْأَكْفَاءُ جَمْعُ كَفْوٍ وَادَادَ بِهِمْ بَنَى تَغْلِبَ -

(معنا) (انہم اذا ظلبوا التاروا الحقدا عن غیرہم فلا یفوتہم بل یفوزون بمرادہم وان ظلموا اکفاءہم کبھی تغلب بطل الذ حل فلا یغدر احد علی اخذ التار منہم) الحاصل انہم غالبون دون مغلوبون -

(فارسی) اوشان چون بر کسے کینہ کش شوند پس کینہ کشان را یگانہ نباشد بلکہ کامیاب شوند و چون

برگردے کہ ہمسر خود باشند گم گند پس دران وقت کینہ گزودہ غلام باطل گرد و حاصل انکا اوشان ہر مردہ و مرد غالب اند
کسے بروشان غالب توان شد۔

(اُرو) جبکہ وہ لوگ کسی قوم سے کینہ کشی کرتے ہیں تو انکی کینہ کشی فوت نہیں ہوتی بلکہ ان کو مغلوب کر کے کامیاب
پھرتے ہیں۔ بخلاف اسکے کہ جب ہمسر نہر ستم دے جائے ہیں تو ان مغلوب مون کا کینہ دل میں رہ جاتا ہے۔
کیسی حال نہیں ہے کہ اتنے انتقام لے۔

يَتْلُكَ اَلَيْسَ اِنْ سُمِّيتُ وَجِبَ الْفَعْلُ

مَوَاعِدُ هُمْ فَعْلٌ اِذَا مَا تَكَلَّمُوا

اگر بچہ ہانگے انکی زبان پر آجائے تو وہ فعل واجب ہو جائے

انکے وعدے ہو ہو فعل ہیں جبکہ بولیں کوئی ایسا

حل المواعد جمع الموعد بکسر العين الموعد ومكان الموعد وزمان الموعد۔ قوله ثلاث اشارة الى كلمة نعم
قوله سميت من التسمية بمعنى القول هنا۔

(معنا) مواعد ہوا افعال کا قول واذا تكلّموا بکلمة نعم التي اذا قيلت وجب لفعل الحاصل
انهم موفون بعهودهم وحقه انهم اذا قالوا الفعل نعم افعله وجب لفعل في ذمتهم فلا يقضون
المواعد قط۔

(فارسی) گفتارشان کو درست چون برائے کارے آری گویند پس گردش براوشان لا بدی و واجب گردو
یعنی وعدے خود وفا نمایند و چون بکارے (آری کہتم) گویند اگر واجب دانستہ خود ادا نمایند۔

(اُرو) انکے وعدے قول نہیں بلکہ ہو ہو فعل ہیں جو کہتے اسکو کر کے دکھاتے ہیں۔ جبکہ کسی کام کی
بابت ایسا کہہ کہیں یعنی ہاں جو زبان پر آجائے اور فقط ہوے تو اس کام کا کرنا آپر ضروری اور واجب ہو جائے
خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ وعدے کے پڑے پابند ہیں۔ اپنے وعدے کو عملی جامہ پہنائے ہیں۔

اِذَا زَخَرَ قَيْسٌ فَاِخْوَتُهَا اَهْلٌ

مَحْوَرٌ تَلَقَّيْهَا مَحْوَرٌ غَزِيْرَةٌ

جبکہ جوش میں آئے بنی قیس اور انکے ہمراہ بنی ذہل

وہ لوگ پڑے سمندر ہیں جنہیں اور پڑے سمندر سمجھا دیں

حل المحور جمع المحر۔ تلاقى من الملاقاة۔ والفخر بالمحور وفاعله محور والفخرية الكثيرة۔

زخر من زخر البحر اذا طما موج وزخر الماء اذا تلاطم الاخوة جمع الاخ واداد به هنا وقبيلة
تنسب الى ذهل بن شيبان بن عكاية وقيل سوقيلة تنسب الى قيس بن ثعلبة بن هكابة۔
(معنا) اذا تلاطمت بنو قيس بن ثعلبة واخوانهم بنو ذهل بن شيبان بن ثعلبة فهم

محور تلاقى محور كثيرة۔ الحاصل ان كان اعداءهم كثيرين فهو اكثر عدداً منه
(فارسی) اوشان در بسیاری و تلوش در یا یا بے بزرگ اند کہ دیگر دریا سے بزرگ باو کی میوے باشد

ہوں بنی قیس و برادرانش کہ بنی ذہل انہیں دریا سے موزن درجوش می آئند یعنی گروہ دشمنان شان اگر ہمیش باشتا و شان ازان بیشتر اند۔

(اُر و و) بنی قیس اور انکے ہمراہی بنی ذہل شل دریا سے موزن کے جب جوش میں آتے ہیں تو وہ لوگ بڑے بڑے سمندر وں کے مانند ہوتے ہیں جنہیں اور بڑے سمندر وں میں خلاصہ یہ ہے کہ کثرت تعداد میں ہ دشمنوں سے بہت بڑے ہوتے ہیں۔ اگر دشمنوں کو دریا سے تشبیہ دیکھائے تو انکو سمندر وں سے تعبیر کرنی چاہئے۔

وقال آخر

وَإِكْلِ بَلِيَّتْ مَرْوَةَ أَغْدَاءِ

اور ہر خانان کمالات کے لئے دشمن ہو کر آتے ہیں

عَادَوَامَرْوَتْنَا فَضْلًا سَعِيَهُمْ

لوگوں نے ہمارے کمالات سے دشمنی پیدا کر لی سو انکی کوشش کی کٹ گئی

حرف قولہ عاد و امن المعاداة باب مفاعلة المروءة كصعوبة مصداق مرء الرجل ككرم اذا صاذا کمالات انسانیة من لبن الخالق والمجود ونحوهما ضلل مجھول من التضليل وهو لا بطل۔

(معنا) حسد و ناعلیٰ کمالاتنا فضل سعيهم فے کسب کمالات و لوہیک سعيهم مشکوذا ولا يخلوا اهل الكمالات عن اعداء و حشاد بل لكل بيت الكمال اعداء لمصلحة (فارسی) دشمنان بر کمالات ما حسد بر و ندیش کوشش شان و کسب کمالات را نگان رفت و دستور اینست کہ ہر صاحب کمال دشمنان و برائے ہر خانان کمالات حاسدان باشند۔ یعنی دشمنان ہی کرند کہ مثل ما با کمال شوند مگر کوشش بیکار شد۔

(اُر و و) لوگوں نے ہمارے کمالات سے بے پروا کر لیا اور ہماری طرح صاحب کمالات بننے کی کوششیں کیں مگر ان کی کوشش بکمی اور بے سود ٹھہری۔ اور دستور ہے کہ ہر خانان کمالات کے لیے دشمن ہو کر آتے ہیں

أَذْرَى يَفْعَلُ آيُنُهُمْ لَا بِنَاءَ

جگے بیٹوں کا کام اُنکے بیٹوں کے کام کو عیب لگا دے

لَسْنَا إِذَا ذَكَرَ الْفَعَالُ كَمُعْشَرٍ

جبکہ اچھے کا ہمارے ہر قوم ہر تاندان کے نہیں ہیں

حرف الفعل بالفتح الفعل الحسن المعشر القوم۔ اذری به اذا عابه الباء للتعدية لا ببناء فاعل اذری و لام في البناء عوض عن المضاعف ای فعل البناء۔

(معنا) انا سنا اذا ذكر الفعل الحسن في مجمع قوم كعشر عاب فعل البناء هم افعال

اَبَا عَمْرٍو بِلْ نَحْنُ وَابْنَاؤُنَا كَرَامَتُهُمْ مَا شَيْدَهُ اَبَاؤُنَا وَلَا نَسِيبُ فَعَلَهُمْ۔

(فارسی) چون در بزم مردم کار ہائے خیر ذکر کردہ شوند پس ماضی گوہے نیک کار پس رشتہ کار ہائے
پدران و بزرگان را محبوب سازد یعنی ماکردہ بزرگان را محبوب ساختہ از افعال خویش مزید رونق بخشیم
(اردو) جب کسی گروہ کی محفل میں اچھے کام کا چرچا ہوتا ہے تو ہم اُس گروہ کے مانند بنیں جن کے
بیٹوں کا کام باپ دادا کے کام کو عیب لگا دے بلکہ ہم اپنے آباء اجداد کے نیک کاموں کو ایسی ترقی دے
رکھی ہے جس سے لوگ ہم کو سپوت سمجھتے ہیں۔

وَقَالَ مَتَوْكُلُ اللَّيْثِي

يَوْمًا عَلَى الْأَحْسَابِ تَنَكُّلٌ

لَسْنَا وَإِنْ أَحْسَابُنَا كَوْمَتْ

کہ ایک دن بھی اپنے حسب پر بھروسہ کر نہیں

ہم ایسے نہیں ہیں اگر ہمارے حسب بہت عرصہ بہن

حل الاولاد فی وان وصلیۃ الاحساب جمع الحسب ارادہ ہذا فہذا ما بعد من مفاخر الایاد۔ یومًا منصوب
ظرف للتکمل۔ قولہ تنکل متکلم من لا تکمال (وکل مادۃ) یقال اکل اکل علی اللہ اذا استسلم الیہ
اکل فی امرہ علی فلان إذا اعتمد علیہ۔

(معنا) احسابنا وان کا نہت کریمتہ ومفاخرایا ہذا وان عدت حسنۃ لکننا لانعتمد
علی الاحساب ومفاخرہم یومًا من الایاد مل لفعل بانفسنا ما بعد من المساکرہ والمفاخرہ۔
(فارسی) اگرچہ خصال عادات و کار ہائے نیک بزرگان ما بسیار خوب اند لیکن ما چنان نیم کہ روزے
بران تکیہ زدہ از کسب کمالات قائل مانیم یعنی باوجود نیکتائی خاندان خود و کسب کمالات ساعی باشیم
(اردو) اگرچہ ہمارے باپ دادا دن کے خصال اور انکی نیک نامیاں اعلیٰ مقام بہت ہیں لیکن ہم ایسے نہیں
جو ایک دن کے لئے بھی صرف آبائی مفاخر پر بھروسہ کرٹھہیں اور خود کسب کمالات سے جی چڑائیں بلکہ
ہم اپنی کوشش سے کمالات کو حاصل کرتے ہیں۔

تَبْنِي وَتَفْعَلُ مِثْلَ مَا فَعَلُوا

تَبْنِي كَمَا كَانَتْ اَوْ اَيْسَلْنَا

بنائے گئے تھے اور ہم ایسا ہی کرتے ہیں جیسا انھوں نے کیا

ہم عہدہ کاموں کی بنائے گئے ہیں جیسے ہمارے پہلے کے لوگ

حل المراد بالاول والاباء مرفوع اسو کانت۔ والضمیر فی تبنی للاول والاباء والیہما الاول والاباء جمع الاول والاباء
الاخر وکن ای جمع علی ولون واول وکن کیرو الضمیر فی فعلوا علی الاصل والبعیت تفصیل لما علو
ضمننا من لبیت الاول۔

(معنا) انا لا تنکل علی الاحساب بل بنی ونشید ما شیدہ ویناہ ایتنا ونا الاولون من المجد

والکرم ونفتدی بھرقی جمع فعالہومل المغلخہ۔

(فارسی) ماجربہ نکیہ کنیم بلکہ مثل بنانا دین بزرگان مامکار ہائے غیر ماہم بنائے آہنا نسیم دہرا نچہ از مکارم اخلاق و افعال حسنہ او شان کردہ اند ماہم ہی کنیم یعنی ماؤ سعی خود کسب کمالات می کنیم و دران امتداسے بزرگان می نمایم۔

(اردو) ہم اپنے بزرگوں کی امتداسے کہے کاموں کی بنا ڈالتے اور جیسے انھوں نے نیک کام کیا ہم بھی کرتے ہیں صرف اپنے احساب پر بھروسہ کر کے نیٹھے نہیں رہتے ہیں۔

وقال طریح بن اسمعیل لتقی

یعلیٰ بن ولید بن یزید وکان قد منعہ عن الدخول علیہ۔ وقیل یمنح خالد بن عبد اللہ القسری وکان طریح یکنی ابی الصلت وهو شاعر من شعراء الاسلام فی عہد بنی امیہ۔

كَلِمَتُ ابْتِغَاءِ الشُّكْرِ فَمَا صَنَعْتَ بِي	فَقَصَّرْتُ مَغْلُوبًا وَرَأَيْتُ شَاكِرًا
میں نے شکر طلب کیا ہوں اس پر ان کے قول پر کیا	سو عاجز رہ گیا مغلوب ہو کر اور بیشک میں شکر گزار ہوں

معنہ قولہ طلبت ابتغاء الشکر قال القبيصة لا يتبعه التيسر والمغنة طلبت ان تيسر لي الشكر۔
قوله صنعت بي اي اسأدت الي بقاال صنعت اليه احسن اليه وصنع به اسأاليه۔ قصرت منكرا من التقصير اي عجزت عنه قوله مغلوبا حال من قصرت۔

(معنا) طلبت ان تيسر لي الشكر فاما سأدت الي حيث صنعتني عن الدخول عليه (يا وليد ابن يزید) عجزت عن الشكر مغلوبا لاجل ما كان في قلبي من القلق واني على ذلك شاكر لك۔

(فارسی) خواستم کہ عرض آن بزرگوار کی و ملاز دربار خود برانندی باستانی شکوہ داشود مگر از ارادہ خود مغلوب گشتہ از اداسے شکر قاصر آدم لیکن بایتمہ ہم شکر گزار تو ام حاصل انیکہ بسبب رنج دل کہ از تو بدوشست گو کہ از اداسے شکر عاجز م تاہم شکر گزار تو ام

(اردو) میں نے جاہا میر سے ساتھ تیری اس برائی کا شکر باستانی ادا ہو جو تو نے اپنے دربار سے مجھ کو منع کر کے کی ہے۔ مگر کیا کون دل کی زنجش کی وجہ سے مغلوب الارادہ ہو کر اس سے عاجز ہو گیا اور باین ہمہ اب بھی خواہی نخواہی شکر گزار ہوں۔ خلاصہ یہ ہے کہ تیری مافقت کی وجہ سے میر سے دل نے بڑی چوٹ کھائی ہے۔

وَأَنْتَ لِمَا اسْتَكَثَرْتَ مِنْ ذَاكَ حَاقِرٌ

اور تو مجھ کو عطیے کی بے حد تعداد سے حقیقتاً

وَقَدْ كُنْتَ تُعْطِينِي الْجَزِيلَ بِذَلِكَ

اور تو مجھ کو عطیے کی بے حد تعداد دیتا تھا

من البديهة المفاجأة والعجالة - ای من غیر سوال - تو لبند عہتمصوب علی الحالیہ - استکثرت من الاستکثار والجذیل الكثير - حاقراً سو فاعل من حقیر یحقّر لاذماً ومتعدّیاً یقال یحقّر الرجل اذا هان قدره وحقّر الشئ استغفره وصدّة صغیراً -

(معنا) دیکھتے ہی عطا کیا مجھے کثیر قبل ذلك من غیر سوال وانت مستغفر لما علمت من ذلك کثیراً -

(فارسی) قبل ازین مرا عطایے کثیر می دادی فی سوال من و تو کم شمردی آنرا که از عطایا بسیارش پنداشتے یعنی قبل ازین بے سوال مرا تا گاہی بخشیدی و بسیار را کم شمردہ من عطا کردی -

(اردو) اور پہلے تو مجھ کو بہت زیادہ بخشش کرتا تھا اگرچہ میں سوال تک نہ کیا ہوتا اور جس عطاکو من بہت زیادہ سمجھتا تھا اسے کمتر اور تھوڑی سمجھ کر مجھ کو دیتا تھا یعنی آج سے پیشتر بہتوں عطا کیں تو نے مجھ کو اور بے مانگے مجھ کو بہت کچھ عطا کیا -

لَهَا أَوَّلٌ فِي لَمَكْرُمَاتٍ وَأَخْرُ

جسکو عمامہ میں اول اور آخر حاصل ہے

فَارْجِعْ مَعْخُوطًا وَتَرْجِعْ يَابِئِي

سو میں لوٹتا تھا غبطہ کیا ہوا اور تو لوٹتا ایسی نعمت کیا تھی

من الخطیئة ان تتمنی مثل ما تغیر بدو ان تريد زواله عنه قوله ترجع بالحق الخ ای ترجع انت بمحصل لکمر والسبق الی لغایة المطلوب لہا اول یتبدأ بہ وأخریة فی الیہ -

(معنا) (ارجع من عندک بالعطایا الجزلیة مرصوفاً یتبدأ الی لغایة الناس ان یکون لہم منک مثل ما کان لی وترجع انت بمحصل لکمر والسبق الی لغایة لہا اول یتبدأ بہ وأخریة فی الیہ) الحاصلہ انک ترجع بالذکر الجمیل واناباً لہا ال لکثیر -

(فارسی) من از نزد تو بدین حال واپس گشتم کہ مردم بر من حمد می کردند و از زودداشتن کہ از تو ہائیکہ ما رسیدہ است مرادشان ہم پرسد و تو بجزیرے بازگشتی کہ در محامد و مفاد خود آغاز و انجام حاصل ست یعنی من بہاں بسیار باز میگشتم و ترا ذکر جمیل و نیک نامی مال می شد کہ اقسام فضائل پر شامل بود -

(اردو) میں تیرے پاس سے اتنا مال بخشنے کیلئے حاضر ہوا تھا کہ لوگ اُسے دیکھ کر اس بات کی تمنا کرتے تھے کہ انکو بھی تجھ سے اس قدر مال ملے - اور تجھ کو اُس سے ذکر جمیل کی وہ نعمت حاصل ہوئی تھی

قوله کاغز منصوب المحل علی انه مفعول ثان للجعل ولا غلا الحسن والا بضم موحل شیء والکفر
الافعال والسين الشريف۔ والضمیر فی برایتہ لا غر ولا کذب من یکون احد منکبیه ارفع
من الآخر وکی به عن المتکبر۔

(معنا) لا تقتقدن رجلاً کثیر اللحم وعظیم البطن ناسرة نائبة عظیم السرداق مستزیناً
کثیر الموکب مثل رجل شریف سیداً غداً وجهه یتمخض السیوف سرداقاً وبقیمتھا عیشتها
برایتہ من الشجاعة مثل مشی الرجل المتکبر المشرف احد منکبیه من الاخوان لا تقتقدن
عبد العزیز کمحمد بن مروان فان بینھما فرقاً بیناً۔

(فارسی) نہ داند شخصے فریب بسیار گوشت فریب شکم بلند زان را کہ خیمہ اش بلند و شمشیر سواران
زیستہ او بسیار داند و اندیش کسے کو سردار تو فرمودن دست کجہ شمشیر را خیمہ خود سازد یعنی در سایہ اش
زندگی گزارد و ہمیشہ در جنگ معروف ماند۔ می رود بلواسے خویش از دیر و شجاعت مثل رفتن متکبر
خلاصہ سخن اینکه عبد العزیز را مثل محمد بن مروان شمرید۔

(ترجمہ) اُس شخص کو جس کی ذات اُٹھی ہے اور بدن خوب فریب ہے۔ جسکے خیمے بہت بلند و شمشیر سواران
ارو بہت دیاوہ ہیں یعنی عبد العزیز کو اُس شخص کے مثل سمجھو کہ جبکہ ہمہ روش ہے (یعنی مزارعہ)
بلواروں کو اپنے خیمے بنا کر لڑائی نہیں اسکے سایہ تلے زندگی بسر کرتا ہے اور لڑائی نہیں اپنے جھنڈے کو
لے کر مشکبوں کی سی چال سے کرتا ہوا چلتا ہے (یعنی بہت دلیر اور شجاع ہے) اور وہ محمد بن مروان
ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ عبد العزیز کے فریب بدن کو دیکھ کر محمد بن مروان کے انداز سے بہت سمجھو کیونکہ دونوں
میں بہت برافرق ہے۔ عبد العزیز تن پرور اور آرام طلب اور محمد جبکہ اور مرد میدان ہے مصرعہ
بین تفاوت راہ از کجاست تا کجا

فَتَمَّ إِلَّا لِهْ لِشْدَةٍ لَّكَ شَدْ هَا	مَا بَيْنَ مَشْرِقِهَا وَبَيْنَ الْمَغْرِبِ
نہ کر دیا خاتمے تیرے ایک حد سے	تو اہم دسے زمین کو ما بین مشرق اور مغرب کے

من قوله بشدة ای حملة۔ قوله لك التفات من الغيبة الى الخطاب۔ وشدها التفات
من الخطاب الى الغيبة والضمير المنصوب في شدها للشدة مفعول شدة قوله ما بين
مفعول فتتم والضمير المحذوف في مشرقها الارض۔

(معنا) فتتم اللہ تعالیٰ ما بین مشرق الارض و مغربھا ای الارض کلھا بحملتها
التي حملت بها۔

(فارسی) خداوند تعالیٰ ہمہ روس زمین را از مشرق تا مغرب بیک تاخت که تا غی مر تر افخ کرد۔
(اُردو) تیرے ایک ہی حملے سے خداوند کریم نے تمام روسے زمین کو پورب سے بچم تک فتح کر دیا ہے تو نے
ایک حملے سے ساری زمین کو اپنے قبضے میں کر لیا۔

جَمْعُ ابْنِ مَرْوَانَ إِلَّا عَزَّ مُحَمَّدًا	بَيْنَ ابْنِ اسْتَرْهَمَ وَبَيْنَ الْمُصْعَبِ
جمع کر دیا مروان کے بیٹے روشن رو محمد نے	درمیان انکے ابن استر اور مصعب کے

حل المراد باین استر هو مالک ابن استر النخعي و بالمصعب مصعب بن الزبیر ای جمع بین قتلهما و جمع بین مما لکھم المفتوحة۔ قوله بین ابن ابی مفعول جمع۔

(معنا) جمع محمد الاغر بن مروان بن قتل مالک بن استر النخعي و المصعب بن الزبیر فارح منهما و جمع بین بلادهما التي كانت لهما۔

(فارسی) ای مروان کہ روشن رو عبرت میان قتل ابن استر نخعی و مصعب بن زبیر جمع کر دینی ہے را قتل کردہ فاریغ البال شد یا میان مالک فتح کردہ شدہ آن ہر دو جمع کر دیر تا نہا قبضہ گرفت۔

(اُردو) محمد بن مروان نے جو سید اور روشن رو ہے ابن استر نخعی اور مصعب بن زبیر کے قتل کو اکٹھا کر دیا ہے دونوں کو قتل کر کے انکے مالک مفتوحہ پر قبضہ کر لیا۔

قال اعشى بنى ابى ربيعة

حل وهو شاعر اسلامي مرواني المذهب واسمه عبد الله بن خارجة۔ وقال بونما امر دخل غتة بنى ربيعة على عبد الملك بن مروان فقال له عبد الملك مال الذي بقى من شعرك يا ابا المغيرة فقال يا امير المؤمنين انا الذي اقول + وما انا في امري ولا في خصومي + الابيات فلما فرغ قال عبد الملك من يلومني على هذا و امر له بصلية كبيرة۔

وَمَا أَنَا فِي حَقِّ وَلَا فِي خُصْمٍ مَعِي	بِمَهْ تَصْمَحُ حَقِّي وَلَا قَارِعَ سَبِي
اور میں نہیں ہوں اپنے حق میں اور نہ اپنا خصم ہوں	میں تم سے حق کا اور نہ کسی سب سے

حل قوله في حق اي فيما استحقه من الناس۔ المهضم اسم مفعول من الاغتصام وهو الظلم و الغضب متعدد۔ القارع اسو فاعل من قرع سنه اذا قرعته اذا خرقته اذا خرقه ما فعل۔ والسن با كسر يجمع على الاسنان۔ وقل لشعر لثفتك ونشر مرتب۔

(معنا) و ما انا في حق اي ما استحقه من الناس بمظلوم الحق و مغضوب به ولا انا في خصومي (التي) اخاصوبها احد ابنا دم على فعله قارع سبني الحاصل اني رجل حاد صائب اللسان

اکون غالباً لا مغلوباً۔

(فارسی) من در حق خود که بر دیگران باشد مغضوب و مظلوم نیم یعنی کسی را جمال نباشد کہ حق مرا غضب کند نیز در خصوصت و تکرار کہ با کسی افتد بر کردہ خود نام و شرمندہ نشو متادمان گزیم بلکہ دور اندیش و راست گوام ہرچہ گویم بکار آید۔

(اردو) لوگوں پر برا جو حق واجب ہے اس میں منصف یا حق نہیں ہوں یعنی کوئی میرے حق کو غضب نہیں کر سکتا اور کسی سے جھگڑا اور کدوا کر کے نہ میں اپنے فعل پر شرمندہ ہو کر دانت پیسنے والا نہیں ہوں بلکہ میری رائے مناسب ہو کر رہتی ہے لہذا ہمیشہ تکرار میں غالب رہ کر رہتا ہوں۔

وَلَا تُسْلِمُ مَوْلَايَ عِنْدَ جَانِبِي	وَلَا خَائِفٌ مَوْلَايَ مِنْ شَرِّ مَا أَجْنِي
اور چھوڑنے والا نہیں ہوں اپنے عہد کو جرم کے وقت	اور نہ ڈرانے والا ہوں اپنے حلیف کو اپنے جرم کی بُرائی سے

حل قولہ و مسلّم عطف علی مہضم فی لبت قبلہ۔ والمول ابن العم والحلیف (ہم عہد) و المسلّم من اسلمہ اذ انکرہ و خذلہ المجنایۃ الجرم مراد بالشرف هناك مصادرة الجرم اجتناب متکلم من جہتین من الجنایۃ۔

(معنا) و مست اخذ ابن عمی و حلیفہ و انکرہ عند جنایۃ صدرت عنہ بل اعیینہ و اؤدّی لدینہ عنہ و کذا الست اُخَوِّفُ ابن عمی و حلیفہ من شَرِّ جنایۃ یتے التي صدرت منہ بان الزمہ جنایۃ فانی اکتفی غر امّ و دینہ و قتلاً۔

(فارسی) چنان نیم کہ پھر عم خود یا ہم عہد خویش یا چچازدے جرمی سزد شود بگزارم و اور آمد نہ کنم و نیز چنان نیم کہ اور از جرم خویش تبرائتم و مصادرت جرم من بردا و گفتیم یعنی من اورا بہر گونہ دہم نمی کشم اگر خود جرم شود تا دانش ادا نایم و اگر از من جرمے صادر شود مرا و اورا خود کافی شوم و بردا الزام نہ ہم۔

(اردو) میں ایسا نہیں کہ اپنے چچا کے بیٹے یا ہم عہد سے کبھی جرم صادر ہونے پر اس کو بچھوڑ دوں اور مدد کروں اور جب کبھی میں خود مجرم ٹھہروں تو اسے اس کی بُرائی سے ڈراؤں اور اس جرم کا تاوان مجھ پر ڈال دوں خلاصہ یہ ہے کہ اپنے جرم نسبت اُس کے گناہ کو میں اکیلا کافی ہوں۔ اپنی طرف سے اس کا تاوان ادا کر دیتا ہوں۔ اپنی مدد کے لئے اس کو لڑائیوں کے معائب میں گرفتار نہ کر کے تنہا لڑتا ہوں۔

وَأَنَّ قَوَادِمِينَ جَنَّبِيَّ عَارِلِي	يَمَّا ابْصَرْتُ عَيْنِي وَمَا سَمِعْتُ أَذْنِي
اور بیشک وہ دل جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے حافظہ والا ہے	اُس چیز کا جو میری آنکھ نے دیکھا اور کان نے سنا ہے

حل قولہ بین جنبی فی محال لنصب علی انہ نعت قوادا۔ عالمو فرعون و عہدیان۔ انما نکر قوادا لانہ

بالاقوال قولہ بین جنبی اخص ہے علوانہ قلبہ من بین القلوب۔ وقولہ بما سمعتہ متعلق بحالو۔

(معنا) ان فواکد کا ثابین جنبی عالمہ اری واسمہ بریدانہ ذوقظہ ونباہتہ خبر بتصاریف الامور۔

(فارسی) ہر آمیزہ ویکہ میان ہر دو پہلو سے منست آگاہ و دانائے آنست کہ دید چشم و شنید گوشم یعنی من زیرک و دانائے روزگار ام۔

(اردو) میرا دل اُن چیزوں کی حقیقت سے خوب واقف ہے جسکو میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا خلاصہ یہ ہے کہ میں بہت ہوشیار اور روز افوال سے واقف نیز تصاریف امور کا دانائے ہوں۔

وَقَضَيْتُ فِي الشَّعْرِ وَاللِّبِّ اَنْتَنِي	اَقُولُ عَلَى عِلْمٍ وَاعْرِفْ مَا اَعْنِي
اور قضیت دی ہے مجھکو شعر اور عقل میں سہات نے	کہ میں بھکر کتا ہوں اور جانتا ہوں اپنی مراد کو

حل فضلہ من التفضیل۔ اللب بالضم العقل لباب جمعہ۔ قولہ انی الجملة فاعل فضلہ قولہ علی علفی محل الحالیۃ اعنی مشکو من غنی یعنی۔

(معنا) قد حصلت لی التفضیل فی الشعر والعقل لاجل انی لا اقول بجهل ولا النطق لاعم من معرفتہ وعلومہ الحاصل انا متيقظ منتبه۔

(فارسی) اعراب دیگران فضیلت و بزرگی داد سخن گفتہ از ہم و دانش و دانستن منی گفتارم یعنی من چنان زیرک ہستم کہ از جہالت و نادانی نہ گویم و بغیر علم لب نجانبہم۔

(اردو) میرے خوب بھکرات کرنے اور اپنے کلام کے مطلب کو خوب جاننے نے بھکو اور دن پر شعر اور عقل میں بڑائی بخشی ہے۔ یعنی میں اپنی ہوشیاری سے بے سوچے سمجھے کلام نہیں کرتا ہوں۔ لہذا لوگوں میں میری ہر بات کی بڑی قدر ہو کر رہی ہے۔

وَاُجِنِّحْتُ اِذَا فَضُلْتُ مَرَوَانَ وَابْنَهُ	عَلَى النَّاسِ قَدْ فَضُلْتُ خَيْرَ آبِ وَأَبْنِ
اور میں ہونچتا جبکہ فضیلتی تھا مروان اور اسکے بیٹے کو	لوگوں پر جبکہ فضیلت دی تھی خیر سے بے عہدہ باپ اور عہدہ بیٹے کو

حل قولہ اذ فضلنت طرف جمعہ قولہ خیر ابی خیر جنس الابن وکذا خیر جنس الابن علی ان التکلیف للجنس لاحاقۃ اسطر التفضیل الیہ۔ قولہ قد فضلنت خبر صیحت۔

(معنا) انی جین فضلنت مروان بن المحکرو ابنہ عبد الملک علی الناس قد فضلنت

افضل اب وافضل ابن۔

(فارسی) شدم چون فضیلت دادم مروان دپرش را بر مردم ہر آنکہ فضیلت دادم بہترین پدر و بہترین پسر را بخیر در حقیقت فضیلت دادتم راست افتاد زیرا کہ آن ہر دو بہترین نفس پدر و پسر اند۔
(اگر دو) یعنی مروان اور اسکے بیٹے عبدالملک کو لوگوں پر جو میں نے فضیلت دی تو وہ بالکل سچ ہیں۔
کیونکہ وہ دونوں باپ بیٹے ہونے کی رو سے تمام لوگوں سے افضل ہیں نہ کوئی باپ مروان کے مانند ہے اور نہ کوئی بیٹا عبدالملک کی طرح۔ لہذا میری تفضیل صحیح ہے۔

وَقَالَ اَيْضًا فِي سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ كَانَ سُلَيْمَانٌ وَلِي عَهْدًا

اَتَيْنَا سُلَيْمَانَ الْاَمِيرَ نَزُورُهُ	وَكَانَ امْرُؤٌ يُحِبُّ مَرْغَلَةً
ہم امیر سلیمان کے پاس ملاقات کو آئے	اور وہ ایسا شخص ہے خوش رکھنا جاتا ہے اور تمغہ لکھا جاتا ہے اس کا ملاقاتی

حل (نزورہ من الزیارة۔ قولہ عجیب صحیح من الحباء وهو اعطاء۔ وایضاً دیکر مرعول من الاکوہر والوادی
وکان حالۃ وقولہ عجیب لغت امرقا۔

(معنا) جسا الزیارة سلیمان الامیر الذی یعطى زائرہ وینعم علیہ ویکرمہ۔

(فارسی) ملاقات امیر سلیمان رفیق دآن مرد سے ہو کر ملاقات کنندہ اش خشمیدہ و تقیم کردہ می شود یعنی
کسی کو ملاقاتش بیاورد اور اب خشمیدہ تقیمش میکند۔

(اے دو) ہم ہر بعض ملاقات امیر سلیمان کے پاس آئے اور حال یہ ہو کر وہ ایسا شخص ہے کہ اپنے ملاقاتی کو مال و
دولت بخش کرے اور اس کی تقیم کرے یعنی بخشنے اور دانا ہے۔

اِذَا كُنْتَ بِالْخَجْوِ بِهٖ مُتَقَرِّدًا	فَلَا الْجُودُ مُخْلِیَةً وَلَا الْبَخْلُ حَاجِرًا
جب تو خلوت میں اس کے پاس تھا ہو	تو بخشش سکون نہ نہیں چھوڑتی اور نہ بخل اسکے پس آتا ہے

حل الخجوى مایلون من الحدیث۔ قول الخلوۃ وارا دا الخجوى هنا الخلوۃ ومنه المناجاة متفردا
خبر کنت۔ مخلیۃ اسو فاعل من اخلاۃ اذا ترکہ۔

(معنا) ان لا یوافی الناس بل هو جواد کریم بطبعہ فانک اذا کنت متفردا متخلیا مناجا
معہ فلا یرکک الجود ولا محضرة البخل ای یعطیک حج ایضاً۔

(فارسی) چون در گوشہ تنہائی نزد او تنہا باشی پس ان وقت بخشش اور اتنا کندار و غل نزدش
حاضر نشود یعنی چنانکہ در جلوت ہی خشمیدہ چنان در خلوت جو دو سخاوت می کند زیرا کہ دایا کار نیست کہ

ہر مرد و دہر در تنہائی نقل کنند

(اُردو) گوشتہ تنہائی میں جب تو اُس کے پاس تنہا ہو مسوقت میں بھی سخاوت اُس سے الگ نہیں ہوتی اور نہ نقل اُس کے پاس حاضر رہتا رہی یعنی اُس کی سخاوت خلوت اور جلوت میں یکساں ہے۔ اس کی سخاوت بطور دیکھا و انہیں ہے کہ لوگوں کے دہر و خوشش کرے اور تنہائی میں کچھ نہ کرے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْفَرٍ وَرَبِّهِمْ اَمْرًا

جہانگیر شاہ غزالی اور علم کا حکم کرنے والے ہیں

اَلَا شَأْنُ قِيَامِ سَوَالِهِ مِنْ ضَمَائِرِهِ

دو دن سفارش کرنے والے ہیں تاکہ سائلوں کو چاہئے انہیں

علی شافعی تفسیر الشافعی خذفت امون بلاضافة اعماجل للسؤال شافعیین وزعمون کلامہما
 نبھاہ عن البخل ویامره بالبذل لان العرب تنزع عن الفعل یتاکر بلا شین وان للاسنان قسین
 عندما یحضر من المفعول والمقال احدهما تامره بالفعل والاخری تنہاہ وتبعثہ علی التزک
 السؤال جم السائل قوله من ضمیره فی موضع الحال۔ وکلام مفرد لفظاً وجنہ معنی ولذا قال
 لنا هیدو امره علی الافراد۔

(معنا) ان کلتا نفسیہ ناسبتین من ضمیره تامره ان یحلمو بالسائلین وتنہاہ عن البخل
 الحاصل انه جواد کریم حتی ان کلتا نفسیہ متحدان شافعی سؤالہ معاً۔

(فارسی) ہر دو نفس اور سائلان سفارش کنندگان انکار اور انکار دہاات منع کنند و یہ علم و باری
 حکم کنند یعنی در طبع انسان دو چیز باشد یکے حک کنندہ بکارے و دیگر منع کنندہ اش ازان کار اما
 مدوح من پس از غایت کرم و سخا ہر دو نفس او موافق گشتند تا آنکہ چون سائلان نزد سے در آید آن ہر دو
 مرایشان سفارش میکنند و گویند کہ او سخا و بسیار بخاکن دبا و اوشان بظاہرانی پیش میا۔

(اُردو) یعنی مدوح کے دل سے اُس کے سائلوں کے لئے دو سفارش کر نیوالے پیدا ہوتے ہیں اور
 دونوں محسوساتوں کے ساتھ بڑباری سے پیش آئیں کہ حکم کرنے اور جہالت سے سلوک کر نیکی منع کرتے
 ہیں۔ خلاصہ یہ کہ عرب کی عقیقت کے مطابق انسان میں دو نفس ہیں ایک انہیں کسی کام کا
 حکم کرتا ہے اور دوسرا اُس کے برعکس اُس سے منع کرتا ہے شاعر کہتا ہے کہ میرے مدوح کے وہ دونوں
 نفس متحد ہیں جب کسی کام کی قرابش کرتے ہیں تو دونوں اور جب منع کرتے ہیں تو دونوں ایک ساتھ
 منع کرتے ہیں اور دستور ہے کہ دو کا حکم واجب الاتباع ہوتا ہے۔

وَقَالَ لَعَمْرِي يَمُحَ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ

واعلم ان من يقال له الكمية من الشعراء ثلثة كلهم من بني اسد بن خزيمه اولهم الكمية

الاکبر ابن ثعلبہ بن نوفل۔ واثانی الکمی بن معروف بن الکمی اکبر واثانی الثالث بن زید
منشد هذه الأبيات ومن حديث الأبيات أنه امر هشام بن عبد الملك بقتل القسمة
الهاشميات فأتى مسلمة بن عبد الملك مستجيذا فقال لا تفعك جوارى ولكن استجير
بمسلمة بن هشام وصار سفيرا بينه وبين مسلمة بن هشام فاجاره مسلمة بن هشام
ولذا قد يقال انه يمين هذه الأبيات مسلمة بن هشام۔

فَمَا غَابَ عَنْ جِلْمٍ وَلَا شَهْدَ الْخَنَاءِ	وَلَا اسْتَعْدَبَ الْعَوْرَاءَ يَوْمًا فَقَالَهَا
وہ شخص جہانرا علم سے اور نہ حاضر ہوا امر قبیح میں	اور نہ شہدین بھکاری بری بات کو کبھی پس کہا

حل الخنأ الفحش والعوراء الكلمة القبيحة۔ استعذب ای حسب عذبا حلوا۔ الضمیر فی قالہا العوراء
(معنا لا) ان ممدوحی مسلمة منزلة عن النقائص كلها فانه ما غاب عن المحلو فقط ولا شهد
الفحش ولم يحصل له الكلمة القبيحة عذبا حلوا يَوْمًا من الايام فقالت لها۔

(فارسی) محدود من گاہے از بردباری جدا نمائند و گاہے در امر قبیح حاضرند و در زے سخن نرشت
را شیرین دانستہ بر زبان نیادر دلخی از عیوب کلی پاک و منزہ است
(اردو) وہ کبھی بردباری سے جدا نہ ہا بلکہ ہمیشہ علم و بردباری سے کام کرتا ہے۔ امر قبیح اور فعل شنیع
میں کبھی حاضر نہ ہوا۔ عمر بھر کبھی بری بات کو بہتر سمجھ کر زبان پر نہ لایا یعنی تمام عیوب اور نقائص سے
بری اور پاک ہے۔

يَدُومُ عَلَى خَيْرٍ لِّخَلَالٍ وَيَتَّقِي	تَصَرُّمَهَا مِنْ شَيْمَةٍ وَإِنْفَالِهَا
ہمیشہ قائم ہے عمدہ خصلتوں پر اور ڈرتا ہے	منقطع ہو جانے اور منتقل ہونے سے اُن خصلتوں کے

حل الخلال جمع خلة وهي خصلة۔ يتقى من الاتقاء۔ قوله تصرمها وانتقالها مفعول يتقى والضمير
المجروح في تصرمها مبهم بفسرة قوله من شيمته والتصرم مصدر باب التفعّل ومضاه لا يقطع
(معنا لا) انه يجب الخيل بدواً ويتعقظ من ان تزل عنه شيمته كريمة وخلق حسن وتشتغل
صنه الى غير الخال لجل انه كريم جواد ذو خصال كريمة يخاف انتقالها منه۔

(فارسی) ہمیشہ دالتم بر خوبیاںے نیک می ماند و می ترسد منقطع شدن آن خصلت و منتقل شدن
آن از وی یعنی آن کس صاحب خوبیاںے نیکوست ہمیشہ خصال خود را نگهدارد و می ترسد کہ بباد ادر کدے
وقت از من آن خصال منتقل شود۔

(اردو) اپنی اچھی خصلتوں پر ہمیشہ ثابت قدم رہتا ہے اور اُن خصلتوں کے اپنے سے منتقل ہونے سے

اُترتا ہے خلاصہ یہ کہ وہ شخص اچھی خصلتوں کا بالکل شیعہ ہے ہمیشہ اُسکو اس بات کا ذکر لگا رہتا ہے کہ خدا کی کوئی کمین میری بے احتیاطی سے وہ خصلتیں مجھے نصبت ہو جائیں۔

وَتَفْضُلُ اَيِّمَانِ الرِّجَالِ شِمَالُهُ	کَمَا فَضُلْتُ يَمِينِي يَدٌ فِي رِيثَائِهَا
اور فضیلت رکھتا ہو لوگوں کے دلینے ہاتھ پر اُسکا بائیں ہاتھ	جیسا فضیلت رکھتا ہو اسکا داہنا ہاتھ اسکے بائیں ہاتھ پر

حل افضل من فضله اذا قلب في الفضل والضمير المحذوف في شمالها ليد يه فانها للزومها وحدهم انفا لهما كشيء واحد - قوله شماله مرفوع فاعل تفضل وقوله يميني فاعل فضلت وشمالها منصوب مفعول - ولا وجدان يجعل الضمير في شمالها عائداً الى الرجال فيكون المعنى كما فضلت يميني يديه شمال الرجال -

(معنا) تفضل شمال لمدد و ایمان الرجال کلّهم فاعل الفضل والشرف كما فضلت يمينه شمال فهم - یعنی انہ اچود الناس واستخارهم -

(فارسی) فضیلت می دارد در وجود و کرم دست چپش بر دست راست مردمان چنانکه دست راست دے بر دست چپش فضیلت می دارد -

(اُردو) بے داد و دہش میں وہ اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ اُس کا بائیں ہاتھ لوگوں کے داسے ہاتھوں پر فضیلت رکھتا ہے جیسے اُس کا داہنا ہاتھ اسکے بائیں ہاتھ پر فضیلت رکھتا ہے۔ اُس کی ادنیٰ بخشش اور دین کی اعلیٰ بخشش سے بدرجہا اعلیٰ اور افضل ہوتی ہے۔

وَمَا أَجَمُ الْمَعْرُوفِ مِنْ حُلُولِ كَرَّةٍ	وَأَمْرٌ أَوْ أَمْرٌ لَدَيْهِ وَأَفْعَالُهَا
اور کردہ نہیں جانتا ہے احسان کو بے سبب تکرار کے	اور حکم کرنے کو بخشش کے کامن کا وجود اُسکے کرنے کو

حل اجم کرہ يقال فلان اجم هذا الشيء اي كرهه - الكرات تكرار - قوله وامرٌ وافعالها معطوفان على المعروف - الافعال الاكساب والضمير المحذوف في فاعلها الافعال -

(معنا) لمیکرہ المعروف ولا احسان الى الناس من طول تكراره وكثرة عوداه ولا لامر فاعل الجود والكرم ولا اكسابها بنفسه المحاصل انه يفعل الخير دائما ويامر الناس به لا يكره شيئا منها -

(فارسی) کردہ نماند نگوئی و احسان را بسبب بار بار کردنش و نیز بکار بارے جود و کرم حکم کردن و خود کردن آنها کردہ نماند حاصل اینکہ بار بار بر مردم احسان کرده اگر کرده نہ داند - خود بخشش میکند و دیگران را بر این بفرماید -

راہروں بار بار احسان کر کے بھی اس سے نفرت ظاہر نہیں کرتا جو بخشش کے کاموں کا حکم کرتا ہے اور خود بھی کرتا ہے یعنی دوسروں کو ترغیب دیتا اور خود بخشش کرتا ہے۔ اسی سے بن کہا گیا ہے کہ دے داتا دلاے داتا۔

وَيَتَذَكَّرُ النَّفْسُ الْمَصُونَةَ لِنَفْسِهِ	اِذَا مَا رَأَى حَقًّا عَلَيْهِ ابْتَدَأَ لَهَا
اور ذیل کرتا ہے اپنے پاک نفس کو: تنگ سے محفوظ ہے	جب سمجھتا ہے لازم اپنے اوپر اسکے ذیل ہونے کو

يَتَذَكَّرُ النَّفْسُ الْمَصُونَةَ لِنَفْسِهِ عَلَى الْبَدَلِ مِنَ النَّفْسِ الْمَصُونَةِ بِسَمْعِ مَفْعُولٍ مِنْ صَانَ يَصُونُ مِيَانَةً وَالضَّمِيرُ الْمَجْرُورُ فِي عَلَيْهِ لِلْمَعْدُومِ وَالْمُرَادُ بِالنَّفْسِ الْمَصُونَةِ اِنْهَا مَحْذُومَةٌ مِنَ الْعَادَةِ وَالْمَقْصُودُ الْذَلُّ وَالْهَوَانُ۔

(معنا:) اِذَا مَا رَأَى ابْتَدَأَ لَهَا نَفْسَهُ وَاجِبًا عَلَيْهِ حَقًّا لَهَا لَمْ يَتَذَكَّرْ لَهَا وَلَا يَصُونُهَا اِيْ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي لَمَّا اُنْذِرَ كَمَا رَوَى فِي الْحَجِّ كَمَا اِذَا اسْتَدْبَرَ الْاَمْرَ اتَّقِنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ وَسَلَّمَ۔

(فارسی) ذیل و غواہی کہ نفس خود را کہ از ذلت و غواہی نگذاشته است چون ذیل شد بخشش بر دے واجب و لا بدی می بیند۔ یعنی بوقت زود آمدن مصائب ذلت و غواہی بر خود آورده بد گیران بد دی رسام و صد با حکما لیت بر خود لازم می گرداند۔

(اُرو) ذلت اور غواہی سے پی ہوئی طبیعت کو ضرورت کی قوت ذیل کرنے سے پر د انین کرتا یعنی بن تو اسکی ذات تنگ و غار سے باطل محفوظ ہے ان جب لوگوں پر مصیبت آن پڑتی ہے اسوقت ان کی خدمت اپنے اوپر لازم سمجھ کر ان کی مدد کے لئے بہتری تکلیفین بھیجتا ہے

وَبَا عَكَ فِي الْاَبْوَاعِ قَدْ مَا فُطَا لَهَا	وَبَلَوْنَاكَ فِي اَهْلِ لَدَى فَفَضَّلْتَهُمْ
اور تیری دراز دوستی کو دراز دوست بن ہمیشہ پوئے غالب ہی	ہم نے تیرا امتحان کیا سختیوں میں سو تو اُنہیں بڑھ کر رہا

وَبَلَوْنَاكَ اِخْتَبَرْنَاكَ۔ اَهْلُ لَدَى اِیْ اِلَا سَمَاءَ۔ قَوْلُهُ وَبَا عَكَ مَضْرُوبٌ لَانِ اَصْلُهُ وَبَلَوْنَا بَا عًا وَالبَّاعُ قَدْرُ مَدِّ الْيَدَيْنِ كَالْبُيُوتِ بِحُجْمٍ عَلَى الْاَبْوَاعِ قَدْ مَا مِنْهُ مَضْرُوبٌ عَلَى الظَّرْفِيَةِ قَوْلُهُ فُطَا لَهَا فَاعْلَمْ بِاَعَكَ۔ وَالضَّمِيرُ يَرْجِعُ اِلَى الْاَبْوَاعِ۔ قَوْلُهُ فَفَضَّلْتَهُمْ بِقَالَ فَاضْلَتُهُ فَفَضَّلْتُهُ اَفْضَلُهُ وَلِذَا لَكَ تَعْدَى وَانْ كَانَ فَضْلُ الشَّيْءِ اِذَا زَادَ لَا يَتَعْدَى وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ فُطَا لَهَا اِنَّمَا تَعْدَى وَطَالَ الَّذِي ضِدَّ قَصْرٍ لَا يَتَعْدَى لِأَنَّهُ مِنْ طَاوِلَةٍ فَطُلَّتْ اَطْوَلُهُ۔ وَطَوَّلَ الْبَّاعُ كُنَايَةً مِنَ الْحُجُودِ وَالْاِعْطَاءِ۔

(معنا) اختیار نہ کرنا، حال الجود والکرم فعلیتہم فی الفضل وکذا بلونا باعک فلایعام فی القدر
قطبہا فی الطول الحاصل انک اجود الناس طول یداً۔

(فارسی) تیرا در سخنان امتحان کردم پس براوشان غالب آمدی نیز در دوستی تیرا در دوستیا آدمودم از
قدیم الایام پس دست تو بر دستماہ رازی فائق وغالب آمد یعنی تو در سخنان سخن بے مثل هستی و دست سخاوت
تو از ہر دستماہ راست۔

(اُردو) سخنوں میں تھے تیرا امتحان کیا سو توب سے اچھا نکلا کوئی شخص سخاوت میں تیرے مانند نہیں ہے۔
اس طرح ہمیشہ تیری دراز دوستی (یعنی سخاوت) کو اور سخاوتوں میں آگیا گیا تو تیری سخاوت ان پر
غالب رہی یعنی تیری طرح سخن دوسرا کوئی نہیں ہے۔

فَأَنْتَ الْبَدِيءُ فِيمَا يُنْزِلُكَ وَالسَّادِدُ	إِذَا الْخَوْفُ دُعِدَتْ عَقِبَةُ الْقَدْرِ مَا لَهَا
تو میں شمس ہوں ان مصائب میں جو تجھ پر نازل ہوں اور جسم عطا ہے	جبکہ نازک کن خود بخود عورت دیگ کی گھڑی کو اپنا پیش ہوا ہے

حل الندی والسدی بمعنی واحد وقیل الندی بالنها روا السدی باللیل وقوله انت السدی والسدی
کما یقال زید عدل۔ ینوبک من ثاب ینوب یقال ثابہ اذا اصابہ ونزل بہ والحدود بالفتح المرأۃ
النشأۃ الجمیلۃ الناعمۃ عدت من بعد (گناہ عقیبۃ القدس ما بقی فیہا من الطعام وکنی بہ
عن اشتداد الزمان قوله ما لہا منصوب مفعول ثانٍ لعدت
(معنا) انت عدل الجود والمعروف فیما یصیبک عند اشتداد الزمان حین تعد المرأۃ
الجمیلۃ الناعمۃ التي یرض فیہا الرجال عقیبۃ القدس ما لہا۔ الحاصل انت تجود الناس
عند اشتداد الزمان وعام القحط۔

(فارسی) چون بوقت فرد آمدن سختی تو و قحط سالی کہ زن جوان خود بر نازک ازام درد و طعام با قحط نہ
در نہ دیگ را مال پیش نشود عین سخاوت و نیکی ہستی یعنی درین وقت سختی و قحط ہر مردمان بسیار
بخشش سے کنی و ہر گویا در ایشان مدد سے کنی۔ گوچشم سخاوت ہستی۔

(اُردو) جبکہ سخت قحط سالی کہ جو سے جوان خوبصورت نازک کن عورت (جسکی نزاکت کے سبب سے
سب مرد اس کے قدردان ہوتے ہیں) دیگ کی گھڑی یعنی بچے سے جو عوام کو اپنا پیش بہا مال سمجھے
تو ایسے شخص وقت میں ان سختیوں میں جو تجھ پر نازل ہوں یا یوں کہو کہ بے شمار ہمارے اوصاف تیرے
پاس آکر تجھ اپنی فراہ سے ایک مصیبت نازل کریں۔ عین سخاوت اور جسم کرم ہے یعنی ایسے نازک وقت
میں بھی تو بہت بخشش کرتا ہے۔

وقال لمتوكل الليثي

يمدح سعيد بن عثمان بن عفان وخالد بن خالد بن عقبة بن ابي معيط -

مَدَحَتْ سَعِيدٌ اَوْ اَصْطَفَيْتُ بَنِي خَالِدِ
وَلِخَيْرِ اسْبَابٍ بِهَا يَتَوَسَّلُ
میں نے تعریف کی سعید کی اور چُن لیا خالد بن خالد کو
اور بھلائی کیلئے چاہیے ہیں جسے اسکی حقیقت معلوم ہوتی ہے

حل التوسم التعريف والفعل مجهول اي بتلك الاسباب يعرف الخیر۔ يقال توسم الشيء اي تخيله
وتفكره۔ والضمير المجرور في بها الاسباب۔

(معناه) انی مدحت سعید بن عثمان واصطفیت خالد بن خالد من بین الناس کلهم وذلك
لان الخیر اسباب بہا یعرف بین اسمہ الحاصل انہا من اهل الکرم واصحاب الخیر۔

(فارسی) ستودم سعید را و برگزیدم پسر خالد را از ہمہ مردم و بر اے امور خیر اسباب و علامات اند کہ
بدان شناخته شود حاصل اینکه آن مرد و صاحب جود و کرم اند بسیار اسباب و علامات سخا و روشن سواد
و جرم حقیقت شان معلوم شد کہ کیستند۔

(اردو) سعید اور خالد کا بیٹا خالد و دون شخص امور خیر کے لیے سامان اور سبب ہیں انھیں سے غیر بونہائی
جاتی ہے لہذا ان سبب اور علامات سے میں نے اُن کی حقیقت کو پہچان لیا اور سعید کی تعریف نیز خالد بن
خالد کو تمام لوگوں سے چُن لیا۔

فَكُنْتُ كَمُحْشٍ بِمُحْفَارِهِ الثَّرَى
فَصَاوَفَ عَيْنَ الْمَاءِ ذِي تَرَسٍ
سویک بیاندا آئیں کہ جو تلاش کرتا ہے پانی کی تلاش میں تیرے محفور کو
سوا لیا چشمہ پانی کا جب پانی کا نشان و محور را تھل

حل المحش اسر فاعل من الاجتساس وهو التجسس المحفار اسر آله من حفر يحفر وهو ما يحفر
به الارض (مثل پھر بویے اور گڈال کے) الثرى الارض الرطبة يتروس مصدر باب التفعّل وهو نقص
الرسوم بمعنى قوله يتروس ان يتتبع الرسوم والآثار۔

(معناه) فکنتی فی اصطفاۃ ایاہما کرجل یجتسس لماء بمحفارہ من الارض فکنت عین الماء
حین کان یتتبع الرسوم والآثار الحاصل انی اصبت فی القصد والاخذ بالانی کنت
الطلب رجلاً کریماً فوجدت کرمین۔

(فارسی) میں شدم مثل کسی کو از کنگ آہنی خود زمین تراکتہ آب می جست کہ چشمہ
آب را یافت و متبیک نشان آب را می جست۔ حاصل اینکه مرا تلاش مرو سخا بود تا گماند کس را کہ از
بترین احتیاط اندیافتم۔

(اُرو) سیری شال اُس شخص کی خال چو کدال سے زمین کھود کر بانی کی تلاش کر رہا تھا اور کیا ایک بانی کا نشان ڈھونڈتے وقت ایک چیز پالیا۔ خلاصہ یہ ہے جھکو کسی اچھے سخی کی تلاش تھی سو ایسے دو سخی مل گئے جو سخاوت میں بے مثل بہن۔

تَنْبِيْ جَمَادَى عَنْكُمْ وَالْحَرَمُ

تم دونوں کی خبر دیے سردی کے دو مہینے اور حرم

اِذَا جَعَلَ الْمُعْطِ يَمْلُ وَكَيْسَامُ

جیکہ دوتا اور سخی تنگ اور رنجیدہ ہونے لگے

فَإِنْ يَسْأَلِ اللَّهُ الشَّهْرَ شَهَادَةً

سو اگر پوچھے خدا تعالیٰ مہینوں سے بطور گواہی

يَأْتِكُمْ أَحَبُّو النِّجَازِ وَأَهْلُهُ

کہ تم دونوں بہتر ہو ملک حجاز اور اُسکے باشندے

ہل الشہور جمع الشہور (مہینہ) منصوب مفعول یسأل قولہ تنبی ای تنخبر۔ انما خص جمادی والمحرمان جمادی من اشہر الشہاء وکتی بہ عن الخط والمحرمان شہرا محرما۔ قولہ جعل یعنی طفق کما فی قولہ تعالیٰ طفق یخلفان الا یتعذری۔ واذ اطرف لمادل علیہ قولہ خیل ہل حجاز۔ یمل من الملل۔ والسامت فوق الملل۔ والمعط ہوا الجواد الکریم۔ قولہ بانکما متعلق بتنبی فی البیت قبلہ۔

(معنا) فان یسأل اللہ الشہور شہادۃ علیکمما ویستفسر حالکمما ہل جاداعام الخط وامننا من الفساد تغیر عنکمما اجزاء الادوی والاخری والمحرمان بانکما خیر اہل الحجاز عطاء وسخاء حین طفق المعط یمل من جودہ لکثرة السائلین الحاصل ان کل واحد منہما رجل کریم یعطی الناس عام القحط حین یمل الجواد عن جودہ و ایضا یحفظ حرمتہ ویحیی ویامن الناس فی المحرم لانه شہر حرام لا یسفل فیہ دم ولا ینھب فیہ نهب

(اُرو) سو اگر خداوند تعالیٰ مہینوں سے بطور گواہی تمہارا حال پوچھے کہ آیا یہ دونوں ایام قحط میں سخاوت اور ایام غوث و جنگ میں حمایت امن و امان کرتے تھے یا نہیں تو وہ ماہ جاوی جو اس میں سردی اور قحط کا مہینہ تھا وہ ماہ محرم جو طرائی بند رہے گا زمانہ ہے دونوں اسباب کی گواہی اور خبر دیے کہ تم دونوں ملک حجاز اور اُسکے باشندوں میں سب سے بہتر ہو ایسے قحط کے زمانہ میں کتنی شخص کثرت محتاجین کے سبب سخاوت سے تنگ آجاوے اور امن و امان کا بندوبست کرنے والا بسبب کثرت از دام خلافت انتظام امن سے در ماندہ ہو جاوے۔

وقال لصيب في عمر بن عبد الله بن معمر النخعي

والله ما يدري امرؤ ذو جنابة

مذاكي قسم نہیں جانتا ہے مرد اجنبی

ولا جارية بيتي يؤميك أجود

اور نہ ہمایہ گھر کا کہ کون سادہ دونوں دونوں اچھا ہے

حل الجنابة ضد القرابة يقال امرؤ ذو جنابة اي اجنبی وغريب ويكنى به عن الضيف الغريب لا اجنبی . جل المجود لليوم على طريقة قوله تعالى بل مكرهم لليل والنهار لما كان فيها وعلى حد قول الناس نهارة صائلاً وليله نائماً .

(معناه) واللہ ما يعلم ولا يدري رجل غريب ولا جارية بيتك اي اليوم من يومك اجدو واحسن . لانك يجود بكل حال على سواء .

(فارسی) بخدا نمی داند ساز و همان اجنبی و نہ ہمایہ خانه ات کہ کد می روز از هر روز و از بیت خودت و اجدوست . یعنی تو درنگی و فراخی یکسان سخاوت میکنی لا جرم کسی را میان اوقات سخاوت تو فرقی معلوم نشود .

(اُرو) یعنی تو فراخی اورنگی و دون و التون بین یکسان سخاوت کرتا ہے لہذا همان اجنبی اور تیرے ہمایہ کو بہتہ نہیں لگتا کہ دونوں میں سے کون سادہ اچھا اور عمدہ ہے (آئندہ دونوں دونوں کا ذکر آئے گا)

أَيُّومٌ إِذَا الْفَيْكَةُ ذَايسَارَةٍ

کیا وہ دن جبکہ تو کو صاحب فراخی پادے

فَاعْطَيْكَ عَفْوَائِكَ أَمْ يَوْمٌ تَجْهَدُ

اور بخشش کرے حاجت کے برعکس کو یا وہ روز جس میں تیرے مشقت میں لگتا ہے

حل قوله اليوم لم تفصيل لما أجمل قبل - الفاء اذا و جده و الفعل معروف والضمير المضمون لليوم وقيل مجهول اوصل الى الضمير محذوف الجارای وحدت فيه واليسارة تفيض العسر قوله ذایسارة حال من التاء اذا كان الفعل مجهولاً ومفعول ثان للفعل اذا كان معروفاً . والعفو ما زاد عن الحاجة قوله يوم تجهد مجهولاً اي يوم تجهد فيه .

(معنا) ایو موجود نہ ذایسار (او وحدت فيه ذایسار و یسر) فاعطيتك امّا لیکن والمحتاجین ما زاد عن حاجتك امیوم تجهدت فيه الحاصل انهما سیمان عندك فكما انك تقطع في اليسر كذلك تجود حين تجهد فان الجهد لا يفتر منك شيئاً .

(فارسی) آیا روز کہ در آن صاحب توانگری و فراخی یافتہ شوی پس بر غر با و مساکین از مال خود

از حاجت تو بہ بخشش یار و زیکہ در آن در مشقت انما خستہ شوی حاصل ایکہ در تنگی و فراخی یکسان بخشش میکنی
گاہے دست سخاوت تو تنگ نہ گردد لا جرم ہوتا آن و محتاجان را تمیز نباشد کہ از آن روز با کدام
روز بہتر است۔

(اُردو) کیا وہ روز اچھا ہے جس میں تیرے ہاتھ میں بہت سا مال جمع رہنے کی وجہ سے تو زمین صاحب
مقدور یا پاجا تا ہے اور تیری حاجت سے بچا ہوا مال محتاجوں کو بخشتا ہے یا وہ دن جس میں تو محنت
اور مشقت میں مبتلا ہو خلاصہ یہ ہے کہ فراخ دستی اور تنگ دستی دونوں حالتوں میں تیری بخشش
یکساں رہتی ہے لہذا محتاجوں کو ان دونوں میں سے کون سا روز عمدہ اور کون سا اُس سے گھٹا ہو اور
اسکا فرق معلوم نہیں ہوتا۔ (الفیتہ کا ترجمہ یوں بھی کر سکتے ہو کہ وہ دن جبکہ تو صاحب فراخ پاتا ہے
لیکن یوم تجدد کی موافقت سے وہی ترجمہ مناسب معلوم ہوتا ہے جبکہ اوپر لکھا گیا ہے)

مُقِيمَانِ بِالْمَعْرُوفِ مَا دُمْتُ تُجِدُ
قائم رہنے والے ہیں بھلائی پر جب تک تو موجود ہے

وَرَأَى خَلِيلُكَ السَّمَاحَةَ وَالذَّيْ
اور دیکھتے تیرے دو دونوں دوست سخاوت اور بخشش

حَلَّ قَوْلُ السَّامِعِ وَالتَّكَلُّفُ لَانِ مِنْ قَوْلِهِ خَلِيلُكَ قَوْلُهُ مُقِيمَانِ خَيْرَانِ مِنْ اِلَاقَامَةِ اِي دَامَانِ
ساکنان قائمان۔ ومنہ عذاب مقیمای دائر و السماحة ہی سہولۃ الجواب فی الاطراء
و طیب النفس بہ۔

(مضامہ) ان خلیلیک و ہما السماحة و اللندی دائمان قائمان بالمعروف و الاحسان
الی المساکین مادامت حیثا موجود کافل لدنیا۔

(فارسی) البتہ ہر دو دوست تو کہ سخاوت و بخشش ست بہ نکوئی و احسان قائم و دائم باشند تا تو تنگ
در جہان موجود باشی۔ یعنی تا زندہ هستی از داد و دہش جدا نہ شوی۔

(اُردو) جب تک تیری حیات باقی ہے اور دنیا میں تو موجود رہے گا۔ بخشش اور سخاوت تیرے دو
دوست ہیں ہمیشہ احسان پر جمے ہوئے رہینگے یعنی کبھی سخاوت تجھ سے جدا نہوگی (وضع رہے کہ سخاوت
اور بخشش کو دوست کہنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ شخص دلی شوق سے بخشش کرتا اور سخاوت پر جان و دل سے
شیفتہ ہے)

مِنْ الدَّهْرِ حَتَّى يُفْقَدَ اِحْسَنُ نَفَقَةٍ
زمانہ کی یہاں تک کہ مفقود ہو گئے جب تو مفقود ہو گا

لِحَلَّةٍ
وہ دولان سمجھے ہوئے ہیں جھکو جو زرنے ملا زمین میں کسی شخص سے

حَلَّ الْحَلَّةِ بِالْفَقْمِ الْحَصْلَةِ وَاَرَادَ بِهَا هَذَا الْحَادِثَةَ لِإِضَافَةِ إِلَى الدَّهْرِ۔

(معنا) ان السامحة والندی لا یقار قاک لا مر حادث من الدھر حثے یصل
مفقودین عین تصدیق مفقود الحاصل انہما لا یزالان الا بئذ الیک -

(فارسی) اُن ہر دو قائم و دائم اند نہ گزارند ترا بسبب حادثہ زمان تا آنکہ گم شوی چون
تو گم شوی یعنی تا بخت سے زندگی تو آن ہر دو معاً صاحب تو اند لیکن چون تو فنا
شوی اُن ہر دو نیز مفقود شوند۔

(اُرو) بچے جب تک تو زنده رہے گا وہ دو دن ہمیشہ تیرے ساتھ گئے، ہنگے کسی حادثہ زمانہ کے
سبب بھگوان چھوڑ بیٹھے۔ اُن جب تو دنیا سے گزر جائیگا اُسوقت وہ بھی مفقود ہو جا رہیں گے
گو یادہ تیرے غیر کے ساتھ ملا دئے گئے ہیں مگر اُن کی فنا و بقا تیری فنا و بقا پر منحصر ہے۔

وقال امیہ بن ابی الصلت

حَیَاءُ لَكَ اِنْ سَيَمُتَكَ الْحَيَاءُ

تری حیائے بیشک حلیہ تیری ضلعت ہے

اَاذْكَرُ حَاجَتِ اَمْرٍ قَدْ كَفَانِي

کیا یاد دلاؤں اپنی حاجت یا بے پردہ کردہ مجھ کو

مر السیمۃ بالکسر الخلق والطبع مشیم ج - کفانی اغنانی - حیاء امر مفعول فاعل کفأ۔

(معنا) اا ذکر عندک حاجتہ امر قد اغنانی عن بیانی ایاھا حیاء عند
حضور السائلین فان خلقک انبیاء عند ذلک -

(فارسی) آبا بیان کنم حاجت خود را نزد تو یا بے نیاز کرد مرا از بیانش شرم و حیا ہے تو
تحقیق حیا خوبہ نسبت یعنی بوقت حاضر شدن سالکان نزد تو شرم و حیا، طبع نسبت کہ بے آنکہ
احوال شان بیان کنند مرد و اوشان بخشش سے کنی لا جرم مرا نیز ضرورت نے کہ حال خود را
عرضہ دارم۔

(اُرو) یعنی سالکان کو اس امر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ تیرے پاس آکر اپنی حاجت کو میں و
عَنْ بیان کریں کیونکہ ایسے وقت میں شرم و حیا تیری عادت ہے اُنکو دیکھتے ہی تو بخشش شروع
کر دیتا ہے لہذا کیا میں اپنی حاجت یا دلاؤں یا تیری شرم و حیا نے مجھ کو اُس سے بے پردہ
کر دیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ تجھ جیسے نبی کے پاس اپنی حاجت کو بیان کرنے کی چندان ضرورت
نہیں ہے۔

وَعَلِمَكَ بِالْحَقِّ وَأَنْتَ فَدَرُّ

اور تیری حقوق شناسی نے اور حال بہر کو تو اعلیٰ درجہ

لَكَ الْحَسْبُ الْمَهْدُ وَالسَّنَاءُ

تیرے لئے حسب آراستہ اور بلند ہے

حل قوله وعلمك عطفتك حياءك والفرع اعلى كل شئ - المذهب اسم مفعول من التهذيب والسناء بالفتح الرفعة -

(معنا) ام كفاي علمك بالحقوق الواجبة عليك وانت اعلى قريش لك الحسب المذهب والرفعة والعز - الحاصل كما ان حياءك كفاي عن ذكر حاجتي فكذا كفاي عن علمك بالحقوق الواجبة عليك -

(فارسی) (و حقوق شناسی تو حالانکہ تو اعلى و بلند مرتبہ ہستی مرزا ست حسب آراستہ درجہ بلند یعنی حقوق واجبہ را خوب می شناسی لاجرم نزد تو ضرورت اظهار حاجت منی تو صاحب مرتبہ و حسب پاک از عیوب نیز رہتا ہے بلند ہستی -

(اُردو) اور تیری حقوق شناسی نے تم کو اظهار حاجت سے بے نیاز کر دیا یعنی تو حقوق واجبہ کو بالائزہ تمام جانتا ہوا داکرتا ہے - لہذا بیان کی ضرورت نہیں - تو بلند مرتبہ ہے اور عیوب سے پاک حسب تیرا ہی ہے اور تیری عزت بہت ہے -

خَلِيلٌ لَا يَغَيِّرُ وَصَبَاحٌ

وہ ایسا دوست ہے کہ بدلتی نہیں اسکو صبح

عَنِ الْخُلُقِ الْجَمِيلِ وَلَا مَسَاءً

اچھی خصلتوں سے اور نہ شام

حل خلیل ای ہو خلیل قوله لا یغیر صبح و لا مساء ای وقت من الاوقات لا ذاتی باول اليوم و آخره فقد دخل فيه ما بينهما ایضاً -

(معنا) مو خلیل بد و مر علی الخلق الجمیل دائماً لا یغیر وقت من الاوقات بل ینبت علی بدہ و احسانہ ابداً -

(فارسی) (چنان دوست است کہ صبح و شام و از اخلاق حسنہ متغیر نتوان کرد یعنی ہمیشہ ثابت جو دو کرم را جاری دارد گاہ از دیار نہ گردد -

(اُردو) وہ شخص ایسا نیکو اور داتا ہے کہ تبدل زمانہ مثلاً صبح و شام اسکو نیک خصلتوں سے بدلتی نہیں ہے یعنی زمانہ بدلتا جاتا ہے - ابھی صبح ہوتی ہے پھر شام آتی ہے مگر وہ شخص اپنی سخاوت میں ایک ہی روش پر رہتا ہے - اس میں ذرا کمی و رخصت نہیں ہوا -

وَأَرْضُكَ كُلٌّ مَكْرَمَةٌ بَنَتْهَا	بَنَوْنِيْمُ وَ أَنْتَ لَهَا سَمَاءٌ
اور تیری زمین ہر ذرہ نیکلام ہے جسکی بنا ڈالی ہے	بنوئیم نے اور تو اسکا آسمان ہے

محل قولہ بنتمہا من بقی بیضی والضمیر المنصوب للمکرمة۔ والمراد بالارض ما تولد من مبانى العبد والشرف والمراد بالسماء المرئی والمحمی۔

(معنا) کل مکرمة بنتمہا بنوئیم فیہی ارضک وانت لہا سماء الحاصل ان کل ما تمہیہ بنوئیم من مبانى الشرف کلا ارضک وانت لہ کالسماء انت تحییہ کما ان السماء فی الارض بغیثہا۔

(فارسی) ہر آن کار نیک کہ بنوئیم بانی آنست زمین تست و تو بر آے او آسمان ہستی یعنی چنانکہ زمین از دلان آسمان سیراب شود بہمان اخلاق حسنہ و کار ہائے نیکو از تو زندہ و شاداب مانند (آر و) بنوئیم نے جن نیک کاموں کی بنا ڈالی ہے وہ بنوئیم زمین اور تو اس کے لئے آسمان ہے یعنی جیسا زمین کی حیات و تروتازگی آسمان کے پانی سے وابستہ ہے ایسا ہی نیک کاموں کی رونق تیری ذات سے ہوتی ہے کیونکہ تو ان کاموں کا مرتب ہے۔

إِذَا أَنْتَ عَلَيَّ الْيَوْمَ كَيْفًا	كَيْفًا مِنْ تَعْرِضِ الشَّأْنِ
جیکہ تیرے پاس آج کے دن کسی روز	تو ہے پروردگار کی ہے پیش آنے سے کونسی

من: انی علیک ای مدحک یوماً منصوب علی الظرفیۃ والشأن مرفوع فاعل کنفی من تعرضه متعلق بکفاه ومعناه من تعرضه الیک۔

(معنا) اگر امداد حدیث رجل یوماً من الايام کفاه شأنہ من ان یأتی عندک بنفسہ لذلک ترسل الیہ ما یلیق بہ اذا بلغک شأنہ۔

(فارسی) چون کہے روز سے بستود ترا پس کافی باشد ستودنش مریش آمدنش را بتو یعنی توسے او عطیہ و انعام بفرسی لا جرم اور ضرورت نباشد کہ بخود تو آید بلکہ ستودنش قائم مقام آمدنش گردد۔

(آر و) یعنی جب کوئی شخص تیری تعریف کرے تو اس کے گھر تک اسکا انعام بھیج دیتا ہے لہذا اس کی ضرورت نہیں ہوتی ہے کہ تیرے پاس آنے کی زحمت گوارا کرے خلاصہ یہ کہ ذکر جمیل کا تو شہید ہے۔

مُبَارَى الرَّيْحِ مَكْرَمَةٌ وَجَدَا	إِذَا مَا الْكَلْبُ أَحْجَرَهُ الشَّيْءُ
نیکو باد تیرا ہے ہو اکا کرم اور بزرگ بین	جیکہ کتے کو سودراخ میں گھسا دے جاڑا

تہادی من المبدأ مصادر باب مفاعلة وهي المقابلة قوله اجمرة بتقدیر الجبر على
الحاء ای ادخله في البحر وکتی به عن شدة البرد وبها عن شدة القحط -

(عربی) انت تقابل الريح وتعارضها مكرمة وشرفا اذا ادخل الكلب في جمرة الشتاء
وامتداد الزمان الحاصل انك تسقى وتجوّد عند القحط واشتد الزمان كان
كومك شأبه الريح قوة وكثرة -

(فارسی) درجود و سخاوت و شرف و بزرگی با او مقابلہ میکنی چون شدت سرما سگ را در سوراخ
خانه داخل میکنند یعنی بوقت شدت سرما که عموماً قحط سالی در آن وقت پیدا گردد وجود سخاوت و بسیار
باشد -

(اردو) شدت سردی جسوت کئے کو گھر کے سوراخ میں گھسا دیتی ہے (اور ایسے وقت میں
عموماً قحط سالی پھلتی ہے) تیری بخشش اور تیرا کرم ایسے کھن وقت میں بھی ہوا سے بات کرتا
یعنی بہت زیادہ ہوتا ہے -

وقال بن عبد اللہ الاسدی

يَوْمًا مَحِثٌ يُزْرَعُ الدُّنْخُ

کسی روز طرحے کہ نکالی جاتی تھی جھل ۱۲

تَهْوِي بِهِ خَطَاةٌ تُسْرَحُ

تیز لے جاتی تھی اس کو دم کا چنر بلا نیوالی تیز رفتار و تیز

بَيْنَاهُمَا يَظْهَرُ قَدْ جَلَسُوا

اس درمیان میں کہ لوگ نظر میں بیٹھے تھے

فَإِذَا ابْنُ يَشْرِفٍ مَوَاقِبِهِ

بیکارک ابن بشر (آپو نیا) بزرگوار اور زینتی و سوار کو پہنچا

قوله بيناهما من كلمات الابتناء والمفاجاة والظهربا لفتح موضع واصله ما علم من

الارض - يزرع مجهول من التزيع مصدر زبال لتفصيل من الزرع (کھینچنا) والذبح ثبت له

اصل يقشر عنه و يخرج كالجذرو يقشر عنه جلد اسود وهو حلو يوكل وله زهر

احمر (جھل ۱۲) وکتی به عن شدة القحط - والغاء في فاذا زائد والمواکب جمع موکب هو الجماعة

يكونون راكبين للزينة - تهوى من هوى هوياً اذا السرع والباء للتعدية - الخطارة

الناقة التي تخرين نهباً يميناً وشمالاً فرحاً ونشاطاً والسرع بضم السين السحمة الديدن -

(عربی) بینا ہر دو جلسوا بمقام الظہر یوماً من الايام بحيث يخرج الذبح من الارض

ای کانوا في شدة وبؤس اذ مر عليهم ابن بشر في الخيل الذي يخرج للزينة حال

حال کو نہ قسم بہ اتقاۃ الخطاۃ السریعۃ السیر السہلۃ المیدین۔

(فارسی) دران ہنگام کہ اوشان بمقام نہر نشنہ بودند روزے برنگونہ کشیدہ میشد و شبنم گاہر ناگاہ ابن بشر را بر دوشان گذر افتاد با ششم و سواران زمین حق درین حال کہ ناتہ تیز رفتار کہ بوقت سیر بنشاط و دوش را چپ و راست بجنبانہ تیزی تمام اورامی برد خلاصہ ایکہ درایم خط و تنگی کہ در مانا نوبت بخوردن گاہر و شبنم افتادہ بود ابن بشر را بر جامے گذر شد کہ بمقام نہر نشنہ بودند۔

(اردو) یعنی سخت فطرت کے وقت میں کہ لوگوں کو جنگلی گاہر کھانے کی نوبت پہونچتی تھی اس درمیان میں کہ کسی روز لوگ بمقام نہر بیٹھے تھے اور جنگلی گاہرین زمین سے نکالی جاتی تھیں۔ ناگاہ بشر کا بیٹا اپنے اردل اور سواران زمین حق کے ہمراہ انکے پاس پہونچا اور وہ ایک ایسی تیز رفتار ناقہ پر سوار تھا جو پہلے وقت خوشی سے دم کا ہنر ہلاتی ہوں جو اسے بات کرتی ہوئی اپنے سوار کو اڑا لے لیتے جاتی ہے۔

فَكَأَنَّمَا نَظَرُوا إِلَى قَمَرٍ	اَوْ حَيْثُ عَلِقَ قَوْسُهُ فَنَظَرُوا
سو گویا ان لوگوں نے چاند دیکھا	یا جس جگہ کہ جہان ٹکائی تھی اپنی کمان تیرنے

قوله حيث عطف على قمر. والضمير المجرور في قوسه للقزم وهو كقزم اسو ملاء مؤكل بالحباب وهو فاعل علق. شبهه بالقمر في الصعود ويقوس السحاب في الارتفاع والارتفاع الشان۔

(عربی) نکا ٹھہر فی شخوص البصا دھم نحو نظر والی قمر او السماء فی حین ظہور قوس قزح لوسا متہ و حسن منظرہ و ارتفاع مجدہ۔

(فارسی) گو اوشان دیدند متاب را یا جاسے را کہ درانما خروشتہ مؤکل بالحباب کہ قزح نام است کمانش را معلق ساختہ بود یعنی پرپر بشر کہ در حسن روشش بہ متاب و در علو مرتبہ بہ قوس قزح کہ بر آسمان باشد بماند نظرشان افتاد۔

(اردو) یہی ابن بشر بران لوگوں کی نظر پر ہی جو شخص حسن منظرین متاب اور علو مرتبہ میں قوس قزح سے مشابہ تھا۔ واضح رہے کہ قزح وہ خروشتہ ہے جو ایک کا مؤکل ہے اسی کے اشارے سے ایک ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتا ہے اور قوس سے مراد یہ ہے کہ کبھی کبھی آسمان پر کمان جیسی جو چیز نظر آتی ہے اُس کو قزح کہتے ہیں۔

وقال جاتون عبد الله الطائي

يَجِدُ جَمْعُ كَفِّ عَلَيْهِ صَلَاحٌ وَلَا يَصِفُ
توپا سے لگا ٹٹھی بھر نہ کہ پڑے اور نہ خالی

مَتْنِ مَا يَجِيْ بِكُمْ مَّا اِلَى مَالٍ لَّارِي
جیکے آوے کسی روز میرے مال کی طرف میرا وارث

جمع الکف بالضم قد رما يشمل عليه كفت الملاحي تانت الملائن والصفحة
بالكسر الخالي قوله الى مال اللام فيه للعهد اي الى مالي -
(عربی) ہمتے جاء وارثی بعد موتی الی مالی یجد قد رما لئلا یوصف بالکثرة
ولا بالقله لان التلف مالی بالسخط والکفر -

(فارسی) بعد از مردن چون ورثہ ام بغرض اخذ مال دریافت قدر سے ازالہ بیا بند کہ نہ بیش است و نہ کم
یعنی من مال خود را در سخاوت صرف میکنم لا بزم بہت مال جمع نباشد کہ پس مرگ من ورثہ را زیادہ
میسر شود -

(اُردو) یعنی میرے مرے بعد جب ورثہ مال لینے کی غرض سے آویجئے تو بقدر ایک مٹھی کے سکو
پاویجئے نہ بیش ہے اور نہ باکل کم کیونکہ میں سخاوت میں اپنا مال صرف کرتا ہوں بھلاؤں کو
زیادہ کیونکر ملے گا -

حَسَامًا اِذَا مَا هَزُّ لَمْ يَرْضُ بِالْهَبْرِ
خام جگر حرکت دیکھا ہے تو راضی نہیں ہوتا گوشت کے ٹکڑے

يَجِدُ قَوْمًا مِثْلَ الْعَنَانِ وَصَارِمًا
پاویجئے ایک گھوڑا مثل باگ کے اور ایک شمشیر

قوله يجد بدل من يجد الادل ما في اذا ما ذاكرة - هز مجهول من الهز وهو التحريك
والهد قطع اللحم -

(عربی) یجد وارثی قوماً مہزولا مثل العنان وصادماً حساماً اذا حرك لم يرض
يقطع اللحم بل يقطع العظام -

(فارسی) بیا پیدا ہے لا غرض جمع مثل گھام و شمشیر بران کہ چون از نیام کشیدہ براسے ضرب حرکت
دادہ شود بقطع گوشت راضی نباشد بلکہ استخوان را نیز جدا کند یعنی بعد از وفات من فقط یک سپ
و شمشیر بران کہ آہ جنگ ست نزد من بیایند -

(اُردو) میرا وارث میرے مرے بعد ہوال کی جگہ ایک دہلہ گھوڑا اپنی باگ کے مثل اور ایک ایسی تیز
شمشیر ہاوسے گا کہ جب وہ توتلی جادے تو صرف گوشت ہی کے ٹکڑے پر راضی نہیں ہوتی بلکہ ٹکڑوں تک
کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے یعنی اور کوئی دوسرا مال میرے پاس موجود نہ ہو گا کیونکہ سب کچھ سخاوت میں
لٹا دیتا ہوں (واضع رہے کہ گھوڑے کو باگ کے مانند دہلا کہنے کی وجہ سے کہ کثرت سفر کرنے

اسکو دیکھا کر دیا ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّسَبُ قَدْ اَرَمِيْ ذُرِّيَّاتَكَ الْعَشِيرَ
 (گھٹل سوکھو چھوہاروں کی ہرین ذرہ ہر قبیلہ کی مرکز دہل گئی)

وَاسْمَرَ خَطِيًّا كَانَ كَعُوبَةٍ
 اور ایک گندم گونی نیزہ خلی گویا اُس کی پوریان

اسمراوی رخا اسمرا اللون (گندم گون) الخطی منسوب الی خط وهو مری السفن بالبحرین
 تبايع الرماح خطية ترج الكعوب جمع كعب وهو ما بين الانبياء من القصب النوى حجم
 نواة (گھٹل) القصب كصعب القمار يا بس ارمي عليه هكذا اذا زاد عليه بقترة -
 واداد بالعشر عشر اصابع -

(عربی) یجدد اسمرا اللون خطیا صلبا یعقد صغیر الکعوب کا نھا نؤی القمار یا بس
 متوسطا بین الطویل والکثیر، محیث زاد ذرّاء علی عشر اصابع -

(فارسی) (د) بایزیدہ گندم گون خلی را کہ گزہ بندایش گوئم خراس خٹک اندر میان طویل تغییرست تا آنکہ
 درازیش بقدر یک گز از دہ انگشتماست یعنی نزد من وارث نیزہ چنان خواہد یافت -

(اردو) وہ وارث اور ایک گندم گونی خلی نیزہ کو پادیکا جسکی پوزیان چھوٹی ہرین گویا وہ سوکھے
 چھوہاروں کی گھٹلیان ہرین اور اسکا طول متوسط درجہ کاسے چنانچہ درازی میں وہ دس انگلیوں
 سے بقدر ایک گز کے ہے -

وقال آخر

مَا نَالَهُ عَرَبِيٌّ وَلَا كَادَا
 جسکو نہ پایا کسی عربی نے اور نہ اُسکے نزدیک پہونچا

اَلْمُهَلَّبُ قَوْمٌ حَوْوُ اَشْرَافًا
 کنہ مہلب کا ایسی قوم ہے جسکو دیکھی ایسی بزرگی

خو لو امن خوله اذا اعطاه - المہلب ای مہلب بن ابی صفرة - قوله ولا کادای
 لا قرب من نيل ذلك الشرف -

(عربی) ان آل مہلب بن ابی صفرة قوم مذکور اشرافا لم یصلہ عربی ولم
 یکد ان ینالہ -

(فارسی) آل مہلب گروہ ہے اندکہ دادہ شدن آن بزرگی و شرف کہ کسی عربی ان را نیافت و
 قرب آن رسید یعنی بزرگی شان ہمیشہ است دیگر کسی را چنان شرف حاصل نشد -

(اردو) مہلب بن ابی صفرة کا کنہ وہ لوگ ہرین جسکو خداوند تعالیٰ نے ایسی بزرگی عطا کی کہ
 نہ کسی عربی نے ایسی بزرگی پائی ہے اور نہ اُسکے قریب تک پہونچا یعنی اُن کی طرح کوئی شخص

بزرگ نہیں اُن کی بزرگی بالکل بے نش ہے۔

لَوْ قِيلَ لِلْمُجْدِي حَيْدُ عَنْهُمْ وَخَالِهِمْ
يَمَا احْتَكَمْتُ مِنَ الدُّنْيَا لَمَا حَادَا

اگر کہا جادے بزرگی سے کہ تو خوف ہو جائے اور چھوڑ دو تو کوئی
میں اُن چیز کے جبر تو حکومت کرتی ہو دنیا سے کبھی منفی ہوگی

حد کعب من حاد عنه اذا انصرف عنه خالصا من الحالا يقال خلاه اذا
ترکہ۔ احتکمت من لا حکما م يقال فلان احتکما اذا نفذ حکمه۔

(عربی) ان الشرف والمجد لا ينفك عنهما حتى انه لو قيل للمجد انصرف عنهم
واتركهم مع ما احتكمت فيه من الدنيا لما انصرف عنهم۔

(فارسی) اگر گفتہ شود شرف و بزرگی را که از دستان برگردا دستان را بگذار با آن چیز با که در آن چنان
می کنی از دنیا هر آینه بر نه گردد یعنی بعد و شرافت گلسے از دستان جدا عنوان شد۔

(اُردو) یعنی بزرگی کو اُن لوگوں سے ایسی موانست ہو گئی کہ اگر کسی کوئی کہے کہ تو اُن چیز کو
ساتھ لے کر چیز تو تمام دنیا کی چیزوں سے حکم کرتی ہے۔ اُسے روگردان ہو جا تو ہرگز وہ اس پر
عمل نہ کرے گی اور ایک لمحے کے لیے اُن سے جدا نہ ہوگی۔

اِنَّ الْمَكَارِمَ اَرْوَاحٌ يَكُونُ لَهَا
اَلْأَمْهَلُ دُونَ النَّاسِ جَسَادًا

بیشک مکارم اخلاق روحیں ہیں۔ اُنکے لیے
مہل کا کہنے سوا ہے اور لوگوں کے اجسام

(عربی) ان المكارم مثل الارواح والامهلب كالاجساد لها
دون الناس الحاصل ان قوام المكارم بالامهلب مثل قوام الارواح
بالاجساد۔

(فارسی) تحقیق مکارم اخلاق روح جہاں کہ آل مہلب برائے اُن ارواح جہاں اندہ کہ مردان دیگر یعنی
چنانکہ روح در جہم پائند بچنان مکارم عادات و رعیان شان یافته شوند نہ بدگیران۔

(اُردو) یعنی روح کو جسم سے جو تعلق ہے مکارم اخلاق کو مہلب کے کہنے سے وہی تعلق ہے
اور وہ میں مکارم اخلاق کی نگہبری نہیں بلکہ تمام مکارم ان ہی لوگوں میں موجود ہیں۔

وقالت قتيلة اخت النضر بن الحارث

اَلْأَوَاهِبُ اَلْأَلْفُ لَا يَبْغِي عَابِدًا
اَلْاِلَالَةُ وَمَعْرِوفا يَمَا اصْطَنَعَا

وہ شخص ہزار بخش ہے نہیں چاہتا اس کا بدلہ
اگر نہ کو اور ایک ترفیع کو اس کی بے بدلتی جو خدا کی دین

الإضافة في الواهب الالف لفظية والواهب اسم فاعل من وهب وهو منصوب فانه جار على الفتي المدكور في البيت الاول حيث قالت الفتي لفتحة الابيض الكم والضمير في بها لالاف والمراد بالاله ثواب الآخرة وما يرضه به الله واداد بالمعروف لصالح من الحمد اصطنع الرجل اذا اتخذ طعاماً يفتقه في سبيل الله -

(عربی) الفتي الواهب لالاف لا يطلب بها بدلاً الا ثواباً من عند الله وما يرضه به ربه وحمداً اصلاً بما اتخذ من الطعام وانفقته في سبيل الله المحاصل انه لا يطلب بما يفعل لادنيا بل يطلب به ثواب الآخرة والذكر جميل (فارسی) آن هزار بخش نخواست بخوابد از و پاداش مگر ثواب از خداست و برحق نیکو بوی طعناست برا و خداست خوراند حاصل اینکه آن کس از کارهای غیر نفع دنیا را نه طلبد بلکه ثواب آخرت و ذکر جمیل را غریب است -

(اردو) وہ حمان ہزار بخش ہزار ہزار دے کر بھی اُسکا عوض سوائے خدا کی خوشنودی اور ثواب آخرت کے اور اُس طعام کے بدلے جسکو خدا کی راہ میں کھلاتا ہے سوائے نیک قرین کے اور کچھ نہیں چاہتا ہے -

وقالت صفية بنت عبد المطلب

وهي عمة النبي صلى الله عليه وآله واصحابه وسلم وام الزبير بن العوام رضي الله تعالى عنهما -

فَلْيَمْلِكْ الْأَمْرُ فِينَا وَالْأَمَارُ	الْأَمِنْ مَبْلَغٌ عَنِ قَرِينَا
کہ کہیں اور کس لیے ہے ہم میں حکومت اور مشاورت	سن ۱ کون شخص بہت بڑے مجھے قرین کویرینا

فيمر تخفف فيما وما استقها مية - مبلغ اسم فاعل من الابلاغ - الامر ضد النهي والامار مصدر كالامارة وهي المشاورة -

(عربی) الامن يبلغ عن قرينا رسالتی هذا انه ان لم يكن لنا جمد وشر فليما ذا كان الامر والامار فينا فلما علمتم ان الامر والامار لا يوجد في غيرنا بل هما موجودان فينا فقط فكل ذلك الفضل والشر لا يوجدان الا فينا -

(فارسی) ہین؟ کیست کو برساند قریش را این پیغام من کہ چرا حکومت و مشاورت در دست مینے اگر شرف و فضل ما را حاصل نیست پس این حکومت من چرا بر دیگران روا گرد و نیز به مشاورت ما

کار سے بوجہ دنیا بد پس معلوم شد کہ چنانکہ ان دو چیز مارا حاصل اند۔ چہنچان فضل و بزرگی مارا لازم اند۔

(اُردو) کوئی شخص قریش کو میرا یہ پیغام پہنچا دیوے کہ اگر شرافت اور فضل ہم میں نہیں ہے تو ہم میں حکومت اور شادرت کس لیے اور کیوں ہے یعنی سب پر ہماری حکومت چلتی ہے اور ہمارے مشورہ کے بغیر ایک بات بھی ٹھیک بن نہیں پڑتی ہے لہذا یہ دونوں امر ہمارے فضل و شرف کی بکلی دلیل ہیں۔

لَنَا السَّلَفُ الْمُقَدَّمُ وَقَدْ عَلِمْنَا	اور ہمیں جلائی گئی ہمارے واسطے ذرے آگ
وَأَلَمْ تَوْفِدْنَا بِالْعَدْرِ نَارًا	ہمارے بزرگان سلف کو بیشک تم جاننے ہو

والمراد بقولہا ولم توفد ائمہ عدم وصل والمراد عنہم لان العرب كانت توفد النار على مكان متوقع اذا راوا شجرة الغادر والمراد بالسلف المقدم مر عبد المطلب وهاشون عبد مناف وعبد مناف بن عبد الدار فانہم كانوا اعزة قریشی۔
قال المتبریزی مخاطب بنی امیة وتقول كيف تكون لکوا لولا یت ولنا السلف المقدم یقے النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال الغنوی قول لشارح یقے النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس بصید فانه صلی اللہ علیہ وسلم لیس من السلف المقدم عند صفیة۔

(عربی) قد علمت ان لنا السلف المقدم وانہ لم توفد لنا لایا بالعدر رقط الحاصل انہا مخاطب بنی امیة وتقول كيف تكون لکوا لولا یت لکم والسلف المقدم مثل عبد المطلب وعبد مناف وغیرہم لنا ایضاً نحن لانفرب العددر حتم انہ لم توفد لنا نار بالعددر
(فارسی) شاید باندید کہ ما بزرگان پیشین بودند و گاہے از ہمارے وعدہ شکنی ما بر جاے بلند آتش افزوستہ نشد یعنی در عرب دستور بود کہ چون از کسی وعدہ شکنی صادر می شد پس بر اے شہر حتمے بر جاے بلند آتش افزوستہ می شد بدین رسم اشارہ کردہ گیو یکہ ما گاہے وعدہ خلافی کنیم تا چنان کہ وہ خود۔

(اُردو) عرب کا دستور تھا کہ کسی سے وعدہ خلافی اور عہد شکنی صادر ہونے سے اسکی تشہیر کی غرض سے اونچی جگہ میں آگ جلا دیتے تھے تاکہ اُس کی بدنامی سب کے نزدیک ظاہر ہو جاوے۔ شاعرہ اُس کی طرف اشارہ کرتی ہوئی کہتی ہے کہ اے بنی امیہ تم جانتے ہو کہ ہمارے پہلے کے بزرگان مثل عبد المطلب و عبد مناف بن عبد الدار کے کیسے عظیم القدر تھے علاوہ بریں کبھی ہمیں عہد شکنی صادر نہوئی اور نہ ہماری بدنامی کی آگ جلائی گئی یعنی ہم عذر نہیں ہیں۔

وَبَعْضُ الْأَمْرِ مَنْقَصَةٌ وَعَارٌ

اور بعض چیزیں نقصان اور عار کی ہوتی ہیں

وَكُلُّ مُنَاقِبٍ خَيْرٌ لِّمَا فِيهَا

اور سب مناقب خیرات اور بھلائیوں کے ہم میں ہیں

المناقب جمع منقبة وهي ما يؤثر من المكارم والحماد - فینا متعلق بفعل هذا وفت
ای ثابتہ فینا -

(عربی) کل مناقب الخیرات موجودۃ فینا لاف غیونا وبعض الامور منقصۃ وعاد
لکن ہونے میں نہیں نالا فینا - فانما بدرون عن النقائص والعیار -

(فارسی) ہمہ منقبت خیر و بھلہ دی مارا حاصل ست و بعض از چیز ہا باعث ننگ و عار و سب نقصان
نیکنامی باشد اما کن چیز ہا بغیر ماسو جو دائرہ ارازان یکے ہم حاصل نے حاصل ایکہ ہا از اسباب
ننگ خاندان پاک ہستیم -

(اردو) ہم میں بھلائیوں کے تمام مناقب اور فضائل موجود ہیں - ان میں بعض باتیں بدنامی اور
ننگ و عار کی ہوا کرتی ہیں سو وہ باتیں ہم میں پائی نہیں جاتیں بلکہ وہ ہمارے غیروں کے حصے ہیں -

وَقَالَ زَيْدُ الْأَعْمَى مَلِجَ عَمْرٍو عِبْدُ اللَّهِ بْنِ حَمْرٍ

إِذَا مَا عَاكَ فَقَرُّ أَخِيهِ عَاكَ

جبکہ لوٹے حاجت اُسکے بھائی کی دوبارہ احسان بڑا کرے

أَخْ لَكَ لَيْسَ خَلْتَهُ بِمَذْقٍ

وہ تیرا ایسا بھائی ہے کہ اُسکی دوستی میں آمیزش نہیں ہے

الخلعة المودة المذق اللين الممزوج بالماء - قوله عاد اى عاد بالاحسان اليه - اذا عاد
فقد اخيه -

(عربی) خواہ لک لیس خلعتہ بمذق - صمزوجۃ بالغرض بل ہی خالصۃ کا لخص اذا عاد
فقد اخیه الیہ عاد بالاحسان الیہ -

(فارسی) اور برادرست و دوست کہ دوستیش غرض آمیزنی بلکہ خالص و بے غرض ہست
چنان کریم و نیکو ست کہ چون محتاجی برادرش دوبارہ عود کند دوبارہ دیگر برادر احسان کند یعنی گاہے
از احسان و کرم باز نیاید -

(اردو) وہ شخص تیرا ایسا بھائی اور دوست ہے کہ اُسکی دوستی غرض آمیز نہیں بلکہ خالص محض ہے اپنی بھائی کو
بے انتہا مدد پہونچاتا ہے یہاں تک کہ اگر ایک مرتبہ مدد کر نیکی بعد ہا دیگر وہ اپنی محتاجی کا اظہار کرے
تو دوبارہ اُسپر احسان کرتا ہے یعنی بڑا بھرا دادرسی ہے -

أَخْبَرَكَ لَا تَرَكَ الدَّهْرَ لَا

وہ نیرا بسا بھائی ہے کہ تو نہ کیے کا عمر بھر

الضہیر المنصوب فی تراثہ للاخر۔ الدھر منصوب علی النظریۃ۔ العلات العوائق۔ البساکم من یکثر التبتشو (خندہ روی)

(عربی) / حواشر لک لا تَرَكَ عَلَی الْعَلَاتِ وَالْمَوَانِعِ فِي عَمْرِهِ الْأَجَاذِ بِسَامًا الْحَاصِلُ يَنْشُرُ لِلْمَعْرُوفِ وَجْهَهُ فِي جَمِيعِ الْأَحْوَالِ وَقَلْبَاتِ الدَّهْرِ لَا يَنْعَرِفُ عَنِ الْجُودِ قَطُّ۔ (فارسی) / چنان برادر تست کہ با وجود ملائق و موانع بزندگی او گاہے اور ترش و زنبینی بلکہ ہمیشہ کریم و خندان روی بینی۔

(اُردو) / وہ شخص ایسا مضبوط القلب ہے کہ دنیاوی ہزاروں کھڑوں اور لاکھ جھگڑوں کے باوجود بھی تو اسکو عمر خندان اور سخی دیکھے گا یعنی اُن جھگڑوں کی وجہ سے کبھی ترش و دیکھا نہ لگے گا اور نہ سخاوت کو چھوڑے گا۔

وَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ

إِنْ تَسْأَلُنِي فَأَمَجِدُ عَيْمَ الْبَدِيعِ

فَقَدْ حَلَّ فِي تَيْمٍ وَ مَخْزُومٍ

اگر پوچھے گی سو بزرگی نے حالانکہ وہ نئی نہیں ہے

بیشک ڈیرے ڈال دیے ہیں بنی تم اور مخزوم

قوله قيل لبد يع منصوب على الحال - والبد يع نكر اسماء لمحدث - حل من الحلول -

(عربی) / ان تَسْأَلُنِي اَنْ اَمَجِدُ الْبَدِيعَ وَ هُمَا قَدْ بَعَثَا غَيْرَ الْحَادِثِ قَدْ حَلَّ فِي بَنِي تَيْمٍ وَ بَنِي مَخْزُومٍ مَا اِي الْمَجْدُ حَاصِلٌ لِهَمٍّ قَدْ لِي۔

(فارسی) / اگر از مردم پرسیدانی کہ بزرگی تو قدیم غیر حادث ہر آئینہ خیمہ زد در میان بنی تیم و بنی مخزوم یعنی از قدیم الایام مرا ایشان بزرگی حاصل ست گو بزرگی در میان شان اقامت گزین۔

(اُردو) / یعنی تو لوگوں سے اُن کے متعلق پوچھے گی تو جان لے گی کہ بزرگی اور شرافت انکی نئی نہیں ہے بلکہ دقت سے انہیں بزرگی نے اپنا گھر کر لیا ہے۔ قدیم الایام سے وہ لوگ بزرگ ہیں۔

فَأَمُّوْا إِلَى الْجَزْءِ اللَّهَامِ مِمْ

اٹھ کھڑے ہو تے ہیں طرف کوتاہ مریزا اور عمدہ ٹھوکر

قَوْمٌ إِذَا صَوَّتَ يَوْمَ النَّزَالِ

وہ لوگ ایسی قوم ہے کہ جب پکارا جادے بروز جنگ

صَوْتٌ مِنَ التَّصْوِيتِ اِیْ اِذَا صَوَّتَ لِلْعَاثَةِ۔ یَوْمَ النَّزَالِ یَوْمُ الْحَرْبِ لَا ذِیَوْمٍ نَزَالِ الْفَرَسَانِ۔ الْجَزْدُ بِالضَّمِّ الْخَيْلُ الْقَصَارُ الشَّعْرُ۔ وَاللَّهَامِ مِمْ جَمْعُ الْهَمِ وَهُوَ الْفَرْسُ الْجَوَادُ

والمراد بقوله قاموا إلى أي ركبوا على الفرس لجواد وذهبوا للاغاثه -

(معنا ۳) هم قوم اذ انبؤى اليهم يوم الحرب للاعانة والاغاثه قاموا الى التحيل
القصار الشعر الجياد الحاصل انهم يخشون الناس عند المصائب ويعينونهم
على الشدائد -

(فارسی) گرد ہے انکہ چون بروز جنگ کسی برے اعانت بخواند سوے اسپان کوتاہ و تیز رو
باستند یعنی بر اسپان سوار شدہ بعض فریاد رسی مردم رو دودوران دیر نہ کنند -
(اردو) یعنی بروز جنگ یا کسی مصیبت کے وقت جب فریاد رسی کے لیے وہ لوگ بلاے جاتے ہیں تو
فوز الیاء جوتے اور کوتاہ و عمدہ گھوڑوں پر سوار ہو کر لوگوں کی مدد کو چل دیتے ہیں - اور فریاد خواہوں
کی فریاد رسی خوب کرتے ہیں -

مِنْ كُلِّ مَعْبُوءٍ طَوَالِ الْقَرَى	مِثْلُ سَيَّانِ الرَّجِّ مَشْهُومٍ
دہ ہر مضبوط جوڑ ہند کے لمبی پشت کے	مانند بھال نیزہ کے اور تیز رفتار ہیں

حل من كل الم بیان التحیل المعبوء حکم الخلق - الطوال بالضم هو الطویل مع شئ من
المبالغة القرى بالفتح الظہر - المشہوم الفرس السریع النشاط القوی - والتشبیہ
بالسنان فی النفاذ فی الصفوف -

(معنا ۴) من كل فرس حکم الخلق طویل الظہر بان یکون الساقان طویلین فیکون الظہر
بعیداً من الارض یعنی فی الصفوف کما فی سنان الرمح سریع نشیط فی المشی قوی -

(فارسی) آن اسپان از اسپان مضبوط الخلق دراز پشت (یعنی پشت از زمین بلند و بلند)
داخل شوندہ در میان صف - جنگ مثل نوک نیزہ و تیز رو و قوی پہل اند (واضع باد
کہ نزدیک آن سپ محبوب ترین اسپان ست کہ ہر دو ساتش دراز باشند و پشت والا زمین
بالا ماند)

(اردو) گھوڑوں کی تعریف کرتا ہے کہ وہ مضبوط خلق یعنی سخت جوڑ کے اور لمبی پشت کے
ہیں وہاں گھوڑے کو زیادہ محبوب جانتے ہیں جسکی ساقین لمبی اور پیچہ زمین سے اونچی ہو دراز پشت
سے یہاں پر یہی معنی مراد ہیں - وہ گھوڑے نیزہ کی بھال کے مانند لڑائی کی قطار میں
گھس جانے والے ہیں اور بہت تیز رفتار اور چالاک ہیں -

وقالت اخرى

يُنِيْلَكَ مَا تَبْعِيهِ وَالْعَرْضُ وَافِرٌ

دے ڈانیکا بھگو جو تو اُس سے طلب کرے اور عزت بہت

الَا اِنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ الرَّحْمٰلِ لَيَكُوْنُ

سُن؟ بیشک عبد الواحد وہ مرد ہے کہ

الرجل مرفوع بمحضوف ای هو الرجل۔ نیل من اناله اذا اعطاه۔ بعیه تطلبه والعرض ای عرضك واقع عندہ بان یكرمك اكرامًا واقعًا کثیرًا۔

(معنا) (الایا) مخاطب ان عبد الواحد بن سلیمان بن عبد الملك هو الرجل الذي يعطيك ما تطلب منه ويكرمك اكرامًا کثیرًا۔

(فارسی) (بشنو) مخاطب ہر آئینہ عبد الواحد مردے ست کہ بہتر ترا ہر انچہ از و بطلبی و آپرے تو نزد او بسیارست یعنی ترا از حد بسیار تنظیم و تکریم کند۔

(اردو) یعنی عبد الواحد بن سلیمان ایسا کریم النفس ہے کہ تو اُس سے جو چیز طلب کرے بھگو عطا کرے گا اور تیری عزت اُس کے پاس بہت ہوگی یعنی وہ تیری بحد عزت کرے گا۔

وَقَالَتْ خُتْسَاءُ

بَوْرُكٌ هَذَا دِيَّانٌ كَرِيْلٌ

برکت دیا جاوے۔ رہنا جو عمدہ ہادی ہے

دَلٌّ عَلَىٰ مَعْرُوفِهِ وَجْهٌ

دلائل کرتا ہے اُسکے احسان پر اُسکا چہرہ

دَلٌّ من الدلالة۔ المعروف هو الاحسان۔ وجهه مرفوع فاعل دل۔ بورك محمول بادلک اللہ ہادیًا منصوب حال من اسم الاشارة ومن بیا نية الدلیل المرشد۔

(معنا) (اور وہ) جو رجل دل وجہہ علی معروفہ واحسانہ فانه عندہ طلاقتہ و بشامۃ بورك هذا حال کونہ ہادیًا مرشدًا۔

(فارسی) (خندہ رویش) با احسان و دیکوئی او دلائل میکند برکت دادہ شود آن رہنما کہ عمدہ ہادی ست یعنی خندہ رویشانی بکارگرفتہ روی او بفضل کماتش نہایت مخلص باک خیال و طلاق برکت اولیٰ است۔

(اردو) یعنی وہ شخص ہمیشہ ہشاش اور بشاش اور خندان چہرہ رہتا ہے۔ اُسکا خندان چہرہ اُسکے احسان پر مان دلائل کرتا ہے جسے پاک ایسے عمدہ ہادی کو برکت سے بالا مال کرے۔

ذٰلِكَ مِنْهُ خُلِقَ مَا يَخْوُلُ

یہ جسکی ذاتی عادت ہے کہ اُس سے جدا نہیں ہوتی

تَحْسِبُهُ غَضْبَانَ مِنْ عِرْطِهِ

تو سمجھے گا اسکو سخت لیکن بسبب اسکی طرف

تحسبہ تظنہ۔ غضبان شدیل لغضب۔ من فی من عزۃ میلیتہ ما یخول کی تغیر (معنا) (تو) تیرا غضبان لاجل عزہ و وقارہ و ذلک منه خلق طبع لا یتغیر ولا یزول عنہ

الحاصل نہ رجل ذو عز ووقار نہ ظاهر العز واما حتى انه تقطعت الرائي غضبان لعز
مع انه ليس بغضبان۔

(فارسی) اور ابن ندیم نے قسطنطین کے سبب عزت و وقار سے ان عادت طبعی دوست کہ ازوجہ انہ گرو
یعنی بوجہ رعب و عزت غضبان کی تھی تاہم حالانکہ چنان نیست بلکہ خوشنویس لیکن رعب در ہر پرورش نایاب
(اگر وہ) یعنی اپنی عزت و رعب کے سبب ہذا ہر غضبان کی جگہ جانا ہی حالانکہ نہایت درجہ کا خوش
اخلاق انسان ہے لیکن ایسا دیکھا جاتا ہے کہ طبعی عادت ہے جو اس سے کبھی غلغلو نہیں ہوتی ہے
خلاصہ یہ ہے کہ بڑا ہی رعب شخص ہے۔

وَيَلْمُهُ مُسَعَّرَ حَرْبٍ إِذَا	اَلْقَى فِيهَا وَعَلَيْهِ السَّلِيلُ
ہلاکی ہو اسکی مان کو وہ بڑا کڑوا لایا ہر لڑائی کو جبکہ	ڈال دیا جاوے اس میں اور اس پر زرہ ہو

اصل و بلیغ و بیل ائمہ منصوب بفعل مضمر ای انظروا ویل امہ وہی کلمہ یدعی بھا
علی من بلغ حداً من الکمال بحیث یدعی علیہ حسداً و لہذا اقدیستعمل فی مقام الحاح
کما یستعمل قائلہ اللہ فی مقام المدح والضمیر المحرور فیہ مبہم یفسرہ ما بعدہ -
المسعر الموقد - فیہا ای فی الحرب والسلیل الدرع القصیرۃ تحت الکبیرۃ
الطویلۃ -

(عربی) انظر وویل ام من هو موقد نار الحرب اذالقى فیہا وعلیہ الدرع القصیرۃ
تحت الطویلۃ الحاصل اتہ رجل جری شجاعاً موقد نار الحرب۔

(فارسی) ہلاکت بدم مادرش را کہ مشعل کنندہ آتش حرب است چون دران انداختہ شود و بروے
زرہ کوتاہ بود یعنی ہر گاہ زرہ کوتاہ را زین بدن کردہ بمیدان کارزار قدم نہند آنگاہ آتش جنگ را
شعلہ زن می سازد (طبرک شش را ہلاکت باد)

(اگر وہ) مدح ایسا لڑاکو اور دلیر ہے کہ جب زرہ کو بدن پر ڈال کر میدان جنگ میں قدم رکھتا ہے تو لڑائی
کی آگ کو بھڑکا دیتا ہے اس کی مان کو ہلاکت ہو۔ واضح رہے یکلہ مقام مدح میں استعمال کیا جاتا ہے
اور کبھی مقام ذم میں بھی استعمال ہوتا ہے اہل یہ ہے کہ جب کوئی شخص کمال میں حد کو پہنچ جاتا ہے
تو لوگ حسد سے اس پر بدعیا کرتے اور ویل لامہ کہتے ہیں لیکن بعد کو مقام مدح میں اسکا استعمال
بکثرت ہوا کرتا ہے۔

وقالت امرأة من اباد

وہو یا دین نزار بن معد بطن عظیم۔

أَخْبِلْ تَعْلَمُ يَوْمَ الزَّوْجِ إِنْ هَزَمْتَ
أَنَّ ابْنَ عَمْرٍو لَكَ أَهْبَاءٌ يَحْمِيهِمَا

کریشک ابن عمرو بوقت سختی جنگ اُن کو بچاتا ہے۔

گھوڑے جانتے ہیں لڑائی کے دن اگر بھاگنے لگیں

اُمخیل الخ: اللفظ الخیل الملقی الھباء۔ اھبءاء الحرب۔ یحمیہما من الحیاء وہی لوقایۃ وضیمہ المنصوب للخیل۔

(عربی) ان ہزمت الخیل یوم الحرب فقلعہ ان ابن عمرو یحمیہما من اللافات لدی شدۃ القتال الحاصل انہ رجل شجاع یحیی اصحاب الخیل عن اللافات عند شدۃ القتال واشتعال نار الحرب۔

(فارسی) بروز جنگ اسبان چون از میدان کارزار و بفرار دارند دران وقت می دانند کہ پس عمرو بوقت سختی جنگ آنرا از مصائب و آفات نگاہ دارد یعنی آن کس بہادر و جنگجوست بوقت شدت تن و قتال مردمان را از آفات پناہ میدہد۔

(اُردو) یعنی سخت گھمسان کی لڑائی کے وقت جب گھوڑے میدان جنگ سے فرار کرنے لگتے ہیں اسوقت وہ غریب جانتے ہیں کہ غلگلا بیٹا ایسے وقت میں انکو آفتوں سے بچاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ وہ شخص لڑائی میں برتا بہت قدم ہے لوگوں کو مصیبتوں سے بچاتا ہے اور گھوڑے سوار دن کو بچا کر نہیں دیتا بلکہ اُن کی مدد کرتا ہے۔

لَمْ يُبْدِ فُحْشًا وَلَمْ يُجِدْ دُمُوعًا
وَكُلُّ مَكْرَمَةٍ كَيْفَ يُسَامِيهَا

ظاہر نہیں کرتا بد فحش اور نہ پتھریکیا جاتا کبھی برصیت
اور جو عمدہ کام دیکھتا ہے اُس کا مقابلہ کرتا ہے

یہ حد و جھول من ہذا ہذا حدہ المعظۃ المصیبۃ العظیمة یلقی الضمیر فی حد و حد
ای یلقاھا۔ یسامیھا من المساماة وہی المقابلة فی علو۔

(عربی) حولہم یبد فحشا قط ولم یجد لمصیبة عظیمة وکل مکرمۃ یلقاھا یقا بلہا فی السمو فیاتی بمثلھا أو یخیر منھا۔

(فارسی) گاہے فحش ظاہر نہ کند و بوجہ مصیبت عظیم عاجز و پست ہمت نہ کردہ شود و ہر کار نیک را کہ بنید مقابلہ اش میکند یعنی گاہے از مصیبت ہمت خود را گم نہ کند بکہ با ہمت و قہور آن را آسان کند و چون کسی را پسند کہ کارے نیک از دھار شد۔ پس از ان بتر کار نیک تر بظہور می آرد۔

(اُردو) وہ شخص کسی زبان پر غش کلامی نہیں لاتا ہے اور بڑی سی بڑی صحبت میں بھی ہمت نہیں ہارتا ہے۔ اگر کسی کو کوئی عمدہ کام کرنا دیکھتا ہے تو اُس کا مقابلہ کر کے اُس سے اچھا کام کرو کھاتا ہے۔

اَلْمُسْتَشَارُ لَا مَرَّ الْقَوْمِ يَخْزِبُهُمْ	اِذَا الْهَنَاتُ اَهَمَّ الْقَوْمَ مَا فِيهَا
اُس شخص کو ملایا جاتا تو مگر اس کے لیے جو انکو گھیر لیتا تھا	جبکہ امورِ فاحشہ کی وجہ سے اہل ان میں قدم کو غم میں آتی تھیں

المستشار اسم مفعول من استشاره اذا طلب منه الشورى اى هو المستشار لا ممر القوم يخزبهم اى ينوبهم ويشتد عليهم وايضاً يقال خزبه الامرا اذا اجمع عليه - الهنات جمع هنه وهى لفاحشة وكفى به عن الامر المنكر قوله اهمى القاهى فى لهما القوم منصوب مفعول اهما وما فيها فاعله -

(معنا) ہو مستشار القوم اذا ينوبهم امر شد يد ويجمع عليهم وقد اهمهم مافى فواحش الامور من المنكرات الحاصل انه المرجع فى المصائب والمشدائد اذا نزلت بالقوم -

(فارسی) او کسی بود کہ مردم بوقت مصائب و شدائد کہ بروشان هجوم میکردند از دشواری و گرفتند ہر گاہ زشتی سے امورِ فاحشہ قوم را در اندوہ آگنند حاصل انکہ اور مرجع العوام و انخواص بودند عقل و فہم چنان دسترس داشت کہ مردم بوقت زو و آمدن مصائب عقل خود را گم کردہ از دشواری طلبیند کہ درین والا چگونہ باید زیست و درین واقعہ چو باید کرد -

(اُردو) ہوشیاری اور عقل میں وہ شخص جسے نرالا اور جیش تھا لہذا لوگ ایسے وقت میں کہ امورِ فاحشہ کی خرابیاں انکو غم میں ڈالتی تھیں اور مصیبتیں انپر چڑھ آتی تھیں اُس سے شورہ پیتے تھے کہ ایسی حالت میں کیا کرنا اور کیا کرنا ہے۔ غرض کہ اسے عقل و ہوشیاری کی وجہ سے مرجعِ خلائی تھا۔

لَا يَرْهَبُ الْجَارِئِينَ عَدُوَّهُ الْبَدَا	وَلَا اَلْمَتَّ اَمُورُهُمْ فَهُوَ كَافِيهَا
نہیں ڈرتا ہوا اسکا ہمسایہ اُسکے در سے ہمیشہ	اور اگر پیش آدین بڑے بڑے کام تو وہ انکو بچے کافی ہے

لا يرهب لا يخاف - المت من الوبه اذا نزل عليه (اى نزلت) الضيق فى كافيهها للامور - العدو عدا والغدر نقض العهد يقال عدو فلان والرجل وايضاً عند رجب اذا خافه ونقض عهده - عدو المكان اذا كثرت فيه الغد والعدو الرجل عن أصحابه اذا تغلب عنهم - العدو الليل اذا اظلمت الغادر فاعل منه غادر ون وعدا وجمع -

(معنا) لا یناف جارہ عن غدرہ ابدًا الا انہ رجل یحییٰ لجا ویلنی بعہودہ وان
نزلت علی جا کرہ امور صعاب فہو یلکفہا ولا یحتاج الی غیرہ بل ازالہا عنہ وافکاح
منہا بنفسہ۔

(فارسی) ہمسایہ پیش گاہ ہے از غدر و فریب از ترسد و اگر موہم و عظیم و دشواریا برو نازل شوند آن
ہنما بر اسے دفع آہنا کافی و بس است یعنی چونکہ گاہ ہے با ہمسایہ عہد شکنی کردہ و نہ آن از عادت اوست
الاجرم ہمسایہ اش را خوف غدر او نیست بلکہ از ان ائمن است نیز آن کس چنان مشکل کشاست کہ
اگر بر ہمسایہ اش دشواریا رونماید پس بنفس خود آہنا را آسان میکند و ہرگونہ مدد رساند۔

(اردو) وہ شخص اپنے عہد و پیمان کا بہت پاس رکھتا ہے لہذا اسکا ہمسایہ اُسکے غدر سے برابر کیلے
بڈر ہے۔ علاوہ برین بڈر سہی کی حمایت میں وہ ایسا کوشاں ہے کہ جب بڑی بڑی دشواریاں اسکو
پیش آتی ہین تو اکیلا ان مشکلوں کو آسان کر کے چھوڑتا ہے وہ خود ہی اُس کے دفع کو کافی ہے
غدر سے کی طرف اُس کو اعتیان نہیں ہوتی۔ واللہ اعلم و علمہ التہ۔ حسبی اللہ ونعم
الوکیل۔ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

تحت بالخیر مورخہ ۹ اگست ۱۹۲۹ء

لغات اربعہ۔ یعنی اردو۔ فارسی۔ عربی۔ انگریزی۔
مولف شمس العلماء مولوی محمد عطاء الرحمن صاحب مکتبہ۔

اس میں ہفتویں چار کالم ہیں۔ پہلے کالم میں اردو لفظ تحریر ہیں
دوسرے کالم میں فارسی معنی تیسرے اور چوتھے کالم میں اس کے
انگریزی و عربی معنی لکھے ہیں۔ فاضل مولف نے اس کوشش کی

نہایت محنت جانفشانی سے تیار کی ہے۔ اسوقت تک اس قسم
کی کوئی دکنشری نہیں تھی۔ ایسی جامع اور کارآمد دکنشری جلد
کیلئے اندر مفید ہے۔ قاری پر یہی بن رکھنے کے قابل ہے۔ زیادہ
تعریف فضول ہے دیکھنے پر غرضی پوری کیفیت ظاہر ہو جائیگی۔
قیمت صرف چار روپیہ۔

کتاب بالا حاجی محمد عبدالقیوم تاجر کتب کلکتہ ویلسٹی اسکوائر نمبر ۱۱ سے طلب فرمائے

ضمیمہ عربی لکھنؤ

ہر قسم کی عربی فارسی اردو و کتابوں کے کتابت سے ملنے کا بہتہ جاری محمد عبد القیوم تاج کتب خانہ کلکتہ ویسلی اسکول انجمن (۱۶)

معزز ناظرین! اس کتابخانے نے دیانتداری اور ہمتی از سر نو اپنے غریبوں کو ایسا
 گرویدہ بنا رکھا ہے۔ تاجران باوقار اور عام خریداران یا زوار صبر صبری کچھ اس عت افزائی فرما کر
 وہ اسکی خوش معاشی کے نتائج سے ایک نتیجہ ہے کہ کتابخانہ اپنی مجموعی حیثیت اور ساکھ کے لحاظ سے
 ہونہ تعالیٰ مستحق ہے بیوپاریوں کو جس قدر خاص کفایت اور تفریق خریداریوں کو ہر قدر
 رعایت سے مال دیا جاتا ہے اسکا صحیح انداز وہی لوگ کر سکتے ہیں جنکو ایک بار بھی ہسٹری
 منگلانہ کا موقع ملا ہے۔ مندرجہ ذیل امور کے اہتمام کیساتھ پابندی اور لواحقہ جو ہے جسکی کچھ از انہوں
 ترقی اس کارخانے کو ہو رہی ہے معزز ناظرین سے پوشیدہ نہیں ہے۔ (۱) کتابخانہ پر ہر قسم کا اہتمام
 کی مطبوعہ ہر علم و فن کی عربی فارسی اردو و کتابوں کا ذخیرہ اور میل موجود رہتا ہے۔ (۲) ہستی الامکان کتابیں
 عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی جیسی ہونی فراہم کی جاتی ہیں (۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہیں ہونی یا چھپکر کیاب
 ہوگی وہ بدرجہ مجموعی ضرب چھاپے اور ضرب کاغذ کی روانہ کی جاتی ہے اور جو صاحب مکملہ دیتے ہیں انکو خراب
 کتاب نہیں روانہ کی جاتی ہے۔ (۴) تاجران کتب بیوپاریوں کے ساتھ جو معاملات کی جاتی ہیں اور جس نرخ سے لگوا مال
 روانہ کیا جاتا ہے۔ اس سے کم نرخ پر غالباً اور تاجر سے مل سکیگا۔ (۵) مدارس اسلامیہ
 طالبان علم کو ساتھ جیسی کچھ عائدیں کی جاتی ہیں اسکا اندازہ مال منگلانے پر ہو سکتا ہے (۶) تاجریوں
 مدارس اسلامی طالبان علم اور تفریق خریداریوں کے ساتھ سب صاحبوں کیلئے کچھ نہ کچھ ایسی رعایتیں ہیں کہ بہتیت
 مجموعی ہمارا دعویٰ ہے کہ انشاء اللہ ہر جگہ سے کفایت پڑیگی اور عمدگی مال کا نفعہ گوتے
 ہیں (۷) امید ہے کہ ضرورت کے وقت اپنے اس قدیم کتب خانے کو معمولی سی فراش بھیج کر کارخانہ
 کی دیانتہ ہمتی از سر نو کفایت رعایت عمدگی مال وغیرہ کا اندازہ فرمائیں گے۔
 نوٹ۔ فہرست کلاں کا رخسانہ صرف ایک کارڈ بھیج کر طلب فرمائیے۔

جملہ فرمائشیں بنامہ حاجی محمد عبد القیوم تاج کتب خانہ کلکتہ ویسلی اسکول انجمن (۱۶)

مختصر فرست کتب خانہ تجارتی محمد علی نقیو متاجر کتب کتبہ دہلی سکالر

نام کتاب مع قیمت	نام کتاب مع قیمت
<p>تینوں جلدوں کا قریب ایک سو ستر صفحہ کے جو قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ للہ کنز الدقائق نقیض کلان محشی جدید یہ دو کتاب ہے جس کا نام علم اصول دین میں انتخاب کی طرح روشن ہے اگرچہ یہ کتاب اکثر معالج میں طبع ہوئی ہے مگر نئی پریس نے اس مرتبہ اسکے حواشی جدید نہایت کارآمد مدنیہ جناب مولانا مولوی غلام فیض الرحمن صاحب محشی غلط مولانا قراقرم صاحب رحم محشی اہد او د سے نئے چھوڑ کر نہایت صحت و درستی اعراب وغیرہ کے ساتھ طبع کی جو جو طرح سے نظربین و غریب ہے۔ کاغذ بھی عمدہ لگایا گیا ہے اور طباعت میں غا انظام کیا گیا ہے اسید کہ حضرت ناظرین اسکو دوسرے نسخوں سے نہایت کارآمد و مفید بائیں گے قیمت صرف چھ روپیہ صراح مع قول قیومی نقیض کلان جو عرصہ سے کیا جاتی اور کسی قیمت پر بھی نہ بنی تھی اس مرتبہ نہایت عمدہ کاغذ پر اہتماماً ملاحظہ کیا گیا بڑے آداب طبع کی گئی ہے مثلاً نقیض اس نسخہ ہے کہ اکوڑا طلب فرمائیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا ہوگا قیمت چار روپیہ آٹھ آنہ للہ</p>	<p>غیاث اللغات قیومی نقیض کلان جو عرصہ کیا جاتی اور کسی قیمت پر بھی نہ بنی تھی اب دوبارہ طبع قیومی کاچونہ میں نہایت عمدہ کاغذ پر انظام سے طبع کی گئی ہے مثلاً نقیض جلد طلب فرمائیں ورنہ طبع ثانی کا انتظار کرنا ہوگا قیمت اردو ترجمہ مجموعہ فتاویٰ مولوی محمد علی نقی حجروم و مفہوم قرآنی محل لکھنؤ یہ دو مسودہ فتاویٰ جو چھپر ملک کرنا اور حضرت مولانا مولانا علی صاحب رحمہ حضور سے جو عالم کی زندگی بھر استغنا کا مجموعہ ہے اسوقت تک متعدد مرتبہ طبع ہو کر گذر ناظرین و شائقین ہو چکا ہے چونکہ مولانا حجروم کا دستور تھا کہ جس زبان میں سائل سوال کرتا تھا آپ اسی زبان میں استغنا بھی تحریر فرمادیا کرتے تھے کہ مستحق اس سے طور سے مستفید ہو سکے چنانچہ بعض تہنیتی فارسی اور بعض عربی میں جو جنکے جواب بھی فارسی و عربی میں درج کیے چونکہ اس سے خواہم اس کو فائدہ نہیں پہنچتا تھا اس بعض جناب کے اصرار سے ان فارسی و عربی استفتوں اردو میں ترجمہ کر دیا گیا ہے جس سے اس فتویٰ اور چار چاند لگ گئے ہیں۔ زبان انہی سہل ہے کہ ہر خاص و عام کی سمجھ میں بخوبی آسکتا ہے مجسم</p>

معین المناصیح بن اردو الی اعظمین

یہ ترجمہ اردو زبان میں نہایت خوش بیانی کے ساتھ عام فہم و موافق فصاحت کے ساتھ اضافہ فوائد و شرح مضامین و عبارت رنگین ہے جب اراستہ فی واجب ذوق اسکی سلاست بیانی و محاورہ زبانی کو ملاحظہ فرمائیں گے وہی لطف و حظ و فائدہ عجائب و لطف لذیذ میں ملتا ہے پائین گے۔ اتنا فرق ضرور ہے کہ بعض بی سواد راقی اور راہ دہانت بتائی، مسائل ششدر سحانی پر چڑھنا اور سننا اسکی موجب جود ثواب ہے اور قصص کندہ بنے سرو پاکہ مزارات حبکی حشت بڑھائی آخرت بگاڑتی اور راہ ضلالت بتاتی ہے غرض یہ کہ ایسا عمدہ ترجمہ برتا شیر نشین ہوا ہے قیمت بھی شائقین کیلئے بہت کم رکھی گئی جو ہر نسخہ ششدر صحیحہ و دلائل انخیرات مترجم بدو ترجمہ اردو و فارسی کا فائدہ سفید نہایت عمدہ و مشتمل جلی قلم موافق سید علی حیدری مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ مصنف مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب ہاجرہ کے معظّمہ مطبوعہ مطبع قومی قیمت ایک روپیہ بارہ آنہ

کلیات امدادیہ تصنیف حضرت حاجی

شاہ محمد امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہاجرہ کے معظّمہ زائر اندیشہ قلا تعلیم جس میں مفصلہ ذیل مسائل میں مشتمل ہے تحفہ عثمانی غنیمت ای روح - تجلزار معرفت، رسالہ دردناک، رسالہ انداد غریب، مفت مسئلہ آرتھ و مرشد، جہاد اکبر و صفا و القلوب، وحدۃ الوجود مطبوعہ قومی کا پور قیمت فجلد ۱۲ عقائد الاسلام ترجمہ فقہ اکبر از امام شافعی دامام ابو حنیفہ جیس اندر ترجمہ مولوی محمد شعیب صاحب اروی شاہ آبادی حسین اسلام کے ضروری اور کلام مسائل جن سے واقف ہونا ہر مسلمان کا فرض ہے مطبع قومی کا پور قیمت نہایت نفاست اور دلچسپی سے چھپایا باوجود ان تمام چیزوں کے قیمت صرف ۱۴ لغات القرآن و ان شریف کی یہ پہلی منت جسا کار بھی نام عمدہ لغات القرآن کو ہم با سہمی ہو آج تک ایسی منت نہیں چھپی تھی باوجودیکہ یہ منت پہلی قرآن شریف کی ہے چھوٹا بڑا کوئی لفظ چھوڑا نہیں گیا یہ بھی کتاب طلبانی نہیں ہوئی مطبوعہ قومی کا پور قیمت ۸

ان کے علاوہ ہر قسم کی عربی، فارسی اور اردو کتابیں نہایت عمدہ چھاپے کی ہمارے کارخانہ تجارتی میں بہت جلد نہایت کفایت کیسے تاجرانہ نسخہ خریدیں دیلو پائیں (قیمت) پارسل نقد قیمت چھوٹے پور و درجہ

جلد نمائش بنام حاجی محمد عبدالقیوم تاجر کتب کلکتہ ویسلی سکولز پبلشرز انچائین

